

قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند اور تحقیقی لغت

منتخب لغات القرآن

پہلے پندرہ پارے مکمل

- قرآن کریم کے منتخب کلمات کی تشریح و تحقیق
- الفاظ کی لغوی، صرفی تحقیق اور نحوی ترکیب کا ذخیرہ
- حسب ضرورت تفسیری مباحث کا تذکرہ
- ایک ایسی قرآنی لغت جس سے استفادہ کرنا نہایت آسان ہے

تالیف
مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی
استاذ تفسیر و ادب دارالعلوم دیوبند، ہند

www.besturdubooks.wordpress.com

دارالہند دہلی

منتخب لغات القرآن

پندرہ پارے مکمل

قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند اور تحقیقی لغت

جلد اول

تالیف
مولانا مفتی محمد نسیم صاحب بارہ بنکوی
استاذ تفسیر و ادب دارالعلوم دیوبند

دارالہدی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام منتخب احادیث القرآن

مترجم مولانا مفتی محمد نسیم رحیم صاحب دارالحدیث

تاریخ اشاعت جولائی ۲۰۰۹ء

پیشنام احباب دارالہدی

مکتبہ بیت العلم

موبائل: +92-0322-2583199

فون: +92-21-4972636

— ناشر —

مکتبہ دارالہدی

G-30 اسٹونٹ بازار گروہ ٹور، لاہور، پاکستان

موبائل: +92-0322-2179295

موبائل: +92-0321-7816019

فون: +92-21-2726509

Website: www.mbi.com.pk

email: info@mbi.com.pk

— ملنے کے پتے —

اردو، ہندو، اور دنیا دار کراچی 021-2761871

دارالاشاعت، اردو بازار کراچی 021-2213768

حدیث بیت العلم، بخش اقبال، کراچی 021-4976073

صدیقی لرنس، ریلوے ک، کراچی 021-2224291

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی 021-2630744

مرکز القرآن، کراچی 021-2624808

بیت القرآن، میمنہ ٹی ٹی، حیدر آباد 022-2830744

خانہ ایڈوکیٹ لیاقت ہدایت، خوب شاہ 0244-360623

مکتبہ رحمانی، اردو بازار، لاہور 042-7355743

مکتبہ الحسن، اردو بازار، لاہور 042-7241355

لاہور، اطلاعات، لاہور 042-7353255

کتبہ خانہ شیعہ، دارالہدی، لاہور 051-5771798

دارالقرآن، اکیڈمی، مخدہ، بجلی، لاہور 091-2665958

مکتبہ شیعہ، کوئٹہ 081-2662263

V.P کی کالٹ +92 ہے۔ آن لائن آرڈرنگ کے پتے پر SMS کریں۔

پاروں اور سورتوں کی فہرست

صفحہ	سورتوں کی فہرست	صفحہ	پاروں کی فہرست
۱۵	سورۃ فاتحہ	۳	تفصیلات
۱۹	سورۃ بقرہ	۵	حرف آغاز
۱۳۳	سورۃ آل عمران	۹	تقاریط: علمائے کرام
۱۷۱	سورۃ نساء	۱۵	پارہ (۱)
۲۱۳	سورۃ مائدہ	۶۵	پارہ (۲)
۲۳۱	سورۃ انعام	۱۰۸	پارہ (۳)
۲۷۹	سورۃ اعراس	۱۳۳	پارہ (۴)
۳۳۶	سورۃ انفال	۱۷۸	پارہ (۵)
۳۵۱	سورۃ توبہ	۲۰۵	پارہ (۶)
۳۸۵	سورۃ یونس	۲۳۳	پارہ (۷)
۴۰۲	سورۃ ہود	۲۶۳	پارہ (۸)
۴۲۶	سورۃ یوسف	۳۰۳	پارہ (۹)
۴۳۹	سورۃ زمر	۳۳۲	پارہ (۱۰)
۴۵۸	سورۃ ابراہیم	۳۷۷	پارہ (۱۱)
۴۶۷	سورۃ حجر	۴۰۷	پارہ (۱۲)
۴۷۹	سورۃ نحل	۴۴۰	پارہ (۱۳)
۵۰۳	سورۃ بنی اسرائیل	۴۶۷	پارہ (۱۴)
۵۳۰	سورۃ کہف	۵۰۳	پارہ (۱۵)

حالات انبیاء علیہم السلام کی فہرست

۳۰	پارہ (۱)	حضرت آدم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ
۳۸	پارہ (۱)	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات
۵۳	پارہ (۱)	حضرت سلیمان علیہ السلام کے مختصر حالات
۵۸	پارہ (۱)	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات
۶۱	پارہ (۱)	حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات
۶۴	پارہ (۱)	حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مختصر حالات
۶۲	پارہ (۱)	حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات
۶۳	پارہ (۱)	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات
۱۰۷	پارہ (۳)	حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات
۱۳۱	پارہ (۳)	حضرت زکریا علیہ السلام کے مختصر حالات
۱۳۲	پارہ (۳)	حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مختصر حالات
۱۵۵	پارہ (۴)	امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات
۲۰۸	پارہ (۶)	حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات
۲۰۹	پارہ (۶)	حضرت ایوب علیہ السلام کے مختصر حالات
۲۱۱	پارہ (۶)	حضرت ہارون علیہ السلام کے مختصر حالات
۲۵۶	پارہ (۷)	حضرت الیاس علیہ السلام کے مختصر حالات
۲۵۶	پارہ (۷)	حضرت لوط علیہ السلام کے مختصر حالات
۲۹۹	پارہ (۸)	حضرت صالح علیہ السلام کے مختصر حالات
۳۰۲	پارہ (۸)	حضرت شعیب علیہ السلام کے مختصر حالات
۳۸۵	پارہ (۱۱)	حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات
۳۰۳	پارہ (۱۱)	حضرت ہود علیہ السلام کے مختصر حالات
۳۴۶	پارہ (۱۴)	حضرت یوسف علیہ السلام کے مختصر حالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

الْحَمْدُ لِلّٰهِ غَدَدُ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَزِنَةُ عَرْشِهِ وَمَدَادُ كَلِمَاتِهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَسَيِّدِ رُسُلِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ .
 قرآن کریم اللہ تبارک و تعالیٰ کی مبارک اور مقدس کتاب ہے، جو فخر موجودات، سرور کائنات،
 سید الانبیاء والمرسلین، امام المہتدین، خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا
 پاکیزہ کلام اور آخری پیغام ہے۔ جو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں اور جنوں کے لیے ہدایت کا
 سرچشمہ ہے۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت اور رحمت ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے
 بندوں کو سرفراز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی اس مقدس کتاب کو نور مبین قرار دیا ہے، اسی وجہ سے اس
 مبارک کتاب کے ذریعہ پوری دنیا میں ہدایت کا نور پھیلا ہے، اس پاکیزہ کتاب میں قیامت تک پیدا
 ہونے والے تمام مسائل کا حل موجود ہے، اور یہ مبارک کتاب دونوں جہاں میں کامیابی اور کامرانی کے
 اصول و ضوابط کا بے مثال خزانہ ہے۔ اس لیے قرآن کریم کے ساتھ سچی محبت و عقیدت رکھنا، اس کے
 الفاظ و کلمات کو صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھنا، اس کے معانی اور احکام کو سمجھنے کی کوشش کرنا اور اس پر عمل
 کرنے کی فکر میں لگے رہنا یہ انسان کے لیے سب سے بڑی سعادت ہے۔

دارالعلوم دیوبند جو تمام دینی مدارس کا مرکز اور مسلک حق کا ترجمان ہے، یہ ملت اسلامیہ
 کا دھڑ، کتاب و ادب اور پوری دنیا میں دینی و سیاسی خدمات کا درخشاں عنوان ہے۔ یہاں پر تقریباً تیس
 سال سے راقم الحروف مدرسہ کی خدمت انجام دے رہا ہے، اور کئی سال سے ترجمہ قرآن کریم اور تفسیر
 جلالین کے ساتھ دوسری کتابیں زیر درس ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا شکر و احسان ہے کہ اس نے محض
 اپنے فضل و کرم سے احقر کو ”منتخب لغات القرآن“ کے نام سے ایک مختصر کتاب لکھنے کی سعادت عطا
 فرمائی، اس سے پہلے بھی تبلیغ اسلام اور عصر حاضر، اور اسلامی زندگی کے نام سے احقر کی دو کتابیں منظر
 عام پر آچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے بہت کم ہے۔ اس کتاب
 میں قرآن کریم کے منتخب کلمات کی تشریح و تحقیق ہے، اس کی قابل ذکر خصوصیات یہ ہیں:

(۱) اس میں قرآنی کلمات کی توضیح و تشریح سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے اعتبار سے ہے۔ جس کی

وجہ سے استفادہ کرنا نہایت آسان ہے۔ اس انداز پر سب سے پہلی کتاب جو میری نظر سے گزری ہے وہ

کلمات القرآن ہے۔ یہ مصر کے سابق مفتی شیخ حسنین محمد مخلوف کی لکھی ہوئی ہے۔ جو بہت مختصر اور عمدہ

کتاب ہے۔ اپنی اس تالیف کے سلسلے میں راقم الحروف نے اس سے بھی استفادہ کیا ہے۔ (۲) منتخب

لغات القرآن میں ہر لفظ سے پہلے دائیں جانب آیت نمبر درج کر دیا گیا ہے۔ (۳) ہر کلمہ کے سامنے

بائیں جانب اس کی توضیح و تشریح ہے۔ جس میں سب سے پہلے الفاظ کے معانی لکھے گئے

ہیں۔ (۴) الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کرتے ہوئے افعال کے ابواب اور صیغوں کی نشاندہی کی گئی

ہے۔ (۵) اسماء کے واحد اور جمع کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے۔ (۶) بعض اسماء اور افعال کے مادوں کو بھی

بیان کر دیا گیا ہے۔ (۷) اس کتاب میں حل لغات کے ساتھ نحوی ترکیب کا ایک ذخیرہ بھی

موجود ہے۔ (۸) بعض مقامات میں حسب ضرورت تفسیری مباحث بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ (۹)

حضرات انبیاء علیہم السلام کے مبارک حالات سے بھی اس کتاب کو زینت بخشی گئی ہے۔ (۱۰) بہت سے

مقامات میں آپ کو الفاظ کا تکرار نظر آئے گا۔ اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ جن الفاظ کی تشریح مختصر ہے۔

ان کو تکرار لانے میں توسع سے کام لیا گیا ہے۔ تاکہ زیادہ ورق گردانی کی رحمت نہ ہو۔ البتہ جن کلمات میں

تفصیل کچھ زیادہ ہے۔ ان کے دوبارہ آنے پر سابق تشریح کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ (۱۱) اس کتاب کی

ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کلمات کی تشریح میں اتباع سلف کا بہت اہتمام کیا گیا ہے۔ جو تشریح قرآن

کی حقیقی روح ہے۔ اسی وجہ سے یہ کتاب تفسیر کی مستند اور معتبر کتابوں کے حوالوں سے مزین ہے۔ اس

کتاب میں کلمات قرآن کے معانی ترجمہ حضرت شیخ الہند (مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ

علیہ) اور ترجمہ حکیم الامت (مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) سے ماخوذ ہیں۔ اور الفاظ کی

توضیح و تشریح کے ماخذ عربی تفسیروں میں تفسیر بیضاوی، تفسیر جلالین، تفسیر مظہری اور تفسیر قرطبی ہیں۔ اور

اردو تفسیروں میں اس کے ماخذ بیان القرآن (حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) معارف القرآن (حضرت

مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ) تفسیر عثمانی (علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ) تفسیر ماجدی

(مولانا عبد الماجد دیبادی رحمۃ اللہ علیہ) وغیرہ ہیں۔ اور اس کتاب میں مذکورہ تفسیروں کے حوالے بھی موجود

ہیں، اور ترکیب نحوی کے سلسلے میں اعراب القرآن سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، جو مشہور شہر قم کے ممتاز عالم شیخ محمد بن درویش کی نگاہی ہوئی ہے۔ یہ اپنے موضوع پر بہت عمدہ کتاب ہے، حضرات انبیاء علیہم السلام کے اکثر حالات قاموس القرآن اور قصص القرآن (قاضی زین العابدین صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ) سے تلخیص کے ساتھ ماخوذ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے مجھے امید ہے کہ یہ کتاب دینی مدارس کے طلبہ عزیز کے لیے قرآن فہمی میں بہت مددگار اور نفع بخش ثابت ہوگی۔

اس موقع پر میں اپنے والدین کو دعاؤں کا یہ پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں، جنہوں نے بڑی تمناؤں کے ساتھ مجھے علم دین حاصل کرنے میں لگایا تھا، میرے والد محترم جناب نوشاد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، نماز اور ذکر وغیرہ کے بڑے پابند تھے اور ہر کام میں دینی امور کا بہت خیال رکھتے تھے، میری طالب علمی کے زمانے ہی میں ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۷۱ء میں والد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس حادثہ فاجعہ کے بعد محترمہ والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا میری پڑھائی کا بہت خیال رکھتی تھیں، اور خوب خوب دعاؤں سے نوازی تھیں، بہت شریف اور نیک سیرت تھیں۔

میرے بھائیوں نے والدہ صاحبہ کی بڑی خدمت کی اور خوب سعادت حاصل کی۔ دارالعلوم دیوبند میں میری تدریس کے زمانہ میں والدہ صاحبہ بڑے بھائی جان حافظ محمد عاشق الہی صاحب کے ساتھ دیوبند تشریف لائی تھیں، تقریباً پندرہ روز یہاں بڑی خوشی کے ساتھ قیام فرمایا، اور ہم لوگوں کو خدمت کا حسین موقع عنایت فرمایا تھا۔ پھر ۲ شوال ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۹۹ء میں میری والدہ صاحبہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اور اسی سال ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۳ مارچ ۱۹۹۹ء میں بڑے بھائی جان کا بھی انتقال ہو گیا (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان حضرات کی مغفرت فرمائیں، ان کو جنت عطا فرمائیں اور ان کے ساتھ خصوصی رحم و کرم کا معاملہ فرمائیں۔ آمین۔

میں اپنے تمام بھائیوں، بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں اور حضرات اساتذہ کرام کا بہت احسان مند اور ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو دوزخوں جہاں میں اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے نوازیں اور اپنی شان عالی کے مطابق بدلہ عطا فرمائیں، اور میرے خاص متعلقین میں سے ایک صاحب خیر نے

کتاب کی طباعت میں پر خلوص تعاون فرمایا ہے میں ان کا بہت شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین بدلہ عطا فرمائیں اور دونوں جہاں میں ان کو کامیابی سے سرفراز فرمائیں۔ آمین۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب لستوی اور حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی اساتذہ دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا عبدالحمید صاحب رحمانی محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند کا بھی شکر گزار ہوں، جنہوں نے اپنے گراں قدر تاثرات سے نوازا، اور مولوی عبدالعلیم بارہ بنکوی اور مولوی محمد آفتاب کرناٹکی متعلمین دارالعلوم دیوبند کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں۔ جنہوں نے اس کتاب کی تصحیح میں بڑی محنت کی ہے، اس کتاب میں جو خوبی ہو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہے۔ اور اس میں جو غلطی ہو وہ میری کوتاہی کی وجہ سے ہے۔ اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ اس کتاب میں جو بھی غلطی نظر آئے اس سے احقر کو مطلع فرمائیں، بڑی نوازش ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنے فضل و کرم سے اپنی ذات پاک کے لیے قبول فرمائیں، پڑھنے والوں کو اس سے نفع عطا فرمائیں اور مؤلف کے لیے اس کو صدقہ جاریہ اور اجر و ثواب کا ذریعہ بنادیں۔ آمین یا رب العالمین

اے میرے رب کریم میں آپ کی بے شمار تعریف کرتا ہوں جو ہمیشہ جاری اور ساری رہنے والی ہو، اور اے میرے مولائے عظیم آپ اپنے محبوب امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی تمام اولاد و اصحاب پر دائمی رحمت اور سلامتی نازل فرمائیے۔ اور فخر موجودات، سرور کائنات، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں میری مغفرت فرمادیجیے۔ (آمین)۔

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَعَ دَوَائِكَ وَخَالِدًا مَعَ خُلُودِكَ
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى خَلْقِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

محمد نسیم بارہ بنکوی

استاذ دارالعلوم دیوبند

۱۴ ربوٰی قعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۲۰۰۴ء بروز دوشنبہ

رائے گرامی

حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب ہستوی مدظلہ العالی
استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً و مصلیاً!

گرامی قدر حضرت مولانا محمد نسیم صاحب مدظلہ العالی قاضی بارہ بنکوی ایک ذی استعداد و عالم اور دارالعلوم دیوبند کے مقبول استاذ ہیں، یہ ”منتخب لغات القرآن“ نام کی معرکہ الآراء تصنیف مولانا نے محترم کی علمی، تحقیقی، عرق ریزی اور قلمی کاوش کا مظہر ہے، آپ کا مطالعہ خود شہادت دے گا کہ کتنی بلند پایہ تصنیف ہے، جو مستند تفسیر کے حوالوں سے مزین اور آراستہ بھی ہے۔ قرآن فہمی کا راہبر اور رہنما بھی ہے، نیز یہ کتاب قرآنی کلمات اور الفاظ کے معانی کو کھولنے کی کنجی ہے، اخت کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ لفظ کے مفہوم کو اس طرح کھول دے کہ قاری کو کوئی تشنگی نہ رہ جائے۔ مصنف کے قلم نے قرآن کریم میں مستعمل الفاظ کی اس انداز سے توضیح اور تشریح کی ہے کہ صیغہ کا مادہ، مصدر، باب اگر کہیں تعلیل ہوئی ہے تو وہ بھی پھر لفظ کے لغوی، حقیقی اور موضوع لہ معنی کو بتاتے ہوئے مجازی اور مرادی معنی کی وضاحت بھی کر دی ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے ترجمہ قرآن اور تفسیر وفقہ کے اسباق تسلسل کے ساتھ مولانا کے زیر درس ہیں، اس لیے یہ فیصلہ کرنا یقیناً درست ہی ہوگا کہ ان کی یہ تصنیف تجرباتی اور تحقیقی علم کا شاہکار ہے جو اساتذہ اور طلبہ کے لیے ان شاء اللہ یکساں مفید ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ حضرت مولانا محمد نسیم صاحب استاذ دارالعلوم دیوبند کا یہ علمی کارنامہ ایک یادگار ہوگا اور کتابوں کی لائبریری میں ایک خاص مقام حاصل کرے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علمی خدمت کو قبول فرمائے اور مصنف کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عبد الرحیم ہستوی

خادم تذریس دارالعلوم دیوبند

۲۲ شعبان ۱۴۲۵ھ (جمعہ)

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی مدظلہ العالی
استاذ فقہ و ادب دارالعلوم دیوبند

ﷺ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم . وبعد !

قرآن مقدس آسمانی کتابوں میں سب سے افضل کتاب ہے، جو سب سے افضل نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ صبح قیامت تک جس کے محفوظ رکھنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔
قرآن مقدس میں متقدمین و متاخرین سب کے علوم موجود ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔

من اراد العلم فليثور القرآن فإن
فيه علم الأولين والآخرين “ (رد المحتار)

جو شخص علم چاہتا ہے وہ قرآن کریم میں غور کرے
کیونکہ اس میں اولین اور آخرین کا علم ہے۔

لہذا قرآن کریم کے علوم کا احاطہ کرنا محال اور ناممکن ہے۔ البتہ بنیادی علوم قرآن کے سلسلے میں مختلف اقوال ہیں، چنانچہ قاضی ابوبکر ابن العربی نے قرآن کے اساسی علوم تین بتائے ہیں، اور علی بن عیسیٰ الرسانی نے تیس علوم تک شمار کرائے ہیں، جیسا کہ علامہ سیوطی نے ”الانقان فی علوم القرآن“ میں تصریح فرمائی ہے۔

بہر حال قرآن پاک میں غور و خوض کرنے کے بعد مراد الہی تک پہنچنے کے لیے وسیوں علوم کی ضرورت پیش آتی ہے، جس میں اولین درجہ لغات القرآن کو حاصل ہے کہ الفاظ کی صحیح مراد معلوم کر کے ان کی تک رسائی ہو سکے کیوں کہ مشہور ہے

”المبانی قلم علی المعانی“ (الفاظ ہی سے معانی تک رسائی ہو سکتی ہے)۔

مگر بعض الفاظ قرآنی کئی کئی معانی کے لیے استعمال ہوتے ہیں مثلاً ”تقویٰ“ کا لفظ ایمان پر

بھی بولا گیا ہے جیسے

وَالزَّمِيمَةُ النُّتُوَى (سورہ فتح آیت ۲۶) اور اللہ تعالیٰ نے انھیں تقویٰ کی بات (ایمان) پر جمائے رکھا۔

توبہ پر بھی اس کا اطلاق ہوا ہے جیسے

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ النَّفَرِ اعْتَوُوا وَانْتَفَعُوا (سورہ انف آیت ۶۶) اور اگر بستیوں والے ایمان لے آئے ہوتے اور

پرہیزگاری اختیار کی ہوتی۔ (توبہ کر لیتے)

اطاعت کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، جیسے:

أَنْ أُنْذِرَ وَأَنَّ لَآ إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُون (سورہ نمل آیت ۲۶) کہ تم لوگوں کو خبردار کرو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، لہذا مجھ سے ڈرتے رہو (میری ہی اطاعت کرتے رہو)۔

ترک گناہ پر بھی بولا گیا ہے، جیسے:

وَاتَّقُوا الْيَوْمَ مِنَ آبَائِهَا وَانْقُوا اللَّه (سورہ بقرہ آیت ۱۸۹) اور گھروں میں ان کے دروازے سے آؤ، اور اللہ تعالیٰ سے تقویٰ

(سورہ بقرہ آیت ۱۸۹) اختیار کیے ہو (گناہوں سے بچتے رہو) وغیرہ وغیرہ۔

یامثلًا لفظ تخوف جو اوینا حنہم علی تخوف (سورہ نمل آیت ۲۶) یا اللہ تعالیٰ ان کو گھٹاتے گھٹاتے پکڑ لے۔ میں آیا ہے بظاہر خوف سے مشتق ہے اور بعض مفسرین نے اسی معنی کے اعتبار سے یہ تفسیر کی ہے کہ ایک جماعت کو عذاب میں پکڑا جائے تاکہ دوسری جماعت ڈر جائے۔

مگر مفسر قرآن حضرت ابن عباسؓ اور مجاہد وغیرہ ائمہ تفسیر نے یہاں تخوف کو تنقص کے معنی میں لیا ہے اور اس معنی کے اعتبار سے ترجمہ ”گھٹاتے گھٹاتے“ کیا گیا ہے بلکہ حضرت عمر فاروقؓ کو بھی اس لفظ کے معنی میں تردد پیش آیا تھا مگر قدیمی دور جاہلیت میں تنقص کے معنی میں استعمال کو سن کر اطمینان ہو گیا تھا، جیسا کہ اس آیت کے تحت بیضاوی میں تفصیل موجود ہے، اور اس معنی کے لیے دور جاہلیت کے مشہور شاعر ابو کبیر ہذلی کے شعر کو دلیل میں پیش کیا گیا ہے۔

ہاں الفاظ قرآنی کی مراد متعین کرنے کے لیے محض کتب لغت کی چھان بین کافی نہیں ہو سکتی۔ صحیح مفہوم کی تعین کے لیے ہمیں عہد کہن کی طرف لوٹنا ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیز صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بیان فرمودہ مخفیہم دیکھنے ہوں گے، دراصل قرآن حکیم منجزات، تشریب،

کلمات اور مضامین بلکہ ہر اعتبار سے سراپا اعجاز ہے، اس لیے اس مقصد قرآن کی تشریح کا حق ہر ایک کو نہیں پہنچتا بلکہ زبان رسالت سے نکلے ہوئے موتیوں کو دیکھا جائے گا یا جن شخصیات نے ان موتیوں کو براہ راست چنا ہے یعنی صحابہ کرام کے ذریعے اقوال اور ان کی قرآن کی ترجمانی کو سینے سے لگایا جائے گا۔

اس ترجمانی کی اشاعت خیر القرون سے اب تک برابر ہو رہی ہے اور قرآن پاک نیز مراوا لہی کی تشریح احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ان شاء اللہ صبح قیامت تک ہوتی رہے گی، حاملین علوم نبوت اور نور نبوت رکھنے والوں نے اس سلسلے میں کافی حد تک قیمتی سرمایہ چھوڑا ہے۔

مگر قرآن پاک کے عجائبات الامجد ہیں، نئے انداز سے علمائے کرام ان کو ملت کے سامنے لاتے رہتے ہیں، اسی سنہری سلسلہ کی ایک اہم کڑی یہ کتاب ”منتخب لغات القرآن“ ہے جس کو رفیق محترم جناب مولانا مفتی محمد نسیم صاحب قاضی زیدہ مجددہ استاذ دارالعلوم دیوبند نے نہایت عمدہ انداز میں مرتب کیا ہے۔

مولانا موصوف کہنہ مشق لوگوں میں سے ہیں برہنہ برس کا تدریسی تجربہ رکھتے ہیں، عربی ادب پر عبور کے ساتھ ساتھ تفسیری دسترس حاصل ہے، ادب کے اسباق کے ساتھ برسوں سے جلالین شریف اور ترجمہ قرآن پاک کا نہایت کامیابی کے ساتھ مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں درس دے رہے ہیں، موصوف کا یہ فیض بیس سال سے زائد مدت پر پھیلا ہوا ہے، اپنے تدریسی تجربات کی روشنی میں مولانا موصوف نے یہ کتاب مرتب فرمائی ہے، جو طالبان علوم نبوت کے لیے قرآن فہمی کے تعلق سے ان شاء اللہ گراں مایہ سرمایہ اور عمدہ کلید ثابت ہوگی، نہایت مختصر انداز میں مگر جامعیت کے ساتھ الفاظ کی عمدہ تشریح کی ہے اور قرآن پاک کی ترکیب نحوی کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہے۔ اس گراں قدر کتاب کو اہل علم ان شاء اللہ قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے اور طلبہ اور علماء کے لیے مفید ترین ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ اس کو قبول عام عطا فرمائے اور مؤلف محترم کو اجر جزیل عنایت فرما کر مزید اس طرح کی علمی خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین انعم آمین۔

خیر خواہ
عبدالحق سنبھلی

استاذ دارالعلوم دیوبند

۱۵/۸/۱۴۲۵ھ

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب رحمانی مدظلہ العالی

محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن کا اعجاز..... قرآنی خدمت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ پوری کتاب اللہ ہی کا کلام ہے اس میں انسانی کدو کاوش کا شائبہ ہے نہ وہم، از اول تا آخر کلام الہی کا یہ مجموعہ اس کے عقیدہ مندوں اور منکرین کے فکر و نظر کا مرکز توجہ ہے، عقیدہ مند طبقہ تو اس کے جواہر کو دنیا کے سامنے پیش ہی کرتا ہے، اغیار بھی اس کے علوم و معارف اور حسن کلام و حسن بیان کے معترف ہیں۔ قرآن مجید میں کتنے علوم و معارف ہیں، ڈیڑھ ہزار سال بیت رہے ہیں جس نے بھی اس بحرنا پیداکنار میں فواہی کی ہے تر و تارہ اور نئے آبدار موتیوں سے اپنا دامن بھر کر باہر آیا اور ان نئے لعل و جواہر کا دنیا نے استقبال کیا۔ اسی ایک کتاب نے صد ہا علوم و فنون کو جنم دیا اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ جب تک سورج اور چاند فضا پاشیاں کرتے رہیں گے اس وقت تک قرآن مجید بھی علوم و معارف کے نئے نئے عنوان دنیا کے سامنے لاتا رہے گا اور اس کی صوفشائیاں تاریک دلوں کو منور کرتی رہیں گی۔

بلاشبہ قرآنی خدمت ایک سعادت ہے اب تک کتنے بندگان خدا نے اس کے خزانے لٹائے ہیں اس کا استقصاء نہیں کیا جاسکتا اور یہ بھی نہیں بتایا جاسکتا کہ کس کس عنوان سے قرآنی جواہر دنیا کے سامنے پیش کئے جاسکے ہیں ایک تفسیروں کی کتنی مشکل ہے کتنی تفسیریں عربی میں ہیں اور کتنی فارسی میں، کتنی انگریزی میں ہیں اور کتنی فرانسیسی میں، کتنی چینی زبان میں ہیں اور کتنی پشتو میں، کتنی اردو میں ہیں اور کتنی گجراتی میں، غرضیکہ سیکڑوں زبانوں کے تراجم اور تفاسیر کا شمار کرنا اور پتہ لگانا کچھ آسان کام ہے؟ صرف اعداد و شمار میں ضخیم جلدیں تیار ہو جائیں گی۔ صرف ہندو پاک میں ہر

سال قرآنی علوم و معارف سے متعلق جو کتابیں شائع ہوتی ہیں، ان کا سراغ لگانا اور ان کو شمار کرنا ایک بڑا کام ہے، چہ جائیکہ پوری دنیا پر نظر ڈالی جائے اور سال کے اندر شائع ہونے والی کتابوں کی فہرست تیار کی جائے، اس سلسلہ خدمت کو قرآن مجید کا اعجاز نہ کہتے تو کیا کہتے؟ دنیا میں وہ کتابیں بھی ہیں جو آسمانی کتابوں کی فہرست میں ہیں، چند کتابوں کا نام قرآن مجید نے بھی گنایا ہے لیکن ان کتابوں پر تحریف کی مہر لگادی ہے، غالباً یہی وجہ ہے کہ آسمانی ہونے کے باوجود چوں کہ محرف ہیں، اس لیے ان پر ان کے عقیدت مندوں کی توجہ کم سے کم تری ہے، ”کتاب مقدس“ کی اشاعت منظور شدہ سوسائٹیاں ہی کرتی ہیں اور عموماً اس کے نسخے مفت ہی تقسیم ہوتے ہیں، یہ تو قرآن مجید ہی کا امتیاز و اعجاز ہے کہ مسلم کتب خانے تو چھاپتے ہی ہیں، اختیار کچھ کم نہیں چھاپتے، اس پر نہ کوئی روک ٹوک اور نہ دار و گیر، قربان جائے قرآن مجید کی حفاظت کرنے والے پر اور اس ذات کے گمن گائیے جس کا یہ کلام ہے جل جلالہ۔

دارالعلوم دیوبند کے ایک اہل حق استاذ محترم مولانا مفتی محمد نسیم صاحب زاد علمہ قابل رشک ہیں کہ تدریسی مصروفیات کے ساتھ طلبہ اور علماء نیز عوام کے لیے قرآنی خدمات کے سلسلہ کی ایک کتاب ”منتخب لغات القرآن“ منظر عام پر لا رہے ہیں، قرآن مجید کی نسبت ہی مطالعہ کا پرزور مطالبہ کر رہی ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف یہ کہ علم میں اضافہ ہوگا بلکہ کلام الہی سے محبت اور شغف بھی پیدا ہوگا، مرتب نے کتاب کو مفید سے مفید تر بنانے میں کافی عرق ریزی کی ہے، الفاظ کے معانی اور تشریح، شخصیات قرآنی کا مختصر تعارف اور لغات القرآن کے ماہرین کے اقوال، ان سب خوبیوں سے یہ کتاب مزین ہے، مرتب نے یہ اچھا کیا کہ منتخب الفاظ کی تشریح کا ہی بیڑا اٹھایا ورنہ کتاب کی ضخامت استفادہ کی راہ میں رکاوٹ بنتی، اس طرح ان شاء اللہ یہ کتاب عوام و خواص میں قبولیت حاصل کرے گی اور افادہ بیش از بیش ہوگا۔

میں نے یہ چند سطریں اس نیت سے پیش کر دی ہیں کہ قرآن مجید کی خدمت کرنے والوں کے مداحین میں نام آجائے اور بارگاہ قدس میں یہ مدح سرائی شرف قبول حاصل کر لے، ہو سکتا ہے کہ کلام والا اپنے کلام کی مدح سرائی کرنے والے کو خدمت کا موقع عطا فرمادے۔ وباللہ التوفیق۔ والسلام

عبدالحفیظ رحمانی

محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

۲ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ ۱۲ فروری ۲۰۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پارہ (۱) سورۃ فاتحہ

یہ قرآن کریم کی سب سے پہلی سورت ہے۔ اس میں کل سات آیتیں ہیں۔ یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حمد و ثناء، ربوبیت کاملہ، رحمت واسعہ اور ملکیت تامہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور قیامت کے دن کا ذکر کرنے کے بعد صراطِ مستقیم کی دعا کرنے کا حکم دیا گیا اور صراطِ مستقیم کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ قاضی بیضاوی نے اس سورت کے متعدد نام لکھے ہیں۔ سورۃ فاتحہ، سورۃ ام القرآن، سورۃ سبع مثانی، سورۃ شفاء، سورۃ شکر، سورۃ کثر، سورۃ دعا وغیرہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ سورۃ فاتحہ جیسی سورت نہ تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل و زبور میں نازل ہوئی اور نہ خود قرآن کریم میں کوئی سورت اس کی مثل ہے۔ (تفسیر مظہری)

آیت نمبر اَلْحَمْدُ :- سب تعریفیں۔ تمام تعریفیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا مطلب یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ دنیا میں جہاں کہیں کسی کی تعریف کی جاتی ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہے۔ اس لئے کہ تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا اور تمام نعمتوں کا عطا کرنے والا وہی قادر مطلق ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب ساری کائنات میں مستحق تعریف درحقیقت ایک ہی ذات ہے، تو عبادت کی مستحق بھی وہی ذات ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اگرچہ حمد و ثناء کے لئے لایا گیا ہے لیکن اسی کے ضمن میں دل نشین طریقہ پر توحید کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔

اَلْحَمْدُ پر الف لام استغراق کے لئے ہے۔ حمد کے لغوی معنی تعریف کرنا۔ باب سماع کا مصدر ہے اور حمد کے اصطلاحی معنی۔ اختیارِ خوبی پر زبان سے تعریف کرنا نعمت ہو یا نہ ہو۔ تفسیر مظہری میں ہے۔ اَلْحَمْدُ هُوَ الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَى الْجَمِيلِ الْإِخْتِيَارِ بِعُمَّةٍ كَانَ أَوْ غَيْرَهَا۔

آیت نمبر ۱۱۱: اللہ تعالیٰ کے لئے۔ لفظ (اللہ) کے معنی سچا معبود، حقیقی معبود۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی نام ہے، کسی دوسرے کے لئے اس کا استعمال کرنا درست نہیں ہے۔

لفظ "اللہ" اللہ سے مشتق ہے جو معبود کے معنی میں ہے۔ پھر لفظ اللہ کو ایسی ذات پاک کا علم بنا دیا گیا جو واجب الوجود اور تمام صفات کمال کی جامع ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی اور تمام کمالات کی جامع اور تمام خرابیوں سے پاک ہے (تفسیر مظہری)

۱ رَبِّ:۔ پروردگار، پالنے والا، مالک، آقا۔ اس کی جمع اَرْبَابٌ ہے۔ لفظ (رَبِّ) اصل میں باب نصر سے ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔ تربیت کے معنی میں ہے۔ اور تربیت کہتے ہیں کسی چیز کو تدریجی طور پر کمال کے درجہ تک پہنچانا۔ پھر مصدر کو صفت مشبہ کے معنی میں استعمال کرنے لگے اور بعض حضرات نے کہا (لفظ رَبِّ) صفت مشبہ ہے۔ اس کو مصدر سے صفت مشبہ کی طرف منتقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ”رَبِّ“ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ بغیر اضافت کے کسی دوسرے کے لئے لفظ رب کا استعمال کرنا درست نہیں اور اضافت کے ساتھ غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا صحیح ہے۔ قرآن کریم میں ہے (ادْجِعِ إِلَىٰ رَبِّكَ) حضرت یوسف علیہ السلام نے قاصد سے فرمایا۔ تم اپنے آقا کے پاس لوٹ جاؤ۔ (تفسیر: بیضاوی)

الْعَالَمِينَ :- تمام جہان، سب جہان۔ اس کا واحد عالم ہے۔ مجموعہ مخلوقات کو عالم کہتے ہیں۔ اسی لئے اس کی جمع نہیں لاتے مگر آیت کریمہ میں عالم سے مخلوقات کی الگ الگ جنس مراد ہے۔ مثلاً عالم ملائکہ، عالم جن، عالم انس وغیرہ۔

(عَالَمِینَ) عَالَم کی جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کے معنی دنیا اور جہان کے ہیں۔ عَالَم کے ایک دوسرے معنی ہیں (جاننے کا آلہ) دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے جاننے کا آلہ ہیں۔ کائنات کی تمام چیزوں سے خالق کائنات کا علم ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے دنیا کو عالم کہا جاتا ہے۔ اس کا مادہ علم ہے۔ باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱ رَبِّ الْعَالَمِينَ :- تمام جہانوں کا پروردگار، تمام جہانوں کا پالنے والا۔ یہ ترکیب اضافی ہے۔ لفظ (اللہ) کی صفت ہے۔

۲ الرَّحْمَن :- بہت مہربان، بڑا مہربان، بے حد مہربان۔ لفظ ”رَحْمَن“ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ باب سمع سے فعلان کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ رَحْمَن میں رحیم سے زیادہ مبالغہ ہے (تفسیر بیضاوی) یہ رحمت سے مشتق ہے۔

۲ الرَّحِيم :- نہایت رحم کرنے والا۔ بہت رحم کرنے والا۔ لفظ ”رَحِيم“ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ باب سمع سے فاعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (تفسیر بیضاوی) یہ رحمت سے مشتق ہے۔

۳ يَوْمَ الدِّين :- بدلہ کا دن۔ مراد قیامت کا دن اور حساب کا دن ہے۔ (يَوْم) کے معنی دن۔ جمع آیات۔ (دین) کے معنی بدلہ، حساب جمع اذیان۔

۴ اِيَّاكَ نَعْبُدُ :- ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ اِيَّاكَ ضمیر منصوب منفصل، نحوی ترکیب میں اِيَّاكَ مفعول بہ مقدم ہے۔ اور تقدیم کی وجہ سے حصر کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔ (نَعْبُدُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، اس کا مصدر عِبَادَةٌ ہے۔ عبادت کے معنی انتہائی عاجزی اور فرمانبرداری کرنا۔ تفسیر بیضاوی میں ہے (الْعِبَادَةُ اَفْصَى غَايَةِ الْخُضُوعِ وَالتَّذَلُّلِ)

۴ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ :- ہم آپ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہم آپ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ (اِيَّاكَ) ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ مقدم (نَسْتَعِينُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، اس کا مصدر اِسْتَعَانَ اور مادہ عَوَّض ہے۔

۵ اهْدِنَا :- آپ ہم کو ہدایت دیجئے۔ آپ ہماری رہنمائی فرمادیجئے۔ (اهْدِنَا) باب ضرب سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر هَدَايَةٌ معنی رہنمائی کرنا۔ آخر میں ”نَا“ جمع متکلم کی ضمیر پہلا مفعول بہ ہے۔

۵ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ :- سیدھا راستہ، صحیح راستہ، صراط مستقیم سے مراد دین اسلام

آیت نمبر ہے۔ (الصَّوْرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ) اِھْدِ فعل امر کا دوسرا مفعول بہ ہے۔ (صِراط) کے معنی راستہ۔ جمع: صَوْرَاطٌ ہے۔ (مُسْتَقِيمٌ) باب استفعال سے اسم فاعل صیغہ واحد مذکر، اس کا مصدر اِسْتَقَامَہ ہے۔

۶ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ: ان پر آپ نے انعام فرمایا۔ یہاں انعام سے دینی انعام مراد ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے خصوصی انعام فرمایا۔ وہ چار جماعتیں ہیں۔ نبیین، صدیقین، شہداء، اور صالحین، پارہ: ۵، رکوع: ۶، میں ان چاروں کی صراحت موجود ہے۔ آیت کریمہ یہ ہے: وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا

(اَنْعَمْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر اِنْعَمَ ہے۔ اَلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ: جن پر غضب نازل کیا گیا، ان سے مراد یہودی ہیں۔ (تفسیر جلالین) اَلْمَغْضُوبِ) باب سمع سے اسم مفعول واحد مذکر، اس کا مصدر غَضَبَ ہے۔

۷ الضَّالِّينَ: گمراہ لوگ، بھٹکے ہوئے لوگ، ان سے مراد عیسائی ہیں۔ (تفسیر جلالین) اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد ضَالٌّ اور مصدر ضَلَّالٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ بقرہ

سورۃ بقرہ قرآن کریم کی سب سے بڑی سورت ہے۔ اور مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے اس کا نزول شروع ہوا۔ اور مختلف زمانوں میں مختلف آیتیں نازل ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ سو کے متعلق جو آیتیں ہیں۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر مبارک میں فتح مکہ کے بعد نازل ہوئیں۔ اور اس کی ایک آیت (وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ) قرآن کریم کی بالکل آخری آیت ہے۔ جو سورہ میں "ارزى الحجة كوني" کے مقام پر نازل ہوئی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے فرائض ادا کرنے میں مشغول تھے (معارف القرآن بحوالہ تفسیر قرطبی) اس سورت میں دو سو چھیالیس (۲۸۶) آیتیں ہیں۔ اور قرآن کریم کی سب سے طویل آیت (آیت دین) اسی سورت میں ہے اس سورت کو سورۃ بقرہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ بقرہ کے معنی گائے کے ہیں۔ اس سورت میں بنی اسرائیل کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جس میں انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اسی مناسبت سے اس کا نام سورۃ بقرہ ہے۔

آیت نمبر ۱۴۰:۔ اس کے حروف الگ الگ ساکن پڑھے جاتے ہیں۔ اَلِف، لَام، مِیْم۔

اصطلاح میں ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں ان کی مراد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔

۲ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ:۔ یہ کتاب، یہاں کتاب سے مراد قرآن عظیم ہے۔ (کِتَاب) کی جمع کُتُب ہے (ذٰلِكَ) اسم اشارہ بعید ہے جو قرآن عظیم کی عظمت شان ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ (ذٰلِكَ) ہذا کے معنی میں ہے۔

۲ هٰدٰی:۔ ہدایت، رہنمائی۔ هٰدٰی مصدر یہاں اسم فاعل (هٰدٍ) کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲ الْمُتَّقِیْنَ:۔ پرہیزگار لوگ، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے۔

باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ الْمُتَّقِیْنَ کا واحد الْمُتَّقِیْ

آیت نمبر ۲۔ اس کا مصدر اِتَّقَاءُ اور مادہ و ف ت ہے۔ اِتَّقَاءُ اصل میں اَوْتَقَاۤی ہے۔ ہمزہ افعال سے فعل کے ابدالے واؤ کو تاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳ یُؤْمِنُونَ:۔ وہ لوگ ایمان لاتے ہیں، وہ لوگ یقین کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْمَانٌ، حضور اقدس ﷺ کی بتلائی ہوئی تمام باتوں کو یقینی طور پر مان لینے کا نام ایمان ہے۔

۳ الْغَیْب:۔ چھپی ہوئی چیزیں، بے دیکھی چیزیں۔ غیب سے مراد دین کی وہ تمام باتیں جن کا علم عقل و شعور اور حواس خمسہ سے نہیں ہو سکتا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، جنت اور دوزخ کے حالات اور قیامت میں پیش آنے والے تمام واقعات شامل ہیں۔

۳ یُقِیْمُونَ:۔ وہ لوگ قائم کرتے ہیں، وہ لوگ پابندی کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقَامَۃٌ ہے۔

۳ الصَّلٰوۃ:۔ نماز۔ (دین اسلام کا اہم رکن ہے) صَلٰوۃ کی جمع:۔ صَلَوٰت ہے۔ پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی ہیں، فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

۳ یُسْفِقُونَ:۔ وہ لوگ خرچ کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْفَاقٌ ہے۔

۴ یُؤْقِنُونَ:۔ وہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْقَانٌ ہے۔

۵ الْمُفْلِحُونَ:۔ کامیاب لوگ۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد مُفْلِحٌ، اور مصدر اِفْلَاحٌ ہے۔

۶ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ:۔ خواہ آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔ اس کے شروع میں ہمزہ استفہام تسویہ (برابری) کے لئے ہے یعنی ڈرانا اور نہ ڈرانا ان کافروں

آیت ثمر کے حق میں برابر ہے۔ لیکن حضور پاک ﷺ کے حق میں برابر نہیں۔ کوئی ایمان لائے یا نہ لائے آپ ﷺ ہر صورت میں ثواب عظیم کے مستحق ہیں۔ (اَنْذَرْتَهُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ۔ لَمْ تُنذِرْهُمْ باب افعال سے فعل مضارع معروف نفی، حمد بہ لم صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر اِنْذَارَ ہے۔

۷ خَتَمَ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی۔ (خَتَمَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَتَمَ ہے۔

۸ قُلُوبُهُمْ :- ان کے دل۔ قُلُوبٌ کا واحد: قَلْبٌ۔

۹ سَمِعَهُمْ :- ان کے کان۔ سَمِعَ کی جمع: اَسْمَاعٌ یہاں پر سَمِعَ، اَسْمَاعٌ کے معنی میں ہے۔ سَمِعَهُمْ ای اَسْمَاعِهِمْ۔ (تفسیر مظہری)

۱۰ عَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ :- ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ یہاں پردہ سے ظاہری اور حقیقی پردہ مراد نہیں بلکہ تمثیل کے طور پر ذکر کیا گیا ہے یعنی کافر لوگ سیدھے راستے اور دین حق کو نہیں دیکھتے تو ان کی مثال ایسی ہوگئی جیسے ان کی نگاہوں پر پردہ پڑ گیا ہو (قاسم القرآن) (اَبْصَارُ) کے معنی آنکھیں واحد: بَصَرٌ، (غِشَاوَةٌ) کے معنی پردہ۔ اس کا مادہ غَشَّی ہے۔

۱۱ عَذَابٌ عَظِيمٌ :- بڑا عذاب، بڑی سزا۔ (عَذَابٌ) کی جمع اَعْدَابٌ، عَظِيمٌ، عِظَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ يُخَذُّ عُنْوُنٌ :- وہ لوگ دھوکا دیتے ہیں۔ وہ لوگ چال بازی کرتے ہیں۔ باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُخَذَّعَةٌ اس کا مادہ خَذَعَ ہے۔

۱۳ مَرَضٌ :- بیماری۔ یہاں بیماری سے مراد شک اور نفاق کی بیماری ہے۔ (تفسیر جلالین) مَرَضٌ کی جمع: اَمْرَاضٌ ہے۔

۱۴ عَذَابٌ اَلِيمٌ :- دردناک سزا، دردناک تکلیف۔ عَذَابٌ کی جمع اَعْدَابٌ، (اَلِيمٌ) اَلَمٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۱ لَا تُفْسِدُوا: تم لوگ فساد نہ کرو۔ باب افعال سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر افساد ہے۔

۱۱ مُصْلِحُونَ: اصلاح کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد مُصْلِح، مصدر اصلاح ہے۔

۱۲ لَا يَشْعُرُونَ: وہ لوگ جانتے نہیں۔ وہ لوگ سمجھتے نہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شَعُرَ ہے۔

۱۳ آمِنُوا: تم لوگ ایمان لے آؤ۔ باب افعال سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيْمَانٌ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتلائی ہوئی تمام باتوں کو یقینی طور پر مان لینے کا نام ایمان ہے۔

۱۳ السُّفَهَاءُ: بے وقوف لوگ۔ اس کا واحد سَفِيْہٌ ہے۔ باب کرم سے سَفَاهَةٌ مصدر ہے

۱۴ اِذَا لَقُوا: جب وہ لوگ ملاقات کرتے ہیں۔ (لَقُوا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لِقَاءٌ، لَقُوا اصل میں لَقِيُوا ہے۔ یاء کا ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا اور ماقبل کا کسرہ حذف کر دیا۔ یاء اور واؤ دونوں ساکن ہو گئے پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ لَقُوا ہو گیا۔

۱۴ اِذَا خَلَوْا اِلَىٰ شَیْطٰنِهِمْ: جب وہ لوگ تنہائی میں اپنے شریر سرداروں سے ملتے ہیں۔ جب وہ لوگ تنہائی میں اپنے شریر سرداروں کے پاس جاتے ہیں۔

(خَلَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَلْوٌ، خَلَوْا وَخَلَاءُ ہے۔ شَیْطٰنٌ کا واحد شَیْطٰنٌ، معنی سرکش اور نافرمان۔ یہاں پر اس سے مراد شریر سردار ہیں۔

۱۴ مُسْتَهْزِءُونَ: ہنسی کرنے والے۔ مذاق کرنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا مصدر اِسْتِهْزَاءٌ ہے۔

۱۵ اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ: اللہ تعالیٰ ان سے استہزاء کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے ہنسی کر رہے ہیں۔ یہاں پر استہزاء کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو استہزاء کی سزا

آیت نمبر دیں گے۔ (تفسیر جلالین اور تفسیر مظہری) (يَسْتَهْزِئُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر استهزاء ہے۔

۱۵ يَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ: اللہ تعالیٰ ان کو ان کی سرکشی میں مہلت دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی سرکشی میں ڈھیل دے رہے ہیں۔ (يَمُدُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مدّ، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (طُغْيَانٌ) ثلاثی مجرد کا مصدر ہے، باب فتح سے معنی سرکشی کرنا۔ حد سے بڑھ جانا۔

۱۵ يَغْمَهُونَ: وہ لوگ حیران و سرگرداں ہو رہے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غمّہ ہے۔

۱۶ اِشْتَرَوْا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَى: ان لوگوں نے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی۔ اِشْتَرَاءُ کے حقیقی معنی خریدنا۔ یہاں خریدنے کا مطلب اختیار کرنا ہے (تفسیر بیضاوی) یعنی ان لوگوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اختیار کر لی۔ ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرنا ایسا ہی ہے جیسے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی ہو۔ اسی اعتبار سے آیت کریمہ میں اِشْتَرَوْا یعنی خریدنے کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ (اِشْتَرَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر اِشْتَرَاءُ اصل میں اِشْتَرَاوُی ہے۔ یا، کوہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ ضلّالۃ کے معنی گمراہی۔ اس کی جمع ضلالات ہے۔

۱۶ مَا رِبَحْتَ بِجَارَتِهِمْ: ان کی تجارت نفع بخش نہیں ہوئی۔ اس آیت کریمہ میں تجارت کو فاعل بنانا اسناد مجازی کے طور پر ہے۔ مَا رِبَحْتَ بِجَارَتِهِمْ کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ ان کی تجارت نے نفع نہیں اٹھایا۔ حالاں کہ نفع اٹھانا تجارت سے متعلق نہیں بلکہ تاجروں کا کام ہے اس لئے یہاں فاعل حقیقی اہل تجارت ہیں۔ (مَا رِبَحْتَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَبَحَ اس کے معنی نفع اٹھانا۔

۱۶ مُهْتَدِينَ: ہدایت پانے والے۔ ٹھیک راستے پر چلنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم (مُكَانُوا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا

آیت نمبر مصدر اِهْتَدَآءُ ہے۔ یہ اصل میں اِهْتَدَآءُ ہے۔ یاہ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۷ اِسْتَوْقَدَ نَارًا :- اس نے آگ روشن کی۔ اس نے آگ جلائی۔ (اِسْتَوْقَدَ) باب

استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتَيْقَادٌ اور مادہ وَقَدَ

ہے۔ (نَارًا) مفعول بہ ہے۔ نَارُ کی جمع نِوَارَاتٌ ہے۔

۱۸ اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ :- اس (آگ) نے اس کے آس پاس کی چیزوں کو روشن کر دیا۔

(اَضَاءَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِضَاءَةٌ ہے۔

یہ لفظ لازم اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (مَا حَوْلَهُ) ما اسم موصول۔

حَوْلُ کے معنی آس پاس، گردا گرد (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع الِذِی اِسْتَوْقَدَ نَارًا ہے۔

حول مضاف (ہ) ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فعل محذوف (کَبَتْ)

کا ظرف ہوا۔ اور فعل محذوف اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر صلہ ہوا۔ (مَا) اسم موصول

اپنے صلہ سے مل کر (اَضَاءَتْ) فعل مذکور کا مفعول بہ ہے۔

۱۹ تَرَكَّهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ :- اللہ تعالیٰ نے ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا، اللہ تعالیٰ نے ان

کو تاریکیوں میں چھوڑ دیا۔ (تَرَكَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر

غائب، مصدر تَرَكَ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (ظُلُمَاتٍ) اندھیرے،

تاریکیاں واحد ظُلْمَةٌ ہے۔

۲۰ لَا يُبْصِرُونَ :- وہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف منفی،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِبْصَارٌ ہے۔

۲۱ صُمُّ :- بہرے (جو سننے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد اَصَمُّ ہے۔

۲۲ بُكْمٌ :- گونگے (جو بولنے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد اَبْكَمٌ ہے۔

۲۳ عُمًی :- اندھے (جو دیکھنے پر قادر نہ ہوں) اس کا واحد اَعْمًی ہے۔

۲۴ صَيِّبٌ :- بارش۔ صَيِّبُ کی اصل صَيُّوْبٌ ہے۔ یاہ اور او جمع ہو گئے، ان میں سے پہلا ساکن

ہے، واؤ کو یا سے بدل کر کے یا، یا، میں دو خام گر دیا گیا۔ صَيِّبٌ ہو گیا اس کا مادہ صَوْبٌ ہے۔

آیت نمبر ۱۹ رَعْدٌ: - گرج۔ رَعْدُ السَّحَابِ یُرَعْدُ رَعْدًا باب فتح سے معنی بادل گرجنا۔ اکثر

مفسرین کی رائے یہ ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادلوں کو ہنکاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۹ بَرْقٌ: - بجلی۔ اس کی جمع: بَرْوق۔ ہے۔ اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے کہ برق سے مراد

آگ کے کوڑے کی چمک جس سے رعد فرشتہ بادلوں کو ہنکاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۹ یَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ: - وہ لوگ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں کر

لیتے ہیں۔ وہ لوگ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسنے لیتے ہیں۔

(یَجْعَلُونَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: جَعَلَ،

أَصَابِعُ: انگلیاں، واحد: اصْبَعُ، آذَانٌ: کان، واحد: أُذُنٌ۔ ہے۔

۱۹ الصَّوَاعِقُ: - کڑک۔ اس کا واحد: صَاعِقَةٌ۔ ہے۔

۱۹ مُحِيطٌ: - گھیرنے والا، احاطہ کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر اس

کا مصدر: احاطَ ہے۔

۲۰ یَخْطِفُ أَبْصَارَهُمْ: - وہ (بجلی) ان کی نگاہوں کو اچک لے گی۔ (یَخْطِفُ)

باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: خَطَفَ، (أَبْصَارُ)،

آنکھیں، نگاہیں۔ واحد: بَصْرٌ۔

۲۰ أَضَاءَ لَهُمْ: - وہ ان کے لئے روشن ہو گیا۔ ان کے سامنے روشنی ہو گئی۔ (أَضَاءَ)

باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: أَضَاءَ، یہ لفظ لازم

اور متعدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۰ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ: - وہ ان کے اوپر تاریک ہو گیا۔ ان کے اوپر تاریکی ہو گئی۔ (أَظْلَمَ)

باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: أَظْلَمَ، یہ لفظ لازم

سے بنایا گیا ہے جس کے معنی تاریکی کے ہیں۔ لفظ اظلام لازم اور متعدی دونوں معنی میں

استعمال ہوتا ہے۔

۲۰ قَدِيرٌ: - بہت قدرت والا، یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ قَدَرٌ مصدر سے

آیت نمبر مبالغہ کا صیغہ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۱ اَعْبُدُوا رَبَّكُمْ :- تم لوگ اپنے پروردگار کی عبادت کرو۔ (اَعْبُدُوا) باب نصر سے فعل

امر، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر: عِبَادَةُ عِبَادَت کا مطلب انتہائی عاجزی اور فرمانبرداری کرنا ہے۔ عبادت بدنی اور مالی دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ رَبِّ کے معنی پالنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے ہے۔

۲۱ لَعَلَّكُمْ :- (لَعَلَّ) تعلیل اور ترجی دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تعلیل کے

اعتبار سے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کا ترجمہ یہ ہے (تا کہ تم بچ جاؤ) ترجی کے اعتبار سے ترجمہ یہ ہے کہ (امید ہے کہ تم بچ جاؤ گے)

۲۱ تَتَّقُونَ :- تم لوگ (دوزخ سے) بچ جاؤ گے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر: اتَّقَاءُ اس کا مادہ وَقَّى ہے۔

۲۲ فِرَاشًا :- بچھونا، فرش۔ یہاں فراش سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو ٹھہرنے اور

رہائش کے لائق بنادیا ہے۔ (فِرَاشًا) بِسَاطًا ذَلُّوْا لَا يُمَكِّنُ عَلَيْهَا الْقَرَارُ (تفسیر مظہری)

۲۲ بِنَاءً :- حِصْن حِصْن جمع: اَبْنِيَّةٌ

۲۲ الثَّمَرَاتِ :- پھل واحد: ثَمَرَةٌ

۲۲ اَنْذَادًا :- شَرِيك، مقابل۔ واحد: نَذٌّ

۲۳ نَزَّلْنَا :- ہم نے نازل کیا۔ ہم نے اتارا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع

متکلم۔ مصدر: نَزَّلْنَا ہے۔

۲۳ فَاتُّوا بِسُورَةٍ :- تم لوگ ایک سورت لے آؤ۔ فَاتُّوا میں فاء جزائیہ (اَتُّوا) باب

ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، اَتُّوا بِسُورَةٍ اَتُّوا کے معنی آنا (ب) حرف جر کی

وجہ سے متعدی ہو گیا۔ اس کے معنی لانا۔

۲۳ اَدْعُوا شُهَدَاءَكُمْ :- تم لوگ اپنے مددگاروں کو بلاؤ۔ تم لوگ اپنے حمایتیوں کو بلاؤ۔

آیت نمبر (ادْعُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: دَعَا، شَهِدَاءُ کا واحد: شَهِيدٌ معنی مددگار، حمایتی۔

۲۲ فَاتَّقُوا النَّارَ:۔ تم لوگ آگ سے بچو۔ تم لوگ دوزخ سے بچو۔ فَاتَّقُوا فاء جزائیہ

(اتَّقُوا) باب التَّعَال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اتَّقَاءٌ، اور مادہ وَقَّی ہے۔

۲۳ وَقُودُهَا:۔ اس (آگ) کا ایندھن۔ اس (دوزخ) کا ایندھن۔ وَقُودُ کے معنی

ایندھن (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع النار ہے۔

۲۴ الْحِجَارَةُ:۔ پتھر۔ یہاں پتھر سے مراد وہ بت ہیں جن کو تراش کر کافروں نے عبادت

کی تھی۔ الْمُرَادُ بِهَا الْأَصْنَامُ الَّتِي نَحْتُوهَا وَعَبَدُوهَا (تفسیر بیضاوی)

۲۵ أُعِدَّتْ:۔ وہ (آگ) تیار کی گئی ہے۔ وہ (دوزخ) تیار کی گئی ہے۔ باب افعال سے فعل

ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: اَعْدَدْتُ، أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ، جملہ مستأنفہ ہے

یا جملہ حالیہ ہے۔ جملہ حالیہ کی صورت میں اس کے شروع میں لفظ قد محذوف مانا جائے گا۔

۲۵ جَنَّتْ:۔ باغات، جنتیں۔ جنت اس مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ

نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا۔ (دار الثواب)۔

۲۵ الْأَنْهَارُ:۔ نہریں اس کا واحد: نَهْرٌ

۲۵ كُلَّمَا رُزِقُوا:۔ جب بھی ان لوگوں کو دیا جائے گا۔ (رُزِقُوا) باب نصر سے فعل ماضی

مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: رَزَقَ، رُزِقُوا۔

۲۵ اتَّوَابِهِ:۔ ان لوگوں کو وہ (پھل) دیا گیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر

غائب، اتی یا تى اتیان کے معنی آنا (ب) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔ ہم میں

(ہ) ضمیر کا مرجع رزق ہے اور رزق سے مراد پھل ہے جس کا تذکرہ آیت کریمہ كُلَّمَا

رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا میں ہو چکا ہے۔

۲۵ مُتَشَابِهًا:۔ ملتا جلتا، مشابہت رکھنے والا۔ باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

یہاں حال ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔

آیت نمبر ۲۵ ازواج: بیویاں۔ اس کا واحد: زوج۔ ہے۔ لفظ زوج اضداد میں سے ہے۔ یعنی شوہر اور بیوی دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶ لَا يَسْتَحْيٰ اَنْ يُّضْرِبَ مَثَلًا مَّا :۔ وہ (اللہ تعالیٰ) کوئی مثال بیان کرنے سے شرماتے نہیں ہیں۔ (لَا يَسْتَحْيٰ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر استحياء، ضرب المثل کے معنی مثال بیان کرنا۔

۲۶ بَعُوْضُهُ: پتھر۔ اس کی جمع: بَعُوْضٌ۔ ہے۔

۲۶ الْفٰسِقِيْنَ: نافرمانی کرنے والے لوگ۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم۔ مستثنیٰ ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔ اس کا واحد: فاسق، اور مصدر فسوق ہے۔

۲۷ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ (يَنْقُضُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: نقض، عہد کے معنی عہد، وعدہ جمع: عہود۔

۲۷ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهِ: اس (عہد) کی پختگی کے بعد۔ اس (عہد) کی مضبوطی کے بعد۔ ميثاق اصل میں موثاق ہے (قاعدہ) واو ساکن ماقبل مکسور ہے واو کو یاء سے بدل دیا گیا۔ ميثاق ہو گیا ہے اس کا مادہ و قی ہے۔

۲۷ الْخٰسِرُوْنَ: نقصان اٹھانے والے۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، واحد: خاسر، مصدر: خسرواں ہے۔

۲۸ تَكْفُرُوْنَ: تم لوگ انکار کرتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: كفرواں اور كُفْرًا، ہے۔

۲۸ اَمْوَاتًا: بے جان واحد: میت اس کا مادہ موٹ ہے۔

۲۸ اَحْيَاكُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو زندہ فرمایا۔ (اَحْيَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: احياء، اصل میں احيائی ہے۔ یاء کو، ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (کُم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول پ ہے۔

آیت نمبر ۵: یُسَبِّحُکُمْ :۔ اللہ تعالیٰ تمہیں موت دیں گے۔ (یُسَبِّحُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اَمَاتَۃٌ۔

۲۹ اِسْتَوٰی اِلٰی السَّمَاءِ :۔ اللہ تعالیٰ نے قصد فرمایا آسمان کی طرف۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف توجہ فرمائی۔ (اِسْتَوٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْتَوٰۃٌ مادہ استوی ہے۔ اِسْتَوٰۃٌ اصل میں اِسْتَوٰۃٌ ہے۔ یا، کو، ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (سَمَآءٌ) کے معنی آسمان۔ جمع سَمَآوَاتٌ ہے۔

۲۹ سَوَّاهُنَّ :۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو درست بنایا۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو درست کر کے بنادیا۔ (سَوَّاهُنَّ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَسْوِیۃٌ معنی درست کرنا، اور درست بنانے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ (هُنَّ) جمع مؤنث کی ضمیر مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع سَمَآءٌ ہے۔ لفظ سَمَآءٌ جمع ہے یا جمع کے معنی میں ہے اگر جمع ہے تو اس کا واحد سَمَآۃٌ ہے۔ زجاج نحوی نے کہا سَمَآءٌ لفظ کے اعتبار سے واحد اور معنی کے اعتبار سے جمع ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور تفسیر مظہری)

۲۹ سَمَآوَاتٍ :۔ آسمان۔ اس کا واحد سَمَآۃٌ ہے۔

۲۹ عَلَیْہِمْ :۔ بہت زیادہ جاننے والا۔ باب سجع سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۳۰ الْمَلَائِکَۃُ :۔ فرشتے۔ اس کا واحد مَلٰکٌ ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق ہیں جو نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہماری نظروں سے غائب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔ جن کاموں کیلئے اللہ تعالیٰ نے ان کو مقرر فرمادیا ہے انہیں کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: لَا یَعْصُونَ اللّٰہَ مَا أَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُونَ مَا یُؤْمَرُونَ۔

۳۰ خَلِیْفَۃٌ :۔ نائب، قائم مقام۔ جمع خُلَفَآءُ اور خَلَائِفٌ ہے۔

۳۰ یَسْفِكُ الدِّمَآءَ :۔ وہ خون ریزی کرے گا۔ وہ خون بہائے گا۔ (یَسْفِكُ) باب

آیت نمبر ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: نَسَفْتُ، دِمَاءٌ کا واحد دَمٌ معنی خون۔

۳۰ نُسَبِحْ بِحَمْدِكَ :- ہم آپ کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرتے ہیں۔ (نُسَبِحْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَسْبِيحٌ ہے۔

۳۱ نُقَدِّسُ لَكَ :- ہم آپ کی بزرگی بیان کرتے ہیں۔ (نُقَدِّسُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَقْدِيسٌ ہے۔

۳۲ عَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا :- اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں تمام چیزوں کے ناموں اور خاصیتوں کا الہام فرمادیا۔ (عَلَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَعْلِيمٌ، الْأَسْمَاءُ اس کا واحد: اِسْمٌ معنی نام۔

۳۱ آدَمَ :- حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان اور سب سے پہلے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ پھر آپ کی بائیں پسلی سے حضرت حواء کو پیدا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام چیزوں کے نام اور خواص سکھائے۔ فرشتوں کو آپ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اور تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء دونوں کو جنت میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی۔ پھر بے شمار حکمتوں اور مصلحتوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو اس دنیا میں بھیجا۔ دنیا کے تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اسی لئے آدمی کہلاتے ہیں۔ قاضی بیضاوی نے لفظ ”آدم“ کو عجمی اسم قرار دیا ہے۔ اس قول کے اعتبار سے علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ بعض لوگ لفظ آدم کو عربی اسم قرار دیتے ہیں اس صورت میں یہ لفظ اَذَمُّ یا اَذْمَةُ یا اَذِنَم سے مشتق ہے۔ اس قول کے اعتبار سے لفظ آدم علمیت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۳۱ اَنْبِئُونِي :- تم مجھ کو خبر دو۔ تم مجھ کو بتاؤ۔ (اَنْبِئُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اَنْبَاءٌ (فنی) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر ۳۳ تَبْدُوْنَ :- تم لوگ ظاہر کرتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: ابْدَاء۔ اس کا مادہ بُدُو ہے۔

۳۳ تَكْتُمُوْنَ :- تم لوگ چھپاتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: كَتَمَ۔

۳۴ اسْجُدُوا لِآدَمَ :- تم لوگ آدم (علیہ السلام) کے سامنے سجدہ کرو۔ (اُسْجُدُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: سَجَدَ علامہ جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ یہاں سجدہ سے مراد آدم علیہ السلام کی تعظیم کیلئے ان کے سامنے جھک جانا ہے۔ پیشانی کو زمین پر رکھنا مراد نہیں۔ (تفسیر جلالین)

۳۴ اَبٰی :- اس نے انکار کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اَبٰی۔ یہ اصل میں اَبٰی ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳۴ اِسْتَكْبَرَ :- اس نے تکبر کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْتَكْبَارَ۔

۳۵ کُلَا مِنْهَا رَغَدًا :- تم دونوں اس (جنت) سے فراخی سے کھاؤ۔ تم دونوں اس (جنت) سے آسودگی سے کھاؤ۔ (کُلَا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ ثنیہ مذکر حاضر، مصدر: اَكَلَ ہے۔ (رَغَدًا) کے معنی فراخی، اور آسودگی، (مِنْهَا) میں ہا ضمیر کا مرجع جَنَّة ہے۔ رَغَدًا کی تفصیل آیت (۵۸) میں دیکھئے۔

۳۵ لَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ :- تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جاؤ۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کو جس درخت سے منع کیا گیا تھا اس سے کونسا درخت مراد ہے۔ بعض حضرات نے کہا گیہوں اور بعض نے کہا انگور اور بعض نے کہا انجیر وغیرہ مختلف اقوال ہیں۔ قرآن اور حدیث نے اس کی کوئی تعیین نہیں کی۔ اس لئے اس کو متعین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (تفسیر قرطبی) (لَا تَقْرَبَا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ ثنیہ مذکر حاضر، مصدر: قَرَبَ اور قُرْبًا ہے۔

آیت نمبر ۳۶

اَزْلٰهُمَا الشَّيْطٰنُ :۔ شیطان نے ان دونوں (حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا) سے لغزش کرا دی۔ (اَزَل) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اَزَلَالٌ، (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۳۷

اِهْبِطُوْا :۔ تم اوگ نیچے اترو۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: هَبْطُوْطٌ۔

۳۸

مُسْتَغْفِرٌ :۔ ٹھہرنا، ٹھہرنے کی جگہ، یہ مصدر مسمیٰ بھی ہو سکتا ہے اور ظرف بھی ہو سکتا ہے مصدر کے اعتبار سے ترجمہ ٹھہرنا اور ظرف کے اعتبار سے ٹھہرنے کی جگہ باب استفعال سے مصدر: اِسْتَفْرَارٌ۔ ہے۔

۳۹

مَنَاسِعٌ :۔ فائدہ اٹھانا، فائدہ اٹھانے کا سامان، ہر وہ سامان جس سے تھوڑا سا فائدہ اٹھایا جائے پھر فنا ہو جائے۔ مصدر کے اعتبار سے ترجمہ فائدہ اٹھانا اور دوسرا ترجمہ فائدہ اٹھانے کا سامان، اس کی جمع: اَمْنِیَّةٌ۔

۴۰

تَلَقٰی :۔ اس نے (آدم علیہ السلام نے) سیکھ لیا۔ اس نے (آدم علیہ السلام نے) حاصل کر لیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَلَقَّی۔

۴۱

قَابَ عَلَیْهِ :۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَوْبَةُ عَلَیْهِ کے ساتھ استعمال ہو تو معنی توبہ قبول کرنا۔

۴۲

التَّوَابُ :۔ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا۔ تَوْبَةٌ سے فاعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۳

لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ :۔ نہ ان لوگوں پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (یَحْزَنُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: حَزَنٌ۔

۴۴

خَوْفٌ اور حَزَنٌ میں فرق یہ ہے کہ خوف اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ اور حَزَنٌ اس غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے

۴۵

پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ الْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقِّعِ وَالْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ (تفسیر بیضاوی) آیت کریمہ میں خوف اور حَزَنٌ دونوں کی لٹھی کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

آیت نمبر آخرت میں ان لوگوں کو نہ کسی ناگوار چیز کے پیش آنے کا اندیشہ ہوگا اور نہ کسی پسندیدہ چیز کے فوت ہونے کا غم ہوگا۔ یعنی نہ کوئی ناگوار چیز پیش آئے گی اور نہ کوئی پسندیدہ چیز فوت ہوگی۔ بلکہ وہاں پر ان کیلئے خوشی ہی خوشی اور راحت ہی راحت ہوگی۔

۳۹ کَذَّبُوا بِالْآيَاتِ: ان لوگوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا۔ ان لوگوں نے ہمارے حکموں کو جھٹلایا (کَذَّبُوا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَكْذِيبٌ، آیات کے معنی نشانیاں، احکام۔ واحد: آيَةٌ۔

۴۰ يٰبَنِي إِسْرَءِیْل: اے بنی اسرائیل۔ اے یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔ تفسیر مظہری میں ہے۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عبد اللہ کے ہیں۔ (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ) حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے تھے اور ان کی نسل سے یہودیوں کے بارہ قبیلے ہوئے۔ اس لئے یہودیوں کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ لفظ ”اسرائیل“ علمیت اور بحمت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۴۱ اَوْفُوا بِعَهْدِي: تم لوگ میرے عہد کو پورا کرو۔ یہاں عہد کو پورا کرنے سے مراد ایمان لا کر اطاعت اور فرمانبرداری کرنا ہے۔ (بیضاوی) (اَوْفُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِيفَاءٌ۔ یہ اصل میں اِيفَیٰ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ عہد کے معنی پختہ وعدہ۔ قول و قرار، جمع: عَهْدٌ۔

۴۲ اَوْفِ بِعَهْدِكُمْ: میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا۔ یہاں عہد پورا کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہترین اجر و ثواب سے نوازیں گے۔ (تفسیر بیضاوی) (اَوْفِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے اصل میں اَوْفِیٰ ہے۔ حالت جزم کی وجہ سے یاء گر گئی ہے۔

۴۳ اِیَّای فَاَرْهَبُوْنِ: تم لوگ مجھ ہی سے ڈرو۔ تم لوگ مجھ سے ڈرو۔ لفظ اِیَّای ضمیر منصوب متصل ہے۔ یہ فعل مقدر (اَرْهَبُوا) کا مفعول مقدم ہے۔ اس کی اصل عبارت

آیت نمبر (ایسایٰ اِرْهَبُوا) ہے اور (فَارْهَبُون) میں فاء جزا سیہ ہے۔ اور فاء جزا سیہ اس بات کی دلالت کر رہی ہے کہ یہ کلام شرط کے معنی کو شامل ہے۔ اس کی اصل عبارت اِنْ تُكْفِتُمْ رَاہِیْنَ شِیْنًا فَارْهَبُون ہے (تفسیر بیضاوی)

اس تفصیل سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ (ایسائی فَاَرْهَبُوْنَ) اصل کے اعتبار سے دو جملے ہیں۔

پہلا جملہ ایثای اَوْ هَبُوا اور دوسرا جملہ اِنْ كُنْتُمْ رَاهِبِينَ شَيْئًا فَارْهَبُوا ہے اس کلام میں مفعول کو مقدم کرنا۔ مفعول کو مکرر لانا اور فعل کو مکرر لانا تینوں باتیں پائی جا رہی ہیں۔

مفعول کو مقدم کرنے کی وجہ سے اس میں تخصیص پیدا ہو گئی ہے (فَارْهَبُونِ) کی اصل عبارت فَارْهَبُونِی یاے متکلم کے ساتھ ہے۔ آیت کریمہ میں تخفیف کے لئے یاے متکلم

کو حذف کر دیا گیا اور یہ نئے محذوفہ پر دلالت کرنے کیلئے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا۔

(ارہتوا) باب سمع سے فعل امر، میختر جمع مذکر حاضر مصدر رَہَبَ و رَہِبَ و رَہِبَةٌ و رَہِبٌ ہے۔

۴۱ لَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ: تم لوگ قرآن کے سب سے پہلے انکار کرنے والے

مت بنو یہ خطاب یہودیوں سے ہے اس میں اشکال یہ ہے کہ مدینہ منورہ پہنچ کر حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے سابقہ پڑا ہے۔ اس سے پہلے مکہ مکرمہ میں مشرکین عرب

قرآن کریم کا انکار کر چکے تھے۔ تو یہودی سب سے پہلے انکار کرنے والے کہیے ہو سکتے

ہیں؟ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے تم سب

سے پہلے انکار کرنے والے مت بنو۔ (لَا تَكُونُوا) باب نصر سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر

حاضر، مصدر: کوئی ہے۔

۳۱۔ تَمَنَّا قَلِيلًا :- تھوڑی قیمت، تھوڑا معاوضہ۔ یعنی دنیاوی فوائد کو ترجیح نہ دو۔ دنیا کا

ساز و سامان چاہے جتنا زیادہ ہو۔ آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی

ہے۔ (ثمن) قیمت، معاوضہ، جمع: اثمان، قلیل، تھوڑا، معمولی۔

۴۱ اِیَّای فَاثْقُوْنَ : تم لوگ مجھ ہی سے ڈرو۔ تم لوگ صرف مجھ سے ڈرو۔ اس کی ترکیب

اور تفصیل (ایہا ی فارہبوں) میں دیکھئے۔ (اتقوا) باب استعمال سے فعل امر، صیغہ جمع

آیت نمبر مذکر حاضر، مصدر: اِتَّقَاءُ۔ اس کا مادہ وَفَّی ہے۔ اس کے آخر میں فون وقایہ ہے اور یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔

۴۲ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ :۔ تم لوگ حق کو ناحق کے ساتھ نہ ملاؤ۔ یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کا نازل کیا ہوا کلام اور باطل سے مراد یہودیوں کی گڑھی ہوئی بات ہے۔ تورات میں اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کلام کے ساتھ یہودی علماء اپنی گڑھی ہوئی باتیں ملا دیا کرتے تھے۔ اس سے منع کیا گیا ہے۔ (لَا تَلْبِسُوا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: لَبَسَ۔

۴۳ أَقِمْوُا الصَّلَاةَ :۔ تم لوگ نماز قائم کرو۔ نماز قائم کرنے سے مراد تمام شرائط اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے نماز ادا کرنا ہے۔ (أَقِمْوُا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: أَقَامَ۔

۴۴ اتُّوا الزَّكَاةَ :۔ تم لوگ زکوٰۃ دو۔ ہر صاحب نصاب عاقل و بالغ مسلمان پر سال میں ایک مرتبہ پورے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا فرض ہے۔ اسی کو زکوٰۃ کہا جاتا ہے۔ (اتُّوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتَّاءُ۔ یہ اصل میں اِنتَائی ہے۔ تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۴۵ أَتَّامُوا النَّاسَ بِالْبُرِّ :۔ کیا تم دوسرے لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو۔ یہ آیت کریمہ علمائے یہود کے بارے میں نازل ہوئی جو اپنے مسلمان رشتہ داروں سے کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ثابت رہو اس لئے کہ یہ سچا دین ہے۔ لیکن دنیاوی مفادات کے پیش نظر وہ خود ایمان نہیں لاتے تھے۔ (تفسیر جلالین)

(۱) ہمزہ استفہام انکار کیلئے ہے۔ یعنی تمہیں ایسا نہ کرنا چاہئے (تَّامُوا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر: اَتَمَّ، بُرِّ کے معنی بھلائی، نیکی۔ نیک کام۔ یہاں بُرِّ یعنی نیک کام سے مراد اللہ تعالیٰ کے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے۔ (تفسیر جلالین)

آیت نمبر ۳۴ تَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ:۔ تم لوگ اپنے کو بھول جاتے ہو۔ (تَنْسَوْنَ) باب سمع سے

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَسِيَاً۔

۳۵ اِسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ:۔ تم لوگ صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ صبر اور نماز سے

مدد چاہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایمان لانے میں جانی اور مالی جو مشقت ہو اس پر صبر کرو اور نماز کی پابندی کرتے رہو۔ اس لئے کہ رنج و غم کے دور کرنے میں نماز بہت مؤثر ہے۔

(اِسْتَعِينُوا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَعَانَ۔

۳۶ يَظُنُّونَ:۔ وہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔ (يَظُنُّونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر يَظَنُّ، یہاں ظن یقین کے معنی میں ہے۔

۳۶ مُلِقُوا رَبَّهُمْ:۔ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے۔ (مُلِقُوا) اصل میں مُلِقُونَ

ہے نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ باب مناعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم،

واحد مُلِقٍ جو اصل میں مُلِقٌ ہے۔

۳۷ الْعَالَمِينَ:۔ تمام دنیا والے، تمام جہان والے۔ یہاں پر مراد ان کے زمانہ میں

پائے جانے والے تمام لوگ ہیں۔ یعنی بنی اسرائیل کے زمانہ میں جو لوگ موجود تھے ان

سب کے اوپر اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فضیلت عطا فرمائی تھی۔ (عَالَمِينَ) جمع مذکر

سالم حالت جر میں ہے واحد عَالَمٌ۔

۳۸ لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ:۔ کوئی شخص کسی شخص کی طرف سے بدلہ نہیں دے گا۔

کوئی شخص کسی شخص کے کام نہیں آئے گا۔ (لا تَجْزِي) باب ضرب سے فعل مضارع معروف

منفی۔ صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر جزأ۔ نَفْسٌ کے معنی شخص جمع اَنْفُسٌ وَنَفُوسٌ۔

۳۸ لَا يَقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ:۔ کسی شخص کی طرف سے سفارش قبول نہیں کی جائے گی۔

(لَا يَقْبَلُ) باب سمع سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَبِلَ۔

(شَفَاعَةٌ) معنی سفارش کرنا باب کرم سے مصدر ہے۔

۳۸ لَا يَأْخُذُ مِنْهَا عَذْلٌ:۔ کسی شخص کی طرف سے فدیہ نہیں لیا جائے گا۔ کسی شخص کی

آیت نمبر طرف سے معاوضہ نہیں لیا جائے گا۔ (لَا يَأْخُذُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اخذ، غذل کے معنی فدیہ، بدلہ، معاوضہ۔

۴۹ آل فرعون :- فرعون کے متعلقین۔ فرعون کے قبضین۔ یہاں آل سے مراد فرعون کا اتباع کرنے والے اور اس کے دین پر چلتے والے ہیں۔ تفسیر مظہری میں ہے: آل فرعون ای اتباعہ و اهل دینہ۔ آل کے معنی اہل و عیال کے ہیں۔ لفظ ”آل“ کا استعمال اشراف میں ہوتا ہے چاہے شرافت دینی ہو یا دنیوی جیسے ”آل النبی“ ”آل فرعون“ فرعون مصر کے بادشاہ کا لقب ہے۔ جمع بقرائۃ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جو فرعون تھا۔ اس کا نام مصعب بن ریان یا ولید بن مصعب ہے۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے فرعون کا نام ریان ہے۔ (تفسیر بیضاوی)

۴۹ یَسْؤُمُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ :- وہ لوگ تم کو سخت عذاب دیتے ہیں (دیتے تھے) وہ لوگ تم کو سخت تکلیف پہنچاتے ہیں (پہنچاتے تھے) یَسْؤُمُونُ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر، سُؤْمٌ۔

۴۹ یَسْتَحْيُونَ نِسَاءَ كُمْ :- وہ لوگ تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں (چھوڑ دیتے تھے)۔ (یَسْتَحْيُونَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر، استحياء۔ یہ اصل میں استحيائی ہے۔ آخر کی یا، کوہ مزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ نِسَاءَ کے معنی عورتیں اس کا واحد: (خلاف قیاس) اِمْرَاة ہے۔

۴۹ بَلَاءَ :- امتحان، آزمائش۔ بَلَّيْلُو بَلَاءَ (باب نصر) امتحان لیتا۔ آزمائش کرتا۔ ۵۰ فَرَقْنَا بَيْنَكُمُ الْبَحْرَ :- ہم نے تمہاری وجہ سے دریا کو پھاڑ دیا۔ اس دریا سے مراد ”دریائے قلزم“ ہے۔ (تفسیر مظہری) (فَرَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر، فرق، (بحر) کے معنی دریا، جمع أَبْحَرُ وَ بُحُورٌ وَ بَحَارٌ۔

۵۱ وَاعْدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً :- ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس رات کا وعدہ کیا۔ فرعون کی ہلاکت کے بعد جب مصر واپسی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے تورات دینے کے لئے

آیت نمبر موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر بلایا کہ چالیس رات تک وہاں ٹھہریں اور دن میں روزہ رکھیں ان کے بعد تو رات دی جائے گی پھر مدت پوری ہونے پر اللہ تعالیٰ نے تو رات عنایت فرمائی۔

(وَاعْذُنَا) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: عَاذَ.

۵۱ موسیٰ: حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے

والد ماجد کا نام حضرت عمران ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام ہیں۔ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے

نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اس زمانے کا فرعون بڑا سخت ظالم تھا۔ اس نے بنی اسرائیل کو

غلام بنا رکھا تھا۔ فرعون اور اس کی قوم کے لوگ بنی اسرائیل پر بہت ظلم کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام فرعون کے دربار میں تشریف لے

گئے۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کا پیغام سنایا اور وہ معجزے بھی پیش فرمائے۔ ایک معجزہ عصائے

مبارک تھا اور دوسرا معجزہ ید بینا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لائھی معجزہ کے طور پر

سانپ بن جاتی تھی۔ اور آپ دست مبارک جب اپنے گریبان سے نکالتے تھے تو وہ

روشن اور چمک دار ہو جاتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو اس نے جادو قرار دیا اور

اپنی حکومت کے ماہر جادو گروں سے مقابلہ کرایا۔ اس میں فرعون اور فرعونوں کو زبردست

شکست ہوئی۔ اور جادو گر ایمان لے آئے۔ فرعون اور اس کے پیروکاروں کی تنبیہ کے

لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجے لیکن جب وہ اپنی سرکشی سے باز

نہیں آئے، تو اللہ تعالیٰ نے بڑا عذاب نازل فرمایا۔ یعنی فرعون اور اس کے لشکر کو دریائے

قلزم میں غرق فرمادیا اور تمام لوگوں کے لئے ان کو عبرت کا ذریعہ بنا دیا۔

۵۱ اَتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ: تم نے بچھڑے کو (معبود) بنالیا۔ العجل مفعول اول ہے اور

الہا مفعول ثانی محذوف ہے۔ اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ (اَتَّخَذْتُمُ) باب

اعتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اَتَّخَذَ، (عِجْلُ) کے معنی بچھڑا

(گائے کا بچہ) جمع: عِجُولُ۔

آیت نمبر ۵۴: الْفُرْقَانُ :- فیصلہ کی چیز۔ حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیز۔ یہاں فرقان سے مراد تورات ہے جو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی تھی۔ یا فرقان سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہیں جو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والے تھے۔ (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری) فُرْقَانُ باب نصر سے مصدر ہے یہاں فرقان مصدر اسم فاعل فارق کے معنی میں ہے۔

۵۴: تَوْبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ :- تم لوگ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف توبہ کرو۔ تم لوگ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ (توبوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوْبَةٌ۔ (بارئ) پیدا کرنے والا۔ ٹھیک بنانے والا۔ (توبوا توباً) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر (بارئ) اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۵۴: فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ :- اور تم اپنی جانوں کو قتل کرو۔ یعنی تم میں سے بعض آدمی بعض آدمی کو قتل کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنہوں نے پچھڑے کی عبادت نہیں کی ہے وہ پچھڑے کی عبادت کرنے والوں کو قتل کریں۔ (تفسیر جلالین و تفسیر مظہری) (اقتلوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: قَتَلَ، أَنْفُسُ کا واحد: نَفْسٌ۔ معنی جان۔

۵۴: التَّوَابُ :- بہت توبہ قبول فرمانے والا۔ فَعَالٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر تَوْبَةٌ ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (تَوَابٌ) اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۵۵: جَهْرَةً :- کھلے طور پر۔ علامیہ طور پر۔ (جہر یجہر جہرۃ) باب فتح سے معنی اعلان کرنا۔ آواز بلند کرنا۔ آیت کریمہ میں جہرۃ مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۵۵: الصَّعِقَةُ :- کڑک، بجلی۔ جمع: صواعق۔

۵۶: بَعَثْنَكُمْ :- ہم نے تم لوگوں کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ (بعثنا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر بَعَثَ (نکم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۵۷: ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ :- ہم نے تمہارے اوپر ابر کا سایہ کر دیا۔ ہم نے تمہارے

آیت نمبر ۱۰ پر باول کا سایہ کر دیا۔ (ظلیلنا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع، متکلم، مصدر۔
تَظْلِيلٌ. (الغمام) کے معنی ابر، باول، واحد، غمامۃ۔

۵۷۔ المصنّٰ :- ترجمہ جبین۔ ایک قسم کی شبنم جو شہد کی طرح گاڑھی اور لذیذ تھی۔ تفسیر ابن کثیر
 یہی ہے جس دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ایک غذا تھی۔ جو صحیح صاوق سے
 سورج نکلنے تک آسمان سے برف کی طرح برستی رہتی تھی۔ (قاموس القرآن)

۵۷ الشَّلْوَى: - بُیْرِی۔ (ایک قسم کے پرندے) اس کا واحد سَلْوَةٌ ہے۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سرخی مائل پرندہ جس کے جھنڈ کے جھنڈ جنوبی ہوا میں اڑ کر آ جاتے تھے۔ حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ یہ جھنڈ ایک میل کے طول و عرض میں صرف ایک نیزہ کی بلندی پر بنی اسرائیل کے سروں پر پھیل جاتے تھے۔ (قاموس القرآن)

۵۸ الْقَرْيَةُ: - آبادی۔ شہر یہاں قریہ سے مراد بیت المقدس یا اریحا ہے۔ (تفسیر جلالین)

۵۸ رَغَدًا :- کشادگی۔ فراخی۔ رَغَدٌ يَرُغَدُ رَغَدًا باب سماع، معنی خوش حال ہونا۔ آیت کریمہ میں مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے مفعول مطلق ہونے کی صورت میں اصل عبارت (اَسْكَنَّا رَغَدًا) ہے۔

۵۸ سُجَّداً :- سجدہ کرنے والے اس کا مطلب یہ ہے کہ جھکے جھکے داخل ہو جاؤ۔ یہاں سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے۔ (تفسیر جلالین اور بیان القرآن) اس کا واحد نساجد ہے۔

۵۸ حِطَّةٌ :- توبہ۔ یعنی ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ ہمارے گناہوں کو بخش دیجئے۔ اس کا مادہ حط (باب نصر) ہے جس کے معنی معاف کرنا۔ گھٹانا۔ اس کی اصل عبارت مَسَّالْتَنَا حِطَّةً ہے ترکیب میں مبتدأ اور خبر واقع ہے۔

۵۸ نَفِیْرُ لَکُمْ خَطِیْکُمْ :- ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ (نَفِیْرُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: مَغْفِرَةٌ۔ جواب امر ہوئے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ خطایا کے معنی خطائیں۔ غلطیاں۔ واحد: خَطِیْةٌ۔

۵۹ رَجُزاً: عذاب۔ یہاں اس عذاب سے مراد طاعون ہے۔ (تفسیر جلالین)

آیت نمبر: اِسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ:۔ موسیٰ علیہ السلام نے پانی مانگا (اپنی قوم کیلئے) موسیٰ علیہ السلام

نے پانی کی دعا مانگی۔ (اِسْتَسْقَىٰ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ

واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْتِسْقَاءُ یہ اصل میں اِسْتِسْقَاۃً ہے۔ یاء کو مزہ سے

بدل دیا گیا ہے۔ اس کا ماوہ سقی ہے۔

۶۰ اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ:۔ آپ اپنی لاٹھی پتھر پر مارے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ

علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں پتھر سے مراد وہ پتھر ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

کپڑے لے کر بھاگ گیا تھا۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خضیہ

میں ورم کی تہمت لگائی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غسل کرنے کیلئے کپڑے اتار

کر پتھر پر رکھے تو وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا اور بنی اسرائیل کے سرداروں کے

پاس جا کر ٹھہرا۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس تہمت

سے بری فرمادیا تھا۔ پتھر کے کپڑے لے کر بھاگنے کا واقعہ بخاری شریف اور مسلم شریف

میں موجود ہے۔ حضرت وہب فرماتے ہیں کہ وہ کوئی متعین پتھر نہیں تھا۔ بلکہ حضرت

موسیٰ علیہ السلام جس پتھر پر اپنی لاٹھی مارتے تھے اس میں سے پانی کے چشمے جاری

ہو جاتے تھے۔ (تفسیر مظہری) اِضْرِبْ فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر:

ضَرْبٌ، عَصَا کے معنی لاٹھی۔ جمع: عَصِیٌّ۔

۶۰ فَاَنْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا:۔ تو اس (پتھر) سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔

تو اس (پتھر) سے بارہ چشمے بہہ پڑے۔ (اِنْفَجَرَتْ) باب انفعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: اِنْفِجَارٌ، عَيْنٌ کے معنی چشمہ (زمین

سے پانی جاری ہونے کی جگہ) جمع: عُيُونٌ۔

۶۰ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ:۔ تمام لوگوں نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو جان لیا۔ تمام قبیلوں

نے اپنے گھاٹ کو جان لیا۔ (عَلِمَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر

عَلِمَ (مَشْرَبٌ) باب سمع سے اسم ظرف ہے۔ جمع: مَشَارِبٌ، معنی گھاٹ۔ پانی پینے کی جگہ۔

آیت نمبر ۶۰ لَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ :۔ تم لوگ زمین میں فساد نہ کرو۔ (لَا تَعْتُوا) باب

جمع سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: عَتَى (لَا تَعْتُوا) لَا تَفْسِدُوا کے معنی میں ہے۔

۶۱ تَنْبِتُ الْأَرْضُ :۔ زمین اُگاتی ہے۔ (تَنْبِتُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر: اَنْبَتَ۔

۶۲ بَقَلِيهَا :۔ اس کی ترکاری جمع : بَقُولُ (ہا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۳ قَتَانِيهَا :۔ اس کی لکڑی۔ قَتَاءُ کے معنی لکڑی۔ واحد: قَتَاءَةٌ (ہا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۴ قَوْمِهَا :۔ اس کا گئیہوں۔ (قَوْمٌ) کے معنی گئیہوں۔ جمع قَوْمَانِ (ہا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۵ عَدَسِيهَا :۔ اس کی مسور۔ (عَدَسٌ) کے معنی مسور۔ واحد: عَدَسَةٌ (ہا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۶ بَصْلِيهَا :۔ اس کی پیاز۔ بَصْلٌ کے معنی پیاز۔ واحد: بَصْلَةٌ (ہا) ضمیر کا مرجع الارض ہے۔

۶۷ تَسْتَبْدِلُونَ :۔ تم لوگ بدلنا چاہتے ہو۔ تم لوگ عوض میں لینا چاہتے ہو۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر: اِسْتَبْدَلَ۔

۶۸ ضَرَبْتُ عَلَيْهِمُ الدِّلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ :۔ ان (یہودیوں) پر رسوائی اور محتاجی مار دی گئی۔ ان (یہودیوں) پر رسوائی اور محتاجی مسلط کر دی گئی۔ (ضَرَبْتُ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر: ضَرَبْتُ ہے۔

۶۹ بَاءٌ وَبَغَضِبٍ مِنَ اللَّهِ :۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹے۔ وہ لوگ غضب الہی کے مستحق ہو گئے۔ (بَاءٌ وَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: (بَوَّءَ) ہے۔

۷۰ كَانُوا يَعْتَدُونَ :۔ وہ لوگ تجاوز کرتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اَعْتَدَاءٌ، یہاں اصل میں اَعْتَدَاؤُ ہے۔ واو کوۃ ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۷۱ هَادُوا :۔ وہ لوگ یہودی ہوئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

آیت نمبر مصدر: هُوَ ذَا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے کو یہودی کہتے ہیں۔

۶۲ النَّصْرَىٰ:۔ نصرانی لوگ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے کو نصرانی

کہتے ہیں۔ اس کا واحد: نَصْرَانٍ یا نَصْرَانِیٌّ ہے۔

۶۳ الْمُصْبِيْن:۔ ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں داخل ہونے والے۔ ایک دین کو

چھوڑ کر دوسرے دین کو اختیار کرنے والے۔ حضرت عمر بن خطابؓ اور عبداللہ بن عباسؓ

نے فرمایا کہ صابین اہل کتاب کی ایک قوم ہے۔ حضرت قتادہؓ سے منقول ہے کہ صابین

ایسے لوگوں کو کہتے ہیں کہ جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے۔ زبور کی تلاوت کرتے تھے

اور کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ (تفسیر مظہری) اسم فاعل جمع مذکر سالم

اِنْ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: صَابِیٌّ۔

۶۴ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ:۔ ہم نے تم سے عہد لیا۔ (أَخَذْنَا) باب نصر سے فعل ماضی

معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: أَخَذَ۔ مِيثَاق کے معنی عہد و پیمان، اور قول و قرار کے

ہیں۔ یہ اصل میں مَوْثَاق ہے۔ واؤ ساکن ماقبل مکسور ہے۔ واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا

مِيثَاق ہو گیا اس کا مادہ وَثَقُ ہے۔ مِيثَاق کی جمع مَوَاقِیْقُ ہے۔

۶۵ رَفَعْنَا فَوْقَكُمْ الطُّورَ:۔ ہم نے تمہارے اوپر کوہ طور کو بلند کر دیا۔ ہم نے طور

پہاڑ کو اٹھا کر تمہارے اوپر معلق کر دیا۔ (بیان القرآن) طور پہاڑ کو بلند کرنے کا مطلب

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا انہوں نے کوہ طور کو اٹھا کر

سائبان کی طرح یہودیوں کے سروں پر معلق کر دیا۔ (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری)

(رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: رَفَعَ ہے۔ (الطُّورُ)

جزیرہ نمائے سیناء میں ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔ (تفسیر ماجدی)

۶۶ تَوَلَّيْتُمْ:۔ تم نے اعراض کیا۔ تم نے روگردانی کی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف،

صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوَلَّى۔

۶۷ اِعْتَدُوا:۔ ان لوگوں نے تہاؤں کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر غائب، مصدر: اَعْبَدَ اَعْبَادًا.

۶۵ السَّبَبُ :- سبب کا دن، سبب کا دن (جمع اور اتوار کے درمیان کا دن)

۶۵ قِرْدَةُ خَاسِنِينَ :- ذلیل بندر۔ (قِرْدَةُ) کے معنی بندر۔ واحد: قِرْدٌ۔ (خَاسِنِينَ) کے

معنی ذلیل اور رسوا۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ (كُونُوا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت

نصب میں ہے۔ خَاسِنِينَ کا واحد: خَاسِيٌّ خَاسِيٌّ خَسًا باب جمع دور ہونا۔ دھڑکا را جاٹا۔

۶۵ نَكَالًا :- عبرت، سزا، عبرت ناک سزا، عبرت انگیز سزا۔

۶۶ بَقْرَةٌ :- گائے۔ اس کی جمع: بَقَرَاتٌ ہے۔

۶۷ اَتَّخِذْ نَاهِزًا :- کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں۔ کیا آپ ہم سے ہنسی

کرتے ہیں۔ اہمزہ استفہام (تَخِذْ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد

مذکر حاضر، مصدر: اَتَّخَذَ: (نا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔ هُزُوا مصدر اسم مفعول

هُزُوا کے معنی میں ہے۔

۶۸ لَا فَارِضٌ وَلَا بَكُورٌ :- نہ بوڑھی ہو نہ کنواری ہو۔ نہ بہت بوڑھی ہو نہ بہت بچی ہو۔

فَارِضٌ کے معنی بہت بوڑھی۔ بہت عمر رسیدہ۔ جمع: فَوَارِضٌ۔ بَكُورٌ کے معنی کنواری۔ کم عمر

والی۔ جمع: أَبْكَارٌ۔

۶۸ عَوَانٌ :- ادھیر عمر والی۔ درمیانی عمر والی۔ جمع: عَوَانٌ۔

۶۸ تُؤْمَرُونَ :- تم لوگ حکم دیے جاتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر

حاضر، مصدر: أَمَرَ۔

۶۹ بَقْرَةٌ صَفْرَاءُ :- زرد رنگ کی گائے۔ (بَقْرَةٌ) کے معنی گائے۔ اس کی جمع: بَقَرَاتٌ ہے۔

(صَفْرَاءُ) فعلاء کے وزن پر صیغہ صفت ہے۔ اس کے معنی زرد رنگ والی۔

۶۹ فَاقِعٌ لَوْنُهَا :- اس کا رنگ گہرا زرد ہو۔ اس کا رنگ تیز زرد ہو۔ (فَاقِعٌ) اسم فاعل

واحد مذکر اس کے معنی گہرے زرد رنگ والا۔ لَوْنٌ کے معنی رنگ۔ جمع: ألْوَانٌ۔

۶۹ تَسْرُ النَّظَرَيْنِ :- جو دیکھنے والوں کو خوش کر دے۔ جو دیکھنے والوں کو فرحت بخش ہو۔

آیت نمبر (تَسُو) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر۔ سُورُورٌ۔

(النَّاطِرِينَ) دیکھنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم (تَسُو) کا مفعول بہ

ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ ناظرین کا واحد ناظر ہے۔

۷۰ تَشَابَهَ عَلَيْنَا: وہ (گائے) ہمارے اوپر مشتبہ ہو گئی۔ (تَشَابَهَ) باب تفاعل سے فعل

ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر تشابہ۔

۷۱ مُهْتَدُونَ: ہدایت پانے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع

میں ہے۔ مصدر اهتداء۔ یہ اصل میں اهتدائی ہے۔ یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۷۲ لَا ذَلُولَ: جو کام کرنے والی نہ ہو۔ جو محنت کرنے والی نہ ہو۔ ذَلُولَ کے معنی کام

کرنے والی، فَعُول کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کی جمع ذُلُل ہے۔

۷۳ تُشِيرُ الْأَرْضُ: جو زمین کو جوتے۔ جو زمین کو جوتی ہو۔ (تُشِيرُ) باب افعال سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر إثارَة، ترکیب نحوی کے اعتبار سے یہ

(ذَلُولَ) کی صفت ہے۔ اور ذَلُول کی نشی کی گئی ہے اس لئے (تُشِيرُ) میں بھی نفی کا اعتبار

کیا جائے گا۔ یعنی اصل عبارت لَا تُشِيرُ الْأَرْضُ ہے۔

۷۴ لَا تَسْقِي الْحَرِثَ: جو کھیتی کو سیراب نہ کرتی ہو۔ (لَا تَسْقِي) باب ضرب سے فعل

مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَقَى، حَرِثَ کے معنی کھیتی۔

۷۵ لَا نَبِيَّةَ فِيهَا: اس میں کوئی داغ نہ ہو۔ لَا نَبِيَّةَ فِيهَا (لا) لائے نفی جنس ہے (نَبِيَّة) اس

کا اسم ہے (فِيهَا) اس کی خبر ہے نَبِيَّة اصل میں وَشِي ہے۔ شروع کے واؤ کو حذف کر کے آخر

میں تاء عوض بڑھا دی گئی ہے۔ جیسے وَغْد سے عَدَّة نَبِيَّة کے معنی داغ، نشان، جمع نَبِيَّات۔

۷۶ فَأَذَرَاءُ تُمْ: پھر تم ایک دوسرے پر (الزام) ڈالنے لگے۔ پھر تم ایک دوسرے پر پٹالنے لگے۔

(ف) حرف عطف (أَذَرَاءُ تُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔

أَذَرَاءُ تُمْ اصل میں تَذَرَاءُ تُمْ ہے۔ تاء کو وال سے بدل کر کے دال کا وال میں ادغام کر دیا

گیا اور شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا أَذَرَاءُ تُمْ ہو گیا ہے۔ اس کا مادہ ذَرَّ ہے۔

آیت نمبر یُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى:۔ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ فرمائیں گے۔ (یُحْيِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اَحْيَاءُ، مَوْتَى کا واحد: مَيِّتٌ معنی مردہ۔

۷۳ یُرِيكُمْ آيَاتِهِ:۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتے ہیں۔ (يُرِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اَرَاءَ (کم) خمیر منصوب مفعول بہ ہے۔ آیات کا واحد آية معنی نشانی۔

۷۴ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ:۔ تمہارے دل سخت ہو گئے۔ (قَسَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: قَسَوُ و قَسَوَةٌ، قُلُوب کے معنی دل۔ واحد: قَلْبٌ۔

۷۵ الْحِجَارَةِ:۔ پتھر واحد: حَجَرٌ۔

۷۶ يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ:۔ اس (پتھر) سے نہریں جاری ہو جاتی ہیں۔ (يَتَفَجَّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَفَجَّرَ، الْأَنْهَارُ کے معنی نہریں واحد: نَهْرٌ۔

۷۷ يَشْقُقُ:۔ وہ (پتھر) پھٹ جاتا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اشْقَقَ جو اصل میں تَشَقَّقُ ہے يَشْقُقُ اصل میں يَتَشَقَّقُ ہے۔ تاہم کو شین سے بدل کر شین کا شین میں او عام کر دیا گیا۔ يَشْقُقُ ہو گیا۔

۷۸ يَهْبِطُ:۔ وہ (پتھر) گر جاتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معطوف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: هَبِطَ۔

۷۹ اقْطَعْهُمْ:۔ تو کیا تم لوگ امید رکھتے ہو۔ (اقْطَعْهُمْ) باب جمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: قَطَعَ ہے۔ (اقْطَعْهُمْ) استثناء ام الکلام کے لئے ہے۔ اور (ق) حرف عطف ہے۔

۸۰ فَرِيقٌ:۔ جماعت۔ جمع: فُرُقَاءُ اور اَفْرِقَةٌ۔

آیت نمبر ۷۵: یُحَرِّفُونَهُ:۔ وہ لوگ اس (اللہ تعالیٰ کے کلام) کو بدل دیتے ہیں۔ (بُحَرِّفُونَ) باب

تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَحَرَّفَ، (ه) ضمیر واحد مذکر

غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع کلام اللہ ہے اور یہاں کلام اللہ سے مراد تورات ہے۔

۷۶: إِذْ لَقُوا:۔ جب وہ لوگ ملاقات کرتے ہیں۔ (لَقُوا) باب سجع سے فعل ماضی معروف،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: لَقَاءَ، (لَقُوا) اصل میں لَقِیُوا ہے۔ ضمیر یاء پر دشوار تھا۔ اُتل کر کے

ما قبل کو دے دیا اور ما قبل کی حرکت حذف کر دی۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی

لَقُوا ہو گیا۔

۷۷: إِذَا خَلَا بِعَضُهُمُ إِلَىٰ بَعْضٍ:۔ جب ان میں کا بعض بعض سے تنہائی میں ملتا ہے

جب وہ (منافق لوگ) ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے ہیں۔ (خَلَا) باب نصر سے

فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: خَلَوَ اور خَلُوْا اور خَلَا۔

۷۸: اتَّخَذُوا نُفُوسَهُمْ:۔ کیا تم لوگ ان سے (مسلمانوں سے) بیان کرتے ہو۔ (أ) ہمزہ

استفہام انکار کے لئے ہے۔ (تَّخَذُوا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ

جمع مذکر حاضر، مصدر: تَخَذَّيْتُ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۷۹: لِيُحَاجُّوكُمْ:۔ اس کا انجام یہ ہوگا کہ وہ لوگ (مسلمان) حجت میں تم پر غالب

آجائیں گے۔ (يُحَاجُّونَ) باب مغالطہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

مصدر: حَاجَّ، اس کے شروع میں لام مکسور لام صیرورت ہے (تفسیر جلالین) اس کو لام

عاقبت بھی کہتے ہیں۔ لام عاقبت نتیجہ اور انجام کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے اسی لام کی

وجہ سے آخر سے نون جمع گر گیا ہے۔

۸۰: يُسِرُّونَ:۔ وہ لوگ چھپاتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر: اسرار۔

۸۱: أُمِّيُّونَ:۔ ان پڑھ لوگ۔ یہاں ان سے مراد وہاں کے یہودی ہیں۔ واحد: أُمِّيٌّ۔

۸۲: أَمَانِيٌّ:۔ تمنا میں۔ آرزو میں۔ واحد: أَمْنِيَّةٌ۔

آیت نمبر ۷۹

لَمَنَّا قَلِيلًا :- تھوڑی قیمت۔ تھوڑا معاوضہ، تھوڑا سامان۔ "لَمَنَّا قَلِيلًا" سے دنیا کی سارے سامان مراد ہے جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے۔ لَمَنَّا کے معنی قیمت، معاوضہ۔ جمع: اَثْمَانٌ، قَلِيلٌ کے معنی تھوڑا، معمولی۔

۷۹

وَيْلٌ :- بربادی، ہلاکت، سخت عذاب۔ "وَيْلٌ" جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔

۷۹

يَكْسِبُونَ :- وہ لوگ کماتے ہیں۔ وہ لوگ حاصل کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: كَسَبٌ ہے۔

۸۰

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ :- ہم لوگوں کو آگ ہرگز نہیں چھوئے گی۔ یعنی یہودیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ہم لوگ جہنم میں نہیں جائیں گے۔ اگر جانا ہوا تو صرف تھوڑے دنوں کے لئے جائیں گے۔ (لَنْ تَمَسَّنَا) باب منع سے نفی تاکید بہ لسن، فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر: مَسَّ (نا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول بہ اور (النَّارُ) فاعل ہے۔

۸۰

أَيَّامًا مَّعْدُودَةً :- شمار کئے ہوئے دن۔ مراد تھوڑے دن ہیں۔ (أَيَّامًا) کے معنی دن۔ واحد: يَوْمٌ۔ مَّعْدُودَةٌ شمار کی ہوئی۔ مَعْدٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

۸۰

اتَّخَذْتُمْ :- کیا تم نے عہد لیا۔ (اتَّخَذْتُمْ) اصل میں اتَّخَذْتُمْ ہے (ا) ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہے۔ (اتَّخَذْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اتَّخَذَ۔ اس میں ہمزہ استفہام کے بعد والے ہمزہ کو جو افعال کا ہمزہ ہے۔ تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔

۸۱

كَسَبَ سَيِّئَةً :- اس نے برا کام کیا۔ یہاں سَيِّئَةً سے مراد شرک ہے۔ (تفسیر جلالین) (كَسَبَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: كَسَبَ۔ سَيِّئَةً کی جمع: سَيِّئَاتٌ۔

۸۱

أَخَاطْتُ بِهِ خَطِيئَتَهُ :- اس کے گناہ نے اس کو گھیر لیا۔ اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کر لیا۔ (أَخَاطْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: إِحَاطَةٌ۔ خَطِيئَتَهُ کے معنی گناہ۔ جمع: خَطِيئَاتٌ۔

آیت نمبر ۸۴: مِثَاقٌ: عہد و پیمان، قول و قرار۔ جمع: مِثَاقٌ، مِثَاقٌ اصل میں مِثَاقٌ ہے (قاعدہ)

واو ساکن ماقبل مکسور ہے۔ واو کو یاء سے بدل دیا گیا۔ مِثَاقٌ ہو گیا۔

۸۴: تَوَلَّيْتُمْ: تم نے پیٹھ پھیر لی۔ باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوَلَّيْتُ۔

۸۴: لَا تَسْفِكُونَّ دِمَاءَكُمْ: تم لوگ آپس میں خوں ریزی نہیں کرو گے۔ (لَا تَسْفِكُونَّ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: سَفَكَتُ مَعْنَى خُون ریزی کرنا۔ دِمَاءُ کے معنی خون۔ واحد: دَمٌ۔

۸۵: تَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ: تم اپنے لوگوں کے مقابلہ میں (مخالف لوگوں کی) مدد کرتے ہو۔ تم اپنے لوگوں کے خلاف مدد کرتے ہو۔ (تَظْهَرُونَ) اصل میں تَظْهَرُونَ ہے۔ اس میں ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَظَاهَرٌ۔

۸۵: اَلْعُدُوْا: ظلم، سرکشی۔ عَدَا يَعْدُوْا عَدُوًّا وَعَدُوًّا اَنَا: باب نصر سے معنی ظلم کرنا۔

۸۵: اُسْرٰی: قیدی۔ واحد: اُسْرٰی۔ اُسْرٌ مصدر سے فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵: تُفْدُوْهُمْ: تم لوگ مال دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو۔ تم لوگ فدیہ دے کر ان کو رہا کرا لیتے ہو۔ باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: فُتْدَاةٌ۔ اس کا مادہ فَدَى ہے۔ تُفْدُوْهُمْ اصل میں تُفْدُوْهُمْ ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ آخر میں (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۸۵: یُرَدُّوْنَ اِلٰی اَشَدِّ الْعَذَابِ: وہ لوگ بہت سخت عذاب میں لوٹائے جائیں گے۔ وہ لوگ بہت سخت عذاب میں پہنچائے جائیں گے۔ (یُرَدُّوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: رَدٌّ ہے۔

آیت نمبر ۸۶

اَشْتَرُوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ:۔ ان لوگوں نے آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی کو خرید لیا۔ یعنی آخرت کی کامیابی کو چھوڑ کر دنیاوی لذتوں کو اختیار کر لیا۔

(اَشْتَرُوا) باب التعلال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اشتراء معنی خریدنا اور مراد اختیار کرنا ہے۔

۸۷

قَفَّيْنَا مِنْۢ مَّ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ:۔ ہم نے ان کے (موسیٰ علیہ السلام کے) بعد پے درپے رسولوں کو بھیجا۔ (قَفَّيْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم مصدر تَقْفِيَةٌ (رُّسُلٌ) کا واحد رُسُولٌ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۸۷

الْبَيِّنَاتِ:۔ واضح دلائل، واضح نشانیاں۔ واحد: بَيِّنَةٌ۔

۸۷

اَيَّدْنَاهُ:۔ ہم نے ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) مدد کی۔ ہم نے ان کو (عیسیٰ علیہ السلام کو) تقویت دی۔ (اَيَّدْنَاهُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم مصدر اَيَّدْنَا۔ (۵) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول یہ ہے۔

۸۷

رُوحَ الْقُدُسِ:۔ پاکیزہ روح۔ مقدس روح۔ مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔ رُوح کی جمع: اَرْوَاحُ۔ (الْقُدُسُ) مقدس کے معنی میں ہے۔ (رُوحُ الْقُدُسِ) الرُّوحُ الْمُقَدَّسَةُ کے معنی میں ہے۔

۸۷

لَا تَهْوِيْٓ اَنْفُسُكُمْ:۔ تمہارے دل نہیں چاہتے ہیں (چاہتے تھے)۔ تمہارے دل پسند نہیں کرتے ہیں (کرتے تھے)۔ باب جمع سے فعل مضارع معروف منفي صیغہ واحد مؤنث غائب، هَوَى يَهْوِيْ هَوًىً محبت کرنا، خواہش کرنا۔ اَنْفُسُ کا واحد نَفْسٌ معنی جان، مراد دل ہے۔

۸۷

اِسْتَكْبَرْتُمْ:۔ تم نے تکبر کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِسْتَكْبَارٌ۔

۸۸

قُلُوْبُنَا غُلْفٌ:۔ ہمارے دل محفوظ ہیں۔ ہمارے دلوں پر غلاف ہے۔ یعنی ہمارے دلوں پر کسی کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ (قُلُوْبٌ) کا واحد: قَلْبٌ۔ (غُلْفٌ) کا واحد:

آیت نمبر اَغْلَفُ. قَلْبٌ اَغْلَفُ ایسا دل جو نصیحت کی بات نہ سمجھے اور نہ محفوظ رکھے۔

۸۹ کَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ :- وہ لوگ فیصلہ طلب کرتے تھے۔ وہ لوگ بیان کرتے تھے۔

(يَسْتَفْتِحُونَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِسْتَفْتَحَ (کَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ) فعل ماضی استمراری معروف۔

۹۰ بَغِيًّا :- ضد کی وجہ سے۔ سرکشی کی وجہ سے۔ باب ضرب کا مصدر ہے مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹۱ قَبَاءٌ وَ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ :- وہ لوگ غضب بالائے غضب کے مستحق ہو گئے۔

وہ لوگ غصہ پر غصہ کمالائے۔ (بِقَاءٌ وَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: بَوَّءَ، بَاءٌ يَبُوُّ بَوَّءَ (إِلَيْهِ) کے معنی لوٹنا (بِقَاءٌ بِهِ) کے معنی لوٹانا۔

۹۲ عَذَابٌ مُّهِينٌ :- رسوا کرنے والا عذاب۔ ذلیل کرنے والا عذاب۔ یعنی ایسا عذاب جس میں تکلیف اور رسوائی دونوں ہوں۔ (مُهِينٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر: اِهَانَةً۔

۹۳ اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ :- تم نے پچھڑے کو (معبود) بنا لیا۔ (اِتَّخَذْتُمُ) فعل بافاعل

(الْعِجْلَ) مفعول اول اس کا مفعول ثانی الہا مخذوف ہے اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ (اِتَّخَذْتُمُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِتَّخَذَ. عِجْلٌ کے معنی پچھڑا (گائے کا بچہ) جمع عُجُولٌ۔

۹۴ رَفَعْنَا فَوْقَكُمْ الطُّورَ :- ہم نے تمہارے اوپر طور پہاڑ کو بلند کر دیا۔ ہم نے تمہارے

اوپر طور پہاڑ کو اٹھا کر معلق کر دیا۔ طور پہاڑ کو بلند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا انہوں نے کوہ طور کو اٹھا کر سہاگن کی طرح یہودیوں کے سروں پر معلق کر دیا (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری) (رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: رَفَعَ ہے۔ (الطُّورُ) جزیرہ نمائے سینا، میں ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔ (تفسیر ماجدی)

۹۵ اَشْرَبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ :- ان کے دلوں میں پچھڑے کی محبت پلا دی گئی۔ ان

آیت نمبر کے دلوں میں گوسالہ (پچھڑا) پیوست ہو گیا۔ (اَشْرَبُوا) باب افعال سے فعل مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اَشْرَبَ، قُلُوبٌ کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔ عَجَلٌ کے معنی پچھڑا (گائے کا بچہ) جمع عَجُولٌ۔

۹۳ فَتَمَنُّوا الْمَوْتَ : تو تم لوگ موت کی تمنا کرو۔ تو تم لوگ موت کی آرزو کرو۔ (تَمَنُّوا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَمَنَّى۔

۹۴ يَوْمًا أَحَدُهُمْ : ان میں کا ایک ایک (شخص) چاہتا ہے۔ ان میں کا ہر ایک چاہتا ہے۔ (يَوْمًا) باب مع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، يَوْمًا يَوْمًا وَدًا وَدًا کے معنی چاہنا۔ خواہش کرنا۔

۹۵ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ : ہزار سال عمر دیا جانا۔ لَوْ يُعَمَّرُ میں حرف لو، مصدر یہ ہے (اسی کے اعتبار سے مصدر مجہول کا ترجمہ کیا گیا ہے) اور ترکیب نحوی میں لَوْ يُعَمَّرُ (ان يُعَمَّرُ) کے معنی میں ہو کر يَوْمًا فعل مذکور کا منفعول بہ واقع ہوگا۔ (تفسیر جلالین) قاضی بیضاوی نے لَوْ کو لَيْتَ کے معنی میں قرار دیا ہے۔ اس کے اعتبار سے ترجمہ یہ ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی عمر دی جائے۔ (يُعَمَّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَعَمَّرَ۔

۹۶ مَا هُوَ بِمُزْحِجٍ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ : عمر دیا جانا کسی کو عذاب سے بچانے والا نہیں ہے۔ (مُزْحِجٌ) باب فعلاہ سے اسم فاعل واحد مذکر، وَمُزْحِجٌ یُزْحِجُ وَمُزْحِجٌ کے معنی بچانا (ان يُعَمَّرُ) ترکیب نحوی میں۔ مُزْحِجٌ کا فاعل ہے۔ اسم فاعل بھی اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے۔ (شرائط کی تفصیل علم نحوی کتابوں میں دیکھئے)

۱۰۰ نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ : ان میں سے ایک جماعت نے عہد کو پھینک دیا۔ ان میں سے ایک جماعت نے عہد کو توڑ دیا۔ یعنی جب وہ لوگ کوئی عہد کرتے ہیں ان میں سے ایک جماعت عہد کو توڑ دیتی ہے۔ (نَبَذَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، نَبَذَ، يَنْبِذُ، نَبَذًا کے معنی پھینکنا۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، منفعول بہ ہے۔

آیت نمبر ۱۰۲: اَتَّبِعُوا:۔ ان لوگوں نے پیروی کی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اتباع۔

۱۰۲ تَتْلُوا الشَّيْطَانُ:۔ شیاطین پڑھتے ہیں (پڑھتے تھے)۔ شیاطین چرچا کرتے ہیں (کرتے تھے)۔ (تَلَوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تلاوة معنی پڑھنا، تلاوت کرنا۔

۱۰۲ مُسَلِّي حُن:۔ حضرت سلیمان علیہ السلام مشہور نبی ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خصوصیات عطا فرمائی تھیں۔ انسانوں کی طرح جن اور جانور بھی آپ کے فرمانبردار تھے۔ جس طرح چاہتے تھے ان سے خدمت لیتے تھے۔ بیت المقدس کی تعمیر میں جنوں نے کام کیا اور ہد ہد نے مملکہ سبا کے دربار میں پیام پہنچانے کی خدمت انجام دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جانوروں کی بولی بھی سکھائی تھی۔ آپ جس طرح انسانوں کی بولی سمجھتے تھے۔ اسی طرح جانوروں کی بولی بھی سمجھتے تھے۔ چنانچہ وادی نمل میں آپ کا گزر ہوا تو چیونٹیوں کے سردار نے چیونٹیوں کو حکم دیا کہ تم اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے۔ اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔ یہ بات سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام ہنس پڑے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو آپ کے تابع کر دیا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے ہوائی تخت پر سوار ہو کر یمن سے شام تک اور شام سے یمن تک جاتے۔ اور ایک مہینہ کا سفر آدھے دن میں طے کر لیتے تھے۔

۱۰۲ بَابِل:۔ عراق کے ایک شہر کا نام ہے۔

۱۰۲ هَارُوتَ وَمَارُوتَ:۔ دو فرشتوں کے نام ہیں۔

۱۰۲ مَا يُعَلِّمُنِ مِنْ أَحَدٍ:۔ وہ دونوں فرشتے کسی کو سکھاتے نہیں ہیں (نہیں تھے)۔ (مَا يُعَلِّمُنِ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ تنبیہ مذکر غائب، مصدر:

آیت نبر تعلیم

۱۰۲ فِئْتَهُ: آزمائش، امتحان۔ اس کی جمع فِئْتَن ہے۔

۱۰۲ یَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا: وہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے سیکھتے ہیں (سیکھتے تھے)۔

(یَتَعَلَّمُونَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: تَعَلَّمَ

(مِنْهُمَا) هما ضمیر تشبیہ مذکر غائب کا مرجع ہاروت اور ماروت ہیں۔

۱۰۲ مَنْ اشْتَرَاهُ: جو شخص اس (جادو) کو اختیار کرے گا۔ (اشْتَرَى) باب افتعال سے فعل

ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اشْتَرَا، معنی خریدنا۔ یہاں مراد اختیار کرنا

ہے۔

۱۰۲ خَلَاقٍ: کے معنی حصہ۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۰۳ اتَّقُوا: ان لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر: اتَّقَا، اس کا مادہ وَقَّی ہے۔

۱۰۳ مَثُوبَةً: ثواب، بدلہ، معاوضہ۔ اس کا مادہ ثَوَّب ہے۔

۱۰۴ لَا تَقُولُوا رَاعِنَا: تم لوگ (لفظ) رَاعِنَا مت کہو۔ لفظ (رَاعِنَا) یہودیوں کی زبان میں

گالی کا لفظ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کرنے کیلئے

یہودی یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔ یہودیوں کو استعمال کرتے ہوئے دیکھ کر ایمان والے

بھی لفظ رَاعِنَا استعمال کرنے لگے تھے۔ اسی سلسلے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ایمان

والوں کو رَاعِنَا کہنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا۔ اور اس کی جگہ اَنْظُرُوا کہنے کا حکم فرمایا۔

عربی زبان میں رَاعِنَا کے معنی آپ ہماری رعایت فرمائیے اور اَنْظُرُوا کے معنی آپ

ہماری طرف نظر فرمائیے۔ آپ ہمارے اوپر توجہ فرمائیے لفظ رَاعِنَا میں برے معنی کا احتمال

تھا اس لئے ایمان والوں کو اس لفظ کے استعمال سے منع کیا گیا اور لفظ اَنْظُرُوا میں برے

معنی کا کوئی احتمال نہیں تھا۔ اس لئے اس کی اجازت دی گئی۔ (رَاع) باب مضاعفہ سے

فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: رَاعَا، مادہ (رَعَى) اس کے آخر میں "نا" ضمیر

آیت نمبر متکلم مضعول بہ ہے۔

۱۰۶ مَا نُنْسخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا :۔ جو آیت ہم منسوخ کرتے ہیں یا جس آیت کو ہم بھلا دیتے ہیں۔ (نُسخ) (نُسِ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: نَسَخَ ہے۔ نسخ کے لغوی معنی زائل کرنا۔ اور اصطلاحی معنی میں اختلاف ہے۔ متقدمین کے نزدیک نسخ کے اصطلاحی معنی ایک آیت کے بعض اوصاف کو دوسری آیت کے ذریعہ زائل کرنا، جیسے عام کو خاص کرنا، مطلق کو مقید کرنا اور مجمل کی تفصیل کرنا وغیرہ۔ اور متاخرین کے نزدیک نسخ کے اصطلاحی معنی کسی شرعی حکم کی انتہا بیان کرنا ایسے شرعی طریقہ پر جو اس سے مؤخر ہو یہاں تک کہ پہلے شرعی حکم پر عمل کرنا جائز نہ ہو۔ (نُسِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: انْسا۔ نُسِ اصل میں نُسِ یا کے ساتھ ہے۔ (ما) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں یا ہو گئی اور اس کے آخر میں ہا ضمیر کا مرجع (آیۃ) ہے۔

۱۰۸ سَوَاءَ السَّبِيلِ :۔ سیدھا راستہ۔ سَوَاءَ کے معنی برابر۔ سَبِيلُ کے معنی راستہ جمع: سَبِيلٌ۔ سَوَاءَ السَّبِيلِ سے مراد سیدھا راستہ ہے۔

۱۰۹ تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ :۔ ان کے سامنے حق ظاہر ہو گیا۔ ان کے سامنے حق واضح ہو گیا۔ (تَبَيَّنَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: تَبَيَّنَ۔

۱۰۹ اَصْفَحُوا :۔ تم لوگ درگزر کرو۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اَصْفَحَ۔

۱۱۱ هُوْدًا :۔ یہودی لوگ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے لوگ۔ اس کا واحد: هُوْدٌ۔ اور مصدر: هُوْدٌ ہے۔

۱۱۱ نَصْرًا :۔ نصرانی لوگ۔ عیسائی لوگ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے لوگ۔ اس کا واحد: نَصْرًا یا نَصْرًا الٰہی ہے۔

۱۱۱ يٰلَيْكَ اٰمَانِيْهُمْ :۔ یہ ان کی آرزوئیں ہیں۔ یہ ان کی دل بہلانے کی باتیں ہیں۔ (اٰمَانِيٌّ) کے معنی آرزوئیں۔ تمنائیں۔ واحد: اٰمَانِيَّةٌ۔

آیت نمبر ۱۱۱ ھَاتُوا بُرْهَانَكُمْ: تم اپنی دلیل لاؤ۔ تم اپنی دلیل پیش کرو۔ (ھَاتُوا) اصل میں اُتوا ہے (تغیر ظہری) ہمزہ کو ہا سے بدل دیا گیا ھَاتُوا؛ وگیا ھَاتُوا اَصْلُهُ اُتُوا غَلَبَتْ الْهَمْزَةُ هَاءً۔ (تغیر ظہری) (اُتُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اِثْنَاء۔ بُرْهَانُ کے معنی دلیل۔ جمع: بُرَاهِنٌ۔

۱۱۲ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ: جو شخص اپنے چہرہ کو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بنا لے۔ یہاں مجاز کے طور پر چہرہ بول کر پوری ذات کو مراد لیا گیا ہے۔ (اَسْلَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِسْلَامٌ۔

۱۱۳ سَعَىٰ فِیْ خَوَابِہَا: اس نے مسجدوں کی دیرانی میں کوشش کی۔ (سَعَىٰ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: سَعَىٰ۔ خَوَابُ کے معنی دیرانی (ھا) غمیر کا مرجع مساجد ہے۔

۱۱۵ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا: تم لوگ جس طرف منہ کرو گے۔ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا شرط ہے۔ اور جواب شرط فَتَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ہے۔ (اَیْنَمَا) اسم شرط (تُوَلُّوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: تَوَلَّیْتُ، تُوَلُّوْا اصل میں تُوَلُّوْنَ ہے۔ اَیْنَمَا کلمہ شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا۔

۱۱۶ قَانِتُوْنَ: فرمانبرداری کرنے والے۔ تابعداری کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ واحد: قَانِتٌ، قَنْتَ یَقْنِتُ قَنْوًا باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۷ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: آسمانوں اور زمین کو بغیر نمونہ کے بنانے والا۔ آسمانوں اور زمین کو انوکھا بنانے والا۔ ترکیب نحوی میں یہ ھُوَ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ اصل عبارت یہ ہے۔ (ھُوَ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) (بَدِیْعُ) صفت مشبہ ہے اس کے معنی انوکھا بنانے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ (سَمَاوَاتُ) کا کا واحد: سَمَاءٌ۔ اَرْضُ کی جمع: اَرْضُوْنَ ہے۔

۱۱۸ تَشَابِهَتْ قُلُوْبُہُمْ: ان کے دل ایک دوسرے کے مشابہ ہو گئے۔ (تَشَابِهَتْ)

آیت نمبر باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: تَشَابَهَ، قُلُوبُ کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۱۱۸ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ : ہم نے دلیلیں بیان کر دی ہیں۔ ہم نے نشانیاں بیان کر دی ہیں (بَيَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: تَبَيَّنَ، آیات کا واحد: آيَةٌ معنی دلیل اور نشانی۔

۱۱۹ بَشِيرًا : خوش خبری دینے والا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (بَشِيرًا) باب سماع سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ہے۔
۱۱۹ نَذِيرًا : ڈرانے والا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (نَذِيرًا) باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے۔ اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۱۲۰ حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ : یہاں تک کہ آپ ان کے یعنی یہود و نصاریٰ کے مذہب کی پیروی کریں۔ یہاں تک کہ آپ ان کے یعنی یہود و نصاریٰ کے دین کا اتباع کریں۔ (تَتَّبِعَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اتَّبَعَ (تَتَّبِعَ) حتیٰ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ مِلَّةٌ کے معنی دین، مذہب۔ جمع: مِلَلٌ۔

۱۲۳ ابْتَلَىٰ اِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ : ابراہیم (علیہ السلام) کا ان کے پروردگار نے چند باتوں میں امتحان لیا۔ جن باتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا ان سے مراد شریعت کے کچھ احکام ہیں جیسے حج کے افعال اور ختنہ اور حجامت اور مسواک وغیرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان احکام کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اخلاص کے ساتھ بجالائے اور سب کو پوری طرح ادا کیا جس پر لوگوں کے پیشوا بنائے گئے۔ (تفسیر عثمانی) مفتی محمد شفیع صاحب نے معارف القرآن میں لکھا ہے مضامین امتحان یعنی جن باتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان لیا گیا ان میں سے چند اہم چیزیں یہ ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آتش نمرود میں ڈالا جانا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹے کو ذبح کرنے

آیت نمبر کا حکم دیا جانا۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ دینا۔ اسی کے ساتھ بہت سے احکام و اعمال کی پابندی آپ کے اوپر عائد کی گئی تھی ان میں سے وہ خصائل فطرت کے نام سے موسوم ہیں جن کا تعلق بدن کی صفائی ستھرائی اور پاکی سے ہے۔ ان تمام باتوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش ہوئی اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم عالی کے مطابق ان پر عمل فرمایا۔ (تفہیم از معارف القرآن) (ابتلی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: ابتلاء معنی امتحان لینا آزمانا۔ یہ اصل میں ابتلا و ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۲۲۷ اِبْرٰہِیْمَ :- حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عظیم المرتبت اور جلیل القدر نبی اور رسول ہیں۔ آپ کا مبارک لقب خلیل اللہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ تمام انبیاء علیہم السلام پر آپ کو فضیلت حاصل ہے۔ آپ کی پوری زندگی خدا پرستی، حق گوئی اور جاں نثاری کا بہترین نمونہ ہے۔ آتش نمرود میں ڈالا جانا۔ بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا جانا۔ اپنے وطن کو چھوڑ دینا ان تمام باتوں میں آزمائش ہوئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مکمل فرماں برداری اور اطاعت شعاری فرمائی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت یعقوب علیہ السلام آپ کے پوتے ہیں ان سب حضرات کو اللہ تعالیٰ نے نبوت سے سرفراز فرمایا۔ بنی اسرائیل کے تمام انبیاء علیہم السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں امام ائمہ سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ساتھ لے کر کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

۱۲۲۸ اَتَمَّھُنَّ :- ابراہیم (علیہ السلام) نے ان باتوں کو پورا فرمایا۔ (اتم) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اتمم۔ (ھن) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول ہے۔ اس کا مرجع مکملات ہے۔

آیت نمبر ۱۲۴ لَا يَسْأَلُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ :- میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔ میرا وعدہ نافرمانوں کو نہیں پہنچے گا۔ اس آیت میں صالحین کو امامت کی بشارت دی گئی ہے اور ظالمین کو اس سے محروم کرنے کی خبر دی گئی ہے۔ (لَا يَسْأَلُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَسَلَ، عَهْدَ کے معنی عہد اور وعدہ۔ جمع عُهُودٌ۔

۱۲۵ مَثَابَةٌ لِّلنَّاسِ :- لوگوں کیلئے اجتماع کی جگہ۔ لوگوں کیلئے ثواب کی جگہ۔ مَثَابَةٌ اسم ظرف ہے اور آخر میں تاء مبالغہ کیلئے ہے۔ یعنی زیادہ اجتماع کی جگہ اور زیادہ ثواب کی جگہ۔

۱۲۵ مَقَامُ اِبْرَاهِيمَ :- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔ مَقَامُ اِبْرَاهِيمَ هُوَ الْحَجَرُ الَّذِي قَامَ عَلَيْهِ عِنْدَ بِنَاءِ الْبَيْتِ (تفسیر جلالین) (مَقَامُ) قیام مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۵ مُصَلًّى :- نماز پڑھنے کی جگہ۔ اسم ظرف، واحد مذکر، مصدر تَصَلَّى ہے۔

۱۲۵ عٰهَدْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ :- ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کو حکم دیا۔ (عٰهَدْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر عٰهَدٌ، عٰهَدٌ اِلٰى فُلَانٍ کے معنی حکم دینا۔

۱۲۵ الطَّائِفِينَ :- طواف کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم لام جارہ کی وجہ سے حالت جرم میں ہے۔ اس کا واحد طَائِفٌ، طَافَ يَطْوِفُ طَوَافًا باب نصر سے گھومنا، چکر لگانا۔

۱۲۵ الْعٰكِفِينَ :- اعتکاف کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم لام جارہ کی وجہ سے حالت جرم میں ہے۔ اس کا واحد عَاكِفٌ، عَكَفَ يَعْكَفُ عُكُوفًا باب نصر سے معنی ٹھہرنا۔

۱۲۵ الرُّكَّعَ :- رکوع کرنے والے۔ واحد رَاكِعٌ، رَكَعَ، يَرُكِعُ، رُكُوعًا باب فتح سے معنی رکوع کرنا۔ جھکنا۔

۱۲۵ السَّجُّودَ :- سجدہ کرنے والے۔ واحد سَاجِدٌ، سَجَدَ، يَسْجُدُ، سُجُودًا باب نصر سے معنی سجدہ کرنا۔ عبادت کے لئے پیشانی زمین پر رکھنا۔

آیت نمبر ۱۲۶ اَمْتَعَهُ قَلِيلًا :- میں اس کو تھوڑے دن فائدہ پہنچاؤں گا۔ (قَلِيلًا) سے مراد زَمَانًا قَلِيلًا ہے۔

ہے۔ (تھوڑا زمانہ، تھوڑے دن) اس سے مراد اس (کافر) کی زندگی کی مدت ہے۔ (اَمْتَع) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَمْتَعُ آخر میں (ہ) ضمیر

واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے اس ضمیر کا مرجع مَنْ تَكْفُرُ ہے جو پہلے مذکور ہے۔

۱۲۶ اَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ :- میں اس کو دوزخ کے عذاب پر مجبور کروں گا۔ میں

اس کو زبردستی دوزخ کے عذاب میں پہنچا دوں گا۔ (اَضْطَرُّ) باب افتعال سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَضْطَرَّ اَرّ۔

۱۲۷ اَلْقُوا عِدَّةَ مِنَ الْبَيْتِ :- کعبہ شریف کی بنیادیں۔ کعبہ شریف کی دیواریں۔ المراد

بِالسَّقَوَاعِدِ الْاَسَاسِ اَوِ الْجُدُرِ (تفسیر جلالین) یعنی یہاں قواعد سے مراد بنیادیں یا

دیواریں ہیں۔ (قَوَاعِدُ) کا واحد قَاعِدَةٌ۔ (الْبَيْتِ) سے مراد بیت اللہ شریف ہے۔

۱۲۸ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا :- آپ ہم کو ہمارے حج کے احکام بتلا دیجئے۔ آپ ہم کو ہماری عبادت

کے طریقے بتلا دیجئے۔ (مَنَاسِكَنَا اِنِّیْ شَرَانِعَ عِبَادَتِنَا اَوْ حَاجَاتِنَا) (تفسیر جلالین)

(اَر) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَرَاءَ فَعْل امر کے آخر میں (نَا)

ضمیر جمع متکلم مفعول اول اور مَنَاسِكَنَا مفعول ثانی ہے۔ (مَنَاسِكُ) حج کے احکام۔

عبادت کے طریقے کا واحد مَنَسَكٌ ہے۔

۱۲۹ يُزَكِّيهِمْ :- وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو (کفر و شرک سے) پاک و صاف

کروں۔ (يُزَكِّي) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر:

تَزَكَّىٰ معنی پاک و صاف کرنا (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۳۰ اِبْرَاهِيمَ :- حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ آیت ۱۲۲ میں دیکھئے۔

۱۳۰ مِّنْ سَفِهَةٍ نَّفْسُہٗ :- جس نے اپنے آپ کو احمق بنالیا۔ جو اپنی ذات سے احمق ہو۔ (سَفِهَةٌ)

باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَفِهَ معنی احمق بنانا۔

۱۳۰ اِصْطَفَيْنَا :- ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو منتخب کیا۔ (اِصْطَفَيْنَا) باب افتعال سے

آیت نمبر فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر: اضطفاء اس کا مادہ صَفَوَ ہے۔

۱۳۱ اَسْلِمَ: تم فرماں برداری کرو۔ تم فرماں بردار ہو جاؤ۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: اسْلَامٌ۔

۱۳۲ يَعْقُوبُ: حضرت یعقوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحبزادے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے ہیں۔ آپ کا لقب اسرائیل ہے۔ آپ کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نسل میں بہت نبیوں کو مبعوث فرمایا۔ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت یوشع علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام۔ یہ سب انبیاء علیہم السلام آپ کی نسل سے ہیں۔ آپ کے صاحبزادے حضرت یوسف علیہ السلام کے سلسلے میں آپ کو بڑی آزمائش پیش آئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی یاد میں اپنے قلب کو مشغول رکھا اور پورے طریقے پر صبر جمیل کو اختیار فرمایا۔

۱۳۳ شَهِدَ آء: موجود، حاضر۔ اس کا واحد شَهِدَ۔ باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔

۱۳۴ خَلَّتْ: وہ گزر گئی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: خَلَوُ وَ خَلَوْتُ وَ خَلَاءٌ معنی گزرنا۔

۱۳۵ كَسَبَتْ: اس نے عمل کیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: كَسَبَ۔

۱۳۵ هُوَذَا: یہودی لوگ۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے) اس کا واحد: هَازِدٌ اور مصدر هُوَذَا ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۵ نَصْرَى: نصرانی لوگ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والے) اس کا واحد: نَصْرَانٌ یا نَصْرَانِيٌّ ہے۔

۱۳۵ تَهْتَدُوا: تم لوگ ہدایت پا جاؤ گے۔ (تَهْتَدُوا) اصل میں تَهْتَدُونَ ہے جو اب امر کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف،

آیت نمبر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، ابتداء۔ یہ اصل میں ابتداء ہی ہے۔ یا کو، منزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۳۵ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ :- (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا دین۔ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کا طریقہ۔ ملت ابراہیم سے مراد دین اسلام ہے۔

۱۳۵ حَنِيفًا :- ادیان باطلہ کو چھوڑ کر دین حق کو اختیار کرنے والا۔ (مصابح اللغات) حنیف مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: حُنَفَاءُ ہے۔ (حنیفاً) حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۳۶ اِبْرٰهٖمَ :- حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ آیت ۱۲۳ میں پڑھے۔

۱۳۶ اِسْمٰعِیْلَ :- حضرت اسماعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی کے خاندان سے ہیں۔ آپ کا لقب ذبیح اللہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ہی کو قربانی کرنے کے واسطے لے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چھری کو کاٹنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس لئے پوری کوشش کے باوجود چھری نہیں چلی۔ جب آزمائش پوری ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک جانور بھیجا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی قربانی فرمائی۔ مکہ مکرمہ کی جگہ پہلے چٹیل میدان تھا وہاں کوئی آبادی نہیں تھی۔ یہاں تک کہ وہاں پینے کا پانی بھی موجود نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو اسی چٹیل میدان میں چھوڑ دیا تھا۔ پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے وہاں زمزم کا چشمہ جاری فرمادیا۔ جس سے پوری دنیا کے مسلمان آج تک سیراب ہو رہے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہو کر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

۱۳۶ اِسْحٰقَ :- حضرت اسحاق علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ حضرت سارہ کے لطف سے پیدا ہوئے۔ فرشتوں

آیت نمبر نے بڑھاپے میں آپ ہی کی پیدائش کی خوش خبری دی تھی جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔
 ارشاد مبارک ہے (فَبَشِّرْنَاهَا بِإِسْحَقَ وَمِنْ وَرَاءِ إِسْحَقَ يَعْقُوبَ) سورہ یوسف۔
 حضرت یعقوب علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں۔ جن کا لقب اسرائیل ہے۔ بنی
 اسرائیل کے تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی اولاد میں سے ہیں۔

۱۳۶ یَعْقُوبُ: حضرت یعقوب علیہ السلام کا مختصر تذکرہ آیت ۱۳۲ میں دیکھئے۔

۱۳۶ الاسباط: اولاد کی اولاد۔ اس کا اطلاق اکثر نواسوں پر ہوتا ہے جیسے حفید کا اطلاق
 پوتوں پر ہوتا ہے۔ لفظ سبط یہودیوں کے لئے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لئے
 قبیلے کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (مصباح اللغات، منجد) یہاں اسباط سے مراد حضرت یعقوب
 علیہ السلام کی اولاد ہے۔

۱۳۶ عِيسَى: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں۔ آپ کو اللہ
 تعالیٰ نے حضرت مریم سے بغیر باپ کے پیدا فرمایا تھا۔ آپ کو بہت سے معجزات اللہ
 تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے جیسے کوزہ می کوا اچھا کر دینا۔ پیدائشی اندھے کو ٹھیک کر دینا اور
 مردوں کو زندہ کر دینا۔ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے اور آپ کو قتل کرنا
 چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پاس آسمان پر اٹھا لیا۔ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں قیامت کے قریب دنیا میں تشریف لائیں گے۔
 دجال کو قتل کریں گے۔ یہودیت اور عیسائیت کو مٹائیں گے۔ اور خاتم النبیین حضرت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے اور اسی کی دعوت دیں گے۔

۱۳۸ صِبْغَةَ اللَّهِ: ہم نے اللہ کا رنگ قبول کر لیا۔ ہم نے اللہ کا رنگ اختیار کر لیا۔

یہاں اللہ تعالیٰ کے رنگ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔ صِبْغَةَ اللَّهِ ای دین اللہ (تفسیر مظہری)
 صِبْغَةَ اللَّهِ فعل مقدر کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت صَبَغْنَا اللَّهُ صِبْغَةً
 (تفسیر بیضاوی) اس آیت کریمہ میں نصرانیوں کی تردید ہے۔ نصرانیوں نے ایک زرد رنگ کا
 پانی بنا رکھا تھا اور یہ دستور تھا کہ جب ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا یا کوئی شخص ان کے

آیت نمبر دین میں آتا تو اس کو اس رنگ میں غوطہ دے کر کہتے کہ خاص پاکیزہ نصرانی ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے مسلمانوں! کہو ہم نے خدا کا رنگ (دین حق) قبول کر لیا کہ اس دین میں آکر انسان سب طرح کی ناپاکی سے پاک ہو جاتا ہے۔ (تفسیر عثمانی) دین کو رنگ کے لفظ سے بیان کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جیسے کپڑے میں رنگ کا اثر ظاہر ہوتا ہے ایسی ہی دین دار کے ہر کام میں دین کا اثر ظاہر ہونا چاہئے۔

۱۳۹ مُخْلِصُونَ: خالص کرنے والے۔ سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے دین میں مخلص ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور اپنے عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے کرے۔ کسی کو دکھلانے کیلئے کوئی عمل نہ کرے۔ (تفسیر مظہری) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں۔ واحد مُخْلِصٌ، مصدر: اخْلَصَ.

۱۴۰ كَتَمَ شَهَادَةً: اس نے گواہی چھپائی۔ یہاں گواہی سے مراد تورات اور انجیل میں اللہ تعالیٰ کا اس بات کی گواہی دینا کہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) حنیف ہیں اور یہودیت اور نصرانیت سے بری ہیں۔ اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی اور رسول ہیں۔ (تفسیر مظہری) (کتَمَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: كَتَمًا ہے۔ شَهَادَةٌ کے معنی گواہی۔ جمع شَهَادَاتٌ ہے۔

☆☆☆☆☆

پارہ (۱) مکمل ہو گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ پارہ (۲) سورہ بقرہ

آیت نمبر

۱۳۲ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ: اب بے وقوف لوگ کہیں گے۔ عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے۔ یہاں بے وقوف لوگوں سے مراد یہود و مشرکین ہیں۔ (تفسیر جلالین) (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (يَقُولُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قول، (السُّفَهَاءُ) کا واحد: سَفِيْهٌ معنی بے وقوف۔

۱۳۲ فَاُولَٰئِكَ: ان (نبی علیہ السلام اور ایمان والوں) کو کس چیز نے پھیر دیا۔ (مَا) استفہامیہ۔ (وَلَّى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلَّى (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۳۲ صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ: سیدھا راستہ۔ مراد دین اسلام ہے۔ صِرَاطٌ کے معنی راستہ۔ جمع: صُرُطٌ۔ (مُسْتَقِيمٌ) کے معنی سیدھا۔ باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر۔ مصدر استقامۃ ہے۔

۱۳۳ أُمَّةٌ وَ مَسْطًا: درمیانی جماعت۔ معتدل جماعت۔ ایسی جماعت جس میں عقائد اور اعمال ہر اعتبار سے اعتدال ہو۔ (أُمَّةٌ) کے معنی جماعت۔ جمع: أُمَمٌ۔ (وَمَسْطًا) کے معنی درمیانی۔ ۱۳۳ شَهِدَآءَ عَلَى النَّاسِ: لوگوں پر گواہی دینے والے۔ لوگوں کے مقابلہ میں گواہی دینے والے۔ شَهِدَآءَ کے معنی گواہی دینے والے۔ واحد: شَهِيدٌ۔

ایک روایت میں ہے کہ پہلی قومیں قیامت کے دن اپنے انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کا انکار کریں گی۔ تو اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام سے ارشاد فرمائیں گے۔ کہ اپنی تبلیغ کی دلیل پیش کرو (حالاں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں) تو امت محمدیہ پیش کی جائے گی۔ اور وہ گواہی دے گی۔ کہ انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کو تبلیغ فرمائی ہے۔ وہ قومیں پوچھیں

آیت نمبر ۱۳۲ گئی کہ تم لوگوں کو ان کی تبلیغ کا علم کیسے ہوا؟ امت محمدیہ جواب دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو خبر دی تھی۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اور آپ سے امت کے متعلق سوال ہوگا تو آپ اپنی امت کے عادل ہونے کے بارے میں گواہی دیں گے۔ (تفسیر بیضاوی)

۱۳۳ مَنْ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ: کون رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اتباع کرے گا۔ کون رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرے گا۔ (يَتَّبِعُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اتباع (الرَّسُولُ) پیغمبر جمع: رُسُلٌ۔ ”رسول“ وہ مقدس انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا ہو۔ اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔ رسول کا لفظ خاص اور نبی کا لفظ عام ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔ نبی وہ مبارک انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کیلئے مبعوث فرمایا ہو۔

۱۳۳ مَنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ: کون الٹے پاؤں پھر جائے گا۔

یہاں الٹے پاؤں پھرنے سے مراد اسلام سے مرتد ہونا ہے۔ (يَنْقَلِبُ) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر انقلاب (عَقْبَيْهِ) اس میں ترکیب اضافی ہے یہ اصل میں عَقَبَيْنِ (عقب کاثنیہ) ہے۔ نون ثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ عَقْبُ کے معنی ایڑی جمع: اَعْقَابُ۔

۱۳۳ رَءَوْفٌ: بہت شفقت کرنے والا۔ بہت مہربان۔ (رَءَوْفٌ) فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ اس کا مصدر رَأْفَةٌ ہے باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۳ رَحِيمٌ: بہت رحم کرنے والا۔ بہت رحمت والا۔ اس کا مصدر رَحَمَةٌ ہے باب مع سے استعمال ہوتا ہے۔ (رَحِيمٌ) فاعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

آیت نمبر اسمائے حسنی میں سے ہے۔

لَسُوْلِيْنَكَ: ہم ضرور آپ کو پھیر دیں گے۔ ہم ضرور آپ کو متوجہ کر دیں گے۔
(لَسُوْلِيْن) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیل، صیغہ جمع متکلم، مصدر تُولِيَّةٌ۔

۱۳۳ وَلَوْ اَوْجُوْهُكُمْ شَطْرَہُ: تم لوگ اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف کرو۔
تم لوگ اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔ (وَلَوْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تُولِيَّةٌ، وَجُوْہ کے معنی چہرے۔ واحد: وَجْہٌ، شَطْرُ کے معنی طرف، جانب، جمع: اَشْطُرٌ اور شَطُوْرٌ۔

۱۳۵ لَئِنْ اَتَّبَعْتَ اَهْوَآءَہُمْ: اگر آپ ان کی خواہشات کی پیروی کریں گے۔
اگر آپ ان کی خواہشات کا اتباع کریں گے۔ (اَتَّبَعْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتْبَاعٌ، (اَهْوَآءَ) کے معنی خواہشات۔ واحد: اَهْوٰی۔

۱۳۶ یَعْرِفُوْنَهُ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَہُمْ: وہ لوگ (اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پہچانتے ہیں۔ جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ یعنی جیسے اپنے بیٹوں کے پہچاننے میں کوئی تردد نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح اہل کتاب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہچاننے میں کوئی تردد نہیں تھا۔ اس کے باوجود تعصب اور سرکشی کی وجہ سے وہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر رہے تھے۔

(یَعْرِفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَعْرِفَةٌ، (ہُ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اَبْنَاءُ کے معنی (بیٹے) واحد: ابْنٌ۔

۱۳۷ لَا تَکُوْنُوْنَ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ: آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جائیں۔
(لَا تَکُوْنُوْنَ) باب نصر سے فعل نہی بانون تاکید ثقیل، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر کَوْنٌ۔

آیت نمبر (الْمُخْرِقِينَ) (شک کرنے والے) باب افعال سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم

۱۳۸ ھُوَ مُوَلَّیْہَا:۔ وہ اس قبلہ کی طرف چہرہ کرنے والا ہے۔ (ھُوَ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع لفظ (کُلُّ) ہے جو ما قبل میں مذکور ہے۔ (مُوَلَّی) باب تشعیل سے اسم فاعل واحد مذکر (ھَا) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع و جہۃ ہے اس کے معنی قبلہ ہیں۔

۱۴۸ اِسْتَبْقُوا الْخَيْرَاتِ : تم لوگ نیک کاموں میں آگے بڑھو۔ تم لوگ نیک کاموں میں سبقت کرو۔ (اِسْتَبْقُوا) باب التفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَبَاقُ (الْخَيْرَاتِ) واحد خیرۃ کے معنی بھلائی، نیکی۔

۱۵۲ اَذْكُرُونِي :- تم لوگ مجھ کو یاد کرو۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بندوں کے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بندوں پر ضروری ہے کہ نماز کی پابندی کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری میں لگے رہیں (تفسیر جلالین) (اَذْكُرُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذَكَرَ (نہی) اس میں نون و قایہ یاے بہ متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۵۲ اَذْكُرْكُمْ :- میں تم کو یاد رکھوں گا۔ میں تم کو یاد کروں گا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے والے بندوں کو خوشخبری دے رہے ہیں کہ میں تم کو یاد کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو یاد کرنے کا ایک مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے پر ثواب عطا فرمائیں گے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے یاد کرنے والے بندوں کو حقیقی طور پر یاد فرماتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے اس کو میں اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جو شخص مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو اس کو میں اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ (تفسیر جلالین) (اذکُر) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر ذکُر ہے۔ جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (تکْم)

آیت نمبر ضمیر جمع حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۵۳ اِسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ : تم لوگ صبر اور نماز سے سہارا حاصل کرو۔

تم لوگ صبر اور نماز سے مدد لو۔ صبر اور نماز سے مدد لینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تمہیں کوئی مصیبت پیش آئے۔ تو اس پر صبر کرو اور نماز کی پابندی کرتے رہو۔

(اِسْتَعِينُوا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَعَانَةُ (الصَّلَاةُ) کے معنی نماز اس کی جمع صَلَوَات ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے۔ پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔

۱۵۴ اَقْوَاتٌ : واحد: مَيِّتٌ معنی مردہ۔

۱۵۴ اَحْيَاءٌ : واحد: حَيٌّ معنی زندہ۔

۱۵۵ لَنَبْلُوَنَّكُمْ : ہم ضرور تمہارا امتحان لیں گے۔ ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے۔ (لَنَبْلُوَنَّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۵۸ الصَّافَا وَالْمَرْوَةَ : مکہ مکرمہ میں دو پہاڑیوں کے نام ہیں۔ جہاں طواف کے بعد سعی کی جاتی ہے۔

۱۵۸ شَعَائِرُ اللَّهِ : اللہ تعالیٰ کی نشانیاں۔ اللہ تعالیٰ کی یادگاریں۔ (شَعَائِرُ) کا واحد: شَعِيرَةٌ معنی علامت اور نشانی۔

۱۵۸ مَنِ حَجَّ الْبَيْتَ : جو شخص بیت اللہ کا حج کرے۔ حج کے وقت میں حج کی نیت سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف کا طواف، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، صفا اور مروہ کے درمیان سعی اور جمرات کی رمی وغیرہ کرنے کو حج کہتے ہیں۔ (حَجَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَجَّجَ۔

۱۵۸ مَنِ اعْتَمَرَ : جو شخص عمرہ کرے۔ عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر بیت اللہ شریف

آیت نمبر کا طواف، صفا اور مروہ کے درمیان سعی اس کے بعد حلق یا قصر کرانے کو عمرہ کہتے ہیں۔
 (اعْتَمَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر
 اعْتَمَارٌ، مَن شرطیہ پہلے مذکور ہے اس لئے فعل ماضی ہونے کے باوجود مستقبل کا
 ترجمہ کیا گیا ہے۔

۱۵۸ اَنْ يَطْوِفَ بِهِمَا: کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرے۔ کہ وہ صفا اور
 مروہ کے درمیان چکر لگائے۔ یہاں صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے سے مراد
 سعی کرنا ہے۔ (يَطْوِفُ) اصل میں يَطْوُفُ ہے۔ تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء
 میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر
 غائب، مصدر اطْوُفٌ جو اصل میں تَطْوُفٌ ہے۔ اور (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب کا
 مرجع صفا اور مروہ ہے۔

۱۵۹ مَن تَطَوَّعَ خَيْرًا: جو شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے۔ (تَطَوَّعَ) باب تفعیل
 سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَطَوَّعٌ۔

۱۶۰ اَتُوبُ عَلَيْهِمْ: میں ان لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہوں۔ میں ان لوگوں پر توبہ
 کرتا ہوں۔ (اَتُوبُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر
 تَوْبَةٌ۔ (تَابَ) علی کے ساتھ استعمال ہو تو معنی توبہ قبول کرنا۔

۱۶۱ التَّوَابُ: بہت توبہ قبول فرمانے والا۔ تَوْبَةٌ مصدر سے فَعَّال کے وزن پر مبالغہ کا
 صیغہ ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۶۲ الرَّحِيمُ: بہت رحم فرمانے والا۔ رَحْمَةٌ مصدر سے فَعِيل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ
 ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۶۳ لَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ: ان لوگوں سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا۔
 (لَا يُخَفِّفُ) وہ ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ
 واحد مذکر غائب، مصدر تَخْفِيفٌ۔

۱۶۲ لَا هُمْ يَنْظُرُونَ :- نہ ان لوگوں کو مہلت دی جائے گی۔ (لَا يَنْظُرُونَ) باب

افعال سے فعل مضارع مجہول منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر انظار۔

۱۶۳ إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ :- تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ (إِلَهُ) کے معنی معبود،

جمع: الہة۔

۱۶۴ بَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ :- اللہ تعالیٰ نے زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلا دیے۔

(بَثَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَثَّ کے معنی

پھیلانا۔ (فیہا) اس میں ہا ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع الارض ہے۔ (دَابَّةٌ)

کے معنی چوپایہ، سواری کا جانور، بوجھ لادنے کا جانور جمع دَوَابُّ۔

۱۶۵ تَصْرِيفِ الرِّيحِ :- ہواؤں کا بدلنا، ہواؤں کا پھیرنا۔ (تَصْرِيفِ) باب تفعیل کا

مصدر ہے۔ رِیَاح کا واحد رِیْح۔

۱۶۶ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ :- زمین اور آسمان کے

درمیان مقید بادل۔ زمین اور آسمان کے درمیان معلق بادل۔ (السَّحَابِ) کے

معنی بادل جس میں پانی ہو یا نہ ہو، جمع: سُحُبٌ۔ بادل کے ایک ٹکڑے کو سَحَابَةٌ

کہتے ہیں اس کی جمع سَحَابٌ، (الْجَمُّ الْوَسِيطُ) (السُّحُبُ) باب تفعیل سے اسم

مفعول واحد مذکر۔ اس کا مصدر تَسَخَّرَ ہے

۱۶۷ اَنْذَادًا :- معنی شریک، مقابل، برابر۔ واحد: نَذٌّ ہے۔

۱۶۸ تَبِعَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا :- بے زار ہو گئے وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی۔

جن لوگوں کی پیروی کی گئی وہ الگ ہو گئے۔ (تَبِعُوا) باب تفعیل سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبِعَ، (اتَّبَعُوا) باب افتعال سے فعل ماضی

مجہول۔ صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اتَّبَعَ۔

۱۶۹ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ :- ان کے تعلقات منقطع ہو گئے۔ (تَقَطَّعَتْ) باب

تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقَطَّعَ۔

آیت نمبر (الأنساب) کے معنی تعلقات، روابط۔ واحد: نسب۔

۱۶۷ کُرَّةً:۔ (دوبارہ زندہ ہو کر) دنیا کی طرف لوٹنا۔ (دوبارہ زندہ ہو کر) دنیا میں واپس

ہونا۔ باب نصر سے مصدر کُرُّوْر ہے۔ معنی لوٹنا۔

۱۶۸ حَلَالًا طَيِّبًا:۔ حلال پاکیزہ۔ یہاں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(حلال) باب ضرب سے مصدر ہے۔ طَيِّبُ باب ضرب سے صفت مشبہ ہے۔

۱۶۸ لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ:۔ تم لوگ شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو۔

تم شیطان کے طریقے کی پیروی نہ کرو۔ (لَا تَتَّبِعُوا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ

جمع مذکر حاضر، مصدر اتباع (خُطُوَات) کا واحد: خُطْوَةٌ معنی قدم۔

۱۷۰ الْفَيْنَا عَلَيَّهٖ اَبَاءُ نَا:۔ ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا۔ (الْفَيْنَا) باب افعال

سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکثر، مصدر الفاء۔

۱۷۱ يَنْعَقُ:۔ وہ آواز دیتا ہے۔ وہ پکارتا ہے۔ (يَنْعَقُ) باب ضرب سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَعَقَ وَنَعَقَ وَنَعَقَ ہے۔

۱۷۱ صُمْ بُكُمْ عُمِي:۔ وہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں۔ یہ تینوں کلمات مبتدا

مخدوف کی خبر ہیں۔ اصل عبارت یہ ہے (هُمْ صُمْ بُكُمْ، عُمِي) (صُمْ) کے معنی

بہرے واحد: اَصْمٌ، (بُكُمْ) کے معنی گونگے۔ واحد: اَبْكُم، عُمِي کے معنی

اندھے۔ واحد: اَعْمِي۔

۱۷۳ مَا أَهْلٌ بِهِ لَبِغٍ لِلَّهِ:۔ جس جانور پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا نام پکارا جائے۔

جس جانور کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کے لئے ذبح کیا جائے۔ یعنی جس جانور کو اللہ تعالیٰ

کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا جائے اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

(أَهْلٌ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْلَلَّ

۱۷۳ مَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ:۔ جو شخص (بھوک سے بہت) بیتاب ہو جائے۔

اس حال میں کہ وہ لذت کا طلب کرنے والا نہ ہو اور (قدر ضرورت سے) تجاوز

آیت نمبر کرنے والا نہ ہو۔ (أَضْطَرَّ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اضْطَرَّ (بَاغ) بغی مصدر (باب ضرب) سے اسم فاعل واحد مذکر۔ عَادَ (باب نصر) عَدُوٌّ اور عَدُوٌّ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر۔ (غیر بَاغ وَلَا عَادَ) ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔

۱۷۲ ثَمَنًا قَلِيلًا: تھوڑی قیمت۔ تھوڑا معاوضہ۔ (ثَمَنٌ قَلِيلٌ) سے دنیا کا سارا وسایاں مراد ہے۔ جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے۔ (ثَمَنٌ) کے معنی قیمت جمع: اَثْمَانٌ (قَلِيلٌ) کے معنی کم، تھوڑا، معمولی۔

۱۷۳ لَا يُزَكِّيهِمْ: اللہ تعالیٰ (گناہ معاف کر کے) ان کو پاک صاف نہیں کریں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کافروں کے گناہ معاف نہیں فرمائیں گے۔ (لَا يُزَكِّيهِمْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزَكَّى كَيْفَةً۔

۱۷۵ اشْتَرَوْا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَى: ان لوگوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی۔ ان لوگوں نے ہدایت چھوڑ کر گمراہی اختیار کر لی۔ (اشْتَرَوْا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اشْتَرَاءٌ، یہ اصل میں اشْتَرَاوْا ہے۔ یاہ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ معنی خریدنا مراد اختیار کرنا ہے ضَلَالَةٌ کے معنی گمراہی جمع: ضَلَالَاتٌ۔

۱۷۵ مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ: وہ لوگ دوزخ پر کس قدر صبر کرنے والے ہیں۔ (مَا أَصْبَرَهُمْ) یہ صَبَرَ مصدر سے فعل تعجب ہے۔ مَا أَفْعَلَهُمْ کے وزن پر ہے۔ نَارُ کے معنی آگ۔ مراد دوزخ کی آگ ہے۔ اس کی جمع نِیْرَانٌ ہے۔

۱۷۷ الْبَرُّ: نیکی، بھلائی۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔ الْمَلَائِكَةُ: فرشتے۔ اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لگے رہتے ہیں۔ اس کا واحد مَلَکٌ ہے۔

۱۷۷ النَّبِیِّینَ: پیغمبروں، نبیوں (نبی) ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ

آیت نمبر نے اپنا پیغام بندوں تک پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔
 سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ نبی کا لفظ عام ہے اور رسول کا لفظ
 خاص ہے یعنی رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نئی شریعت
 عطا فرمائی ہو۔ (النَّبِيِّنَ) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد نَبِيٌّ ہے۔

۱۷۷ ذُو الْقُرْبَىٰ: - رشتہ داروں۔ (ذُو) کے معنی والا۔ اس کی جمع ذُوُوْنَ ہے۔
 اور حالت نصب اور جر میں ذُوِیْنِ استعمال ہوتی ہے۔ یہاں حالت نصب میں ہے۔
 نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (الْقُرْبَىٰ) کے معنی رشتہ داری۔

۱۷۷ الْيَتْمَىٰ: - یتیموں۔ اس کا واحد یَتِیْمٌ ہے۔ یتیم وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو۔
 ۱۷۷ الْمَسْكِيْنَ: - محتاجوں۔ اس کا واحد مَسْكِيْنٌ ہے۔ مسکین وہ شخص ہے
 جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ مال ہو مگر بقدر
 نصاب نہ ہو۔

۱۷۷ اِبْنِ السَّبِيلِ: - مسافر۔ یعنی جس کے پاس سفر میں ضرورت پوری کرنے کیلئے
 مال نہ ہو۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ ابن السبیل سے مراد مہمان ہے (تفسیر مظہری)۔
 ۱۷۷ فِی الرِّقَابِ: - گردنوں میں۔ یعنی گردنوں کے چھڑانے میں۔ (الرِّقَابُ) سے
 مراد مکاتب (غلام ہوں یا باندی) اور قیدی ہیں۔ (تفسیر مظہری) اس کی اصل
 عبارت فی تَخْلِیصِ الرِّقَابِ او فی فَلَکِ الرِّقَابِ ہے۔ اس میں مضاف
 محذوف ہے۔ الرِّقَابُ کا واحد الرِّقَبَةُ ہے۔

۱۷۷ الْمُؤَفُّوْنَ بِعَهْدِهِمْ: - وہ لوگ جو اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہیں۔
 (الْمُؤَفُّوْنَ) باب افعال سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا
 واحد الْمُؤَفُّوْیْ مصدر اِیْقَاءٌ۔ یہ اصل میں اِیْقَائِیْ ہے۔ آخر کی یاد کو ہمزہ سے بدل
 دیا گیا ہے۔ عہد کے معنی قول و قرار۔ جمع عُهُودٌ۔

۱۷۷ الصَّابِرِیْنَ فِی الْبَاسَاءِ وَالضَّرَآءِ: - تنگ دستی اور بیماری میں صبر کرنے والے۔

آیت نمبر: (الصَّابِرِينَ) باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔
(الصَّابِرِينَ) مدح کی بنا پر منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت اَمْدَحُ الصَّابِرِينَ ہے۔
اس کا واحد صَابِرٌ اور مصدر صَبَرَ ہے۔ (الْبَاسَاءُ) کے معنی تنگ دستی۔ اور
(الضَّرَاءُ) کے معنی بیماری۔

۱۷۷ حِينَ الْبَاسِ :- لڑائی کے وقت (صبر کرنے والے) بَاس کے معنی لڑائی۔

۱۷۸ الْقِصَاصُ :- بدلہ، بدلہ لینا۔ باب مفاعلة کا مصدر ہے۔

۱۷۸ الْقَتْلَى :- مقتول لوگ۔ واحد قَتِيلٌ۔

۱۷۸ اتَّبَاعُ :- کے معنی پیروی کرنا۔ یہاں مراد مطالب کرنا ہے۔ باب افتعال کا مصدر ہے۔

۱۷۸ مَنِ اعْتَدَى :- جو شخص زیادتی کرے۔ (اعْتَدَى) باب افتعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اعْتَدَاً، یہ اصل میں اعْتَدَاوُ ہے۔ واو کو
ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۷۹ يَأُولَى الْأَلْبَابِ :- اے عقل مندو۔ اے عقل والو۔ (يَا) حرف ندا ہے۔ ذُو کی

جمع خلاف قیاس اُولُو آتی ہے اور اس کو حالت نصب اور جر میں اُولِی استعمال کیا
جاتا ہے۔ یہاں حالت نصب میں ہے۔ قیاس کے مطابق ذُو کی جمع ذُوُوْنَ آتی
ہے۔ اَلْبَابُ کا واحد لَبٌّ معنی عقل۔

۱۸۰ اِنْ تَرَكْ خَيْرًا :- اگر اس نے مال چھوڑا ہو۔ یہاں خیر سے مراد مال ہے۔

(تَرَكَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَرَكَ، خَيْرٌ
کے معنی بھلائی، نیکی، مال، جمع خَيْرٌ۔

۱۸۲ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا :- طرفداری یا گناہ (کا اندیشہ کرے) جَنَفٌ سے مراد غلطی سے

قانون وصیت کی خلاف ورزی کرنا۔ اور اِثْمٌ سے مراد جان بوجھ کر قانون وصیت کی

خلاف ورزی کرنا۔ (جَنَفًا) مِثْلًا عَنِ الْحَقِّ خَطَا (اِثْمًا) ظُلْمًا عَمْدًا (تفسیر مظہری)

جَنَفٌ جَنَفًا (باب جمع) معنی راستے سے ہٹ جانا۔ اِثْمٌ کے معنی گناہ۔ جمع اِثْمٌ۔

آیت نمبر ۱۸۳ کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ: تمہارے اوپر روزہ فرض کیا گیا۔ (صِيَامُ) کے لفظ کا صحیح

معنی رک جانا باب نصر سے مصدر ہے اور اصطلاح شرع میں روزہ کی نیت سے صبح صادق سے سورج کے غروب ہونے تک کھانے، پینے اور جماع کرنے سے رک جانے کو صیام کہتے ہیں۔ (کُتِبَ) باب نصر سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر کُتِبَ، کتاب اور کتابت ہے۔

۱۸۴ الَّذِينَ يُطِيقُونَ: جو لوگ روزہ کی طاقت رکھتے ہیں۔ روزہ کی طاقت رکھنے والوں کے لئے روزہ نہ رکھنے پر فدیہ دینے کی رخصت ابتدائے اسلام میں تھی۔ بعد میں منسوخ ہو گئی۔ (يُطِيقُونَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطَاقَ۔

۱۸۵ فِدْيَةُ طَعَامٍ مِسْكِينٍ: فدیہ ایک مسکین کا کھانا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فدیہ کی مقدار آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ان چیزوں کی قیمت ہے۔ اور ایک صاع ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فدیہ کی مقدار شہر کے رائج قلعہ میں سے ایک مد غلہ ہے۔ (مد) ایک پیاناہ ہے جس کی مقدار اہل عراق کے نزدیک دو رطل اور اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور تہائی رطل ہے۔ ایک رطل چالیس تولہ یعنی آدھا سیر کا ہوتا ہے۔ (فِدْيَةُ) جو مال کسی چیز سے رہائی حاصل کرنے کیلئے دیا جائے۔ جمع فِدَى وَفِدْيَاتٍ، طَعَامٌ کے معنی کھانا۔ جمع اطعمۃ، مِسْكِينٍ کے معنی محتاج۔ جمع: مَسَاكِينُ۔ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

۱۸۶ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا: جو شخص اپنی خوشی سے بھلائی کرے۔ یہاں پر مراد یہ ہے کہ مقررہ مقدار سے زیادہ فدیہ دے۔ (تَطَوَّعَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَطَوَّعَ، خَيْرٌ بھلائی، نیکی۔ جمع: خَيْرٌ۔

۱۸۷ أَجِبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ: میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔

آیت ہمر (أَجِيبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اجابة۔
(دَعْوَةٌ) باب نصر کا مصدر۔ معنی بلانا، پکارنا۔ (الدَّاعِ) دعا کرنے والا۔ اسم فاعل
واحد مذکر اصل میں الداعی یا کے ساتھ ہے۔ یہاں پر قرآن کریم کے رسم الخط میں یاہ
کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور کسرہ باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔
۱۸۶ فَلْيَسْتَجِيبُوا:۔ تو ان لوگوں کو چاہئے کہ میرا حکم مانیں۔ تو ان لوگوں کو چاہئے کہ
میرا حکم قبول کریں۔ (فَاء) حرف عطف (لِيَسْتَجِيبُوا) باب استفعال سے فعل امر،
صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استجابة۔

۱۸۷ الرَّفْتُ إِلَى نِسَائِكُمْ:۔ اپنی بیویوں سے بے حجاب ہونا۔ اپنے بیویوں سے
مشغول ہونا۔ (رَفْتُ) کے اقویٰ معنی فحش گوئی کرنا۔ یہاں اس سے مراد اپنی بیوی
سے جماع کرنا ہے۔ الرَّفْتُ كِتَابَةٌ عَنِ الْجَمَاعِ (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری)
(الرَّفْتُ) باب سمع کا مصدر ہے معنی فحش گوئی کرنا۔ نساء کا واحد امرأة (خلاف قیاس) ہے۔
۱۸۸ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ:۔ وہ (بیویاں) تمہارے لئے لباس ہیں۔

اس آیت کریمہ میں شوہر اور بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا
ہے۔ غور کرنے سے لباس کے ساتھ تشبیہ کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ انسان کے حق
میں لباس کا ایک وصف امتیازی پردہ پوشی ہے۔ لباس جسم کے عیبوں کو چھپاتا ہے اور
اس کے حسن و خوبی کو ابھارتا ہے۔ اس تشبیہ سے خاص اسی وصف کی طرف اشارہ
معلوم ہوتا ہے۔ گویا ہر اسلامی خاندان میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا پردہ پوش
اور زیست بڑھانے والا ہونا چاہئے (تفسیر ماجدی) (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب
ہے۔ اس کا مر جمع نساء ہے۔ لباس کے معنی کپڑا۔ جمع: البسة۔

۱۸۹ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ:۔ تم لوگ اپنے نفسوں سے خیانت کرتے تھے۔
یہاں خیانت سے مراد رمضان کی راتوں میں عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یا
کچھ دیر سو کر بیدار ہونے کے بعد اپنی بیویوں سے جماع کرنا ہے۔ ابتداء اسلام میں

آیت نمبر عشاء کے بعد یا سونے کے بعد بیدار ہو کر کھانے، پینے اور جماع کرنے کی ممانعت تھی۔ اس لئے یہاں جماع کرنے کو خیانت کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے۔ (نَحْنُ تَحْتَانُونَ) باب افعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر احتیاناً۔

۱۸۷ الخِيطُ الْاَبْيَضُ: سفید خط، سفید دھاری۔ یہاں حیط ابیش سے مراد دن کی سفیدی یعنی صبح صادق ہے۔ جیسا کہ بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (اِنَّمَا ذَٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّيْلِ) یعنی حیط ابیش سے مراد دن کی سفیدی اور حیط اسود سے مراد رات کی سیاہی ہے۔ ۱۸۷ الخِيطُ الْاَسْوَدُ: سیاہ خط، سیاہ دھاری۔ حیط اسود سے مراد رات کی سیاہی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں وضاحت کی گئی ہے۔

۱۸۷ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ: یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ضابطے ہیں۔ (حُدُودُ) کا واحد: حُدٌّ ہے۔ اس کے معنی الحجاجز بین الشیئین یعنی دو چیزوں کے درمیان کی روک (انجم الوسیط)

۱۸۸ تَذَلُّوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ: تم لوگ ان (کے جھوٹے مقدمہ) کو حاکموں کے پاس نہ لے جاؤ۔ اس کا عطف لَاتَا کُلُّوْا فعل ثنی پر ہے اس لئے اس کا ترجمہ بھی فعل ثنی کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔ قاضی بیضاوی نے اس کی تفسیر ان الفاظ میں کی ہے اِی لَا تُلْقُوا حُكُومَتَهَا اِلَى الْحُكَّامِ (تفسیر بیضاوی) بھا میں ہا ضمیر کا مرجع الاموال ہے اور اس کا مضاف محذوف ہے (یعنی حُكُومَةُ الْاَسْوَالِ) (لا) تَذَلُّوْا باب افعال سے فعل ثنی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اذلاؤ۔ یہ اصل میں اذلاؤ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ حُكَّامٌ کا واحد حَاكِمٌ۔

۱۸۹ یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَهْلِیَّةِ: وہ لوگ آپ سے چاندوں کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ وہ لوگ آپ سے چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ (یَسْأَلُونَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سُئِلَ (لَہ) ضمیر

آیت نمبر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔ اہلۃ کا واحد: ہلال۔ شروع مہینے کی سات راتوں اور

چھبیسویں رات سے آخر تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں (چودھویں رات کا چاند بدر کہلاتا ہے) اس کے علاوہ تمام راتوں کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ (المعجم الوسيط)

۱۸۹ ہِیَ مَوَاقِیْتُ:۔ یہ مقررہ اوقات ہیں۔ یہ اوقات کے پہچاننے کے ذریعے ہیں۔

(ہی) ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ اس کا مرجع اہلۃ ہے۔ مَوَاقِیْتُ کا واحد:

مِیقَاتُ اس کے معنی مقررہ وقت، وقت کے پہچاننے کا ذریعہ۔

۱۹۰ لَا تَعْتَدُوا:۔ تم لوگ زیادتی مت کرو۔ تم لوگ تجاوز نہ کرو۔ (لَا تَعْتَدُوا) باب

افتعال سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَعْتَدَ آء۔

۱۹۱ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ:۔ جہاں تم ان کو پایاؤ۔ (لفظی ترجمہ) جہاں تم نے ان کو پایا۔

حَيْثُ ظرف مکان ہے۔ جو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے۔ (ثَقِفْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی

معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ثَقَفَ ہے معنی کا میاب ہونا۔ پالینا۔

۱۹۱ الْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ:۔ فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے۔ فتنہ قتل سے بڑھ کر ہے۔

یہاں فتنہ سے مراد کفار مکہ کا اپنے کفر و شرک پر جہار بنا اور مسلمانوں کو ادائے عبادت

سے روکنا ہے۔ (معارف القرآن بحوالہ حصص و قرطبی) فِتْنَةٌ کی جمع: فِتْنٌ (أَشَدُّ)

لفظ أشد سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔

۱۹۲ الْحُرْمَةُ قِصَاصٌ:۔ حرمتیں معاوضہ کی چیزیں ہیں۔ حرمت والی چیزوں میں

برابری ہوتی ہے۔ قابل احترام چیزوں میں بدلہ ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

کفار مکہ اگر حرمت والے مہینے کا احترام کریں اور تم سے نہ لڑیں تو تم بھی احترام کرو

اور لڑائی سے اجتناب کرو اور اگر وہ احترام نہ کریں اور آمادہ جنگ ہو جائیں تو

تمہارے لئے بھی جنگ کرنے کی اجازت ہے۔ (حُرْمَاتُ) کا واحد: حُرْمَةٌ، اس

کے معنی قابل احترام چیز۔ (قِصَاصٌ) بدلہ، معاوضہ، برابری۔ یہ باب مفاعلة

کا مصدر ہے قِصَاصٌ کا مصدر کی ترجمہ (بدلہ لینا)

آیت ۱۹۴ مَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ: جو شخص تمہارے اوپر زیادتی کرے۔ (اعْتَدَىٰ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر، مصدر اَعْتَدَا۔

۱۹۴ فَاَعْتَدُوا عَلَيْهِ: تو تم اس پر زیادتی کرو۔

اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر دشمن تمہارے اوپر زیادتی کرے یعنی حرمت والے مہینہ کا احترام نہ کرے اور تم سے جنگ شروع کر دے تو تم اس کے اوپر زیادتی کرو یعنی اس کا مقابلہ کرو اور اس سے جنگ کرو۔ یہاں مسلمانوں کی طرف سے جوابی اور دفاعی کارروائی کو مشابہت کی وجہ سے مجاز کے طور پر اعتداء (زیادتی) فرمایا گیا ہے ورنہ زیادتی کے جواب میں سزا کے طور پر جو کارروائی کی جائے۔ حقیقت کے اعتبار سے اس پر زیادتی کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ (فاء) جزائیہ ہے۔ (اعْتَدُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَعْتَدَا۔

۱۹۵ لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ: تم اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو۔ (لَا تُلْقُوا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، اس کا مفعول انفسکم محذوف ہے۔ ایدی کا واحد ید معنی ہاتھ تہلکۃ ہلاک ہونا۔ برباد ہونا۔ باب ضرب کا مصدر ہے۔

۱۹۶ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ: پھر اگر تم روک دیے جاؤ۔

یہاں احصار کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن یا کسی بیماری کی وجہ سے افعال حج یا عمرہ ادا نہ کر سکے۔ (أُحْصِرْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَحْصَارٌ۔

۱۹۶ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدَىٰ: جو قربانی کا جانور میسر ہو۔ (اسْتَيْسَرَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اسْتَيْسَرَ، هَدَىٰ کے معنی (قربانی کا جانور جو حرم میں بھیجا جائے) جمع ہڈایا۔

۱۹۶ نُسُكٍ: قربانی۔ باب ضرب کا مصدر ہے۔ معنی قربانی کرنا۔ یہاں بکری ذبح کرنا

آیت نمبر مراد ہے۔

۱۹۶ **فَإِذَا آمَنْتُمْ** :- پھر جب تم امن کی حالت میں ہو۔ (آمَنْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر آمَنُ اور آمِنُ ہے۔ معنی مطمئن ہونا۔ امن کی حالت میں ہونا۔

۱۹۷ **لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ** :- اس کے گھر والے مسجد حرام کے پاس رہنے والے نہ ہوں۔ یعنی تمتع اور قرآن اسی شخص کے لئے ہے جو مسجد حرام یعنی حرم مکہ کے اندر یا اس کے قریب نہ رہتا ہو بلکہ میقات سے باہر کارہنے والا ہو اور جو حرم مکہ کارہنے والا ہو وہ صرف حج افراد کرے۔ (لَمْ يَكُنْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف نفی جحد یہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَوْنٌ ہے۔ حاضری اصل میں حاضِرین ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ لَمْ يَكُنْ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۹۷ **تَزَوَّدُوا** :- تم زادراہ لے لیا کرو۔ تم سفر خرچ لے لیا کرو۔ (تَزَوَّدُوا) باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَزَوَّدٌ ہے۔

۱۹۸ **فَإِذَا أَقْضَيْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ** :- پھر جب تم عرفات سے لوٹو، پھر جب تم عرفات سے واپس ہو۔ (أَقْضَيْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر إقاضة۔ (عَرَفَاتٍ) ایک میدان کا نام ہے۔ جہاں حجاج کرام نویں ذی الحجہ کو وقف کرتے ہیں۔ وقف عرفات حج کا اہم فرض ہے۔

۱۹۸ **عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ** :- مشعر حرام کے پاس۔ مشعر حرام ایک پہاڑ کا نام ہے جو مزدلفہ میں واقع ہے جہاں حجاج کرام دسویں ذی الحجہ کی رات میں وقف کرتے ہیں۔ وقف مزدلفہ واجب ہے۔ اس پہاڑ پر ٹھہرنا افضل ہے۔ وادی مشعر کو چھوڑ کر پورے مزدلفہ میں جہاں چاہے وقف کر سکتا ہے۔

۱۹۹ **أَفِيضُوا** :- تم لوگ واپس ہو۔ (أَفِيضُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر حاضر، مصدر افاضۃ۔

۲۰۰ فَاِذَا قُضِيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ :۔ پھر جب تم حج کے اعمال پورے کر چکو۔

(قُضِيْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر قضاء۔

(مَنَاسِكُكُمْ) اعمال حج، افعال حج۔ واحد مَنَسَكُ ہے۔

۲۰۱ قِنَا عَذَابَ النَّارِ :۔ آپ ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے۔

(قِنَا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر وقایۃ اور مادہ و قی ہے۔

(نَا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول اول اور عَذَابُ النَّارِ مفعول ثانی ہے۔

۲۰۲ اَيَّامٌ مَّعْدُودَاتٍ :۔ گنے ہوئے دن۔ شمار کئے ہوئے دن۔ ایام معدودات سے

مراد ذی الحجہ کی گیارہویں، بارہویں، تیرہویں تاریخیں ہیں۔ جن میں حج (وقوف

عرفہ اور وقوف مزدلفہ) سے فارغ ہو کر منیٰ میں قیام کا حکم ہے۔ ان دنوں میں

کنکریوں کے مارنے کے وقت اور ہر نماز کے بعد تکبیر کہنے کا حکم ہے۔ اور دیگر

اوقات میں بھی ان دنوں میں تکبیر اور ذکر الہی کثرت سے کرنا چاہئے (تفسیر عثمانی)

۲۰۳ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ :۔ اس کی بات آپ کو پسند آتی ہے۔ اس کی گفتگو آپ کو مزہ دار

معلوم ہوتی ہے۔ (يُعْجِبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر

غائب، مصدر اعجاب، (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر ہے۔ قَوْلُ کے معنی بات، گفتگو۔

جمع اقوال۔

۲۰۴ اَلَّذِیْ الْخِصَامُ :۔ بہت سخت جھگڑالو۔ بہت سخت مخالف۔ اَلَّذِیْ الْخِصَامُ سے مراد

احسن بن شریق منافق ہے۔ جو قسم کھا کر ایمان اور محبت کا دعویٰ کرنا تھا تو حضور

پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنی مجلس مبارک میں قریب کر لیا کرتے تھے۔ اس آیت

کریمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے منافق کے دعویٰ کی تردید فرمادی (تفسیر جلالین)

(اَلَّذِیْ) بہت جھگڑنے والا، صفت مشبہ صیغہ واحد مذکر جمع اَلَّذِیْ (باب سمع) اس کا مصدر

لَذَّذَ ہے۔ (خِصَامُ) باب مناعلة کا مصدر ہے۔ اس کے معنی جھگڑنا۔

آیت نمبر ۲۰۵ اِذَا تَوَلَّى :۔ جب وہ پیٹھ پھیرتا ہے۔ (یہ شرط ہے) (تَوَلَّى) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلَّى ہے۔

۲۰۵ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ :۔ وہ زمین میں دوڑتا پھرتا ہے۔ وہ زمین میں دوڑ دھوپ کرتا ہے۔ (سَعَى) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَعَى ہے۔ معنی کوشش کرنا۔

۲۰۵ الْحَرُثُ : کھیتی۔ حَرَّثَ يَحْرُثُ حَرْثًا باب نصر سے معنی کھیتی کرنا۔

۲۰۵ النَّسْلُ :۔ خلق، اولاد، ذریت۔ مراد جانور اور مویٹی ہیں۔ جمع: أَنْسَالٌ۔

۲۰۶ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ :۔ غرور نے اس کو گناہ پر آمادہ کیا۔ (أَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر أَخَذَ، الْعِزَّةُ کے معنی غرور۔ اِثْمُ کے معنی گناہ۔ جمع: اِثَامٌ۔

۲۰۶ بَشَسَ الْمِهَادُ :۔ وہ براٹھ کانا ہے۔ (بَشَسَ) فعل ذم (الْمِهَادُ) بَشَسَ فعل ذم کا فاعل ہے۔ اس کا مخصوص بالذم ہی ضمیر محذوف ہے مِهَادُ کے معنی بچھونا، ٹھکانا، جمع: مِهَادٌ۔

۲۰۷ يَشْرِي نَفْسَهُ :۔ وہ اپنی جان کو بیچ دیتا ہے۔ وہ اپنی جان تک بیچ ڈالتا ہے۔

یہاں جان کو بیچنے سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کیلئے اپنی جان قربان کرنا ہے۔ یہ آیت کریمہ مشہور صحابی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے جنہوں نے مشرکین مکہ کے زیادہ تکلیف پہنچانے کی وجہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی۔ (تفسیر جالین) (يَشْرِي) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يَشْرِي۔ نَفْسُ کے معنی جان جمع: نَفُوسٌ۔

۲۰۷ رَأَوْفٌ بِالْعِبَادِ :۔ بندوں پر بہت مہربان۔ (رَأَوْفٌ) رَأْفَةٌ سے فَعُولٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ (عِبَادٌ) کا واحد عَبْدٌ ہے اس کے معنی بندہ ہیں۔

آیت نمبر ۲۰۸ لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ:۔ تم لوگ شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔ تم لوگ شیطان کے طریقوں کی پیروی نہ کرو۔ (لَا تَتَّبِعُوا) باب افتعال سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اتبائع۔ (خُطُوَاتِ) کا واحد: خُطْوَةٌ اس کے معنی قدم۔ چلنے کے وقت دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ۔ (شَيْطَانُ) کے معنی سرکش، نافرمان، جمع: شَيَاطِينُ۔

۲۰۹ فَإِنْ زَلَلْتُمْ:۔ تو اگر تم لغزش کرنے لگو۔ تو اگر تم اعراض کرنے لگو۔ (زَلَلْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر زَلَّ، زَلَّ، زُلُّوا۔ معنی لغزش کرنا، پھسل جانا، پھر جانا، اعراض کرنا۔

۲۰۹ عَزِيزٌ حَكِيمٌ:۔ بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ یہ عَزَّ، (باب ضرب) اور حَكَمَ، (باب کرم) سے فعل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

۲۱۰ هَلْ يَنْظُرُونَ:۔ وہ لوگ نہیں انتظار کرتے ہیں۔ (هَلْ) تافید ہے۔ (يَنْظُرُونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظَرَ و نَظَرُ معنی انتظار کرنا۔

۲۱۰ فِي ظُلُلٍ مِنَ الْغَمَامِ:۔ بادل کے سائبانوں میں۔ (ظُلُلٍ) کا واحد: ظُلَّةٌ معنی سائبان۔ (غَمَامٌ) کا واحد: غَمَامَةٌ معنی بادل۔

۲۱۱ كَمْ آتَيْنَهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ:۔ ہم نے ان کو کتنی کھلی ہوئی نشانیاں دی ہیں۔ ہم نے ان کو کتنی واضح دلیلیں دی ہیں۔ کَمْ کی دو قسمیں ہیں (۱) استفہامیہ (۲) خبریہ۔ یہاں کَمْ خبریہ ہے۔ (آتَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، (هُم) ضمیر جمع مذکر غائب ہے۔ مِنْ زائدہ ہے۔ آيَةٍ بَيِّنَةٍ: کَمْ خبریہ کی تمیز ہے۔

۲۱۲ يَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا:۔ وہ لوگ (یہودی) ایمان والوں پر ہستے ہیں۔ وہ لوگ (یہودی) مسلمانوں سے مذاق کرتے ہیں۔ (يَسْخَرُونَ) باب سجع سے

آیت نمبر فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر سُخِرَ، سُخِرُوا، سُخِرَ، سُخِرُوا، سُخِرَ، سُخِرُوا، سُخِرَ، سُخِرُوا۔
سُخِرَ، سُخِرُوا، سُخِرَ، سُخِرُوا، سُخِرَ، سُخِرُوا، سُخِرَ، سُخِرُوا۔

۲۱۳ بَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّنَ :- اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا۔
(بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر بَعَثَ بھیجنا۔
(النَّبِیِّیْنَ) کا واحد نبیؐ ہے۔ نبی ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے
بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی
ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ نبی کا لفظ عام ہے اور رسول
کا لفظ خاص ہے۔ یعنی رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کوئی نئی
شریعت عطا فرمائی ہو۔ نبوت وہی چیز ہے۔ کسی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے
ہیں نبوت عطا فرماتے ہیں۔

۲۱۳ بَغِيًّا بَيْنَهُمْ : - آپس میں ضد کی وجہ سے۔ (بَغِيًّا) باب ضرب کا مصدر بمعنی نافرمانی کرنا۔ سرکشی کرنا، ظلم کرنا۔ یہاں مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۱۴۰ اُمّ حَسِبْتُمْ: کیا تمہارا (یہ) خیال ہے۔ کیا تم نے (یہ) گمان کیا ہے۔ اُمّ منقطعہ استفہام کے معنی میں ہے اور استفہام انکار کے لئے ہے۔ علامہ سیوطی کے قول کے مطابق (بل ا) کے معنی میں ہے۔ (حَسِبْتُمْ) باب حسب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَسِبَ گمان کرنا۔

۲۱۳ مَسْتَهُمُ الْبَاسَاءُ وَالضَّرَاءُ:۔ ان کو انتہائی محتاجی اور بیماری پیش آئی (جلالین) ان پر تنگی اور سختی واقع ہوئی (بیان القرآن) (مَسْتَتْ) باب نصر اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مَسَّ اور مَسِيسُ ہے۔ معنی چھونا، پہنچنا، لاحق ہونا۔ (هُم) ضمیر جمع مذکر غائب۔ (الْبَاسَاءُ) کے معنی محتاجی، تنگی۔ (الضَّرَاءُ) کے معنی بیماری، سختی۔

۳۱۳ زُلْزِلُوا:۔ وہ لوگ ہلا دیے گئے۔ ان لوگوں کو جنبشیں دی گئیں۔ (زُلْزِلُوا) باب

آیت نمبر فعللہ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زَلَّزَلَةٌ ہے۔

۲۱۷ الشَّهْرُ الْحَرَامُ: حرمت والا مہینہ، عظمت والا مہینہ۔ شَہْرٌ کے معنی مہینہ۔ جمع: شَہُورٌ۔ (حرام) کے معنی حرمت والا عظمت والا۔

حرمت والے چار مہینے ہیں: (۱) ذوالقعدہ، (۲) ذوالحجہ، (۳) محرم، (۴) رجب۔

ابتدائے اسلام میں ان مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا۔ جمہور فقہاء کے نزدیک

یہ حکم منسوخ ہے۔ اب کسی مہینہ میں قتال ممنوع نہیں ہے۔ (معارف القرآن)

۲۱۸ الْفِتْنَةُ الْكَبْرُ مِنَ الْقَتْلِ: فتنہ پردازی قتل سے بڑھ کر ہے۔ فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے۔ (تفسیر جلالین) فِتْنَةٌ کے معنی فساد، بغاوت، شرارت۔ جمع: فِتْنٌ۔

۲۱۹ مَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ: تم میں سے جو شخص اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔

تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے۔ (یَرْتَدِدْ) باب افعال سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، یہ شرط ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۲۲۰ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: ان کے (نیک) اعمال دنیا اور

آخرت میں ضائع ہو جائیں گے۔ ان کے (نیک) اعمال دنیا اور آخرت میں

غارت ہو جائیں گے۔ دنیا میں نیک اعمال کے ضائع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ

دنیا میں مرتد کے نیک اعمال کا کوئی شمار نہیں، اس لئے کہ دنیا میں مرتد کی جان و مال محفوظ

نہیں رہتے ہیں۔ اور آخرت میں مرتد کے نیک اعمال کا کوئی ثواب نہیں ہے۔

(تفسیر مظہری)

(فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ) جواب شرط ہے حَبِطَتْ کے فعل ماضی ہونے کے باوجود مَنْ

شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (حَبِطَتْ) باب سمع سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبِطَ، أَعْمَالٌ کا واحد عَمَلٌ۔

۲۲۱ الَّذِينَ هَاجَرُوا: جن لوگوں نے ہجرت کی۔ ہجرت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ

تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے اپنے وطن کو چھوڑ دینا۔ (هَاجَرُوا) باب مفاعلة سے

آیت نمبر فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَاهَدَةٌ۔

۲۱۸ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ :- ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کیا۔
دین کی سر بلندی کے لئے کامل طریقہ پر کوشش کرنے کو جہاد کہتے ہیں۔ جان و مال
کی قربانی جہاد کا ایک بنیادی جز ہے۔ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اِيْ لَا غِلَاءٍ دِيْنِهِ
(تفسیر جلالین) (جَاهِدُوا) باب مُغَاةً سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر
غائب، مصدر مُجَاهَدَةٌ۔

۲۱۹ الْعَفْوُ :- جو ضرورت سے زائد ہو (تفسیر جلالین) جو بچے اپنے خرچ سے (ترجمہ شاہین)
جتنا آسان ہو (بیان القرآن) جو مال اپنی ضرورت اور اپنے اہل و عیال کی ضرورت
سے زائد ہو۔ اس آیت کریمہ میں اس کے خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ حکم زکوٰۃ سے پہلے تھا۔ آیت زکوٰۃ کے
ذریعہ یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ (حاشیہ جلالین، بحوالہ تفسیر کمالین عربی)

۲۲۰ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ :- لوگ آپ سے یتیم بچوں (کے خرچ علیحدہ یا شامل
رکھنے) کا حکم پوچھتے ہیں۔ (بیان القرآن) (يَسْأَلُونَ) باب فَتْح سے فعل مضارع
معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سُئِلَ (ك) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔
يَتَامَىٰ کا واحد يَتِيْمٌ۔ (یتیم وہ نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو)

۲۲۰ اِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ :- اگر تم ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔
(ترجمہ شاہین) اگر تم ان کے ساتھ خرچ شامل رکھو تو (کوئی ڈر کی بات نہیں کیوں کہ)
وہ تمہارے (دینی) بھائی ہیں (بیان القرآن) اِنْ تُخَالِطُوهُمْ شرط ہے،
فَاِخْوَانُكُمْ جواب شرط ہے۔ جواب شرط کی اصل عبارت فُهِمَ اِخْوَانُكُمْ ہے۔
(تُخَالِطُوا) باب مُغَاةً سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر مُخَالَطَةٌ۔
یہ اصل میں تُخَالِطُونَ ہے اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔
(هُم) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اِخْوَانٌ کا واحد اَخٌ ہے۔ معنی بھائی۔

آیت ۲۲۰: الْمُفْسِدَ: خراب کرنے والا۔ یعنی یتیم کے مال کو خراب کرنے والا اور اس کی مصلحت کو ضائع کرنے والا۔ (مُفْسِدٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر جمع:

مُفْسِدُونَ.

۲۲۰: الْمُصْلِح: درست رکھنے والا۔ یعنی یتیم کے مال کو درست رکھنے والا اور اس کی مصلحت کی رعایت رکھنے والا۔ (مُصْلِحٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر جمع:

مُصْلِحُونَ.

۲۲۰: لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَا غَنَئَكُمْ: اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتے۔

اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو (اس معاملہ میں سخت قانون مقرر کر کے) تم کو مصیبت میں ڈال دیتے۔ (بیان القرآن) لَوْ شَاءَ اللَّهُ شرط ہے۔ لَا غَنَئَكُمْ جواب شرط ہے۔

(شاء) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شِئْتُ اور مَشِئْتُ ہے۔ لَا غَنَئْتُ شروع میں لام تاکید، (أَغْنَيْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر إغْنَيْتُ ہے۔

۲۲۰: عَزِيزٌ حَكِيمٌ: بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ (باب ضرب) اور حِكْمَةٌ (باب کرم) سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۲۱: وَلَوْ أَغْنَيْتُكُمْ: اگرچہ وہ تم کو بھلی معلوم ہو۔ اگرچہ وہ (کافر عورت اپنے مال و جمال کی وجہ سے) اچھی معلوم ہو۔ (لَوْ) وصلیہ ہے۔ (أَغْنَيْتُكُمْ) أَغْنَيْتُ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر إغْنَيْتُ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۲۲۱: لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ: تاکہ وہ لوگ نصیحت قبول کریں۔ تاکہ وہ لوگ نصیحت پر عمل کریں۔ (لَعَلَّ) حرف مشبہ بالفعل (برائے تعلیل) (يَتَذَكَّرُونَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَكَّرُوا۔ معنی نصیحت قبول کرنا،

آیت نمبر تفہیمت پر عمل کرنا۔

۲۲۲ یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ :۔ لوگ آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں (ترجمہ شیخ الہند) لوگ آپ سے حیض (کی حالت میں عجت وغیرہ کرنے) کا حکم پوچھتے ہیں (بیان القرآن) (مَحِيضٌ) سے مراد حیض یا مکان حیض ہے (تفسیر جلالین) زمان حیض بھی مراد لینا درست ہے جیسا کہ علامہ سیوطی نے آیت کریمہ (فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) میں وقت حیض اور مکان حیض دونوں کو ذکر کیا ہے۔ (مَحِيضٌ) اسم ظرف ہو تو مکان حیض یا زمان حیض کا ترجمہ کیا جائے گا۔ اور اگر یہ مصدر ہو جیسا کہ قاضی بیضاوی کی رائے ہے۔ تو لفظ محیض کا ترجمہ (حیض) کیا جائے گا۔

حیض وہ خون ہے جو کسی بیماری کے بغیر ہر ماہ عادت کے مطابق عورت کے رحم سے نکلتا ہے۔ حیض کی کم از کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔ اگر تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ ہو تو اس کو استحاضہ (بیماری کا خون) کہتے ہیں۔ ۲۲۲ فَاَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ :۔ تو تم (حیض میں) عورتوں سے الگ رہو۔ یعنی حیض کے وقت میں اپنی بیویوں سے جماع نہ کرو۔ (اعْتَزِلُوا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اعتزال۔ نِسَاءً کا واحد امرأۃ خلاف قیاس ہے۔

۲۲۲ لَا تَقْرُبُوهُنَّ :۔ تم ان کے نزدیک نہ ہو۔ تم ان سے قربت نہ کرو۔ یعنی حیض کے وقت میں اپنی بیویوں سے جماع نہ کرو۔ (یہ ماقبل کے جملہ کی تاکید ہے) (لَا تَقْرُبُوا) باب کسب سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قُرِبَ اور قُرِبَانِ اور قُرْبَانٌ ہے۔ (هُنَّ) جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۲۲ تَطَهَّرْنَ :۔ جب وہ عورتیں خوب پاک ہو جائیں۔ جب وہ عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں۔ (تَطَهَّرْنَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر تطهَّرَ۔

۲۲۲ نِسَائِكُمْ حَرَّتْ لَكُمْ: تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں۔ تمہاری بیویاں تمہارے لئے (ہمنزلہ) کھیت (کے) ہیں۔ (نِسَاءً) کا واحد امراة خلاف قیاس ہے۔ حَرَّتْ کے معنی کھیتی۔

۲۲۳ قَدِمُوا لِأَنْفُسِكُمْ: تم لوگ اپنے لئے پہلے بھیج دو۔ (قَدِمُوا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَقْدِيمٌ، اَنْفُسُ کا واحد نَفْسُ معنی جان۔

۲۲۴ مُلْقُوهُ: اس سے (اللہ تعالیٰ سے) ملاقات کرنے والے۔ (مُلْقُوهُ) باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم۔ حالت رفع میں ہے۔ یہ اصل میں مُلْقُونَةُ ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ مُلْقُوهُ ہو گیا۔ مصدر مُلَاقَاةٌ ہے۔

۲۲۵ لَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ: تم لوگ اپنی قسمیں کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نام کو نشانہ مت بناؤ۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ کے نام کو اپنی قسموں کے ذریعہ حجاب مت بناؤ (نیکی اور تقویٰ اور اصلاح کا کام کرنے سے) یعنی اللہ تعالیٰ کے نام کی یہ قسم نہ کھاؤ کہ فلاں نیک کام نہیں کریں گے۔ (لَا تَجْعَلُوا) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر جَعَلَ، عُرْضَةُ کے معنی نشانہ، حجاب، آڑ۔ اَيْمَانُ کا واحد اَيْمَانٌ اس کے معنی قسم۔

۲۲۶ اَنْ تَبَرُّوا: کہ تم نیک کام کرو گے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَرَّ معنی اطاعت اور فرماں برداری کرنا۔ اَنْ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔ علامہ سیوطی کے نزدیک اس میں لائے نفی مقدر ہے یعنی اصل عبارت اَنْ لَا تَبَرُّوا ہے۔ (جلالین)

۲۲۷ لَا يُوَاخِذُكُمُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ نہیں فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تم پر واروگیر نہیں فرمائیں گے۔ یہاں مواخذہ سے مراد سزا دینا ہے (تفسیر مظہری) (لَا يُوَاخِذُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُوَاخِذَةٌ، (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول یہ ہے۔

آیت نمبر ۲۲۵ بِاللَّغْوِ فِيْ اِيْمَانِكُمْ: تمہاری لغو قسموں پر۔ تمہاری بے ہودہ قسموں پر۔

(لغو) کے معنی بے کار، بے فائدہ، بے ہودہ۔ اِيْمَانُ کا واحد يَمِيْنُ اس کے معنی قسم۔ اصطلاح میں قسم لغو کی تعریف یہ ہے کہ بے ارادہ قسم کا لفظ زبان سے نکل جائے۔ یا گذشتہ واقعہ پر اپنے اعتبار سے صحیح سمجھ کر قسم کھائے اور واقع میں وہ غلط ہو۔ یہ دونوں صورتیں قسم لغو کی ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس میں نہ گناہ ہے اور نہ کفارہ ہے۔

۲۲۵ كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ: تمہارے دلوں نے ارادہ کیا۔ (كَسَبَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَسَبَتْ معنی حاصل کرنا، طلب کرنا، کمائی کرنا۔ یہاں پر مراد ارادہ کرنا ہے۔ (تفسیر جلالین)

۲۲۵ حَلِيْمٌ: بہت تحمل فرمانے والا۔ بہت بردبار۔ (حَلِمٌ) باب کرم سے معنی درگزر کرنا، بردبار ہونا۔ (حَلِيْمٌ) اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ یہ حَلِمٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔

۲۲۶ يُوْلُوْنَ: وہ لوگ قسم کھاتے ہیں۔ یہاں قسم کھانے سے مراد چار مہینہ یا اس سے زیادہ مدت تک اپنی بیوی سے جماع نہ کرنے کی قسم کھانا ہے۔ (تفسیر مظہری) (يُوْلُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْلَاءٌ۔ اس کے معنی قسم کھانا۔

۲۲۶ تَرَبُّصٌ: انتظار کرنا۔ (تَرَبَّصٌ) باب تفعیل کا مصدر ہے۔ اس کا مادہ رَبَّصٌ ہے۔

۲۲۶ فَاِنْ فَاءٌ و: پھر اگر وہ لوگ رجوع کر لیں۔ پھر اگر وہ لوگ لوٹ آئیں۔ اگر مدت ایلاء یعنی چار مہینہ کے اندر کوئی شخص اپنی قسم کو توڑ دے اور اپنی بیوی سے جماع کرے تو اس قسم کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی۔ لیکن قسم توڑنے کی وجہ سے کفارہ لازم ہو جائے گا۔ اور اگر وہ شخص اپنی قسم پوری کرے اور اپنی قسم کے مطابق چار مہینہ تک جماع نہ کرے تو بیوی پر ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی۔ (فَاءٌ و) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَبَّصٌ کے معنی رجوع کرنا، لوٹنا۔

۲۲۷ اِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ :۔ اگر ان لوگوں نے طلاق کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔

ان لوگوں نے چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔ (عَزَمُوا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَزَمَ۔

۲۲۸ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ :۔ وہ عورتیں انتظار میں رہیں اپنے آپ کو۔

وہ عورتیں اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں۔ (يَتَرَبَّصْنَ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب۔ مصدر تَرَبَّصَ کے معنی انتظار کرنا۔

۲۲۸ ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ :۔ تین حیض۔ (قُرُوءٌ) کا واحد قُرْءٌ، قُرْءٌ کے معنی حیض کے بھی ہیں

اور طہر کے بھی ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں حیض کے معنی مراد ہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں طہر کے معنی مراد ہیں۔

۲۲۸ فِيْ اَرْحَامِهِنَّ :۔ ان کے رحموں میں۔ (اَرْحَامٌ) کا واحد (رَحِمٌ) معنی بچہ دانی

(هِنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب کا مرجع نِسَاءً ہے۔

۲۲۸ بُعُولَتُهُنَّ :۔ ان کے شوہر۔ ان کے خاوند۔ (بُعُولَةٌ) کا واحد بُعْلٌ معنی شوہر۔

۲۲۸ دَرَجَةٌ :۔ فضیلت، فوقیت۔ جمع : دَرَجَاتٌ۔

۲۲۸ عَزِيزٌ :۔ بہت زبردست، بہت غالب۔ بہت عزت والا۔ عزیز ایسی ذات کو کہتے

ہیں جو سب پر غالب ہو، کسی سے مغلوب نہ ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ عِزَّةٌ سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب

سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲۸ حَكِيمٌ :۔ بہت حکمت والا، بہت تدبیر والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں

میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر کام حکمت کے مطابق ہوتا ہے۔ انسانوں کی سمجھ میں وہ

حکمت آئے یا نہ آئے۔ حِكْمَةٌ سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر ہے۔

باب کرم سے استعمال ہوتا ہے

۲۲۹ الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ :۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔

آیت نمبر (طلاق) باب نصر سے مصدر ہے۔ اس کے مستنی بیوی کو نکاح سے جدا کر دینا۔ یہاں طلاق سے مراد طلاق رجعی ہے۔ طلاق رجعی اس طلاق کو کہتے ہیں جس میں طلاق دینے کے بعد عدت کے اندر شوہر کے لئے بیوی سے رجعت کرنا درست ہو۔ رجعت قول سے بھی ہو سکتی ہے اور فعل سے بھی ہو سکتی ہے۔ رجعت قولی یہ ہے کہ بیوی سے کہہ دے کہ میں نے تجھ سے رجعت کر لی۔ اور رجعت فعلی تقبیل اور جماع کے ذریعہ ہو جاتی ہے۔ صریح لفظ میں ایک یا دو مرتبہ طلاق دینے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ مَوْتَانِ تَنْثِيہ ہے اس کا واحد: مَوْتَةٌ ہے۔ اس کے معنی (مرتبہ)

۲۲۹ اِمْسَاكٌ: روکنا، باب افعال سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ (مَسَكَ) ہے یہاں (اِمْسَاكٌ) سے مراد دو مرتبہ طلاق کے بعد عدت کے اندر رجعت کر کے بیوی کو روک لینا ہے۔

۲۲۹ تَسْرِيحٌ: چھوڑ دینا۔ (تَسْرِيحٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ (سَرَحَ) ہے۔ یہاں تَسْرِيحٌ یعنی چھوڑ دینے سے مراد ایک یا دو طلاق رجعی کے بعد بیوی سے عدت کے اندر رجعت نہ کرنا اور اسی حالت میں بیوی کو چھوڑ دینا ہے، طلاق رجعی کے بعد عدت کے اندر رجعت نہ کرنے سے طلاق بائن واقع ہو جاتی ہے اور نکاح پورے طریقہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ پھر رجعت کرنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔

۲۲۹ فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ: اس (مال) میں جس کو دے کر عورت اپنی جان چھڑائے۔ یعنی اگر عورت طلاق لینے کے لئے مال دے کر خلع کرنا چاہے تو عورت کے مال دینے اور شوہر کے مال لینے میں کوئی گناہ نہیں اس شرط کے ساتھ کہ وہ مال مہر سے زیادہ نہ ہو۔ (افْتَدَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر افْتِدَاءٌ، اس کا مادہ: فَدَى ہے۔

۲۲۹ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ: یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں۔ یہ خدائی ضابطے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں۔ حُدُودٌ کا واحد: حَدٌّ ہے۔

آیت نمبر ۲۲۹

لَا تَعْتَدُوا هَآءِ: تم لوگ ان (احکام) سے تجاوز نہ کرو۔ تجاوز کرنے سے مراد اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی اور مخالفت کرنا ہے۔ (لَا تَعْتَدُوا) باب افتعال سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اعتدو آء۔ اس کا مادہ عدو ہے۔

۲۲۹

مَنْ يَتَعَدَّ: جو شخص تجاوز کرے گا۔ (يَتَعَدَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تعددی اس کا مادہ عدو ہے۔ (يَتَعَدَّ) اصل میں يَتَعَدَّى ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء گر گئی۔ يَتَعَدَّ ہو گیا۔

۲۳۱

بَلَّغْنَ أَجَلَهُنَّ: وہ عورتیں اپنی عدت کو پہنچ جائیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی عدت گزرنے کے قریب ہو جائے۔ (بَلَّغْنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر بَلَّغْنَ أَجَلُ کے معنی عدت۔ وقت، مدت۔ جمع آجال۔ (بَلَّغْنَ أَجَلَهُنَّ) شرط پر ہلکے سے فعل مضارع کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۳۱

لَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا: تم ان کو تکلیف پہنچانے کی غرض سے مت روکو۔ تم ان کو تکلیف پہنچانے کے لئے مت روکو۔ (لَا تُمْسِكُوهُنَّ) باب افعال سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اُمْسَاكُ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ (ضِرَارًا) باب مفاعلة کا مصدر ہے۔ باب مفاعلة کا مصدر مفاعلة اور فِعال دونوں وزن پر آتا ہے۔ ضِرَارًا مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۳۱

لَا تَنْخَضُوا آیت اللہِ هُزُوا: اللہ تعالیٰ کے احکام کو کھیل مت بناؤ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی ہنسی مت اڑاؤ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت نہ کرو (تفسیر جلالین) (لَا تَنْخَضُوا) باب افتعال سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر انخاض۔ اس کا مادہ انخذ ہے۔ آیات کا واحد آية۔ آیات کے معنی دلائل، نشانیاں، احکام۔ (هُزُوا) مصدر ہے جو اسم مفعول یعنی مَهْزُؤ کے معنی میں ہے۔

۲۳۲

بَلَّغْنَ أَجَلَهُنَّ: وہ عورتیں اپنی عدت کو پہنچ جائیں۔ یہاں مراد یہ ہے کہ ان کی عدت ختم ہو جائے۔ اور اس سے پہلی آیت (۲۳۱) میں بَلَّغْنَ أَجَلَهُنَّ سے مراد یہ

آیت نمبر ہے کہ ان کی عدت ختم ہونے کے قریب ہو جائے (تفسیر بیضاوی و تفسیر جلالین) (بَلَّغْنِ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر بَلَّوْغٌ. أَجَلَ کے معنی مدت، وقت، عدت۔ جمع: آجَالٌ. بَلَّغْنِ أَجَلَهُنَّ شرط پر عطف ہے۔ اِذَا شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۳۲ لَا تَعْضَلُوهُنَّ : تم لوگ ان (عورتوں) کو نہ روکو۔ (لَا تَعْضَلُوهُنَّ) باب نصر سے فعل مضارع، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَضَلَ. (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ اول ہے اس کا مفعول ثانی اَنْ يَنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ ہے۔

۲۳۳ الْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ : مائیں دودھ پلائیں۔ (يُرْضِعْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اَرْضَاعٌ. وَالِدَاتُ کا واحد: وَالِدَةٌ. کے معنی ماں۔ يُرْضِعْنَ فعل مضارع معروف (لِيُرْضِعْنَ) فعل امر کے معنی میں ہے (تفسیر جلالین) یعنی لفظ کے اعتبار سے جملہ خبریہ اور معنی کے اعتبار سے جملہ انشائیہ ہے۔

۲۳۴ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ : پورے دو سال۔ (حَوْلَيْنِ) حَوْل کا تثنیہ ہے۔ اس کے معنی سال کے ہیں۔ حَوْل کی جمع: اَحْوَالٌ ہے۔ کَامِلَيْنِ یہ حَوْلَيْنِ کی صفت ہے جو تاکید کے واسطے لائی گئی ہے۔

۲۳۵ الْمَوْلُودُ لَهُ : وہ شخص جس کا بچہ ہے مولود لہ سے مراد باپ ہے۔ (الْمَوْلُودُ) وَلَادَةٌ سے اسم مفعول ہے اور باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳۶ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ : ان (ماؤں) کا کھانا اور ان کا کپڑا۔ رِزْق کے معنی کھانا۔ روزی۔ جمع: اَرْزَاقٌ. كِسْوَةٌ کپڑا، لباس۔ جمع: كِسَى. (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب ہے اس کا مرجع (الْوَالِدَاتُ) ہے۔

۲۳۷ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا : کسی ماں کو تکلیف نہ پہنچانا چاہئے اس کے بچے کی وجہ سے۔ (لَا تُضَارَّ) باب مفاعلة سے فعل مضارع، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر

آیت نہر مُضَارَّةٌ و ضَرَارٌ۔ یہ فعل نہیں ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ پہلی ذمہ کو

او غام کی وجہ سے ساکن کر دیا گیا اور دوسری راء لائے نہیں کی وجہ سے ساکن ہو گئی۔

اجتماع ساکنین کی وجہ سے آخر میں فتح دے دیا گیا جو سب سے آسان حرکت ہے۔

۲۳۳ عَلٰی الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ :۔ وارث پر اس کے مثل ہے۔ جس طریقہ سے

دودھ پلانے والی عورت کا کھانا اور کپڑا باپ کے ذمہ ہے۔ اسی طرح اگر باپ زندہ نہ

ہو، تو بچے کا جو وارث ہو اس کے ذمہ دودھ پلانے والی عورت کا کھانا اور کپڑا ہے۔ یعنی

اگر بچہ مر جائے، اور اس کا مال ہو تو جو لوگ اس کے مال کے وارث ہوں گے۔ وہی لوگ

باپ کے نہ ہونے کی حالت میں بچے کے نفقہ کے ذمہ دار ہوں گے اور اگر کئی وارث

ہوں تو ہر ایک پر میراث کی مقدار کے مطابق ذمہ داری عائد ہوگی۔ (وارث) اسم فاعل

صیغہ واحد مذکر باب ضرب سے مصدر وراثۃ۔ وارث کی جمع وراثۃ اور وراثۃ ہے۔

۲۳۴ اِنْ اَرَادَا فِصَالًا :۔ اگر وہ دونوں (مال باپ) دودھ چھڑانے کا ارادہ کریں۔

(اراداً) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر ارادة۔

فِصَالٌ کے معنی دودھ چھڑانا۔ باب مفاعلة کا مصدر ہے اس کا مادہ فِصَلَ ہے۔

۲۳۵ اِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا :۔ اگر تم دودھ پلوانا چاہو۔ (اَرَدْتُمْ) باب افعال

سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ارادة۔ (تَسْتَرْضِعُوْا) باب استفعال

سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، (اَنْ) ناصبہ کی بنا پر آخر سے نون

اعرابی کر گیا ہے۔ اس کا مصدر اَسْتَرْضَعَ اور مادہ وَضَعَ ہے۔

۲۳۶ اِذَا سَلَّمْتُمْ :۔ جب تم حوالے کر دو۔ (سَلَّمْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی

معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسَلَّمَ۔

۲۳۷ اَلَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ :۔ جو لوگ وفات پا جائیں۔ (يُتَوَفَّوْنَ) باب تفعیل سے فعل

مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَفَّى۔

۲۳۸ يَذْرُوْنَ اَزْوَاجًا :۔ وہ بیویوں کو چھوڑ جائیں۔ (يَذْرُوْنَ) باب سمع سے فعل

آیت نمبر ۲۳۷ یَغْفُونَ :- وہ عورتیں معاف کر دیں۔ (یَغْفُونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر عَفُو۔ معنی معاف کرنا۔ اگر بیوی خوش دلی سے مہر معاف کر دے تو شوہر کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گا۔

۲۳۷ یَغْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عَقْدَةُ النِّكَاحِ :- وہ شخص رعایت کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کا تعلق ہے۔ وہ شخص معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گره ہے۔ جس کے ہاتھ میں نکاح کا تعلق رکھنا اور توڑنا ہے اس سے مراد شوہر ہے۔ اس کی تفسیر خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے: وَلِيُّ عَقْدَةِ النِّكَاحِ الزَّوْجُ (معارف القرآن بحوالہ دار قطنی و قرطبی) شوہر کے معاف کرنے کا مطلب رعایت کرنا ہے۔ یعنی مذکورہ صورت میں بیوی آدھے مہر کی مستحق ہے اگر شوہر رعایت کر کے پورا مہر دیدے۔ تو بیوی پورے مہر کی مالک ہو جائے گی۔ عَقْدَةُ النِّكَاحِ کے معنی نکاح کی گره اور اس سے مراد نکاح کا تعلق ہے (بیان القرآن) عَقْدَةُ کی جمع: عَقَدٌ ہے۔

۲۳۷ لَا تَنسُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ :- تم لوگ آپس میں احسان کرنے کو نہ بھولو۔ تم لوگ آپس میں احسان کرنے سے غفلت مت کرو۔ (لَا تَنسُوا) باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَسِيَ (بھولنا)۔

۲۳۸ بَصِيرٌ :- بہت دیکھنے والا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ بَصَرٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳۸ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ :- تم لوگ سب نمازوں کی پابندی کرو۔ (حَافِظُوا) باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَافِظَةٌ۔ صَلَوَاتُ کا واحد: (صَلَاةٌ) معنی نماز۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے۔ پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی

آیت نمبر مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر (وَزَرَ) ہے۔ اَزْوَاجُ کے معنی شوہر اور بیوی۔ یہ لفظ تضداد میں سے ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں اَزْوَاج سے بیویاں مراد ہیں۔

۲۳۵ عَوَّضْتُمْ : تم نے اشارہ میں کہا۔ (عَوَّضْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْوِضُ معنی اشارہ میں کوئی بات کہنا

۲۳۵ خُطْبَةُ النِّسَاءِ : عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا۔ خُطِبَ يَخْطُبُ خُطْبًا وَخُطْبَةً (باب نصر) نکاح کا پیغام دینا۔ (نِسَاءً) کا واحد امْرَأَةٌ ہے (خلاف قیاس)

۲۳۵ اَكْنَنْتُمْ فِيْ اَنْفُسِكُمْ : تم نے اپنے دلوں میں پوشیدہ رکھا۔ (اَكْنَنْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَكْنَانٌ معنی چھپانا، پوشیدہ رکھنا۔

۲۳۵ لَا تَوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا : تم ان سے نکاح کا وعدہ مت کرو۔ (لَا تَوَاعِدُوا) باب مفاعلة سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَاعَدَةٌ۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ (سِرًّا) کے معنی مجید اور راز کے ہیں۔ جمع اسْرَارٌ۔ یہاں سِرًّا سے مراد نکاح ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور تفسیر جلالین)

۲۳۵ لَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ : تم (فی الحال) تعلق نکاح کا ارادہ مت کرو۔ (لَا تَعْزِمُوا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر عَزَمَ۔ (عُقْدَةٌ) کے معنی (گرہ) کے ہیں جمع عُقَدٌ۔ یہاں پر عُقْدَةٌ سے مراد تعلق نکاح ہے۔ (بیان القرآن)

۲۳۵ حَتّٰی يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهُ : یہاں تک کہ عدت اپنے مقررہ وقت کو پہنچ جائے۔ یعنی عدت ختم ہو جائے۔ (يَبْلُغُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يَبْلُوْغُ۔ یہاں الکتاب سے مراد عدت ہے۔ یعنی عدت وفات جو چار مہینہ دس دن ہے۔ الْكِتٰبُ اِی الْعِدَّةُ (تفسیر مظہری) اَجَلٌ کے معنی وقت، مدت، عدت جمع اَاجَالٌ

۲۳۶ لَمْ تَمْسُوْهُنَّ : تم نے ان سے جناس نہیں کیا۔ (لَمْ

آیت نمبر تَمَسُّوْهُنَّ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائبہ،

مصدر مَسَّ۔ یہاں مَسَّ سے مراد جماع کرنا ہے۔ لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ ای لَمْ

تُجَامِعُوْهُنَّ (تفسیر بیضاوی و تفسیر مظہری) (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائبہ مفعول بہ ہے۔

۲۳۶ تَفَرِّضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً : تم نے ان کے لئے مہر مقرر نہیں کیا۔ اس کا عطف

لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ پر ہے۔ اس لئے یہاں پر (لَمْ) مقدر ہے اور ماضی منفی کا ترجمہ کیا گیا

ہے۔ (لَمْ تَفَرِّضُوا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم صیغہ جمع

مذکر حاضر، مصدر فَرَضَ۔ اس کے معنی مقرر کرنا۔ فَرِيضَةً کے معنی مقرر کیا ہوا۔ یہ

اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہاں

فَرِيضَةً سے مراد مہر ہے ہے (تفسیر جلالین)

۲۳۶ مَتَّعُوْهُنَّ : تم ان کو خرچ دو۔ تم ان کو فائدہ پہنچاؤ۔ یعنی جس عورت سے نہ صحبت

ہوئی ہو اور نہ اس کا مہر مقرر ہو، ایسی حالت میں اس کو طلاق دی گئی تو مرد پر واجب

۲۳۶ ہے کہ اس عورت کو کچھ مال دے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی

مقدار کم از کم ایک جوڑا کپڑا ہے۔ مالدار پر اس کی حیثیت کے مطابق اور تنگ دست

پر اس کی حیثیت کے مطابق ہے۔ (مَتَّعُوا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

حاضر، مصدر تَمَتَّعَ۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائبہ مفعول بہ ہے۔

۲۳۶ الْمُوسِعَ : صاحب وسعت، مالدار۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر،

مصدر اِيسَاعَ اور مادہ وُسِعَ۔ ہے۔

۲۳۶ الْمُقْتِرَ : تنگ دست، غریب۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر

اِقتَارَ اور مادہ قَتَرَ۔ ہے۔

۲۳۷ قَدْرُهُ : اس کی مقدار، اس کی حیثیت، اس کی گنجائش۔ (قَدْرُ) مضاف اور (هُ) ضمیر

مضاف الیہ ہے اور قَدْرُهُ کا لفظ یہاں پر دو مرتبہ استعمال کیا گیا ہے پہلے میں (هُ)

ضمیر کا مرجع الْمُوسِعَ ہے اور دوسرے میں (هُ) ضمیر کا مرجع (الْمُقْتِرُ) ہے۔

آیت نہر نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

۲۳۸ الصَّلَاةُ الْوُسْطَىٰ :۔ درمیان والی نماز۔ بیچ والی نماز۔ درمیانی نماز کی تفسیر میں

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے مختلف اقوال ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک نماز فجر اور

بعض کے نزدیک نماز ظہر اور بعض کے نزدیک نماز مغرب مراد ہے۔ اور اس سلسلے میں

سب سے رائج قول یہ ہے کہ درمیانی نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔ (تفسیر مظہری)

(صَلَاة) کے معنی نماز جمع: صَلَوَاتُ (وُسْطَى) اَوْسَطُ کی مؤنث ہے معنی

درمیان والی۔

۲۳۸ قَتِيبَيْنِ :۔ فرمانبرداری کرنے والے۔ حدیث شریف میں ہے کہ قرآن کریم میں ہر قنوت

فرمانبرداری کے معنی میں ہے۔ (امام احمد بن حنبل وغیرہ نے یہ روایت ذکر کی ہے) قَتِيبَيْنِ کا دوسرا

ترجمہ خاموش رہنے والے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے ہم لوگ نماز میں بات

چیت کر لیتے تھے۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ تو ہم لوگوں کو نماز میں بات

چیت کرنے سے منع کر دیا گیا اور خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔ بخاری اور مسلم نے یہ

روایت ذکر کی ہے۔ (تفسیر جلالین) قَتِيبَيْنِ حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔ اس کا

واحد: قَاتِلٌ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر قَتَوْتُ معنی فرمانبرداری کرنا۔

۲۳۹ رَجَالًا :۔ پیدل چلنے والے۔ (رَجَالٌ) کا واحد: رَجُلٌ باب جمع سے اسم فاعل

واحد مذکر ہے۔ (رَجَالًا) حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۳۹ رُكْبَانًا :۔ سوار ہونے والے۔ اس کا واحد: رَاكِبٌ باب جمع سے اسم فاعل واحد

مذکر (رُكْبَانًا) حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۴۰ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرِ اخْرَاجٍ :۔ ایک سال تک فائدہ پہنچانا بغیر نکالے

ہوئے۔ ایک سال تک خرچ دینا بغیر نکالے ہوئے۔ ابتدائے اسلام میں عدت وقات

ایک سال تھی۔ اس لئے شریعت کی طرف سے مردوں کو حکم دیا گیا تھا کہ مرنے کے وقت

آیت نمبر وصیت کر جائیں کہ میرے مال سے بیوی کو ایک سال تک نان و نفقہ دیا جائے۔ اور سال بھر تک میرے گھر میں ان کو رہنے کا حق دیا جائے۔ پھر بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔
مَتَاع کے معنی فائدہ پہنچانا مراد کھانا اور کپڑا دینا۔ حَوْل کے معنی سال۔ جمع: اَحْوَال
۔ غَيْرِ اَحْوَالِج حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۳۰ عَزِيزٌ حَكِيمٌ :- بہت زبردست۔ بہت حکمت والا۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ عِزَّة اور حِکْمَة سے فَعِيل کے وزن پر مبالغہ کے صیغہ ہیں۔ لفظ عِزَّة باب ضرب اور حِکْمَة باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۳۱ لِلْمُطَلَّاتِ مَتَاعٌ :- طلاق دی ہوئی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ہے۔

طلاق دی ہوئی عورتوں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ اس آیت کریمہ میں مطلقہ عورتوں کو فائدہ پہنچانے کا حکم ہے۔ مطلقہ عورتوں کی چار صورتیں ہیں: (۱) جس کو صحبت یا خلوت سے پہلے طلاق ہو گئی ہو اور مہر مقرر نہ ہو اس کا حکم یہ ہے کہ ایک جوڑا کپڑا دیا جائے۔ (۲) جس کو صحبت یا خلوت سے پہلے طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو آدھا مہر دیا جائے۔ (۳) جس کو صحبت یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر ہو اس کا حکم یہ ہے کہ پورا مہر دیا جائے۔ (۴) جس کو صحبت یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور مہر مقرر نہ ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو مہر مثل دیا جائے۔ (تفخیص از معارف القرآن)

۲۳۲ اَلَمْ تَرَ :- کیا آپ نے دیکھا نہیں۔ اس آیت کریمہ میں بنی اسرائیل کی ایک قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ واقعہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہزاروں برس پہلے کا ہے۔ جس کو دیکھنے کا کوئی تصور نہیں ہو سکتا۔ تو یہاں اَلَمْ تَرَ فرمانے کا کیا مطلب ہے؟ اس کے بارے میں حضرات مفسرین نے فرمایا کہ ایسی جگہوں میں روایت سے روایت قلبی مراد ہوتی ہے۔ اور روایت قلبی کے معنی (علم) کے ہیں۔ یعنی ایسے مواقع میں (اَلَمْ تَرَ) اَلَمْ تَعْلَمْ کے معنی میں ہوتا ہے۔ (معارف القرآن)

آیت نمبر (الْم تَر) (۱) ہمزہ استنہام تعجب اور تشویق کے لئے ہے۔ (لَمْ تَر) فعل مضارع معروف، نفی جحد یہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب فتح سے مصدر رؤیۃ ہے۔

۲۳۳ ھُمْ الْوَق :۔ وہ لوگ ہزاروں تھے۔ (الْوَق) کا واحد: أَلْف۔ بعض حضرات نے کہا کہ وہ لوگ دس ہزار تھے۔ بعض نے کہا تیس ہزار تھے۔ اور بعض نے کہا ستر ہزار تھے (تفسیر بیضاوی)

۲۳۳ حَذَرَ الْمَوْت :۔ موت کے ڈر سے۔ یہ مفعول لہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۳۳ مَوْتُوا :۔ (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) تم لوگ مر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے حکم فرماتے ہی

وہ تمام لوگ مر گئے اور آٹھ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک ان کے اوپر موت طاری رہی

(تفسیر جلالین) (مَوْتُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَوْتُت۔

۲۳۳ أَحْيَاهُمْ :۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ فرمادیا۔ یعنی ان کے نبی حضرت حزقیل علیہ السلام

کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دوبارہ زندگی عطا فرمادی (تفسیر جلالین)

(أَحْيَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر أَحْيَاء۔

یہ اصل میں أَحْيَا ہے۔ آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۳۵ يُقْرِضُ اللَّهُ قَرْضًا حَسَنًا :۔ وہ اللہ تعالیٰ کو اچھے طور پر قرض دے گا۔

قرض دینے سے مراد اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا ہے۔ (تفسیر جلالین) اور

قرض حسن یعنی اچھے طور پر قرض دینے کا مطلب (خلال مال سے) اخلاص اور خوش

دلی کے ساتھ خرچ کرنا ہے۔ (تفسیر جلالین)

(يُقْرِضُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر

اِقْرَاض (قَرْضًا حَسَنًا) موصوف اور صفت مل کر مفعول مطلق ہے۔

۲۳۵ يُضْعِفُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً :۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کو بڑھا کر بہت جھے کرویں

گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھا دیں گے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کو بہت

زیادہ ثواب عنایت فرمائیں گے۔ (يُضَاعِفُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع

آیت ہر معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مضارع غفّ (أَضْعَافُ) کا واحد: ضِعْفٌ کے معنی مثل اور دو گنا۔ أَضْعَافُ کے معنی کئی گنا اور کئی مثل۔

۲۳۵ اللّٰهُ يَقْبِضُ :- اللہ تعالیٰ تنگی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کمی کرتے ہیں۔ (يَقْبِضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يقْبِضُ۔

۲۳۵ يَبْطِطُ :- اللہ تعالیٰ کشادگی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فراخی کرتے ہیں۔ (باب نصر) سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يَبْطِطُ۔

۲۳۵ الْمَلَأَ :- جماعت۔ سرداران قوم۔ اشراف قوم۔ (الْمَلَأَ) اسم جمع ہے۔ لفظ کے اعتبار سے اس کا کوئی واحد نہیں ہے۔ اس کی جمع أَهْلَاءُ۔

۲۳۶ قَالُوا لَنَبِيِّ لَّهُمْ :- ان لوگوں نے اپنے نبی (علیہ السلام) سے کہا۔ یہاں نبی سے مراد حضرت شمویل علیہ السلام ہیں (تفسیر جلالین) بعض مفسرین نے اس زمانہ کے نبی علیہ السلام کا نام اشموویل لکھا ہے۔

۲۳۶ اِبْعَثْ لَنَا مَلِكًا :- آپ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر فرما دیجئے۔ یہاں بادشاہ سے مراد حضرت طالوت ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ مقرر فرمایا تھا۔ (اِبْعَثْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر يَبْعَثُ۔ مَلِكٌ کے معنی بادشاہ جمع: مُلُوكٌ۔

۲۳۶ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اٰبْنَا نَنَا :- حالاں کہ ہم لوگ نکال دیئے گئے اپنے گھروں اور اپنے بیٹوں سے۔ حالاں کہ ہم لوگ اپنے گھروں اور اپنے فرزندوں سے جدا کر دیئے گئے۔ گھروں سے نکال دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی کچھ بستیوں پر کافروں نے قبضہ کر کے ان کو گھروں سے نکال دیا۔ اور بیٹوں سے نکال دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ کافروں نے ان کے بیٹوں میں سے کچھ کو قید کر لیا اور کچھ کو قتل کر دیا۔ (قَدْ اُخْرِجْنَا) باب افعال سے فعل ماضی قریب مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر اُخْرِجَ۔ (دِيَارٌ) کا واحد دَارٌ کے معنی گھر۔ (اٰبْنَا) کا واحد اَبْنٌ کے معنی بیٹا۔

۲۳۶ تَوَلَّوْا :- ان لوگوں نے اعراض کیا۔ ان لوگوں نے منہ موڑ لیا۔ (باب تفاعل) سے

آیت نبر فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلَّى.

۲۳۶ عَلِيمٌ۔ بہت زیادہ جاننے والا۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ عَلِمَ

مصدر سے فَعِيلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳۷ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے طالوت کو

بادشاہ مقرر فرمایا ہے۔ (قَدْ بَعَثَ) باب فتح سے فعل ماضی قریب معروف، صیغہ

واحد مذکر غائب، مصدر بَعَثَ، مَلِكٌ کے معنی بادشاہ جمع: مُلُوكٌ، (طَالُوت)

طالوت ایک مومن بادشاہ کا نام ہے۔ لفظ طالوت علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر

منصرف ہے۔ حضرت شمویل علیہ السلام کے زمانہ میں جب ایک جالوت نامی کافر

بادشاہ بنی اسرائیل پر مسلط ہو گیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ

مقرر فرمایا۔ یہ مالی اعتبار سے غریب تھے۔ لیکن علمی اور جسمانی اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے

ان کو بہت فوقیت عطا فرمائی تھی اور تمام بنی اسرائیل میں بڑی امتیازی حیثیت کے

مالک تھے۔ حضرت طالوت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: زَادَهُ

بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ بنی اسرائیل نے شروع میں ان کی بادشاہت کے

بارے میں اختلاف کیا۔ پھر دلیل کے ظاہر ہونے کے بعد ان کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔

اور ان کے ساتھ ہو کر کافر بادشاہ جالوت اور اس کی فوجوں کا مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے

حضرت طالوت اور ان کے ساتھیوں کو فتح عنایت فرمائی (تَلْخِصْ اَزْ قَامُوسِ الْقُرْآنِ)

۲۳۸ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کو منتخب فرمایا۔ (اصْطَفٰهُ) باب افتعال

سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اصْطَفَا۔ اس کا مادہ صَفَوَ ہے

(ف) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت طالوت ہیں۔

۲۳۹ اِنَّ اللّٰهَ يُؤْتِيْ مُلْكًا۔ اللہ تعالیٰ اپنی حکومت عطا فرماتے ہیں۔ (يُؤْتِيْ) باب افعال سے

فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيْتَا۔ مُلْكٌ کی جمع: اَمْلاَكٌ ہے۔

۲۴۰ وَاصْبِرْ۔ وسعت والا۔ وسعت دینے والا۔ وَسِعَ فَضْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی کے اسمائے حشری میں

آیت نمبر سے ہے۔ سَعَةً مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳۷ عَلِيمٌ :- بہت زیادہ جاننے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ عَلِمَ

مصدر سے فَعِيل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
۲۳۸ الثَّابُوتُ :- کے معنی صندوق اس کی جمع ثَوَابِیْتُ ہے۔ بنی اسرائیل کے پاس لکڑی

کا ایک صندوق تھا۔ جس پر سونے کا نقش و نگار تھا۔ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام

اور حضرت ہارون علیہ السلام کے کچھ تبرکات تھے۔ بنی اسرائیل اس صندوق کو لڑائی

میں آگے رکھتے تھے۔ اس صندوق کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو فتح عنایت فرماتے

تھے۔ جب بنی اسرائیل پر جالوت نامی کافر بادشاہ غالب آیا تو اس نے اس صندوق

پر قبضہ کر لیا۔ اور اس کو اپنے ساتھ لے گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جب وہ صندوق بنی

اسرائیل کے پاس پہنچانے کا ارادہ فرمایا۔ تو فرشتوں کو حکم فرمایا۔ انہوں نے وہاں

سے صندوق اٹھا کر حضرت طالوت کے پاس پہنچا دیا۔ حضرت طالوت کے پاس

اس صندوق کا پہنچنا ان کی بادشاہت کی نشانی تھی اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد

بنی اسرائیل نے حضرت طالوت کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا اور ان کی ماتحتی میں جالوت

اور اس کے لشکر سے مقابلہ کی تیاری شروع کر دی۔
۲۳۹ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ :- اللہ تعالیٰ ایک نہر کے ذریعہ تمہارا امتحان لیں گے۔ اللہ

تعالیٰ ایک نہر کے ذریعہ تمہاری آزمائش فرمائیں گے۔ آیت کریمہ میں جس نہر کا تذکرہ

کیا گیا ہے اس سے مراد وہ نہر ہے جو اردن اور فلسطین کے درمیان میں تھی۔ (تفسیر جلالین)

(مُبْتَلٰی) باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر ابتلاء، معنی امتحان لینا۔

آزمائش کرنا۔ اس کا مادہ بَلَوُ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مضاف الیہ مفعول بہ ہے۔

۲۴۰ مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ :- جو شخص اس کو نہ چکھے۔ جو شخص اس کو زبان پر بھی نہ رکھے۔

یعنی جو شخص ذرا بھی اس نہر کا پانی نہ پئے۔ (لَمْ يَطْعَمْ) باب سمع سے فعل مضارع

معروف، نفی، جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر طَعَّمَ معنی چکھنا (ہ) ضمیر واحد

آیت نمبر مذکور غائب مفعول ہے۔ اس کا مرجع ماء ہے۔

۲۴۹ من اغترف غُرْفَةً:۔ جو ایک چُلو پانی لے (یہ رخصت تھی) (اغترف) باب
الفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اغترف۔ غُرْفَةً کے
معنی چُلو جمع غُرَاف۔

۲۴۹ فِتْنَةٍ قَلِيلَةٍ:۔ تھوڑی جماعت۔ فِتْنَةٍ کے معنی جماعت۔ جمع: فِتَنَاتٌ۔
قَلِيلَةٍ کے معنی تھوڑی، جمع: قَلِيلَاتٌ اور قَلَائِلٌ۔

۲۵۰ لَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ:۔ جب وہ لوگ (ایمان والے) جالوت اور اس کی
فوجوں کے سامنے آ گئے۔ (بَرَزُوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،
مصدر بَرَزَ معنی میدان کی طرف نکلنا۔ (جَالُوتَ) ایک کافر بادشاہ کا نام ہے۔ لفظ
جالوت علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ جب بنی اسرائیل کے اعمال
زیادہ خراب ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر جالوت نامی کافر بادشاہ کو مسلط فرمادیا۔
اس نے بنی اسرائیل پر قتل و غارت اور لوٹ و مار کے ذریعہ بڑے مظالم کئے۔ پھر اللہ
تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی مدد فرمائی۔ اور مصائب و آلام سے نجات دلانے کیلئے طالوت
کو ان کا بادشاہ مقرر فرمایا۔ بنی اسرائیل نے شروع میں ان کی بادشاہت پر اعتراض کیا۔
پھر نشانی ظاہر ہونے کے بعد حضرت طالوت کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا اور ان کی قیادت میں
جالوت اور اس کی فوجوں کا مقابلہ کیا۔ اس وقت کے اسلامی لشکر میں حضرت داؤد علیہ
السلام بھی تھے۔ اس مقابلہ میں ظالم اور کافر بادشاہ جالوت کو حضرت داؤد علیہ السلام نے
قتل کر دیا۔ اس زمانہ کے نبی حضرت شمویل علیہ السلام تھے۔ ان کی وفات کے بعد اللہ
تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا۔

۲۵۰ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا:۔ آپ ہمارے اوپر استقامت نازل فرمائیے۔ آپ ہم کو صبر
عطا فرمادیجئے۔ (أَفْرِغْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر
إِفْرَغَ۔ معنی ڈالنا، بہانا۔ إِفْرَاغُ الصَّبْرِ علیہ (صبر عطا کرنا)

آیت نمبر ۲۵۱ هَزَمُوهُمْ بِأَذْنِ اللَّهِ - ان لوگوں (ایمان والوں) نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان لوگوں کو شکست دے دی۔ یعنی طالوت والوں نے جالوت والوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست دے دی۔ (هَزَمُوا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، ہیئت جمع مذکر غائب، مصدر هَزَمَ کے معنی شکست دینا۔ (هُمْ) ضمیر مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۲۵۱ قَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ :- داؤد (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کر دیا۔ (دَاوُدُ) حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی اور رسول ہیں۔ جب بنی اسرائیل پر جالوت نامی کافر بادشاہ مسلط ہو گیا تھا۔ جو بنی اسرائیل پر بہت ظلم و ستم کر رہا تھا۔ تو جالوت اور اسکی فوج سے مقابلہ آرائی کیلئے اللہ تعالیٰ نے طالوت کو بادشاہ مقرر فرمایا۔ بنی اسرائیل نے طالوت بادشاہ کی قیادت میں جالوت اور اس کی فوج کا مقابلہ کیا۔ اس وقت کے اسلامی لشکر میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے۔ اسی میدان مقابلہ میں حضرت داؤد علیہ السلام نے ظالم اور کافر بادشاہ جالوت کو قتل کر دیا۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے اس زمانہ کے نبی حضرت شمویل علیہ السلام تھے۔ جب حضرت شمویل علیہ السلام اور حضرت طالوت کی وفات ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت اور حکومت دونوں سے سرفراز فرمایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب زبور عطا فرمائی تھی۔ آپ زبور ایسی عمدہ آواز کے ساتھ پڑھتے تھے کہ ارد گرد کے پرندے اور پہاڑ آپ کے تابع ہو جاتے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے لوہے کو آپ کیلئے نرم فرما دیا تھا۔ جیسے چاہتے لوہے کو موڑتے اور اس سے زریں تیار کرتے تھے۔ ان تمام کاموں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عبادت کا پورا حق ادا فرماتے اور رات کا ایک بڑا حصہ شب بیداری میں گزارتے تھے اور ایک دن بیچ میں نوافل کر کے ہر دوسرے دن روزہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سب سے پسندیدہ روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔

جالوت کا تذکرہ آیت (۲۵۰) پارہ (۲) میں دیکھئے۔

پارہ (۲) مکمل ہو گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تِلْكَ الرُّسُلُ پاره (۳) سورۃ یقرہ

آیت نمبر

۲۵۳ تِلْكَ الرُّسُلُ :- یہ سب رسول۔ یہاں ”تِلْكَ“ اسم اشارہ ”ہذِہ“ کے معنی میں ہے۔

(تِلْكَ) اسم اشارہ واحد مؤنث بعید کے لئے ہے۔ اس کا مشار الیہ (الرُّسُلُ) ہے اس سے اشارہ رسولوں کی اس جماعت کی طرف ہے جس کا ذکر (انک لمن المرسلین) میں ہو چکا ہے (تفسیر مظہری) (الرُّسُلُ) جمع مکسر ہے۔ جو واحد مؤنث کے حکم میں ہے۔ اس کا واحد ”رَسُولٌ“ ہے۔ (رسول) ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔ رسول کا لفظ خاص اور نبی کا لفظ عام ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔ نبی وہ مبارک انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کیلئے مبعوث فرمایا ہو۔

۲۵۳ کَلَّمَ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا۔ (کَلَّمَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، ضیغہ واحد مکرغائب، مصدر تکلیم۔

۲۵۳ اٰتٰیْنَا :- ہم نے دیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، ضیغہ جمع متکلم، مصدر ایتاء۔ یہ اصل میں انتائی ہے۔ تاء سے پہلے والے حمزہ کو یا ء سے اور آخر کی یا ء کو حمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۵۳ عِیْسٰی بِنَ مَرْیَمَ :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پاره (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۲۵۳ اٰیْدُنَا :- ہم نے ان کی (عیسیٰ علیہ السلام کی) تائید فرمائی۔ ہم نے ان کی (عیسیٰ علیہ

السلام کی) مدد فرمائی۔ (اٰیْدُنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، ضیغہ جمع متکلم، مصدر

تَالٰیْدٌ (۵) ضمیر واحد مکرغائب مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر ۲۵۳ رُوحُ الْقُدُس :- پاکیزہ روح۔ مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ رُوح کی جمع: أرواح۔ (الْقُدُس) مقدس کے معنی میں ہے۔

۲۵۳ الیْسِت :- واضح دلائل، واضح نشانیاں۔ اس کا واحد: بَیِّنَةٌ ہے۔

۲۵۴ انْفِقُوا :- تم لوگ خرچ کرو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر انْفَاق۔

۲۵۴ رَزَقْنٰكُمْ :- ہم نے تم کو دیا۔ (رَزَقًا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَزَقَ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۵۴ خُلَّةٌ :- دوستی۔ یہ لفظ دوست کے معنی میں واحد تشبیہ جمع مذکر اور مؤنث سب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۴ شَفَاعَةٌ :- سفارش۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی سفارش کرنا۔

۲۵۵ الْحَیُّ :- زندہ۔ ہمیشہ رہنے والا۔ حَیَاةٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۵ الْقِیُّوْمُ :- بہت قائم رکھنے والا۔ بہت سنبھالنے والا۔ قِیَامٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۵ مِیْنَةٌ :- کے معنی اونگھ۔ باب سمع کا مصدر ہے معنی اونگھنا۔ اس کا مادہ وَسَنٌ ہے۔

۲۵۵ یَشْفَعُ :- وہ سفارش کرتا ہے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَفَاعَةٌ۔

۲۵۵ لَا یُحِیْطُوْنَ :- وہ لوگ احاطہ نہیں کر سکتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر احاطَ۔

۲۵۵ وَبِیْنِ کُورَیْسِیْنِ :- اس کی (اللہ تعالیٰ کی) کرسی وسیع ہے۔ (سب آسمانوں اور زمین کو) یعنی اللہ تعالیٰ کی کرسی اتنی بڑی ہے کہ اس نے تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے۔

(بیان القرآن) علامہ سیوطی نے کرسی کا مطلب بیان کرتے ہوئے تین اقوال ذکر کئے ہیں:

(۱) بعض مفسرین نے کہا کہ کرسی سے مراد "علم" ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا علم آسمانوں اور زمینوں

آیت نمبر اور ان کے اندر پائی جانے والی تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

(۲) بعض مفسرین نے کہا کہ کرسی سے مراد ”حکومت“ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی حکومت آسمانوں اور

زمینوں اور ان میں پائی جانے والی تمام چیزوں پر قائم و دائم ہے۔

(۳) بعض مفسرین نے کہا کہ کرسی سے مراد بعینہ کرسی ہے۔ (لیکن اس کی حقیقت کا ادراک

مقتل انسانی سے بالاتر ہے) حدیث شریف میں ہے کہ ساتوں آسمان اللہ تعالیٰ کی کرسی کے

مقابلہ میں ایسے ہیں جیسے سات درہم کسی ڈھال میں ڈال دیئے جائیں (تفسیر جلالین)

۲۵۵ لَا يُؤَدُّهُ حِفْظُهُمَا:۔ آسمان اور زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو تحکاتی نہیں ہے۔

آسمان اور زمین کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو گراں نہیں گزرتی ہے۔ (لَا يُؤَدُّ) باب نصر سے فعل

مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر (أَوَدَّ) ہے۔

۲۵۵ الْعَلِيِّ:۔ بہت عالی شان۔ بہت بلند مرتبہ والا۔ عَلُوٌّ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۵ الْعَظِيمُ:۔ بہت عظیم الشان۔ بہت عظمت والا۔ عَظَمَ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ اللہ

تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵۶ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ:۔ ہدایت گمراہی سے جدا ہو گئی۔ ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو گئی۔

(تَبَيَّنَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَيَّنَ (الرُّشْدُ)

کے معنی ہدایت۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی ہدایت پانا۔

۲۵۶ الطَّاغُوتُ:۔ سرکش، باغی۔ حد سے تجاوز کرنے والا۔ مراد شیطان ہے۔

۲۵۶ اسْتَمْسَكَ:۔ اس نے تھام لیا۔ اس نے پکڑ لیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اسْتَمْسَكَ۔

۲۵۶ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى:۔ بہت مضبوط حلقہ۔ (عُرْوَةٌ) کے معنی قابل اعتماد چیز۔ (وُثْقَى) کے

معنی بہت مضبوط۔ فُعْلَى کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے۔ مضبوط حلقہ پکڑنے سے

مراد دین اسلام کو اختیار کرنا ہے۔

(باب انفعال) سے مصدر ہے۔

۲۵۶ انْقِصَامٌ: ٹوٹنا۔

۲۵۷ الظُّلُمَاتُ: تاریکیاں، اندھیرے۔ اس کا واحد: ظُلُمَةٌ ہے۔ (النُّور) روشنی اس کی

جمع انوار۔ ظلمت اور نور کے سلسلے میں امامِ واقدی کا قول ہے کہ قرآن کریم میں جہاں بھی

ظلمت اور نور کا ذکر ہے، اس سے مراد کفر اور ایمان ہیں۔ سورہ انعام اس ضابطہ سے متشبی

ہے۔ وہاں (جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورِ) سے مراد رات اور دن ہیں (تفسیر مظہری)

۲۵۸ بُهِتَ: وہ ہکا بکا رہ گیا۔ وہ حیران رہ گیا۔ باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر

غائب، مصدر بُهِتَ ہے۔

۲۵۹ كَالَّذِي هُوَ: وہ شخص جو گزرے۔ بقول علامہ سیوطی اس کے شروع میں لفظ كاف زائد

ہے۔ (الذی) اسم موصول اور (مَرَّ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، اس کا

مصدر مَرُورٌ ہے۔ یہ فعل ماضی اسم موصول کا صلبہ ہے۔ روح المعانی میں بروایت حضرت علی

رضی اللہ عنہ نقل کیا گیا ہے کہ یہاں گزرنے والے سے مراد حضرت عزیر علیہ السلام ہیں۔

۲۵۹ قَرْيَةٍ: آبادی، بستی۔ یہاں اس بستی سے مراد شہر بیت المقدس ہے۔ (تفسیر جلالین)

قَرْيَةٍ کی جمع: قُرَى

۲۵۹ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا: (وہ بستی) اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھی۔ یعنی اس بستی کے

مکانات کی پہلے چھتیں گریں، پھر ان پر دیواریں گر گئیں۔ مراد یہ ہے کہ وہ بستی بالکل ویران

ہو گئی تھی وہاں کے سب آدمی مر گئے تھے۔ (خَاوِيَةٌ) خَوَاءٌ مصدر سے اسم فاعل مؤنث

ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (عُرُوشٌ) کا واحد عَرْشٌ معنی چیت۔ (ہا)

ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع قَرْيَةٍ ہے۔

۲۵۹ بَعَثَهُ اللَّهُ: اللہ تعالیٰ نے ان کو (حضرت عزیر علیہ السلام کو) دوبارہ زندہ فرمایا۔ (بَعَثَ)

باب فتح سے فعل ماضی معروف، واحد مذکر غائب، مصدر بَعَثَ ہے۔

۲۵۹ لَمْ يَتَسَنَّهْ: وہ سزاگلا نہیں، وہ خراب نہیں ہوا۔ وہ بد بودار نہیں ہوا۔ باب تفعیل سے فعل

مضارع معروف، واحد مذکر غائب، نفی جید، مصدر تَسَنَّهَ ہے۔

آیت نمبر ۲۵۹ کَيْفَ نُنشِزُهَا: ہم کیسے ان (ہڈیوں) کو جوڑ دیتے ہیں۔ (کَيْفَ) اسم استفہام ہے۔
 (نُنشِزُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، جمع متکلم، مصدر انشاز ہے۔ (ہا) ضمیر
 واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع (العظام) ہے۔

۲۵۹ نَكْشُوْهَا لَحْمًا: ہم ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں۔ ہم ان پر گوشت پہنا دیتے ہیں۔
 (نَكْشُوْ) باب نھر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر کنسؤ (پہنانا) (ہا)
 ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول اول ہے اس کا مرجع (عظام) ہے جو جمع مکر ہونے کی
 وجہ سے واحد مؤنث کے حکم میں ہے اور لَحْمًا مفعول ثانی ہے۔

۲۶۰ رَبِّ اَرْنِيْ: اے میرے پروردگار آپ مجھے دکھا دیجئے۔ (رَبِّ) کی اصل یارتی ہے۔
 شروع سے حرف نداء یا کو اور آخر سے یاء متکلم کو حذف کر دیا گیا (رَبِّ) ہو گیا۔ (اَر) باب
 افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اراءۃ (نی) اس کے شروع میں نون وقایہ
 ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۶۰ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ: چار پرندے۔ یہاں پرندوں سے مراد مور، گدھ، کوا، اور مرغ
 ہیں۔ (تفسیر جلالین) (طیور) کے معنی پرندہ جمع: طیور ہے۔

۲۶۰ صُرْهُنَّ اِلَيْكَ: تم ان (پرندوں) کو اپنے سے مانوس کر لو۔ تم ان (پرندوں) کو اپنے
 سے ہلا لو۔ (صُرْ) باب نھر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صور ہے (ہُنَّ) ضمیر
 جمع مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۲۶۱ سَبْعَ سَنَابِلَ: سات بالیں۔ سات خوشے۔ (سَنَابِلُ) کا واحد: سُنْبُلَةٌ ہے۔

۲۶۱ يُضْعِفُ: وہ (اللہ تعالیٰ) بڑھا دیتے ہیں۔ باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف،
 واحد مذکر غائب، مصدر مضاعفۃ۔

۲۶۱ وَاَسِعَ عَلِيْمٌ: (واسع) بہت وسعت والے۔ سَعۃ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر

ہے۔ (عَلِيْمٌ) بہت علم والے۔ عَلِم مصدر سے مبالغہ صیغہ واحد مذکر ہے۔ یہ دونوں اللہ

تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ اور باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۶۲ لَا يُتَّبِعُونَ :۔ وہ لوگ بعد میں نہیں کرتے ہیں۔ وہ لوگ تابع نہیں کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اتباع (لَا يُتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا) وہ لوگ خرچ کرنے کے بعد احسان نہیں جتلاتے ہیں۔ (مَا) مصدر یہ (أَنْفَقُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر انفاق یہ فعل ماضی مصدر کے معنی میں ہو کر مفعول اول اور (مَنًّا) مفعول ثانی ہے۔

۲۶۳ غَنِيٌّ حَلِيمٌ :۔ (غَنِيٌّ) بہت بے نیاز، وہ ذات جس کو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔ غنی مصدر سے مبالغہ صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (حَلِيمٌ) بہت تحمل فرمانے والا۔ حَلِمٌ مصدر سے مبالغہ صیغہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۲۶۴ لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ :۔ تم اپنی خیرات کو برباد نہ کرو۔ تم اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو۔ (لَا تَبْطُلُوا) باب افعال سے فعل نہی، جمع مذکر حاضر، مصدر ابطال۔ صَدَقَاتُ کا واحد۔ صَدَقَةٌ ہے۔ صدقہ وہ مال ہے جو ثواب کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا جائے۔ ۲۶۴ رِئَاءَ النَّاسِ :۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ (رِئَاءَ) باب مفاعلة کا مصدر ہے ترکیب نحوی کے اعتبار سے مفعول۔ یا حال ہے۔ (تفسیر مظہری)

۲۶۴ صَفْوَانٌ :۔ چکنا پتھر۔ واحد: صَفْوَانَةٌ۔

۲۶۴ وَابِلٌ :۔ تیز بارش۔ بڑی بوندوں والی بارش۔

۲۶۴ صَلْدًا :۔ صاف پتھر۔ جمع: أَصْلَادٌ۔

۲۶۴ كَسَبُوا :۔ ان لوگوں نے عمل کیا، ان لوگوں نے کمائی کی۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسَبَ ہے۔

۲۶۵ اِيتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ :۔ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے۔

(اِيتِغَاءَ) باب افعال کا مصدر ہے اس کے معنی حاصل کرنا۔ طلب کرنا۔ اس کا مادہ بَغِيَ ہے۔ مَرْضَاتُ کے معنی رضا مندی کے ہیں۔ اس کا مادہ رَضِيَ ہے۔ ترکیب نحوی کے اعتبار

آیت نمبر سے (ابْتِغَاءً) مفعول لہ ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۲۶۵ رَبْوَةٌ: ٹیلہ۔ جمع: رُبَيٌّ۔

۲۶۵ اَنْتَ اَكْلَهَا ضِعْفَيْنِ: وہ اپنا پھل دو گنا لایا۔ (اَنْتَ) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ابتاء۔ یہ اصل میں انشائیہ تاء سے پہلے

والے ہمزہ کو پاء سے اور آخر کی یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اَكْلٌ) کے معنی پھل۔ (ہا)

ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع جنة ہے۔ (ضِعْفَيْنِ) تثنیہ حالت نصب میں ہے اس کے

معنی دو گنا اور دو مثل کے ہیں۔ اس کا واحد: ضِعْفٌ اور جمع اَضْعَافٌ ہے۔

۲۶۵ طَلٌّ: ہلکی پھوار، ہلکی بارش۔

۲۶۶ يَوَدُّ: وہ چاہتا ہے۔ وہ پسند کرتا ہے۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر

غائب، مصدر وُدٌّ، وُدَادٌ، مَوَدَّةٌ ہے۔

۲۶۶ نَخِيلٌ: کھجور کا درخت۔ واحد: نَخِيلَةٌ۔

۲۶۶ اَعْنَابٌ: انگور۔ واحد: عَنَبٌ۔ انگور کے ایک دانہ کو عِنْبَةٌ کہتے ہیں۔

۲۶۶ الثَّمَرَاتِ: پھل۔ واحد: ثَمَرَةٌ۔

۲۶۶ اَصَابَهُ الْكِبَرُ: اس کو بڑھاپا آ گیا۔ (اَصَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصَابَةٌ معنی پہنچنا۔ لاحق ہونا۔ (كِبَرٌ) بڑھاپا۔

۲۶۶ ذُرِّيَّةٌ ضَعْفَاءٌ: کمزور اولاد (جو کمزور پر قادر نہ ہوں) (ذُرِّيَّةٌ) کے معنی اولاد۔

(ضَعْفَاءٌ) کا واحد: ضَعِيفٌ معنی کمزور۔

۲۶۶ اِعْصَارٌ: گولا۔ ہوا کا چکر۔ رِيْحٌ تَهْبٌ بِشَدَّةٍ وَثِيْرُ الْغُبَارِ وَتَرْتِفَعُ كَالْعُمُوْدِ

اِلَى السَّمَاءِ (المعجم الوسيط) (ایسی تیز ہوا جو گرد و غبار اڑاتی ہوئی ستون کی طرح

آسمان کی طرف بلند ہو جاتی ہے)

۲۶۶ اِحْتَرَقَتْ: وہ (باغ) جل گیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث

غائب، مصدر اِحْتَرَقَ ہے اس فعل میں ضمیر مرفوع مؤنث (ہی) کا مرجع جنة ہے۔ جو باغ

آیت نمبر کے معنی میں ہے۔ اسی کے اعتبار سے ترجمہ مذکر کے صیغہ کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۲۶۷ لَا تَيَمَّمُوا : تم لوگ ارادہ مت کرو۔ باب تشعل سے فعل نعی، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر تَيَمَّمٌ۔

۲۶۸ اَنْ تُغَمِّضُوا فِيْهِ : کہ تم اس میں چشم پوشی کرو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، یہ اصل میں تُغَمِّضُونَ ہے۔ اَنْ ناخبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ اس کا مصدر اغماض ہے۔

۲۶۹ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ : بہت بے نیاز، بہت لائق تعریف۔ غَنِيٌّ اور حَمْدٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہیں۔ یہ دونوں باب مع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

۲۷۰ الْحِكْمَةُ : دانائی، دانشمندی، عقل و فہم۔ جمع حکم۔ علامہ سیوطی کے نزدیک یہاں حکمت سے مراد وہ علم نافع جو عمل صالح تک پہنچانے والا ہو۔ الْعِلْمُ النَّافِعُ الْمُوْدِيْ اِلَى الْعَمَلِ (تفسیر جلالین)

۲۷۱ يَذْكُرُ : وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْكُرْ ہے۔ (يَذْكُرُ) اصل میں يَتَذَكَّرُ ہے۔ تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے اسی طرح اِذْكُرْ اصل میں تَذْكُرْ ہے۔ تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے اور شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۲۷۲ اَوْ لَوْ اَلَّا لَبَابٌ : عقل مند لوگ۔ عقل والے۔ یعنی جو لوگ عقل صحیح رکھتے ہیں۔ (الْبَابُ) کا واحد لَبٌّ ہے۔ معنی عقل (اَوْ لَوْ) ذو کی جمع ہے (خلاف قیاس)

۲۷۳ اَنْصَارٌ : مددگار لوگ۔ مدد کرنے والے لوگ۔ واحد: نَصِيْرٌ۔

۲۷۴ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ : اگر تم صدقات کو ظاہر کرو گے۔ اگر تم صدقات ظاہر کر کے دو گے۔ (تُبْدُوا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَبْدَأَ۔ تُبْدُوا اصل میں تُبْدُونَ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

آیت نمبر ۲۷۲

نِعْمًا هِيَ :- یہ اچھی بات ہے۔ اس کی اصل عبارت نِعْمَ مَا هِيَ ہے۔ (نِعْمَ) فعل مدح اس میں ضمیر مستتر ممیز ہے۔ (مَا) نکرہ موصوفہ شیناً کے معنی میں ممیز ہے ممیز اپنی تمیز سے مل کر فاعل ہے۔ (هِيَ) ضمیر مرفوع منفصل مخصوص بالمدح ہے۔ فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے مل کر جواب شرط واقع ہوگا۔

۲۷۳ أَحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ :- وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مقید ہو گئے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رک گئے۔ یعنی دین کے کام میں مقید ہو کر چلنے پھرنے اور کمانے سے رک گئے۔ (تفسیر عثمانی) (أَحْصِرُوا) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر إحصار ہے۔

۲۷۴ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ :- زمین میں چلنا۔ ضَرْبٌ مصدر ہے۔ اس کے ایک معنی چلنے کے بھی ہیں۔

۲۷۵ التَّعَفُّفُ :- سوال سے بچنا۔ باب تفعّل کا مصدر ہے۔

۲۷۶ سِيمَاهُمْ :- ان کی علامت۔ ان کی ہیئت۔ ان کی نشانی۔ (سِيمَا) کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں۔ اس کا مادہ سَوَّمَ ہے۔ (سِيمَا) اصل میں سَوَّما ہے۔ واو ساکن ماقبل مکسور ہے، اس لئے واو کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۷۷ الْحَافَا :- لپٹ کر۔ اصرار کرتے ہوئے۔ (الْحَافَا) باب افعال کا مصدر ہے۔ اس کے معنی اصرار کرنا، لپٹنا۔ ترکیب نحوئی کے اعتبار سے حال یا فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔

۲۷۸ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ :- ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ خَوْفٌ باب جمع سے مصدر ہے۔ خوف اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ الْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقِّعِ (تفسیر بیضاوی)

۲۷۹ لَا هُمْ يَحْزَنُونَ :- نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ حزن ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ الْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ (تفسیر بیضاوی)۔ (يَحْزَنُونَ) باب جمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حُزْنٌ ہے۔

آیت نمبر ۲۷۵ یَتَخَبَّطُ :- وہ خطی بنا دیتا ہے۔ وہ دیوانہ بنا دیتا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخَبَّطُ.

۲۷۵ المَسُّ :- چھونا۔ مراد جنون ہے۔ المَسُّ الْجُنُونُ (جلالین)

۲۷۵ حَرَّمَ الرِّبَا :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) سود کو حرام فرمایا۔ (ربوا) کے لغوی معنی زیادتی

کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں ربا (سود) ایسی زیادتی کو کہتے ہیں۔ جس کے مقابلہ میں

کوئی مال نہ ہو۔ ابن عربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے۔ الرِّبَا فِی السُّفَةِ الزَّیَادَةُ

وَالْمُرَادُ بِهِ فِی الْآیَةِ کُلُّ زِیَادَةٍ لَا یُقَابِلُهَا عَوَضٌ (احکام القرآن ص ۱۰۱ ج ۲)

امام رازی نے اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ربا کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ادھار کا ربا۔ دوسرے

خرید و فروخت کا ربا۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ اپنا مال مقررہ وقت کے لئے دوسرے کو قرض

دیتے تھے اور اور ہر مہینہ اس کا نفع لیتے تھے۔ اگر مقررہ وقت پر وہ قرض ادا نہ کر سکا تو ادائیگی

کا وقت بڑھانے کے ساتھ سود کی رقم بھی بڑھا دیتے تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ادھار دے کر اس پر نفع لینے کا نام ربا (سود) ہے۔ جس کو قرآن کریم کی آیت

مذکورہ نے صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔ البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ربا کے

مفہوم میں بیع و شرا کی چند صورتوں کو بھی داخل فرمایا ہے مثلاً چھ چیزوں کی خرید و فروخت میں

یہ حکم فرمایا کہ اگر ان کا تبادلہ کیا جائے تو برابر برابر اور دست بدست ہونا چاہئے۔ ان میں کمی

بیشی کی گئی یا ادھار معاملہ کیا گیا تو یہ ربا (سود) ہے۔

وہ چھ چیزیں یہ ہیں (۱) سونا (۲) چاندی (۳) گہو (۴) جو (۵) کھجور (۶) نمک۔

تفہیم از معارف القرآن (مفتی محمد شفیع صاحب)

۲۷۶ یُصَحِّقُ :- وہ (اللہ تعالیٰ) مٹا دیتے ہیں۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد

مذکر غائب، مصدر یُصَحِّقُ.

۲۷۶ یُرَبِّیْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) بڑھا دیتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اُرْبَاءُ۔ اس کا مادہ رَبَّوْا ہے۔

آیت نمبر ۲۷۶

کَفَّارٌ ۖ

بہت کفر کرنے والا۔ بہت ناشکری کرنے والا۔ کُفِرَ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ

ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷۶ اِثِمٌ ۖ گناہ گار۔ گناہ کا کام کرنے والا۔ اِثِمَ مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع

سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷۸ ذُرُّوا ۖ تم لوگ چھوڑ دو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذَرٌ ہے۔

وَذَرَ يَذِرُ وَذَرًا ۖ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ

مستعمل نہیں ہے۔

۲۷۹ فَادْنُوا ۖ تو تم لوگ جان لو۔ فاء جزائیہ ہے (اَدْنُوا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

حاضر، مصدر اَذْنٌ ہے۔ اَذْنٌ لَهُ فِي الشَّيْءِ معنی اجازت دینا۔ اَذْنٌ بِالشَّيْءِ معنی جاننا۔

۲۸۰ نَظْرَةٌ إِلَىٰ مَيْسُورَةٍ ۖ آسودگی ہونے تک مہلت دینا، فراخی ہونے تک انتظار کرنا۔

(نَظْرَةٌ) کے معنی مہلت، انتظار۔ (مَيْسُورَةٌ) کے معنی آسودگی، فراخی۔

۲۸۰ اَنْ تَصَدَّقُوا ۖ تمہارا صدقہ کرنا۔ مراد معاف کرنا ہے۔ ان مصدر یہ کی وجہ سے مصدر

کے معنی میں ہو گیا۔ تَصَدَّقُوا اصل میں تَصَدَّقُونَ ہے۔ تخفیف کیلئے شروع میں ایک تاء

کو حذف کر دیا گیا اور ان ناصبہ کی وجہ سے آخر سے نون جمع ساقط ہو گیا۔ تَصَدَّقُوا ہو گیا۔

۲۸۱ تَوْفًى ۖ اس کو پورا دیا جائے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث

غائب، مصدر تَوْفًى ۖ

۲۸۲ اِذَا تَدَايَنْتُمْ ۖ جب تم آپس میں ایک دوسرے سے قرض کا معاملہ کرو۔ (تَدَايَنْتُمْ)

باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر تَدَايَنْ ۖ

۲۸۲ لَا يَأْبَ كَاتِبٌ ۖ لکھنے والا انکار نہ کرے۔ باب فتح سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب،

مصدر اَبَاءَ (يَأْب) اصل میں يَأْبِي ہے۔ لائے نہی کی وجہ سے آخر کی یاء ساقط ہو گئی۔

(كَاتِبٌ) لکھنے والا، كِتَابَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ لِيُضِلَّ ۖ چاہئے کہ وہ لکھوائے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر غائب،

آیت نبر مصدر افعال۔

۲۸۲ لَا يَبْخَسُ :۔ وہ نہ گھٹائے۔ وہ کم نہ کرے۔ باب فتح سے فعل نمی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَخَسَ۔

۲۸۲ سَفِيهًا :۔ بے عقل۔ نا سمجھ جمع : سَفِهَاءُ۔ اس کا مصدر سَفَهَ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ اسْتَشْهِدُوا :۔ تم لوگ گواہ بنا لو۔ باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اسْتَشْهَدَ۔

۲۸۲ الشُّهَدَاءُ :۔ گواہ لوگ۔ واحد : شَهِيدٌ۔

۲۸۲ لَا تَسْتَمُوا :۔ تم لوگ کاہلی نہ کرو۔ تم لوگ نہ اکتاؤ۔ باب سمع سے فعل نمی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَتَمَ۔

۲۸۲ اَقْسَطُ :۔ زیادہ انصاف والا۔ یہ قِسْطُ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ اَقْوَمُ :۔ زیادہ درست رکھنے والا۔ زیادہ قائم رکھنے والا۔ یہ قَيَمَ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۲ تِجَارَةٌ حَاصِرَةٌ :۔ نقد تجارت، ہاتھوں ہاتھ تجارت۔ تِجَارَةٌ باب نصر سے مصدر ہے۔

۲۸۲ تَدْيِيرُ وُنْهَا :۔ تم اس کو گھماتے ہو۔ مراد لین دین کرنا ہے۔ (تَدْيِيرُ وُنْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِذَارَةٌ (هَذَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اور اس کا مرجع تِجَارَةٌ ہے۔

۲۸۲ اِذَا تَبَايَعْتُمْ :۔ جب تم آپس میں خرید و فروخت کرو۔ (تَبَايَعْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَايَعَ۔

۲۸۲ لَا يُضَارُّ :۔ اس کو تکلیف نہ دی جائے۔ باب مفاعلة سے فعل نمی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُضَارَّةٌ (لَا يُضَارُّ) کی اصل لَا يُضَارُّ ہے راء فعل نمی کی وجہ سے آخر

آیت نمبر میں جزم آگیا، دو حرف ایک جنس کے ہونے کی وجہ سے ادغام کرنے کے لئے پہلی رائے کو ساکن کر دیا، پھر اجتناع ساکنین ہو گیا۔ اس لئے دوسری رائے کو فتح دے دیا۔ جو سب سے آسان حرکت ہے۔ لَا يُضَارُّ ہو گیا۔

۲۸۳ رَهَانًا مَقْبُوضَةً :- رہن رکھی ہوئی چیزیں جو قبضہ میں دی جائیں۔ گروی رکھی ہوئی چیزیں جو قبضہ میں دی جائیں۔ (رَهَانًا) کا واحد رَهْنٌ یعنی گروی رکھی ہوئی چیز۔ (مَقْبُوضَةً) قبضہ میں دی ہوئی چیز۔ قَبْضٌ سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

۲۸۳ أَوْثَمَنَ :- اس کا اعتبار کیا گیا۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثْمَانٌ۔

۲۸۳ اِنْ تَبَدُّوْا :- اگر تم ظاہر کرو گے۔ (تَبَدُّوْا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِبْدَاءٌ۔ اس کا مادہ بُدُوٌّ ہے (تَبَدُّوْا) اصل میں تَبَدُّوْا ہے اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا نون گر گیا ہے۔

۲۸۳ قَلْبِيرٌ :- بہت قدرت رکھنے والا۔ قَلْبِرَةٌ سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸۵ مَلٰٓئِكَتِهٖ :- اس کے (اللہ تعالیٰ کے) فرشتے۔ واحد: مَلَكٌ ہے۔ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ ان میں سے چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ (حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام)

۲۸۵ غُفْرَانُكَ :- ہم آپ سے آپ کی بخشش چاہتے ہیں۔ فعل محذوف کی وجہ سے (غُفْرَانُكَ) مصدر منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت نَسْنَلُكَ غُفْرَانُكَ ہے۔ (تفسیر جلالین) (غُفْرَانُ) مصدر مضاف اور (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۸۶ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ مکلف نہیں بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تکلیف نہیں دیتے ہیں۔

آیت نمبر (لَا يُكَلِّفُ) باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تکلیف۔

۲۸۶ لَا تَوَاخِذْنَا: آپ ہماری پکڑ نہ فرمائیے۔ آپ ہم پر دار و گیر نہ فرمائیے۔

(لَا تَوَاخِذْ) باب مفاعلة سے فعل منی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَاخَذَ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۸۶ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا: آپ ہمارے اوپر بھاری بوجھ نہ ڈالئے۔ آپ ہمارے اوپر کوئی سخت حکم نہ بھیجئے۔ (لَا تَحْمِلْ) باب ضرب سے فعل منی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَمَلَ۔ (اِصْرٌ) بھاری بوجھ مراد سخت حکم ہے۔ جمع: اَصْرَارٌ۔

۲۸۶ لَا تَحْمِلْنَا: آپ ہمارے اوپر نہ لادئیے۔ آپ ہمارے اوپر بار نہ ڈالئے۔ (لَا تَحْمِلْ) باب تفعیل سے فعل منی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْمَلُ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۸۶ اَعْفُ عَنَّا: آپ ہم سے درگزر فرمادیجئے۔ آپ ہم کو معاف فرمادیجئے۔ (اَعْفُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر عَفَوْ۔

۲۸۶ اَنْتَ مَوْلَانَا: آپ ہمارے مالک ہیں۔ آپ ہمارے کارساز ہیں۔ (مَوْلَانَا) مضاف اور مضاف الیہ ہیں۔ (مَوْلٰی) کے معنی آقا، مالک اور کارساز۔ جمع مَوَالِیٰ ہے۔

۲۸۶ اَنْصُرْنَا: آپ ہماری مدد فرمائیے۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَصَرَ وَنَصْرَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۸۶ الْكَافِرِينَ: کفر کرنے والے۔ کافر لوگ۔ کُفِرَ مصدر سے اسم فاعل، جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ واحد: کَافِرٌ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

سورۃ بقرہ مکمل ہوگئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ آل عمران

سورۃ آل عمران قرآن کریم کی تیسری سورت ہے۔ جو مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دو سو آیتیں ہیں۔ اس سورت کا شان نزول یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں نجران کے ساٹھ عیسائیوں کا ایک وفد حاضر ہوا تھا۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اور اہیت کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے عقیدہ کی تردید فرمائی اور بہت مضبوط دلائل بیان فرمائے۔ جن سے تمام عیسائیوں کو خاموش ہونا پڑا۔ اسی موقع پر یہ مبارک سورت نازل ہوئی۔ اس کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے مبارک اوصاف اور توحید کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات ذکر کئے گئے ہیں۔ (حضرت عمران) حضرت مریم کے والد ماجد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بزرگوار نانا ہیں۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ آل عمران ہے۔

آیت نمبر ۲ الْحَیُّ :- ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ حَیَاۃ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب سماع

سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۳ الْقَیُّوْمُ :- بہت قائم رکھنے والا۔ بہت سنبھالنے والا۔ قِیَام مصدر سے مبالغہ کا صیغہ واحد

مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۴ نَزَّلَ عَلَیْكَ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) آپ پر (کتاب) نازل فرمائی۔ (نَزَّلَ)

باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تنزیل۔

۵ مُصَدِّقًا :- تصدیق کرنے والی (کتاب) لفظی ترجمہ، تصدیق کرنے والا۔ باب تفعیل

سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تصدیق، حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے۔

۶ التَّوْرَةُ :- آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۱۳۳. الْاِنْجِيلَ :- آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۱۳۴. الْفُرْقَان :- حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی چیزیں۔ اس سے مراد انبیاء علیہم السلام کے معجزات ہیں۔ (بیان القرآن) (فُرْقَان) مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۵. عَزَّوَجَلَّ :- بہت زبردست، بہت غلبہ والا۔ (عِزَّة) مصدر سے صیغہ مبالغہ، واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔

۱۳۶. ذُو النِّقَام :- بدلہ لینے والا۔ یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ (النِّقَام) باب افتعال کا مصدر ہے۔

۱۳۷. مُحْكَمَات :- باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد مُحْكَمَةٌ اور مصدر احکام ہے۔ محکم ایسی آیت کو کہتے ہیں جس کے معنی اور مراد ظاہر ہوں۔

۱۳۸. اُمُّ الْكِتَاب :- اصل کتاب، کتاب کی اصل۔ اس سے مراد وہ آیتیں ہیں کہ جن پر احکام کا دار و مدار ہے۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔ اُمُّ الْكِتَابِ اَصْلُهُ الْمُعْتَمَدُ عَلَيْهِ فِي الْاَحْكَامِ (تفسیر جلالین)

۱۳۹. مُتَشَابِهَات :- اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔، واحد مُتَشَابِهَةٌ۔ اور مصدر تشابہ ہے۔ تشابہ ایسی آیت کو کہتے ہیں جس کے معنی اور مراد ظاہر نہ ہوں۔

۱۴۰. زَيْغ :- کجی، ٹیڑھا پن، شک و شبہ، حق سے انحراف۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۴۱. تَشَابَه :- وہ مشتبه ہو گیا، وہ متشابہ ہو گیا۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تشابہ۔

۱۴۲. اِبْتِغَاء تَاْوِيلِه :- اس کی (غالب) تفسیر تلاش کرنے کے لئے۔ (اِبْتِغَاء) باب افتعال سے مصدر ہے۔ اس کے معنی تلاش کرنا۔ طلب کرنا۔ (تَاْوِيل) باب تفعیل سے مصدر ہے اس کے معنی تفسیر کرنا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع متشابہ ہے۔

۱۴۳. الرِّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ :- مضبوط علم والے۔ جو لوگ علم (دین) میں پختہ ہیں۔

آیت نمبر (الرَّاسِخُونَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم، واحد: رَاسِخٌ اور مصدر رَسُوخٌ ہے۔ باب استعمال ہوتا ہے۔

۷ یَذْكُرُ :- وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اذْکُرْ (یَذْكُرُ) اصل میں یَذْكُرْ ہے تاہم کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

۷ أُولُوا الْأَلْبَابِ :- عقل مند لوگ، اہل عقل۔ یعنی جو لوگ عقل صحیح رکھتے ہیں۔ (أُولُوا) ذُو کی جمع ہے (خلاف قیاس) الْبَابُ کا واحد: لُبٌّ معنی عقل۔

۸ لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا :- آپ ہمارے دلوں کو نہ پھیرئیے۔ آپ ہمارے دلوں کو کج نہ کیجئے۔ (لَا تُزِغْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر إِزَاغَةٌ (قُلُوبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۸ هَدَيْتَنَا :- آپ نے ہم کو ہدایت عطا فرمائی۔ (هَدَيْتَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هَدَايَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۸ هَبْ لَنَا :- آپ ہم کو عطا فرمادیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر وَهَبٌ اور هَبَةٌ ہے۔ (لَنَا) لام حرف جر (نَا) ضمیر جمع متکلم مجرور ہے۔

۸ الْوَهَّابُ :- بہت زیادہ عطا فرمانے والا۔ بہت زیادہ دینے والا۔ وَهَبٌ مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔

۹ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ :- وہ (اللہ تعالیٰ) وعدہ خلافی نہیں فرماتے ہیں۔ (لَا يُخْلِفُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر إِخْلَافٌ (الْمِيعَادَ) کے معنی وعدہ۔ جمع مَوَاعِيدُ۔

۱۰ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ :- وہ (ان کے اموال اور اولاد) ہرگز ان کے کام نہیں آئیں گے۔ وہ (ان کے اموال اور اولاد) ہرگز ان کو نفع نہیں پہنچائیں گے۔ (لَنْ تُغْنِيَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہن، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْنَاءٌ۔

آیت نمبر ۱۰ وَقُوذُ النَّارِ: آگ کا ایندھن۔ (وَقُوذُ) کے معنی ایندھن۔ (النَّارِ) کے معنی آگ۔

۱۱ كَذَّابِ الْفِرْعَوْنَ: فرعون کے متعلقین کی حالت کی طرح۔ فرعون کے متعلقین کی

عادت کی طرح۔ (كَ) حرف جر مثل کے معنی میں ہے۔ (كَذَّابِ) کے معنی عادت اور حالت۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۲ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا: ان لوگوں (کافروں) نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ (كَذَّبُوا) باب

تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَذَّبَ كَذِبًا

۱۱ شَدِيدُ الْعِقَابِ: سخت سزا دینے والا۔ (شَدِيدٌ) کے معنی سخت۔ عِقَابُ کے معنی سزا۔

عِقَابُ باب مغلطہ کا مصدر ہے معنی سزا دینا۔

۱۲ تُحْشَرُونَ: تم لوگ جمع کئے جاؤ گے۔ باب نھر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر

حاضر، مصدر حَشَرَ

۱۲ الْجِهَادُ: ٹھکانا۔ جمع: آمِهْدَةٌ

۱۳ اتَّقَا: وہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ باب اختعال سے فعل

ماضی معروف، صیغہ ثنویہ مؤنث غائب، مصدر اتَّقَا، اس کا مادہ لَقِيَ ہے۔

۱۳ يُؤَيَّدُ: وہ (اللہ تعالیٰ) قوت دیتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ

واحد مذکر غائب، مصدر تَأَيَّدَ

۱۳ عِبْرَةٌ: عبرت، نصیحت۔ جمع: عِبَرٌ

۱۳ أُولَى الْأَبْصَارِ: دیکھنے والے۔ (أُولَى) حالت جر میں ہے۔ (أُولُوا) خلاف قیاس

ذو کی جمع ہے۔ أَبْصَارٌ کا واحد بَصْرٌ ہے۔ معنی آنکھ اور نگاہ۔

۱۳ الشَّهَوَاتِ: مرغوب چیزیں۔ پسندیدہ چیزیں۔ واحد: شَهْوَةٌ

۱۳ النِّسَاءِ: عورتیں۔ واحد: إِمْرَأَةٌ (خلاف قیاس)

۱۳ الْقَنَاطِيرُ الْمُقَنْطَرَةُ: جمع کئے ہوئے خزانے۔ (القَنَاطِيرُ) کا واحد: قَنْطَارٌ، معنی

خزانہ، مال کثیر۔ (مُقَنْطَرَةٌ) جمع کی ہوئی۔ باب بعشر سے اسم مفعول واحد مؤنث،

آیت ثیر مصدر قنطرة.

۱۴ الخَيْلُ الْمُسَوَّمَةُ :- نشان لگائے ہوئے گھوڑے۔ (الخَيْلُ) کے معنی

گھوڑے جمع: خِيُولُ (المُسَوَّمَةُ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث مصدر تَسْوِيْمٌ.

۱۴ الْأَنْعَامُ :- چوپائے۔ مویسیٰ (پالتو جانور) واحد: نَعَمٌ.

۱۴ حُسْنُ الْمَاَبِ :- اچھا ٹھکانا۔ اس سے مراد جنت ہے (جلا لیلین) (الْمَاَبِ) اب

يُثَوَّبُ اَوْثًا. باب نصر سے ظرف مکان ہے۔

۱۵ اَوْ نَبِئْتُكُمْ :- کیا میں تم کو خبر دوں۔ (أ) برائے استفہام۔ (وَنَبِئْتُكُمْ) باب تفعیل سے

فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر نَبَيْتٌ (نُبِّئْتُكُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۵ جَنَّتْ :- باغات۔ جنتیں۔ واحد: جَنَّةٌ. جنت اس مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ

کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا۔ جس میں اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)

۱۵ اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ :- پاک صاف بیویاں۔ (اَزْوَاجٌ) کا واحد زَوْجٌ ہے۔ یہ لفظ اخذاد

میں سے ہے یعنی شوہر اور بیوی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہاں اَزْوَاج سے مراد

بیویاں ہیں۔ (مُطَهَّرَةٌ) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث مصدر تَطْهِيرٌ ہے۔

۱۵ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ :- بندوں کو دیکھنے والا۔ (بَصِيرٌ) معنی دیکھنے والا۔ (بَصْرٌ) سے

صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

اس کی جمع بُصْرَاءُ ہے۔ (الْعِبَادُ) کے معنی بندے، واحد: عَبْدٌ ہے۔

۱۶ قِنَا عَذَابَ النَّارِ :- آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا لیجئے۔ (قِنَا) باب ضرب سے

فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَقَايَةُ مادہ وَقَى ہے۔ (قِنَا) جمع متکلم کی ضمیر مفعول

اول اور عَذَابُ النَّارِ مفعول ثانی ہے۔

۱۷ الْقَانِتِينَ :- فرمانبرداری کرنے والے، اطاعت کرنے والے۔ قُنُوتٌ مصدر سے اسم

فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد قَانِتٌ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۷ الْمُصْنِفِينَ :- (نیک کاموں میں اپنا مال) خرچ کرنے والے۔ باب افعال سے اسم

آیت نہر فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ واحد: مُنْفِقٌ اور مصدر انْفَاق ہے۔

۱۷ الْمُسْتَغْفِرِينَ: مغفرت طلب کرنے والے۔ معافی مانگنے والے۔ باب استعمال

سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے واحد مُسْتَغْفِرٌ اور مصدر اسْتَغْفَر ہے۔

۱۸ أُولُوا الْعِلْمِ: علم والے۔ اہل علم۔ یہاں اہل علم سے مراد انبیاء علیہم السلام اور مؤمنین

ہیں۔ (تفسیر جلالین) (أُولُوا) خلاف قیاس ذو کی جمع ہے۔

۱۸ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ: بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ (العزیز) عَزَّوَجَلَّ مصدر سے

صیغہ مبالغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اور (الحکیم) حَكَمَ مصدر

سے صیغہ مبالغہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں

سے ہیں۔

۲۰ اسَلَمْتُ وَجْهِي: میں نے اپنے چہرے کو فرما تیردار بنایا۔ میں نے اپنے چہرے کو تابع

دار بنایا۔ (اسَلَمْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اسلام

(وجہی) اس میں وجہ کی اضافت پائے متکلم کی طرف ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ

سے مل کر مفعول یہ واقع ہے۔

۲۰ الْأَصْفَيْنِ: ان پرچھ لوگ۔ مراد مشرکین عرب ہیں (تفسیر جلالین) اس کا واحد اُصْفًی ہے۔

۲۰ اهْتَدُوا: ان لوگوں نے سیدھی راہ پائی۔ ان لوگوں نے ہدایت پائی۔ باب استعمال سے

فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اهْتَدَ آء اور مادہ ھَدِی ہے۔

۲۰ قُولُوا: ان لوگوں نے اعراض کیا۔ ان لوگوں نے روگردانی کی۔ باب تفعیل سے فعل

ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَوْلًی۔

۲۱ بَشِّرْهُمْ بِعَذَابِ الْيَمِّ: آپ ان (کافروں) کو دردناک عذاب کی خوش خبری

دیدجئے۔ (بَشِّرْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بَشِّرَ (هُمْ) ضمیر

جمع مذکر غائب، مفعول یہ ہے۔ بَشِّرَ کے معنی خوش خبری دینا۔ یہ لفظ اچھی چیز کی خبر دینے

کے لئے آتا ہے۔ اور یہاں دردناک عذاب کی خبر دینے کے لئے تہکم کے طور پر استعمال

آیت نمبر کیا گیا ہے۔ تنہم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ بول کر اس کے مخالف معنی کو مراد لیا جائے۔
لئے یہاں (تہشیر) انذار یعنی ڈرانے کے معنی میں ہے۔

۲۲ حَبَطْتُ أَعْمَالَهُمْ :۔ ان کے (نیک) اعمال خراب ہو گئے۔ ان کے (نیک) اعمال غارت ہو گئے۔ (حَبَطْتُ) باب جمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبَطَ :۔ (أَعْمَالُ) مضاف اس کا واحد عَمَلٌ ہے۔ (لَهُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل واقع ہے۔

۲۳ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ :۔ ان میں سے ایک جماعت پیٹھ پھیر لیتی ہے۔ (تَوَلَّى) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر تَوَلَّى، فَرِيقٌ کے معنی جماعت جمع الفِرَقَاءُ اور اَفْرِقَةُ اور فُرُوقٌ ہے۔ فَرِيقَةُ سے بڑی جماعت کے لئے فَرِيقٌ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۴ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ :۔ ہرگز ہم کو آگ نہیں لگے گی۔ ہرگز ہم کو آگ نہیں پہنچے گی۔
(لَنْ تَمَسَّنَا) باب جمع سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بن، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَمَسَّسَ اور تَمَسَّسَ :۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۵ غَرَّهُمْ :۔ اس نے (ان کی تراشی ہوئی باتوں نے) ان کو دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَرَّوْرٌ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۶ وَفِیَتْ كُلُّ نَفْسٍ :۔ ہر شخص کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ یہ بدلہ آخرت میں دیا جائے گا۔
لیکن اس کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کیلئے فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ (وَفِیَتْ)
باب تشعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَفِیَتْ، اور مادہ وَفِیَ ہے۔

۲۷ تُولِیَ الْمُلْكُ :۔ آپ ملک عطا فرماتے ہیں۔ آپ حکومت عطا فرماتے ہیں۔
(تُولِیَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتَاءَ (مُلْكٌ) کے معنی حکومت اور سلطنت، جمع :۔ مَمَالِکُ۔

- ۲۶ تَبَرَّعَ الْمَلِكُ :- آپ ملک چھین لیتے ہیں۔ آپ حکومت چھین لیتے ہیں۔
(تَبَرَّعَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبَرَّعَ.
- ۲۷ تَعَزَّزَ :- آپ عزت عطا فرماتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَعَزَّزَ.
- ۲۸ تَذَلَّ :- آپ ذلیل فرماتے ہیں۔ آپ پست کر دیتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِذْلَلَّ.
- ۲۹ تَوَلَّجَ اللَّيْلَ :- آپ رات کو (دن میں) داخل فرماتے ہیں۔ (تَوَلَّجَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر اور مصدر اِتْلَاجُ ہے۔
- ۳۰ تَوَلَّجَ النَّهَارَ :- آپ دن کو (رات میں) داخل فرماتے ہیں۔ (تَوَلَّجَ) کی تحقیق لغوی ماقبل میں گزر چکی ہے۔
- ۳۱ الْحَيَّ :- زندہ، جالدار، جمع اَحْيَاءَ.
- ۳۲ الْحَيَّتِ :- مردہ، بے جان۔ جمع نَفِيسَتُونَ، مَوْتَى.
- ۳۳ اَوْلِيَاءَ :- دوست۔ واحد وَلِيٌّ.
- ۳۴ مُحَضَّرًا :- حاضر کیا ہوا۔ سامنے لایا ہوا۔ باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر اِحْضَرَّ.
- ۳۵ تَوَدَّ :- (ہر شخص) تمنا کرے گا۔ (ہر شخص) آرزو کرے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَدَّ، وَدَادَ، مَوَدَّةٌ.
- ۳۶ اَمَدًا بَعِيدًا :- دور دراز کی مسافت، دور دراز کا فاصلہ۔ اَمَدٌ کے معنی غایت، مدت۔ جمع: اَمَادٌ.
- ۳۷ يُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ :- اللہ تعالیٰ تم کو (اپنی ذات پاک سے) ڈراتے ہیں۔ (يُحَذِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحَذَّرَ، (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

آیت ۳۰ رء و ف :- بہت مہربان، نہایت مہربان۔ رافۃ مصدر سے فاعل کے وزن پر مبارکباد
 صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۳۱ تَجِبُونَ اللہ :- تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو۔ (تَجِبُونَ) باب افعال سے فعل
 مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر احباب۔

۳۲ فَاتَّبِعُونِی :- تو تم میری پیروی کرو۔ تو تم میرا اتباع کرو۔ (فاء) جزائیہ (اتَّبِعُوا) باب
 افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اتباع (نسی) اس میں نون وقایہ اور یائے
 حلقہ مفعول ہے۔

۳۳ فَاِنْ تَوَلَّوْا :- پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں۔ (تَوَلَّوْا) باب تفعیل سے فعل ماضی
 معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلَّى۔

۳۴ اِصْطَفٰی :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) منتخب فرمایا۔ اس نے (اللہ تعالیٰ) نے پسند فرمایا۔
 باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِصْطَفَا۔

۳۵ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ :- بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔ سَمِعَ اور عَلِمَ سے مبالغہ کے صیغہ
 ہیں۔ باب جمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۳۵ اِمْرَاْتُ عِمْرَانَ :- عمران کی بیوی۔ ان کا نام حضرت حنہ ہے۔ (تفسیر جلالین) یہ
 حضرت مریم کی والدہ صاحبہ ہیں۔ اپنے زمانہ کی بہت نیک اور بزرگ خاتون ہیں۔

انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ مجھ ایک بچہ عنایت فرما دیجئے۔ جب ان کو حمل ٹھہر
 گیا تو انہوں نے نذر مانی کہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کو بیت المقدس کی خدمت

کے لئے آزاد کروں گی۔ بیت المقدس کی خدمت کے لئے لڑکے ہی کو آزاد کیا جاتا تھا۔
 اور ان کو پوری امید تھی کہ لڑکے کی پیدائش ہوگی۔ لیکن حکمت خداوندی سے لڑکی پیدا ہوئی

اور اس کا نام انہوں نے مریم رکھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے میرے پروردگار اس کو میری
 طرف سے قبول فرما لیجئے۔ یہی حضرت مریم، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں۔

۳۵ مُحَرَّرًا :- آزاد کیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول، صیغہ واحد مذکر، مصدر فَخَّرَ۔

آیت نمبر ۳۶ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ :- میں نے اس کا نام مریم رکھا۔ (سَمَّيْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تسمیۃ (هَیَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول اول (مَرْيَمَ) مفعول ثانی ہے۔

۳۶ أَعْيَدْتُهَا بِكَ :- میں اس کو آپ کی پناہ میں دیتی ہوں۔ (أَعْيَدْتُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر إغَاذَة (هَیَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۳۷ أَنْبَأْنَاهُنَّ إِنَّا فَاعِلٌ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو اچھی طرح بڑھایا۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو عمدہ طور پر نشوونما دیا۔ (أَنْبَأْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مکر غائب، مصدر إنبات (هَیَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے (نَبَاتُنَا) حَسَنًا موصوف صفت مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔

۳۷ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) زکریا (علیہ السلام) کو ان کا سرپرست بنادیا۔ (كَفَّلَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مکر غائب، مصدر كَفَّلَ (هَیَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۳۷ الْمِحْرَابَ :- مکان، کمرہ، گھر کی اچھی جگہ، امام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ جمع: مَحَارِبُ.

۳۸ دَعَا زَكَرِيَّا :- زکریا (علیہ السلام) نے (اپنے پروردگار سے) دعا کی۔ (دَعَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مکر غائب، مصدر دَعَا، یہ اصل میں دَعَاؤُ ہے۔ واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳۸ زَكَرِيَّا :- حضرت زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی ہیں، بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کا نام چار سورتوں میں آیا ہے۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام اپنے معاش کے لئے بڑھئی کا کام کیا کرتے تھے۔ آپ حضرت مریم کے خالو ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی پرورش کے لئے آپ کو سرپرست بنایا تھا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک مخصوص کمرہ میں

آیت نمبر حضرت مریم کو رکھ دیا تھا۔ جس میں وہ عبادت کرتی تھیں، جب حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس تشریف لاتے تو طرح طرح کے بے موسم کے پھل ان کے پاس دیکھ کر اٹھیں حیرت ہوئی اور حضرت مریم سے پوچھتے کہ یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آگئے؟ تو حضرت مریم بہت اطمینان کے ساتھ جواب دیتیں۔ یہ پھل اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں۔ بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں۔

۳۸ هَبْ لِيْ - آپ مجھ کو عطا فرما دیجئے۔ (هَبْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَهَبٌ اور هَبَةٌ (لِيْ) ضمیر مجرور متصل، واحد متکلم ہے۔

۳۸ ذُرِّيَّةٌ طَيِّبَةٌ - اچھی اولاد، پاکیزہ اولاد۔ ذُرِّيَّةٌ کی جمع: ذُرِّيَّاتٌ اور ذُرَارِيٌّ. (طَيِّبَةٌ) طَيِّبٌ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۹ نَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ - ان کو فرشتوں نے پکارا۔ (نَادَتْ) باب مخاطبت سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُنَادَاةٌ. (الْمَلَائِكَةُ) کا واحد: مَلَكٌ، معنی فرشتہ۔

۳۹ يَبَشِّرُكَ بِخَبْرٍ - (اللہ تعالیٰ) آپ کو بخبری کی خوش خبری دیتے ہیں۔ (يَبَشِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَشِيرٌ. (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۳۹ يَبَشِّرُكَ بِخَبْرٍ - حضرت یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے مشہور نبی ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ طریقہ پر ہوئی۔ بڑھاپے کی حالت میں حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ اولاد کی دعا فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری عطا فرمائی۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود ہی ان کا نام تجویز فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ہم نے یہ نام اس سے پہلے کسی کا نہیں رکھا۔

۳۹ حُضْرًا - اپنے کو عورتوں سے بہت روکنے والا۔ عورتوں کے پاس نہ جانے والا۔ فِعْلٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مادہ حَضَرَ ہے۔ اس میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عورتوں سے اپنے کو دور رکھیں گے۔ اسی حالت میں

آیت نمبر انھوں نے پوری زندگی بسر فرمائی۔

۴۰ عَاقِرٌ :- بانجھ عورت۔ جو بچہ جننے کے قابل نہ ہو۔ جمع: عُقَرٌ، عَوَاقِرٌ۔

۴۱ رَمَزًا :- اشارہ۔ باب نصر سے مصدر، معنی اشارہ کرنا۔

۴۱ العِشِيِّ :- شام۔ رات کا ابتدائی حصہ، واحد: عِشِيَّةٌ۔

۴۱ الْإِنْكَارِ :- صبح، دن کا ابتدائی حصہ۔ باب افعال سے مصدر، انکار کے معنی صبح کے وقت آنا۔

۴۲ إِصْطَفٰكَ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو منتخب فرمایا۔ (اصْطَفٰی) باب افعال سے فعل

ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اصْطَفٰء اور مادہ صَفَوَ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد

مؤنث حاضر مفعول بہ ہے۔ اس میں حضرت مریم کو خطاب ہے۔ اس لئے واحد مؤنث حاضر

کی ضمیر لائی گئی ہے۔

۴۳ يَصْرِيْمُ افْتِسٰی :- اے مریم تم (اپنے پروردگار کی) اطاعت کرتی رہو۔ (افْتِسٰی) باب نصر

سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر مصدر قَتُوْتُ۔

۴۳ قَوِيْمٌ :- حضرت مریم بہت مشہور خاتون ہیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت عمران ہیں اور آپ

کی والدہ ماجدہ حضرت حنہ ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام آپ کے خالو ہیں۔ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام آپ کے صاحبزادے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بغیر باپ کے

پیدا فرمایا تھا۔ اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کو ان کے

زمانے میں دنیا بھر کی تمام عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی تھی۔

۴۴ يَكْفُلُ :- وہ پرورش کرے گا۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب

، مصدر كَفَّلَ اور كَفَالَةٌ۔

۴۴ يَخْتَصِمُونَ :- وہ لوگ جھگڑ رہے ہیں (جھگڑ رہے تھے) وہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں

(کر رہے تھے) باب افعال سے فعل ماضی معروف، جمع مذکر غائب، مصدر اِخْتِصَامٌ۔

۴۵ وَجِيْهًا :- مرتبہ والا۔ باب کرم سے صفت مشبہ، مصدر وَجَاهَةٌ۔

۴۶ الْمُهَلَّةُ :- ماں کی گود، گہوارہ۔ جمع: مُهَلَّاتٌ۔

۴۶ کھلانا۔ بڑی عمر میں۔ ادھیڑ عمر میں۔ تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کہلاتی ہے۔ جمع: کھول اور کھلوان ہے۔

۴۷ لَمْ يَمْسَسْنِي بَشِيرٌ۔ مجھے کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا۔ مجھے کسی انسان نے نہیں چھوا۔ (لَمْ يَمْسَسْنِي) باب مع سے فعل مضارع معروف، نفی جید یہ لم، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَسَّ وَفَسَّسَ، (نسی) اس میں نون وقایہ یا کے متکلم مفعول بہ ہے۔

۴۸ إِذَا قُضِيَ أَمْرٌ أَلَّا۔ جب (اللہ تعالیٰ) کسی کام کا فیصلہ فرماتے ہیں۔ (قُضِيَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءٌ، اَمْرٌ کے معنی کام۔ جمع: أُمُورٌ

۴۹ أَبْرَأُ۔ میں اچھا کر دیتا ہوں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَبْرَأْتُ

۴۹ الْأَكْمَهُ۔ پیدائشی اندھا، مادرزاد اندھا۔ جمع: أَكْمَهٌ

۴۹ الْأَبْرَصُ۔ کوڑھی، برص کی بیماری والا۔ جمع: أَبْرَصٌ

۴۹ أَحْيَى الْمَوْتَى۔ میں مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں۔ (أَحْيَى) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر أَحْيَاءُ، (الْمَوْتَى) مردے، اس کا واحد مَيِّتٌ ہے۔

۴۹ أَنْبَأَكُمْ۔ میں تم کو خبر دیتا ہوں۔ (أَنْبَأَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَنْبِئَةٌ، (كَمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۹ تَلَدَّ حُرُوفٌ۔ تم لوگ جمع کرتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِدْخَارٌ یہ اصل میں اِدْخَارٌ ہے افعال کی تاء کو دال سے بدل دیا۔ پھر ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا۔ اِدْخَارٌ ہو گیا۔

۵۲ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ۔ حواریوں نے کہا۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص ساتھی تھے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے ایمان لائے تھے اور حواریین کی تعداد بارہ (۱۲) تھی۔ (تفسیر جلالین) اس کا واحد: حَوَارِیٌّ ہے۔

آیت نمبر ۵۲: **اَنْصَارُ اللّٰهِ** :- اللہ تعالیٰ کے (دین کے) مددگار۔ اس کی اصل عبارت **اَنْصَارُ دِیْنِ اللّٰهِ** ہے۔ **اَنْصَارُ** کا واحد **نَصِیْرٌ** ہے۔ اس میں **اَنْصَارُ** کے بعد لفظ **دِیْنِ** محذوف ہے۔

۵۳: **اَتَّبِعْنَا الرَّسُوْلَ** :- ہم نے رسول کا اتباع کیا۔ ہم نے رسول کی پیروی کی۔
(**اَتَّبِعْنَا**) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر **اَتَّبَاعَ**، (**الرَّسُوْلُ**) کے معنی پیغمبر، جمع: **رُسُلٌ**۔ یہاں رسول سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور اس کو نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۵۴: **مَكْرُوْرًا** :- ان لوگوں نے تدبیر کی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر **مَكْرَ**۔

۵۴: **مَكْرَ اللّٰهِ** :- اللہ تعالیٰ نے تدبیر فرمائی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر **مَكْرَ**۔

۵۵: **اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ** :- (۱) میں لے لوں گا تجھ کو (ترجمہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب) (۲) میں تم کو وفات دینے والا ہوں۔ (ترجمہ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی) (**مُتَوَفِّیْ**) باب تفعل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر (**تَوَفَّیْ**) اس کے معنی پورا پورا لینا اور وفات دینا۔ (ک) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ مفعول بہ ہے۔

(۱) پہلے ترجمہ کے اعتبار سے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف دشمن یہودی طرح طرح کی سازشیں کر رہے تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں آپ کو پورے طور پر یعنی جسم اور روح دونوں کے ساتھ لے لوں گا۔ اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ آپ کو زندہ ہونے کی حالت میں آسمان پر اپنے پاس بلا لوں گا۔ آپ کے دشمن نہ آپ کو سولی دے سکتے ہیں۔ اور نہ قتل کر سکتے ہیں۔ اس تفسیر کے اعتبار سے (**تَوَفَّیْ**) پورا پورا لینے کے معنی میں ہے۔

(۲) دوسرے ترجمہ کے اعتبار سے آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت

آیت نمبر عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دینے کے لئے ارشاد فرمایا کہ سازش کرنے والے دشمن یہودیوں کو آپ کو قتل کر سکتے ہیں اور نہ سولی دے سکتے ہیں۔ میں آپ کو مقررہ وقت پر طبعی موت سے وفات دوں گا۔ اس تفسیر کے اعتبار سے (توفی) وفات دینے کے معنی میں ہے۔ لیکن وقوع کی حیثیت سے الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی رفع کا وقوع پہلے ہے اور وفات کا وقوع بعد میں ہے جیسا کہ درمنثور میں اس آیت کریمہ کی تفسیر حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا مقررہ وقت مشہور ہے۔ جیسا کہ متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہونے کی حالت میں موجود ہیں۔ قیامت کے قریب ایک عادل حکمران بن کر اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ خود بھی اسلام کے مطابق عمل فرمائیں گے۔ اور دوسروں کو بھی اسلام کی دعوت دیں گے۔ اور چالیس سال اس دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ پھر ظہبی طور پر آپ کی وفات ہوگی۔

۵۵ رَافِعُكَ إِلَيَّ۔ (۱) میں اپنی طرف اٹھا لوں گا تجھ کو۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہند)

(۲) میں تم کو اپنی طرف اٹھائے لیتا ہوں۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کی اصل عبارت (إِنِّي رَافِعُكَ إِلَيَّ) ہے اسی لئے متکلم کے صیغہ کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔ (رَافِعُكَ) رافع باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر مضاف (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

(تشریح) اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خطاب کر کے کہا گیا ہے کہ میں آپ کو اپنی طرف اٹھا لوں گا۔ اور ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صرف روح کا نام نہیں بلکہ روح اور جسم دونوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ اس لئے رفع سے صرف روحانی رفع مراد لینا غلط ہے۔ اور رفع کو بلندی مرتبہ کیلئے استعمال کرنا مجاز ہے۔ اس لئے معنی حقیقی کو چھوڑ کر معنی مجازی مراد لینا درست نہیں ہے۔ ان تمام دلائل کے پیش نظر اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اور جسم کے ساتھ اپنی طرف اٹھالیا ہے۔ (تفہیم از معارف القرآن)

۵۶ يُؤْتِيهِمْ أَجْرَهُمُ۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ان (کے نیک کاموں) کا پورا ثواب دیں گے۔

آیت نمبر (یوقی) باب تفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر توفیة۔ (ہم)

ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول (أَجُوزُ هُمْ) أَجُوزُ کا واحد، أَجَزُ معنی ثواب۔ أَجُوزُ مضاف، ہم ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ پھر دونوں مل کر مفعول ثانی واقع ہوگا۔

۵۸ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ :- حکمت آمیز مضمون، حکمت والا مضمون، پر حکمت بیان۔ (الذِّکْرُ) باب نصر سے مصدر (الْحَکِیْمُ) حَکَمَ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۰ الْمُشْتَرِیْنَ :- شک کرنے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد الْمُشْتَرِیْ مصدر افتراء اور ماوہوئی ہے۔

۶۱ مَنْ حَاجَّكَ :- جو شخص آپ سے جھگڑا کرے۔ جو شخص آپ سے بحث کرے۔ (حَاجَّ) باب مغالطہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَاجَّةٌ۔ (ک) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۶۱ تَعَالَوْا :- تم لوگ آؤ۔ باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعَالَى۔ اس معنی میں صرف فعل امر استعمال ہوتا ہے۔

۶۱ نَبْتَهْلُ :- ہم لوگ دل سے دعا کریں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ابتهال معنی عاجزی کرنا۔ گڑ گڑانا۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۶۲ الْقِصَصُ الْحَقُّ :- سچا بیان (الْقِصَصُ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی بیان کرنا۔ التَّوْرَةُ :- آسمانی کتاب جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۶۵ الْإِنْجِيلُ :- آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ لِمَنْ تُحَاجُّونَ :- تم لوگ کیوں جھگڑا کرتے ہو۔ (تُحَاجُّونَ) باب مغالطہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُحَاجَّةٌ۔

۶۷ یَهُودِیًّا :- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والا۔ جمع : یَهُودٌ۔ نَصْرَانِیًّا :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والا۔ جمع : نَصْرَانِیُّونَ اور نصاریٰ

آیت نمبر ۶۷

حَنِيفًا ۖ دین حق کو اختیار کرنے والا۔ ایک اللہ تعالیٰ کو ماننے والا۔ حَنُفٌ سے صفت ہے۔
واحد مذکر باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۹

وَذَتْ طَائِفَةً ۖ ایک جماعت نے خواہش کی، ایک جماعت نے چاہا۔ (وَذَتْ) باب
مع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر وُذِيَ، مَوْدَةٌ، طَائِفَةٌ کے
معنی جماعت، جمع: طَوَائِفُ۔

۶۹

مَا يُضِلُّونَ ۖ وہ لوگ گمراہ نہیں کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف منفی،
صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اضلال، اس میں (مَا) نفی کے لئے ہے۔

۶۹

مَا يَشْعُرُونَ ۖ وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ باب انصر سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع
مذکر غائب، مصدر شَعُرُوْا۔ اس میں (مَا) نفی کیلئے ہے۔

۷۰

تَشْهَدُونَ ۖ تم لوگ اقرار کرتے ہو۔ تم لوگ گواہی دیتے ہو۔ باب مع سے فعل
مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر شَهِدَ۔

۷۱

تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ ۖ تم لوگ ملاتے ہو سچ میں جھوٹ۔ تم لوگ حق کو ناحق کے
ساتھ ملاتے ہو۔ (تَلْبِسُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر،
مصدر لَبَسَ۔ یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی باتیں اور باطل سے مراد اہل کتاب کی
گرجی ہوئی باتیں ہیں۔

۷۳

مَا أَوْتِيتُمْ ۖ جو تم کو دیا گیا۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر
إِيتَاءُ (مَا) اسم موصول ہے اور (أَوْتِيتُمْ) اس کا صلہ ہے۔

۷۳

يُحَاجُّوْكُمْ ۖ وہ لوگ تم پر غالب آجائیں گے۔ (يُحَاجُّوْا) اَنْ ناصبہ کے تحت
ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔ باب مضارع سے فعل مضارع
معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَاجَّ۔

۷۳

يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنا فضل جس کو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں۔
(يُؤْتِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر إِيْتَاءُ۔ اس

آیت نمبر میں (ہ) مفعول اول ہے اس کا مرجع فاعل ہے۔ (مَنْ يَشَاءُ) مفعول ثانی ہے۔ (يَشَاءُ)

باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شئ، و مشیئة و مشاءة۔

۷۵ اِنْ تَأْمَنَّا بِقُنْطَارٍ :- اگر تم اس کے پاس بہت مال امانت رکھو۔ (قائِم) باب سمع سے

فعل مضارع معروف، واحد مذکر حاضر، مصدر اَمِنَ (ؤ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ

ہے۔ اس ضمیر کا مرجع مَنْ ہے جو ما قبل میں مذکور ہے۔ قُنْطَارُ کے معنی بہت مال، جمع

قُنَاطِيرُ ترکیب نحوی کے اعتبار سے یہ پورا جملہ شرط ہے۔

۷۵ يُوَدُّهُ الْيَك :- وہ تم کو ادا کر دے گا۔ (يُوَدُّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَادِيَةٌ (يُوَدُّ) اصل میں يُوَدِّي ہے یہاں جواب شرط کی

وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاہ گر گئی ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع قُنْطَارُ ہے۔

۷۵ الْاٰمِيْنَ :- ان پر وہ لوگ۔ مراد مشرکین عرب ہیں (تخیر جلالین) اس کا واحد اُمِيٌّ ہے۔

۷۶ اَوْفِيْ بَعْدِهِ :- اس شخص نے اپنا عہد پورا کیا۔ (اَوْفِيْ) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِيفَاءُ اس کا مادہ وُفِيَ ہے۔ (عَهْدُ) کے معنی پختہ

وعدہ قول و قرار، جمع عُهُود۔ (عہد) اس قول کا نام ہے جو فریقین کے درمیان باہمی بات

چیت سے طے ہو جائے۔

۷۷ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ :- وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کے بدلے میں خریدتے ہیں۔ وہ

لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کے بدلے میں حاصل کرتے ہیں۔ (يَشْتَرُوْنَ) باب افعال سے

فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِشْتَرَوْا اس کا مادہ شَرِيَ ہے۔ یہاں

عہد سے مراد نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور امانت کی ادائیگی ہے (تخیر جلالین)

۷۷ لَا يُؤْكِلُهُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان کافروں کو (گناہوں سے) پاک نہیں کریں گے۔

(لَا يُؤْكِلُهُمْ) باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَزَكَّى (هُمْ)

ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۸ يَلْبَسُوْنَ الْبَسَاتِيْهِمْ :- وہ لوگ اپنی زبانوں کو کج کرتے ہیں۔ وہ لوگ اپنی زبانوں کو

آیت نمبر ۷۹ پر پڑھتے ہیں۔ (یَسْلُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر (لَسَى) (الْبَسَنَةُ) زبانیں اس کا واحد (لِسَانٌ) ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۷۹ کُونُوا رَبَّانِیْنَ: تم لوگ اللہ والے ہو جاؤ۔ یعنی ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہو جاؤ۔ (کُونُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر کُنُوْا (رَبَّانِیْنَ) جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد رَبَّانِیٌّ ہے۔

۷۹ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ: تم لوگ سکھلاتے تھے۔ باب تفعیل سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْلَمُوْا۔

۷۹ کُنْتُمْ تَذَرُسُوْنَ: تم لوگ پڑھتے تھے۔ باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَرُسُوْا۔

۸۰ الْمَلَائِكَةُ: فرشتے۔ اس کا واحد مَلَكٌ ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں لگے رہتے ہیں۔ کسی وقت اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔ (لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ)

۸۰ النَّبِیْنَ: انبیاء علیہم السلام۔ واحد نَبِیٌّ، (نبی کی تعریف) نبی وہ مقدس انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ نبی کا لفظ عام ہے۔ اور رسول کا لفظ خاص ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔

۸۱ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ: تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے۔ تمہارے پاس کوئی رسول آئے۔ رَسُوْلٌ کے معنی پیغمبر، جمع رُسُلٌ، رسول کی تعریف: رسول وہ مبارک انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا ہو اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۸۲ مِنْ تَوَلٰی: جو شخص اعراض کرے، جو شخص روگردانی کرے۔ (تَوَلٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلٰی۔

آیت نمبر ۸۲: **الْفَاسِقُونَ** :- نافرمانی والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد فاسق اور مصدر فسق ہے۔

۸۳: **يَغْوُونَ** :- وہ لوگ گمراہ کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف جمع مذکر غائب، مصدر بغی۔

۸۴: **طَوَّعًا وَكَرْهًا** :- خوشی اور ناخوشی۔ (طَوَّعًا) باب نصر سے مصدر ہے معنی فرمانبردار ہونا۔ یہ مصدر اسم فاعل طائعين کے معنی میں حال ہے۔ (كَرْهًا) باب کج سے مصدر ہے۔ معنی ناپسند کرنا، یہ مصدر نكارہين کے معنی میں حال ہے۔

۸۵: **إِبْرَاهِيمَ** :- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۴۳) میں دیکھئے۔

۸۶: **إِسْمَاعِيلَ** :- حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۴۶) میں دیکھئے۔

۸۷: **إِسْحَاقَ** :- حضرت اسحاق علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) آیت (۱۴۶) میں دیکھئے۔

۸۸: **يَعْقُوبَ** :- حضرت یعقوب علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ (۱) آیت (۱۴۲) میں دیکھئے۔

۸۹: **الْأَسْبَاطُ** :- اولاد کی اولاد۔ اس کا واحد سبط ہے۔ اس کا اطلاق اکثر نواسوں پر ہوتا ہے۔

جیسے حنفیہ کا اطلاق پوتوں پر ہوتا ہے۔ لفظ سبط یہودیوں کیلئے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لئے قبیلہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (منجد) یہاں اسباط سے مراد حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے۔

۹۰: **مُوسَىٰ** :- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۵۱) میں دیکھئے۔

۹۱: **عِيسَىٰ** :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۴۶) میں دیکھئے۔

۹۲: **مَنْ يَتَّبِعْ** :- جو شخص طلب کرے گا۔ یعنی اختیار کرے گا۔ (يتبع) باب افتعال سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ابتغاء، يتبع اصل میں يتبعی ہے۔ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں یاہ کر گئی ہے۔

۹۳: **جَاءَهُمُ الْيَسَنُ** :- ان کے پاس نشانیاں آگئیں۔ ان کے پاس دلائل آ گئے۔ (جاء)

باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جئنی اور جئلی اور جئہ

آیت نمبر ہے۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اَلْبَيْتُ کا واحد بَيْتٌ معنی دیل، نشانی۔

۸۸ لَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ ۚ۔ ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ (لَا يُخَفِّفُ) باب تفعیل سے فعل

مضارع مجہول منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تخفیف۔

۸۸ لَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۚ۔ ان لوگوں کو مہلت نہیں دی جائے گی۔ (يُنْظَرُونَ) باب افعال سے

فعل مضارع مجہول جمع مذکر غائب، مصدر انظار۔

۹۰ اِزْدَادُوا كُفْرًا ۚ۔ وہ لوگ کفر کے اعتبار سے بڑھ گئے۔ وہ لوگ کفر میں بڑھتے رہے۔

یعنی کفر پر دوام رکھا، ایمان نہیں لائے۔ (اِزْدَادُوا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِزْدَادٌ۔ جو اصل میں اِزْتَادَ ہے۔ تاء افتعال کو وال سے بدل

دیا گیا اِزْدَادٌ ہو گیا، اس کا مادہ زید ہے۔

۹۱ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا ۚ۔ زمین بھر سونا۔ (مِلْءُ) باب فتح سے مصدر ہے معنی بھرنا۔

(الْاَرْضُ) زمین، جمع الْاَرْضُونَ اور الْاَرْضِیُّ ہے۔ ذَهَبٌ کے معنی سونا، جمع

اَذْهَابٌ اور ذُھُوبٌ ہے۔

۹۱ لَوْ اَفْتَدٰی بِہٖ ۚ۔ اگرچہ وہ شخص زمین بھر سونا فدیہ دے۔ اگرچہ وہ شخص زمین بھر سونا بدلہ میں دے۔

(لَوْ) وصلیہ ہے جس کا ترجمہ اگرچہ کیا جاتا ہے۔ (اَفْتَدٰی) باب افتعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اَفْتَدٰی۔ اس کا مادہ فلدی ہے۔ (بہ) جار مجرور مل کر

فعل مذکور سے متعلق ہو جائے گا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب اس کا مرجع مِلْءُ الْاَرْضِ

ذہباً ہے۔

۹۱ نَصْرٍ ۚ۔ مددگار، مدد کرنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں

ہے اس کا واحد نَصِیرٌ۔ اور مصدر نَصَرُوْا نَصْرًا ہے۔

☆☆☆☆☆

پارہ (۳) مکمل ہو گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ پاره (۴) سورۃ آل عمران

آیت نمبر

۹۲ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ: تم ہرگز بھلائی نہیں حاصل کر سکو گے۔ (لَنْ تَنَالُوا) باب سمع سے فعل مضارع معروف نفی تاکید مستقبل بہ لن، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، نِیْلُ (الْبِرِّ) کے معنی نیکی اور بھلائی۔ یہاں ترکیب میں مفعول بہ واقع ہے۔

۹۲ تُحِبُّونَ: تم لوگ محبت کرتے ہو۔ تم لوگ پسند کرتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، احْبَبْتُ۔

۹۳ حَلَالًا: حلال، باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی حلال ہونا۔

۹۳ بَنِي إِسْرَآءِیلَ: (بنی) اصل میں بنیوں ہے۔ یہ حالت جر میں ہے حالت رفع میں بَنُونَ آتا ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ (اِسْرَآءِیلَ) حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔ یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی عبد اللہ کے ہیں۔ (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ) (تفسیر مظہری) حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے تھے۔ اور ان کی نسل سے بارہ قبیلے ہوئے۔ اسی لئے یہودیوں کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔ لفظ (اسرائیل) علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۹۳ فَاتَّوُوا بِالتَّوْرَةِ: تو تم لوگ تورات لاؤ۔ فاء عطف کے لئے ہے (اِتَّوُوا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، اِتَّيَانٌ۔ معنی آنا۔ (باء) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔ معنی لانا (التَّوْرَةِ) ایک کتاب الہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۹۳ فَاتْلَوْهَا: پھر تم لوگ اس (تورات) کو پڑھو۔ (فاء) حرف عطف ہے۔ (اتْلُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، تِلَاوَةٌ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول یہ ہے۔ اس کا مرجع التَّوْرَةُ ہے۔

آیت نمبر ۹۴

اِفْتَرٰی:۔ اس نے مجھوٹ باندھا۔ اس نے تہمت لگائی۔ باب افعال سے فعل ماضی۔ معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر، افتراء، اور مادہ فترئی ہے۔

۹۵ اَتَّبِعُوا:۔ تم لوگ اتباع کرو۔ تم لوگ پیروی کرو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اتباع۔

۹۵ اِبْرٰہِیْمَ:۔ پارہ (۱) آیت (۱۲۳) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پڑھے۔ لفظ ”ابراہیم“ علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۹۵ حَنِیْفًا:۔ دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حنף مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر جمع، حنفاء، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ معنی جھکنا، مائل ہونا۔

۹۶ بَلٰکَ:۔ مکہ مکرمہ۔ مکہ میں ایک لغت بلکہ بھی ہے۔ مکہ کو بلکہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ شہر سرکشوں کی گردنیں توڑ دیتا ہے (تفسیر جلالین) بَلٰکَ کے معنی توڑنا۔ استعمال کیا جاتا ہے بَلٰکَ عُقُقْہُ اس نے اس شخص کی گردن توڑ دی۔

۹۷ اٰیٰتُ بَیِّنٰتٍ:۔ کھلی ہوئی نشانیاں، واضح نشانیاں۔ (ایٹ) کا واحد: اٰیۃ، معنی نشانی۔ (بَیِّنٰتٍ) کا واحد: بَیِّنۃ، معنی واضح اور کھلی ہوئی۔

۹۷ مَقَامُ اِبْرٰہِیْمَ:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ مقام ابراہیم سے مراد وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔ (تفسیر جلالین) (مَقَامُ) قِیَام مصدر سے اسم ظرف ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (ابراہیم) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت نمبر (۱۲۳) میں دیکھئے۔

۹۷ غَنِیٌّ:۔ بے نیاز۔ جس کو کسی چیز کی ضرورت نہ ہو۔ غنی مصدر سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ غنی کی جمع اغنیاء، باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۸ شَہِیْدٌ:۔ مطلع۔ واقف۔ نگران۔ باب جمع سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ

آیت غیر تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ شَهِدَ کی جمع شَهِدَاءُ۔ اس کا مصدر شَهِدَ اور شَهِادَةٌ ہے۔

۹۹ تَصُدُّونَ :- تم لوگ روکتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَدَّ۔

۹۹ تَبْغُونَهَا :- تم لوگ اس میں (کجی) ڈھونڈتے ہو۔ تم لوگ اس میں (کجی) تلاش کرتے ہو۔ (تَبْغُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَغَى۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع (سَبِيلٌ) ہے۔

۹۹ عَوَّجَا :- کجی۔ ٹیڑھا پن، عیب۔ باب سمع سے مصدر ہے معنی ٹیڑھا ہونا۔

۹۹ شَهِدَ آءُ :- مطلع، واقف، واحد شَهِيدٌ۔ باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر شَهِادَةٌ اور شَهِوْدٌ ہے۔

۱۰۰ يَرُدُّوْكُمْ :- وہ لوگ تم کو لوٹا دیں گے۔ (يُرُدُّوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اصل میں يَرُدُّوْنَ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔ (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۱ تَتْلٰى عَلٰیكُمْ :- تمہارے سامنے (اللہ تعالیٰ کی آیتیں) تلاوت کی جاتی ہیں۔ تمہارے سامنے (اللہ تعالیٰ کی آیتیں) پڑھی جاتی ہیں۔ (تَتْلٰى) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تِلَاوَةٌ۔

۱۰۱ مَنْ يَعْصِمْ :- جو شخص مضبوط پکڑے۔ (يَعْصِمُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِعْصَامٌ۔ مَنْ شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۰۲ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ :- تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنا چاہئے۔

تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرا کرو (جیسا) ڈرنے کا حق ہے۔ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ ادنیٰ تقویٰ پر اکتفا مت کرو۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جس میں تمام گناہوں سے پرہیز کرنا ہوتا ہے۔ اس کی تفسیر جناب رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے آپ نے

آیت نمبر ارشاد فرمایا حَقُّ تَقَاتِهِ هُوَ اَنْ يُطَاعَ فَلَا يُعْصَىٰ وَيُشْكِرَ فَلَا يُكْفَرُ وَيُذَكَّرُ فَلَا يُنْسَىٰ (تفسیر جلالین) حق تقویٰ کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہر کام میں کی جائے۔ کسی کام میں نافرمانی نہ کی جائے۔ ہمیشہ اس کو یاد رکھا جائے، کبھی بھولائے نہ جائے۔ ہمیشہ اس کا شکر ادا کیا جائے، کبھی ناشکری نہ کی جائے۔ (اتَّقُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتَّقَاءٌ اور مادہ وَقَّیٰ ہے۔

۱۰۲ اِعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ ۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد قرآن کریم ہے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَمْلُوءُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لگی ہوئی ہے (تفسیر ابن کثیر) (اِعْتَصِمُوا) باب افعال سے فعل امر بصیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِعْتَصَمَ، حَبْلُ کے معنی رسی جمع: حِبَالٌ۔

۱۰۳ لَا تَفَرَّقُوا ۔ تم لوگ متفرق نہ ہو، تم لوگ نا اتفاقی مت کرو۔ (لَا تَفَرَّقُوا) اصل میں لَا تَتَفَرَّقُوا ہے ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفَرَّقُوا۔

۱۰۴ اَلْفَ يٰۤاَيُّهَا قُلُوْبُكُمْ ۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔ (الف) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَلَفْتُ، قُلُوْبٌ کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۱۰۵ شَفَا حُفْرَةً ۔ گڑھے کا کنارہ۔ شَفَا کے معنی کنارہ، اس کا متضاد: شَفْوَان اور جمع اَشْفَاء ہے۔ (حُفْرَةٌ) کے معنی گڑھا، جمع: حُفَرٌ ہے۔

۱۰۶ اَنْقَذَكُمْ ۔ اس نے (اللہ تعالیٰ) تم کو نجات عطا فرمائی۔ (اَنْقَذَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْقَاذٌ، (نُكْمٌ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۷ يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ ۔ وہ لوگ بھلائی کی طرف بلا تے ہیں۔ وہ لوگ بھلائی کی دعوت دیتے ہیں۔ (يَدْعُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُعَاءٌ۔

آیت نمبر ۱۰۴: **يَا مُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ** :- وہ لوگ نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں۔ (يَا مُرُونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر امر (الْمَعْرُوفُ) معروف میں وہ تمام نیکیاں اور بھلائیاں داخل ہیں۔ جن کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ معروف کے معنی جانی پہچانی ہوئی چیز۔

۱۰۴: **يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ** :- وہ لوگ برے کاموں سے روکتے ہیں۔ (يَنْهَوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نہی (الْمُنْكَرُ) منکر میں وہ تمام برائیاں اور خرابیاں شامل ہیں، جن سے اسلام نے منع کیا ہے۔ منکر کے معنی انکار کی ہوئی اور منع کی ہوئی چیز۔

۱۰۵: **تَفَرَّقُوا** :- وہ لوگ متفرق ہو گئے۔ ان لوگوں نے تفریق کر لی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تفرق۔

۱۰۵: **الْبَيِّنَاتُ** :- واضح نشانیاں، واضح دلائل۔ اس کا واحد بَيِّنَةٌ۔

۱۰۶: **تَبَيَّنَ وَجْوهُ** :- کچھ چہرے سفید (روشن) ہوں گے۔ (تَبَيَّنَ) باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ابیضاض، وَجْوهُ کا واحد وَجْهٌ معنی چہرہ۔

۱۰۶: **تَسْوَدُّ وَجْوهُ** :- کچھ چہرے سیاہ (تاریک) ہوں گے۔ (تَسْوَدُّ) باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اسوداد، مصدر اسوداد۔

۱۰۶: **اسْوَدَّتْ وَجْوهُهُمْ** :- ان کے چہرے سیاہ ہو گئے۔ (اسْوَدَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اسوداد، وَجْوهُ کا واحد وَجْهٌ معنی چہرہ۔

۱۰۶: **ذُوقُوا الْعَذَابَ** :- تم لوگ سزا چکھو (ذُوقُوا) باب نصر سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذوق۔

۱۰۷: **اَبْيَضَّتْ وَجْوهُهُمْ** :- ان کے چہرے سفید (روشن) ہو گئے۔ (اَبْيَضَّتْ) باب افعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ابیضاض۔

۱۰۸: **تَلَوْهَا عَلَيْكَ** :- ہم ان کو (اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو) آپ کے سامنے پڑھتے ہیں۔ (تَلَوْ) :-

آیت نمبر باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَلَاوَقَ (ھا) ضمیر واحد مؤنث غائبہ، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (آیات اللہ) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۱۰ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ :۔ وہ لوگوں کے لئے نکالی گئی۔ وہ لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی۔

(اُخْرِجَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اُخْرَجَ

۱۱۰ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ :۔ تم لوگ نیک کاموں کا حکم دیتے ہو۔ (تَأْمُرُونَ) باب نصر

سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر أَمَرَ (الْمَعْرُوفِ) اس کے معنی جانی

پہچانی ہوئی چیز۔ لفظ معروف میں وہ تمام نیکیاں اور بھلائیاں داخل ہیں، جن کا اسلام نے

حکم دیا ہے۔

۱۱۰ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ :۔ تم لوگ برے کاموں سے روکتے ہو۔ (تَنْهَوْنَ) باب فتح

سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَهَى (الْمُنْكَرِ) اس کے معنی انکار

کی ہوئی اور منع کی ہوئی چیز۔ لفظ منکر میں وہ تمام برائیاں اور خرابیاں داخل ہیں جن سے

اسلام نے منع کیا ہے۔

۱۱۱ لَنْ يَضُرُّكُمْ :۔ وہ لوگ ہرگز تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ (لَنْ يَضُرُّوا)

باب نصر سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن مستقبل، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر

ضَرَّ اور ضُرَّ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۱۱ يُولُّوْكُمْ الْاَذْبَارَ :۔ وہ لوگ تم سے پیٹھ پھیر لیں گے۔ وہ لوگ تم سے پیٹھ پھیر کر

بھاگیں گے۔ (يُولُّوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر

تَوَلَّى (يُولُّوْا) اصل میں يُولُّوْنَ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع

گر گیا ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول اور الْاَذْبَارَ مفعول ثانی ہے۔ اَذْبَارُ

کا واحد ذُبْرٌ، معنی پھٹلا حصہ۔ پیٹھ۔

۱۱۲ ضَرَبَتْ عَلَيْهِمُ الدَّلَّةُ :۔ ان (یہودیوں) پر رسوائی مار دی گئی۔ ان (یہودیوں) پر

رسوائی مسلط کر دی گئی۔ (ضَرَبَتْ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر

آیت نمبر ضَرْبُ (الدَّلَّة) کے معنی رسوائی۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ مصدری معنی۔ ذلیل ہونا۔

۱۱۲ اَیْنَمَا تُقْفُوا :۔ وہ لوگ جہاں پائے جائیں (تُقْفُوا) باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ثَقَفَ۔

۱۱۲ حَبِلَ مِنَ اللَّهِ :۔ اللہ تعالیٰ کا عہد۔ اس آیت کریمہ میں یہودیوں کے متعلق دائمی ذلت کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عہد کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون میں امن دے دیا ہے۔ جیسے نابالغ بچے، عورتیں یا ایسے عبادت گزار جو مسلمانوں سے لڑتے نہیں، وہ یہودی ذلت و خواری سے محفوظ رہیں گے۔ (معارف القرآن) حَبِلَ کے معنی عہد جمع۔ حَبَالٌ ہے۔

۱۱۲ حَبِلَ مِنَ النَّاسِ :۔ لوگوں کا عہد۔ لوگوں کے عہد کا مطلب معاہدہ صلح ہے۔ یعنی مسلمانوں یا غیر مسلموں سے یہودی معاہدہ صلح کر لیں تو ذلت و خواری سے محفوظ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن کریم میں (النَّاسِ) کا لفظ ہے۔ جو مومن اور کافروں کو شامل ہے۔ حَبِلَ کے معنی عہد جمع۔ حَبَالٌ۔

۱۱۲ بَاءٌ وَ بَغْضٍ مِنَ اللَّهِ :۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا غصہ لے کر لوٹے، وہ لوگ غضب الہی کے مستحق ہو گئے۔ (بَاءٌ وَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَوَّءَ۔

۱۱۲ ضَرَبْتُ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةَ :۔ ان پر پستی مار دی گئی۔ ان پر پستی مسلط کر دی گئی۔ ان پر محتاجی لازم کر دی گئی۔ (ضَرَبْتُ) فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ضَرَبَ (الْمَسْكَنَةُ) پستی محتاجی۔

۱۱۲ عَصُوا :۔ ان لوگوں نے نافرمانی کی۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَصَى۔ اور مادہ عَصَى ہے۔

۱۱۲ كَانُوا يَعْتَدُونَ :۔ وہ لوگ تجاوز کرتے تھے۔ وہ لوگ حد سے نکل جاتے تھے۔

باب افعال سے فعل ماضی استمراری معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَعْتَدَاءُ۔

آیت نمبر ۱۱۳

اِنَّاءَ الْيَلِّ :- رات کے اوقات۔ یہ ترکیب اضافی ہے۔ (اِنَّاءَ) کا واحد: اَنَّىٰ اور اِنَّیٰ ہے۔ معنی وقت۔ (اَلْیَلِّ) کے معنی رات۔ جمع: (اَلْیَالِی)۔

۱۱۴

یُسَارِعُوْنَ فِی الْخِیَرَاتِ :- وہ لوگ نیک کاموں میں دوڑتے ہیں۔ (یُسَارِعُوْنَ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُسَارَعَةٌ (خِیَرَات) کا واحد خِیْرَةٌ معنی نیکی اور بھلائی۔

۱۱۵

صِرٌّ :- تیز سردی، پالا۔ استعمال کیا جاتا ہے۔ رِیْحٌ صِرٌّ سخت ٹھنڈی ہوا۔

۱۱۸

لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً :- تم لوگ دلی دوست نہ بناؤ۔ تم لوگ بھیدی نہ بناؤ۔ (لَا تَتَّخِذُوا) باب التعلیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتَّخَذَ اس کا مادہ اَخَذَ ہے۔ (بَطَانَةً) کے معنی۔ دلی دوست، خصوصی دوست، بھیدی۔ رازدار۔

۱۱۸

لَا یَسْأَلُوْكُمْ خَبَالًا :- وہ لوگ تمہاری خرابی میں کوئی کمی نہیں کرتے ہیں۔ وہ لوگ تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔ (لَا یَسْأَلُوْنَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَسْأَلَ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول اور (خَبَالًا) مفعول ثانی ہے۔ خَبَالٌ کے معنی فساد، خرابی۔

۱۱۸

وَدُّوْا مَا عٰیْتُمْ :- انہوں نے تمہاری تکلیف کی تمنا کی۔ انہوں نے تمہاری مشقت کی خواہش کی۔ (وَدُّوْا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر وَدَّ، وَدَادٌ، مَوَدَّةٌ بھی خواہش کرنا۔ چاہنا۔ لفظ (ہا) مصدر یہ ہے (عٰیْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عٰیْتُ معنی مشقت میں پڑنا۔

۱۱۸

قَدْ بَدَتْ الْبَغْضَاءُ :- یقیناً دشمنی ظاہر ہوگئی۔ (قَدْ بَدَتْ) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب مصدر بَدَّوْا (الْبَغْضَاءُ) کے معنی دشمنی، بغض۔

۱۱۸

تُخَفِّیْ صُدُوْرَهُمْ :- ان کے دل چھپاتے ہیں۔ (تُخَفِّیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَخْفَا، معنی چھپانا۔ اس کا مادہ خَفِیٰ ہے۔ صُدُوْرٌ کا واحد: صَدْرٌ، معنی سینہ۔ مراد دل ہے۔

آیت نمبر ۱۱۹ اِذَا خَلَوْا۔ جب وہ لوگ الگ ہوتے ہیں۔ جب وہ لوگ تنہا ہوتے ہیں۔

(خَلَوْا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَلَوْا وَخَلَاءُ۔

۱۱۹ غَضُّوا عَلَیْكُمْ الْاَنَامِلَ۔ وہ لوگ تمہارے اوپر اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں۔ (غَضُّوا)

باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غَضَّ، معنی دانت سے پکڑنا،

کاٹنا۔ (الْاَنَامِلُ) انگلیاں واحد: اَنْجَلَةٌ۔

۱۱۹ ذَاتِ الصُّدُورِ۔ دلوں کی باتیں۔ لفظی ترجمہ: دلوں والی (باتیں) (ذَاتُ) ذُو

کی مؤنث ہے۔ ذَاتُ کا تثنیہ ذَوَاتَانِ اور جمع: ذَوَاتٌ ہے۔ ذُو کے معنی والا، ذَاتُ

کے معنی والی۔ (صُّدُورٌ) کا واحد: صَدْرٌ، معنی سینہ، مراد دل ہے۔

۱۲۰ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ۔ اگر کوئی اچھی حالت تم کو پہنچتی ہے۔ اگر کوئی اچھی حالت تم

کو پیش آتی ہے۔ (تَمْسَسْكُمْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث

غائب، مصدر مَسَّ، ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر،

منفعل بہ ہے۔ حَسَنَةٌ کے معنی بھلائی مراد اچھی حالت ہے۔ جمع حَسَنَاتُ۔

۱۲۰ اِنْ تُصِيبْكُمْ سَيِّئَةٌ۔ اگر کوئی ناگوار حالت تم کو پہنچتی ہے۔ اگر کوئی ناگوار حالت تم کو

پیش آتی ہے۔ (تُصِيبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب،

مصدر اِصَابَةٌ، (تُصِيبُ) اصل میں تُصِيبُ ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں یاء

گر گئی ہے۔ (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، منفعل بہ ہے۔ سَيِّئَةٌ کے معنی برائی۔ مراد بری

حالات، ناگوار حالات، جمع: سَيِّئَاتُ۔

۱۲۰ لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ۔ ان کی تدبیر تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (لَا يَضُرُّ) باب نصر

سے فعل مضارع متنی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَرَّ اور ضَرَّ۔ (كُم) ضمیر جمع مذکر

حاضر، منفعل بہ ہے۔ كَيْدُهُ کے معنی تدبیر، حیلہ، مکر و فریب۔

۱۲۰ مُحِيطٌ۔ احاطہ کرنے والا، گھیرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر

اِحْاطَہ ہے۔

آیت نمبر ۱۲۱

اِذْ غَدَوْتَ ۔۔ جب آپ صبح کے وقت نکلے۔ (غَدَوْتَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر غَدُوْهُ ہے۔

۱۲۱

تَبَوَّأِ السُّمُومِیْنَ ۔۔ آپ ایمان والوں کو ٹھہرا رہے ہیں۔ (تَبَوَّأِ) باب تبوؤ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبَوَّأُ ہے۔

۱۲۱

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۔۔ لڑائی کے مقامات۔ لڑائی کے ٹھکانے۔ (مَقَاعِدَ) کا واحد مَقْعَدٌ معنی جگہ، مقام، ٹھکانا۔ قِتَالٌ کے معنی لڑائی۔ باب مفاعلة کا مصدر ہے۔ معنی لڑائی کرنا۔

۱۲۲

هَمَّتْ طَائِفَتَانِ ۔۔ دو جماعتوں نے ارادہ کیا۔ (هَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمَّ۔ (طَائِفَتَانِ) طَائِفَةٌ کا ثنیہ، اس کی جمع طَوَائِفُ ہے۔

۱۲۲

اَنْ تَفْشَلَا ۔۔ کہ وہ دونوں ہمت ہار دیں۔ (تَفْشَلَا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ ثنیہ مؤنث غائب، مصدر فَشَلَ۔ تَفْشَلَا اصل میں تَفْشَلَانِ ہے۔ اَنْ ناصب کی وجہ سے نون ثنیہ حذف ہو گیا۔

۱۲۳

نَصْرُكُمْ إِلَهُ بَدْرٍ ۔۔ اللہ تعالیٰ نے بدر میں تمہاری مدد فرمائی۔ (نَصْرُ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَصَرَ وَنَصْرَةٌ (كَمْ) ضمیر جمع حاضر مفعول بہ ہے۔ (بَدْرٍ) بدر ایک مقام کا نام ہے۔ جو مدینہ منورہ سے تین منزل کی مسافت پر ہے۔ جہاں ۱۲ ابررمضان المبارک ۳ ہجری میں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان سب سے پہلی سخت لڑائی ہوئی تھی۔ اس لڑائی میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ مسلمانوں کی خصوصی مدد فرمائی تھی۔

۱۲۳

أَذِلَّةٌ ۔۔ کمزور، بے سروسامان۔ اس کا واحد ذَلِيلٌ ہے۔

۱۲۴

مُنْزِلَيْنِ ۔۔ اتارے ہوئے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم مصدر، اِنْزَالٌ۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۲۵

مُسَوِّمِينَ ۔۔ نشان لگانے والے۔ نشان بنانے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، مصدر تَسَوَّوْهُمْ۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

آیت نمبر ۱۲۶

لَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ : تاکہ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں۔ (تَطْمَئِنَّ) باب افعیال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اطمینان، لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ قُلُوبٌ کا واحد: قَلْبٌ، معنی دل۔

۱۲۷

لَيَقْطَعَ طَرَفًا : تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) کاٹ دیں ایک حصہ کو۔ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) ایک گروہ کو ہلاک فرمادیں۔ (يَقْطَعَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قطع، لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۲۸

يَكْتَبُهُمْ : وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو ذلیل و خوار کر دیں۔ (يَكْتَبُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر کتب، لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۲۹

يَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ : وہ لوگ ناکام لوٹ جائیں گے۔ (يَنْقَلِبُوا) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر انقلب، اصل میں يَنْقَلِبُونَ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (خَائِبِينَ) باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم اس کا واحد: خَائِبٌ اور مصدر خَيْبَةٌ ہے، (خَائِبِينَ) حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۳۰

لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا : تم لوگ سود مت کھاؤ۔ (لَا تَأْكُلُوا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اكل، (الرِّبَا) کے معنی سود۔ ربا کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں ربا (سود) ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی مال نہ ہو۔ ابن عربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے۔ الرِّبَا فِي اللُّغَةِ الزِّيَادَةُ وَالْمُرَادُ بِهِ فِي الْآيَةِ كُلُّ زِيَادَةٍ لَا يُقَابِلُهَا عَوَضٌ (معارف القرآن بحوالہ احکام القرآن ج ۲ ص ۱۰۱)

۱۳۱

أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً : کئی حصے بڑھا کر۔ کئی حصے زیادہ کر کے۔ (أَضْعَافًا) کا واحد: ضِعْفٌ، معنی دو گنا (مُضَاعَفَةً) باب مفاعلة سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔

۱۳۲

أَعْدَدْتُ : وہ (آگ) تیار کی گئی ہے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد

آیت نمبر مؤنث غائب، مصدر اَعْدَادُ۔

۱۳۲ تَوْرَحْمُونَ :- تم لوگ رحم کئے جاؤ گے۔ تمہارے اوپر رحم کیا جائے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَحِمَ۔

۱۳۳ سَارِعُوا :- تم لوگ دوڑو، تم لوگ جلدی کرو۔ باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، مُسَارِعَةٌ۔

۱۳۴ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ :- اس (جنت) کی وسعت آسمان اور زمین ہیں۔ یعنی جنت کی وسعت ساتوں آسمان اور زمین کے برابر ہے۔ (عَرْضُ) کے معنی وسعت، چوڑائی (السَّمَوَاتُ) کا واحد السَّمَاءُ معنی آسمان۔ الْأَرْضُ کے معنی زمین، جمع: أَرْضُونَ۔

۱۳۵ السَّرَّاءُ :- فراخی، خوشحالی۔

۱۳۶ الضَّرَّاءُ :- تکلیف، تنگی۔

۱۳۷ الْكَافِرِينَ الْغَيْظُ :- غصہ کو ضبط کرنے والے۔ (الْكَافِرِينَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ ماقبل میں لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: الْكَافِرُ اور مصدر كَفَرْتُ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ غَيْظُ کے معنی غصہ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔

۱۳۸ الْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ :- لوگوں سے درگزر کرنے والے۔ لوگوں کو معاف کرنے والے۔ (الْعَافِينَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ ماقبل میں لام جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد (الْعَافِي) اور مصدر عَفُوٌّ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۹ قَدْ خَلَتْ :- یقیناً (طریقے) گزر چکے ہیں۔ باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَلَّوْا اور خَلَاءُ۔

۱۴۰ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ :- تم لوگ زمین پر چلو پھرو۔ (سِيرُوا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر سِيرَ۔

۱۴۱ لَا تَهِنُوا :- تم لوگ ہمت نہ ہارو۔ باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

آیت نمبر وھن .

۱۳۹ لَا تَحْزَنُوا۔ تم لوگ غم نہ کرو۔ تم لوگ غمگین نہ ہو۔ باب سمع سے فعل نہی۔ صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُزِنَ۔

۱۴۰ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ۔ اگر تم کو زخم پہنچ جائے۔ (يَمْسَسْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسَّ۔ (إِنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ قَرْح کے معنی زخم، جمع: قُرُوح۔

۱۴۱ نَذَاوِلَهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ ہم ان (دنوں) کو لوگوں کے درمیان باری باری بدلتے رہتے ہیں۔ ہم ان (دنوں) کو لوگوں کے درمیان ادا کرتے بدلتے رہتے ہیں۔ (نَذَاوِلْ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَذَاوَلَتْ۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۴۲ لِيُصْغِرَ اللَّهُ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ پاک صاف کر دیں۔ (يُصْغِرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تُصْغِرُ۔ لام تغلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۴۳ يَمْحَقَ الْكُفْرَيْنَ۔ (تاکہ) اللہ تعالیٰ کافروں کو مٹا دیں۔ (يَمْحَقُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يَمْحَقُ۔ (يَمْحَقُ) لام تغلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۴۴ كُنْتُمْ تَمْنُونَ الْوَدَّ۔ تم لوگ موت کی تمنا کرتے تھے۔ (كُنْتُمْ تَمْنُونَ) باب تفعیل سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمْنَى، (تَمْنُونَ) اصل میں (تَمْنُونَ) ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لئے حذف کر دیا گیا ہے۔

۱۴۵ اُحْمَدٌ۔ اس لفظ کے لغوی معنی تعریف کیا ہوا۔ یہ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر قَحْمِدٌ اور مادہ حَمَدٌ ہے۔ لفظ اُحْمَدُ (عَلِیْہِ السَّلَام) امام متقین، سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ہے۔ آپ کی تاریخِ نبوت میں علماء

کرام کا اختلاف ہے، مشہور قول یہ ہے کہ ۱۲ ربیع الاول ۱۰ عام الفیل کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی، اور بعض حضرات نے آپ کی تاریخ پیدائش ۹ ربیع الاول لکھی ہے۔ لیکن جمہور محدثین اور مؤرخین کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ ۸ ربیع الاول ۱۰ عام الفیل کو دو شنبہ کے دن صبح صادق کے وقت امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ راجح قول سیرۃ المصطفیٰ جلد اول ص ۵۱ میں مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔ یہی وہ مبارک تاریخ ہے جس میں فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بے مثال حسن و جمال سے اس دنیا کو منور فرمایا۔ اور آپ کی برکات و حسنات سے پورا عالم معطر ہو گیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دنیا میں تشریف لانا اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سرفراز فرمایا ہے۔ جب خود قرآن کریم آپ کی رفعت شان کا اعلان کر رہا ہے جیسا کہ ارشادِ باری ہے (وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) تو پورے طور پر آپ کی عظمت شان کو بھلا کون بیان کر سکتا ہے؟ یہی وہ مقدس موضوع ہے جس میں بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء کی زبانیں لکنت کرتی ہیں۔ اور مشہور و معروف ادباء اور شعراء بھی عاجز و حیران نظر آتے ہیں۔ مشہور شاعر میر انیس لکھنوی نے کیا خوب کہا ہے۔

میں کیا ہوں میری مدح کیا ہے شبہ شاہاں ☆ حسان و فرزدق ہیں یہاں عاجز و حیراں
شرمندہ زمانے سے گئے واکل و حباں ☆ قاصر ہیں سخن فہم و سخن سنخ و سخن داں
کیا مدح کف خاک سے ہو نور خدا کی ☆ لکنت یہیں کرتی ہیں زبانیں فصحاء کی
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل و ونوں جہاں میں سعادت کا ذریعہ ہے۔ اس لیے آپ کے مختصر پاکیزہ حالات لکھ کر اپنی محبت و عقیدت کا نذرانہ پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام حضرت عبد اللہ اور والدہ ماجدہ کا نام حضرت آمنہ ہے، آپ کے دادا کا نام حضرت عبد المطلب اور نانا کا نام حضرت وہب ہے، آپ کی وادی کا نام حضرت فاطمہ اور نانی کا نام حضرت برہہ ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں تھے کہ آپ کے والد ماجد کی وفات ہو گئی، آپ کی ولادت

باسعادت کے بعد سب سے پہلے والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے سات روز آپ کو دودھ پلایا، پھر حضرت ثویبہ نے سات روز دودھ پلایا، اس کے بعد دو سال تک دودھ پلانے کی سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ کے حصہ میں آئی۔

جب آپ کی عمر مبارک چار یا چھ سال ہوئی، تو آپ کی والدہ ماجدہ نے اس دنیا سے رحلت فرمائی اور آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے کفالت کا شرف حاصل کیا، جب عمر شریف تقریباً آٹھ سال ہوئی تو حضرت عبدالمطلب کا بھی انتقال ہو گیا اور آپ کے چچا ابوطالب نے کفالت کی سعادت حاصل کی، جب آپ کی عمر مبارک بارہ سال کی تھی تو پہلی مرتبہ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ملک شام کا سفر کیا، قافلہ تجارت کے ساتھ ملک شام پہنچنے سے پہلے ہی ایک عیسائی عالم بحیراراہب کی نظر آپ پر پڑ گئی، اس نے نبوت کی علامتیں دیکھ کر پہچان لیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اور خلاف معمول پورے قافلے کی دعوت کی، پھر ابوطالب سے کہا کہ آپ ان کو آگے نہ لے جائیں، ورنہ ملک شام کے یہودیوں سے ان کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ دوسری مرتبہ حضرت خدیجہ کی طرف سے تجارت کے لیے حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ کے ساتھ ملک شام کا سفر کیا، اس مرتبہ ملک شام پہنچے اور ایک گرجا کے پاس قیام فرمایا، وہاں بھی نسطوراراہب نے نبوت کی علامتیں دیکھ کر گواہی دی کہ آپ ہی نبی آخر الزماں ہیں۔ جب آپ کی عمر مبارک پچیس سال ہوئی تو حضرت خدیجہ نے نکاح کا پیغام بھیجا، اور ابوطالب نے اس کو خوشی کے ساتھ منظور کر لیا، پھر اہل خاندان کے سامنے حضرت خدیجہ کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔ اس وقت حضرت خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی، خطبہ نکاح میں ابوطالب نے یہ جملہ بھی کہا تھا کہ میرے بھتیجے محمد بن عبد اللہ ایسے ہیں کہ دنیا میں کوئی شخص ان کے برابر نہیں ہے، اگرچہ ان کے پاس مال کم ہے مگر مال ایک عارضی چیز ہے۔ حضرت خدیجہ آپ کے نکاح میں تقریباً پچیس سال رہیں، ان کی زندگی میں آپ نے کوئی دوسرا نکاح نہیں فرمایا۔ حضرت خدیجہ سے چار صاحبزادیاں حضرت زینب، حضرت ام کلثوم، حضرت رقیہ، حضرت فاطمہ اور دو صاحبزادے حضرت قاسم اور

حضرت عبداللہ پیدا ہوئے۔ حضرت قاسم کے نام پر آپ کی کنیت ابو القاسم ہے۔ اور حضرت عبداللہ کا لقب طیب و طاہر ہے، آپ کے تیسرے صاحبزادے حضرت ابراہیم ہیں جو آپ کی باندی حضرت ماریہ قبطیہ کے لطن سے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مبارک نام یہ ہیں:

- (۱) ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔ (۲) ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا۔ (۳) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا۔ (۴) ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروق رضی اللہ عنہا۔ (۵) ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔ (۶) ام المومنین حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا۔ (۷) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔ (۸) ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔ (۹) ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا۔ (۱۰) ام المومنین حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ عنہا۔ (۱۱) ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔

جب آپ کی عمر شریف چالیس سال ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ لازوال نعمت عطا فرمائی جو روز ازل سے آپ کے لیے مقرر ہو چکی تھی، جس کی دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمائی تھی، اور جس کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی، یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت اور رسالت کا مبارک تاج عطا فرمایا۔ اس کے بعد نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا۔ پہلے پوشیدہ طور پر تبلیغ کا حکم دیا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے علی الاعلان تبلیغ کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کی طرف سے بہت تکلیفیں اٹھائیں، مگر فریضہ تبلیغ کو مسلسل انجام دیتے رہے اور ایمان و یقین کی روشنی سے پورے عالم کو منور فرمایا۔ نبوت کے بعد تیرہ سال آپ نے مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا، رائج قول کے مطابق نبوت کے گیارہویں سال ۲۷ رجب کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو معراج کا شرف عطا فرمایا۔ آپ بیداری کی حالت میں اسی جسم اطہر کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے، جنت اور دوزخ دکھائی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار اور حق جل مجدہ سے کلام فرمایا۔ نبوت کے

چودہویں سال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، راستے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال خدمات انجام دیں۔ تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر دس سال قیام فرمایا، کل تیس سال کی قلیل مدت میں آپ کی برکت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک ایسی جماعت تیار ہو گئی جن کی مثال پیش کرنے سے تاریخ عالم قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سے معجزات عطا فرمائے، ان میں سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو اب تک ہمارے ہاتھوں میں ہے اور قیامت تک رہے گا۔ قرآن عظیم ایسا معجزہ ہے جو ہزاروں معجزات کو شامل ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے مثال حسن و جمال عطا فرمایا تھا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ جیسا حسین نہ میں نے آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ جس راستے سے گزر جاتے، دیر تک اس راستہ سے خوشبو آتی تھی، صحابہ کرام اس خوشبو سے پہچان لیتے تھے کہ اس راستہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں۔

۱۲ ربیع الاول کو دو شنبہ کے دن، چاشت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم فانی سے پردہ فرمایا اور رفیق اعلیٰ جل مجدہ کی بارگاہ عالی میں سکونت اختیار فرمائی۔
 صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّاتِهٖ اَجْمَعِیْنَ
 وَ بَارَكَ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

۱۳۳ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ :- تم لوگ الٹے پاؤں پھر گئے۔ (انْقَلَبْتُمْ) باب
 انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر انْقَلَابٌ۔ اَعْقَابٌ کا واحد:
 عَقِبٌ، معنی ایڑی۔

آیت نمبر ۱۳۵ کَتَبْنَا مُوَجَّلًا :- لکھا ہوا مقررہ وقت۔ (کَتَبْنَا) مصدر ہے جو مکتوبہ کے معنی میں ہے۔
یعنی لکھا ہوا۔ (مُوَجَّلًا) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر معنی مقررہ وقت۔

۱۳۶ رِبُّونَ :- اللہ والے، رب والے۔ اس کا واحد رَبِّی ہے۔

۱۳۶ مَا وَهَنُوا :- ان لوگوں نے ہمت نہ ہاری۔ ان لوگوں نے بزدلی نہیں کی۔ باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَهَنَ۔

۱۳۶ مَا اسْتَكَانُوا :- وہ لوگ دب نہیں۔ وہ لوگ عاجز نہیں ہوئے۔ باب استفعال سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اسْتَكَانَ، معنی عاجز ہونا۔ اس کا مادہ كَوْنٌ اور کین ہے۔

۱۳۷ اِسْرَافُنَا :- ہمارے تجاوز کرنے کو (بخش دیجئے) (اِسْرَاف) باب افعال سے مصدر مضاف اور (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۱۳۷ ثَبَّتْ اَقْدَامَنَا :- آپ ہمارے قدموں کو ثابت رکھئے۔ آپ ہم کو ثابت قدم رکھئے۔
(ثَبَّتْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر، ثَبَّتَ۔ اَقْدَامٌ کا واحد: قَدَمٌ معنی پیر۔

۱۳۹ يَرْدُّوْكُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ :- وہ لوگ تم کو الٹے پاؤں لوٹا دیں گے۔ وہ لوگ تم کو الٹے پاؤں پھیر دیں گے۔ (يَرْدُّوْا) اصل میں يَرْدُّوْنَ ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر رَدَّ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔ (اَعْقَابٌ) کا واحد عَقِبٌ معنی ایڑی۔

۱۵۰ اَللّٰهُ مَوْلٰیكُمْ :- اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے۔ (مَوْلٰیكُمْ) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ مَوْلٰی کے معنی مددگار، کارساز۔ جمع موالی۔

۱۵۰ خَيْرُ النَّصْرِیْنَ :- مدد کرنے والوں میں سب سے بہتر۔ سب سے بہتر مدد کرنے والا۔ (خَيْرٌ) اسم تفضیل کا صیغہ اَخْبَرٌ کا مخفف ہے۔ (نَصْرَیْنِ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد نَاصِرٌ ہے۔ اور مصدر نُصِرَ ہے۔

۱۵۱ سُلْطَانًا :- دلیل۔

آیت نمبر ۱۵۱ مَأْوَتْهُمْ النَّارُ :- ان کا ٹھکانا آگ ہے۔ (مَأْوَى) کے معنی ٹھکانا۔ جمع مَأْوَى (مَأْوَاهُمْ) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔

۱۵۱ مَثْوًى الظَّالِمِينَ :- ظالموں کا ٹھکانا۔ یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ مَثْوًى کے معنی ٹھکانا، جمع مَثَاوِی۔

۱۵۲ تَحْسَبُوهُمْ :- تم لوگ ان (کافروں) کو قتل کرتے ہو۔ (قتل کرتے تھے)

(تَحْسَبُونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَسَّ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵۲ إِذَا فُتِنْتُمْ :- جب تم ہمت ہار گئے۔ جب تم کمزور ہو گئے۔ (فُتِنْتُمْ) باب مع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فُتِنَ۔

۱۵۲ تَنَارَ عَتَمَ فِی الْأَمْرِ :- تم نے حکم میں اختلاف کیا۔ (تَنَارَ عَتَمَ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَارَعَ۔

۱۵۲ ضَرَفَكُمُ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پھیر دیا۔ (ضَرَفَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَرَفَ۔

۱۵۲ لِيَبْتَلِيَكُمْ :- تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش فرمائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارا امتحان لیں۔ (يَبْتَلِي) باب التعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ابْتَلَا۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (نَحْمُ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۵۳ تُصْعِدُونَ :- تم لوگ چڑھے چلے جاتے ہو۔ (چڑھے چلے جاتے تھے) باب انفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَصْعَدَا۔

۱۵۳ لَا تَلُونِ عَلَى أَحَدٍ :- تم لوگ کسی کی طرف مڑ کر نہیں دیکھتے ہو (نہیں دیکھتے تھے) تم لوگ کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہو (نہیں ہوتے تھے)

(لَا تَلُونِ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَنَى۔

۱۵۳ أَتَابَكُمُ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو بدلہ میں دیا۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو

آیت نمبر غرض میں دیا۔ (الْأَب) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۵۳ اَصْنَعُ :- اطمینان، یقین، سکون۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۱۵۴ نَعَّاسًا :- اونگھ، ابتدائی ٹیڈ۔ خینڈ کا ابتدائی حصہ۔

۱۵۴ يَغْشَى :- وہ (اونگھ) چھارہا رہی ہے (چھارہا تھی)۔ وہ (اونگھ) ڈھانک رہی ہے (ڈھانک رہی تھی) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَشَى۔

۱۵۴ قَدْ أَهْمَمْتَهُمْ :- ان کو فکر مند بنا دیا۔ ان کو فکر میں ڈال دیا۔ (قَدْ أَهْمَمْتُ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِهْمَمْتُ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۵۴ مَضَّاجِعِهِمْ :- ان کی جگہیں۔ ان کے مقامات۔ یہاں پر مراوا ان کے مرنے کی جگہیں ہیں۔ (مَضَّاجِعُ) کا واحد مَضْجَعُ معنی خواب گاہ، سونے کی جگہ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۵۴ لِيَسْتَلِيَ اللَّهُ :- تاکہ اللہ تعالیٰ آزمائش فرمائیں۔ (يَسْتَلِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتَلَا۔ اور مادہ بَلَوُ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۵۴ لِيُمَجِّصَ :- تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) پاک صاف فرمادیں۔ (يُمَجِّصُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَجَّصَ۔ لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۵۵ تَوَلَّوْا :- ان لوگوں نے پیٹھ پھیر لی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلَّى۔

۱۵۵ التَّقَى الْجَمْعُ :- دو جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ (التَّقَى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتَّقَا۔ اور مادہ اِتَّقَى ہے۔ (الْجَمْعَانِ) جمع کا تثنیہ۔ اس کی جمع جُمُوعُ ہے۔

آیت نمبر ۱۵۵: اسْتِزِلْهُمْ الشَّيْطَانَ: شیطان نے ان سے لغزش کرا دی۔ شیطان نے ان کو بہکا

دیا۔ (اسْتِزَلَّ) باب استعمال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر استزلا (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول یہ ہے۔

۱۵۶: غَزَى: جہاد کرنے والے۔ اس کا واحد غَارَ (غازی) ہے۔

۱۵۸: لَئِنْ قُتِلْتُمْ: اگر تم مر گے۔ اگر تمہیں موت آگئی۔ (قُتِلْتُمْ) باب نصر سے فعل ماضی

معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَتَلَ۔

۱۵۹: لَئِنْ: آپ نرم ہو گئے۔ آپ نرم رہے۔ (لَئِنْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف،

صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر لَانَ۔

۱۵۹: فَطَا: بدخلق، بد مزاج، تند خو، اس کی جمع افطاط۔

۱۵۹: غَلِظَ الْقَلْبُ: سخت دل، سخت طبیعت، غَلِظَ کے معنی سخت، غَلِظَ سے صفت مشبہ

ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ قَلْبُ کے معنی دل۔ جمع قُلُوبُ۔

۱۵۹: لَأَنْفَضُوا: وہ لوگ منتشر ہو جاتے۔ وہ لوگ متفرق ہو جاتے۔ لام مفتوح تاکید کے

لئے ہے۔ (انْفَضُوا) باب انفعال سے فعل ماضی معروف۔ صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر

انفضاض۔ ترکیب نحوی میں یہ جواب شرط ہے۔

۱۵۹: الْمُتَوَكِّلِينَ: اعتماد کرنے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس

کا واحد: الْمُتَوَكِّلُ اور مصدر تَوَكَّلَ ہے۔

۱۶۰: اِنْ يَخْذُلْكُمْ: اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری مدد نہ کریں۔ اگر وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری

مدد چھوڑ دیں۔ (يَخْذُلْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،

مصدر خَذَلَ (نکم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے، یہاں پر فعل مضارع اِنْ شرطیہ کی وجہ

سے حالت جزم میں ہے۔

۱۶۱: مَنْ يَغْلُلْ: جو شخص خیانت کرے گا۔ (يَغْلُلْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَلَّوْا یہاں پر فعل مضارع مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت

آیت نمبر جزم میں ہے۔

۱۶۱ تَوْفَى كُلُّ نَفْسٍ :- ہر شخص کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ (تَوْفَى) باب تفعیل سے فعل

مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفَىة۔

۱۶۲ مَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ :- جو شخص غضب الہی کا مستحق ہو جائے۔ (بَاءَ) باب نصر

سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَوَّءَ۔ اس کو حرف جر (الی) کے ساتھ

استعمال کیا جائے۔ تو اس کے معنی لوٹنا، اور حرف جر (باء) کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ تو

اس کے معنی لوٹانا ہیں۔ سَخَطٌ کے معنی غضب اور غصہ۔ باب جمع سے مصدر ہے۔

۱۶۳ مِّنَ اللَّهِ :- اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا۔ (مِّنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ

واحد مذکر غائب، مصدر مَنَّ۔

۱۶۴ يُؤْتِيهِمْ :- وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو پاک کرتے ہیں (شرک وغیرہ سے)

(يُؤْتِيهِمْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَاتَرَكِيَّة۔

(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶۵ يَعْلَمُهُمْ :- وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو سکھاتے ہیں۔ (يَعْلَمُهُمْ) باب تفعیل

سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَلَّمَ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب،

مفعول بہ ہے۔

۱۶۶ التَّقَى الْجَمْعَيْنِ :- دو گروہ ایک دوسرے کے مقابل ہوئے۔ (التَّقَى) باب افتعال

سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر التَّقَاءُ اور مادہ لَقِيَ ہے۔

(الْجَمْعَانِ) جمع کا تثنیہ، اس کی جمع جُمُوع ہے۔

۱۶۷ نَافِقُوا :- وہ لوگ منافق ہوئے۔ منافق ایسے شخص کو کہتے ہیں جو زبان سے ایمان کو ظاہر

کرتے اور دل میں کفر کو چھپائے۔ (نَافِقُوا) باب معااملة سے فعل ماضی معروف، صیغہ

جمع مذکر غائب، مصدر مُنَافَقَةٌ۔

۱۶۸ فَادْرَأْوا :- تو تم لوگ ہٹاؤ۔ اس میں قائے عاطفہ ہے۔ (ادْرَأْوا) باب فتح سے فعل

آیت نمبر امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذرءاً.

۱۶۹ أَمْوَاتًا: مردہ۔ مرے ہوئے۔ واحد: میت.

۱۶۹ أَحْيَاءَ: زندہ۔ واحد: حی.

۱۷۰ يَسْتَبْشِرُونَ: وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استبشار.

۱۷۱ اسْتَجَابُوا: ان لوگوں نے حکم مان لیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ

جمع مذکر غائب، مصدر استجابة.

۱۷۲ أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ: ان لوگوں کو زخم لگا۔ ان لوگوں کو زخم پہنچا۔ (أَصَابَ) باب افعال

سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر إصَابَةٌ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب

مفعول بہ ہے۔ (الْقَرْحُ) کے معنی زخم۔ جمع: قُرُوح.

۱۷۳ حَسْبُنَا اللَّهُ: اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہیں۔ (حَسْبُ) باب نصر سے مصدر ہے۔ کافی کے

معنی میں ہے۔

۱۷۴ الْوَكِيلُ: کارساز۔ کام بنانے والا۔ وکل مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ

ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔

۱۷۵ لَا يَحْصِبَنَّ: وہ ہرگز گمان نہ کرے۔ وہ ہرگز خیال نہ کرے۔ باب حسب سے فعل

نہی بانوں تاکید ثقل، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَصَبَنَّ، معنی گمان کرنا۔

۱۷۶ نَسْأَلُكَ لَهُمُ: ہم ان کو مہلت دیتے ہیں۔ (نَسْأَلُ) باب افعال سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر إغلا.

۱۷۷ عَذَابٌ مُهِينٌ: رسوا کرنے والا عذاب، توہین آمیز سزا۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف

سزا۔ جمع: عَذَابَةٌ. (مُهِينٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر إهانة.

۱۷۸ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ: کہ وہ (اللہ تعالیٰ) مسلمانوں کو چھوڑ دیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں

کو اس حالت پر نہیں چھوڑیں گے کہ مومن اور منافق کے درمیان امتیاز نہ ہو۔

آیت نمبر (البدر) یہاں پر لام مکسور لام متحد ہے۔ اسی لام متحد کی وجہ سے فعل مضارع پر نصب ہے۔
(بَدَنُ) باب سب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَذَرُ معنی چھوڑنا۔
اس معنی میں مضارع، امر اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔

۱۷۹ یَمِيزُ النَّحِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ناپاک کو پاک سے جدا کر دیں گے۔
یہاں ناپاک سے مراد منافق اور پاک سے مراد مومن ہے (تفسیر جلالین) (یَمِيزُ) باب
نشر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَمِيزُ، یہاں پر فعل مضارع
حتیٰ کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۷۹ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ :- کہ اللہ تعالیٰ تم کو غیب پر مطلع کر دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو
غیب پر آگاہ کر دیں۔ (يُطْلِعُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر
غائب، مصدر اِطْلَاعٌ، لام متحد کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔

۱۷۹ يَجْتَنِيْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) منتخب فرما لیتے ہیں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف،
صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اجْتَنَاءٌ، اس کا مادہ جَبَوُ اور جَنَى ہے۔

۱۸۰ سَيُطَوَّقُونَ :- عنقریب ان لوگوں کو طوق پہنایا جائے گا۔ اس طوق پہنائے جانے کی
کیفیت صحیح بخاری کی حدیث شریف میں آئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا
ہو اور وہ زکوٰۃ ادا نہ کرے تو اس کا وہ مال قیامت کے دن زہریلے سانپ کی شکل میں بنا کر
اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ سانپ اس کو ڈسے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال
ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت
فرمائی۔ اس میں (سین) مستقبل قریب کے معنی کو بیان کرنے کیلئے ہے۔ (يُطَوَّقُونَ)
باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول۔ صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَطَوَّقٌ۔

۱۸۱ عَذَابُ الْحَرِيقِ :- آگ کا عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع اَعْدَابَةٌ
(حَرِيقٌ) کے معنی آگ۔

۱۸۲ قَدْ مَتَّ اَيْدِيَكُمْ - تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا۔ تمہارے ہاتھوں نے پہلے کیا۔

(قَدْ مَتَّ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقْدِيمٌ۔

۱۸۳ عٰهَدَ الْاِيْمَانِ - (اللہ تعالیٰ نے) ہم سے عہد لیا، (اللہ تعالیٰ نے) ہم کو حکم فرمایا۔

(عٰهَدَ) باب جمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عٰهَدٌ۔

۱۸۴ قُرْبَانٍ تَأْكُلُ النَّارُ - ایسی قربانی جس کو آگ کھا جائے۔ بنی اسرائیل کے بعض

انبیاء علیہم السلام کے زمانہ میں یہ معجزہ ظاہر ہوا تھا کہ جاندار یا غیر جاندار کوئی چیز اللہ تعالیٰ

کے نام پر نکال کر کسی میدان میں یا کسی پہاڑ پر رکھ دی جاتی، پھر اگر وہ قربانی اللہ تعالیٰ کے

یہاں مقبول ہوتی تو آسمان سے ایک آگ ظاہر ہوتی، اور قربانی کے طور پر پیش کی ہوئی

چیز کو جلا دیا کرتی تھی۔ (قُرْبَانٍ) ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے،

جانب جاندار ہو یا غیر جاندار۔ (تَأْكُلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد

مؤنث غائب، مصدر اَكْلٌ۔ (النَّارُ) کے معنی آگ، جمع نِیرَانٌ۔

۱۸۵ الْبَيِّنَاتِ - واضح دلائل۔ مراد معجزات ہیں۔ واحد بَيِّنَةٌ۔

۱۸۶ الزُّبُرِ - صحیفے، کتابیں۔ واحد الزُّبُورِ۔

۱۸۷ مَنْ رُحِخَ - جو شخص بچا لیا جائے۔ (رُحِخَ) باب فعللہ سے فعل ماضی مجہول،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رُحِخَ۔

۱۸۸ لَتَبْلُوَنَّ - تمہاری آزمائش ہوگی۔ تم کو آزمایا جائے گا۔ فعل مضارع مجہول لام تاکید با

نون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَلَاءٌ ہے۔ اللہ کی طرف سے آزمائش ہونے کا

مطلب یہ ہے کہ جانی اور مالی حوادث واقع ہوں گے۔ اسی کو مجاز کے طور پر آزمائش کہا گیا ہے۔

ورنہ آزمائش کے حقیقی معنی سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ کیوں کہ وہ عالم الغیب ہے۔

۱۸۹ عَزَمَ الْأُمُورَ - تاکید احکام۔ ضروری احکام۔ یہاں پر (عَزَمَ) مصدر اسم مفعول

مَعَزُومَ کے معنی میں ہے۔ اس اعتبار سے (عَزَمَ الْأُمُورَ) کی اصل عبارت (مَعَزُومَاتِ

الْأُمُورِ) ہے۔ مَنْ عَزَمَ الْأُمُورَ ای مَنْ مَعَزُومَاتِهَا الَّتِي يُعَزِّمُ عَلَيْهَا

آیت نمبر اَوْ جُوبِہَا (تفسیر جلالین)

۱۸۷ نَبَذُوہُ وَّرَآءَ ظُہُورِہِمۡ :۔ ان لوگوں نے اس (عہد) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا۔ ان لوگوں نے اس (عہد) کو اپنے پس پشت ڈال دیا۔ یعنی اس پر عمل نہیں کیا۔ (نَبَذُوہُ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَبَذَ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع مِثْلَاق ہے جو عہد کے معنی میں ہے۔ (وَرَآءَ) کے معنی پیچھے (ظُہُور) کا واحد: ظُہُورُ معنی پیٹھ۔

۱۸۷ ثَمَنًا قَلِيلًا :۔ تھوڑی قیمت، تھوڑا معاوضہ۔ (ثَمَنٌ قَلِيلٌ) سے دنیا کا ساز و سامان مراد ہے۔ جو آخرت کی نعمتوں کے مقابلہ میں نہایت حقیر اور معمولی ہے۔ ثَمَنٌ کے معنی قیمت۔ جمع: الثَمَانُ، قَلِيلٌ کے معنی کم، تھوڑا، معمولی۔

۱۸۸ لَا تَحْسَبَنَّ :۔ آپ ہرگز خیال نہ کریں۔ آپ ہرگز گمان نہ کریں۔ باب حسب سے فعل مضارع معروف، بانوں تاکید ثقیلہ۔ صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَسِبَانَّ۔

۱۸۸ مَفَازَۃً مِنَ الْعَذَابِ :۔ عذاب سے نجات کی جگہ۔ عذاب سے حفاظت کی جگہ۔ (مَفَازَۃً) کے معنی نجات کی جگہ، کامیابی کی جگہ، جمع: مَفَازَاتٌ۔ استعمال ہوتا ہے فَازٌ مِنَ الْمَكْرُوہِ اس نے ناپسندیدہ چیز سے نجات پائی۔

۱۹۱ قِيَامًا :۔ کھڑے ہوئے۔ کھڑے ہونے والے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: قَائِمٌ۔

۱۹۱ قُعُودًا :۔ بیٹھے ہوئے، بیٹھنے والے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: قَاعِدٌ۔

۱۹۱ عَلٰی جُنُوبِہِمۡ :۔ اپنے پہلوؤں پر۔ جُنُوبٌ کا واحد: جَنْبٌ معنی پہلو۔

۱۹۱ بَاطِلًا :۔ بے فائدہ، بے کار۔ ناحق۔ بَطْلَانٌ مصدر سے اسم فاعل (بَاطِلٌ) کی جمع: اِبَاطِلٌ۔

۱۹۱ مُبِحِّثُکَ :۔ آپ کی ذات پاک ہے۔ ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ (مُبِحِّثَانِ)

آیت نمبر مصدر ہے اور نَسَبَ فِعْل محذوف کا مفعول مطلق ہے۔ اور یہاں جملہ معترضہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۱۹۱ قِنَا عَذَابَ النَّارِ :- آپ ہم کو آگ کے عذاب سے بچالیجئے۔ آپ ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچالیجئے۔ (ق) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر و قَنَاءَةٌ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۹۲ قَدْ أَخَذْتَهُ :- واقعی آپ نے اس کو رسوا کر دیا۔ (قَدْ أَخَذْتَهُ) باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اخذاء، یہ اصل میں اخذائی ہے۔ یا، کوہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ه) ضمیر واحد کرغائب مفعول بہ ہے۔

۱۹۳ كَفَرُوا عَنَّا سَيِّئَاتِنَا :- آپ ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر دیجئے۔ آپ ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دیجئے۔ (كَفَرُوا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَكْفِيرٌ، (سَيِّئَاتِ) کے معنی برائیاں واحد سَيِّئَةٌ۔

۱۹۴ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ :- آپ ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجئے۔ آپ ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ وفات دیجئے۔ (تَوَفَّنَا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفَّى (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔ اَبْرَارٌ کا واحد اَبْرٌ بمعنی نیک۔

۱۹۵ اٰتِنَا :- آپ ہم کو عطا فرمادیجئے۔ (اٰتِنَا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِيتَاءٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۹۶ لَا تُخْزِنَا :- آپ ہم کو رسوا نہ کیجئے۔ (لَا تُخْزِنَا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اخزاء، یہ اصل میں اخزائی ہے۔ یا، کوہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۹۷ لَا تُخْلِفْ الْمِيعَادَ :- آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے ہیں۔ (لَا تُخْلِفْ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اخلاف (المِيعَادُ) کے معنی وعدہ، جمع مِوَاعِدٌ۔

۱۹۵ استَجَابَ لَهُمْ ۔ اس نے (پروردگار نے) ان کی درخواست منظور فرمائی۔ اس کے
(پروردگار نے) نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ (استَجَابَ) باب استفعال سے فعل ماضی
معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر استجابۃً۔

۱۹۵ اَلَّذِينَ هَاجَرُوا ۔ جن لوگوں نے ہجرت کی۔ جن لوگوں نے وطن چھوڑا۔ (هَاجَرُوا)
باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَاجَرُوا۔

۱۹۵ اَوْذُوا ۔ ان لوگوں کو ستایا گیا۔ ان لوگوں کو تکلیفیں دی گئیں۔ باب افعال سے فعل ماضی
مجهول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذَّاءً۔

۱۹۶ لَا يَغُرُّكَ ۔ وہ آپ کو ہرگز دھوکے میں نہ ڈال دے۔ وہ ہرگز آپ کو دھوکا نہ دے۔
(لَا يَغُرُّكَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب،
مصدر غُرُورٌ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۹۶ تَقَلُّبُ ۔ چلنا پھرنا، آنا جانا۔ باب تفعّل سے مصدر ہے۔

۱۹۷ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۔ (یہ) تھوڑا فائدہ (ہے)۔ (چند روزہ بہار ہے) اس کی اصل عبارت
هُوَ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ہے۔ (ہو) مبتدا محذوف اور (مَتَاعٌ قَلِيلٌ) موصوف صفت سے مل کر خبر ہے۔

۱۹۹ خَشِيعِينَ لِلّٰہِ ۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے۔ (خَشِيعُونَ) مصدر سے اسم فاعل جمع
مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب فتح سے آتا ہے۔

۲۰۰ صَابِرُوا ۔ تم لوگ مقابلہ میں صبر کرو۔ تم لوگ مقابلہ میں مضبوط رہو۔ باب مفاعلة
سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُصَابِرَةٌ۔

۲۰۰ رَابِطُوا ۔ تم لوگ (مقابلہ کیلئے) مستعد رہو۔ تم لوگ (مقابلہ کے لئے) آمادہ رہو۔ تم
لوگ مداومت کرو۔ باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُرَابِطَةٌ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ نساء

سورہ نساء قرآن کریم کی چوتھی سورت ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت میں بہت سے ضروری احکام کے علاوہ خاص طور پر عورتوں کے متعلق تفصیلی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً زیادہ سے زیادہ کتنی عورتوں سے نکاح کرنا درست ہے۔ اور کن عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے۔ کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید۔ شوہر پر بیوی کے حقوق، اور بیوی پر شوہر کے حقوق، اور زوجین کے درمیان اختلافات میں اصلاح اور تصفیہ کا طریقہ اور مہر کے ضروری مسائل وغیرہ بھی بیان کئے گئے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس سورت کو سورہ نساء کہتے ہیں۔

آیت نمبر ۱ اتَّقُوا رَبَّكُمُ: تم لوگ اپنے پروردگار سے ڈرو۔ (اتَّقُوا) باب اتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اتقأ غاس کا مادہ وقفی ہے۔ (رَبِّ) کے معنی پروردگار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے اس کی جمع ارباب ہے۔

خَلَقَكُمْ: اس نے (پروردگار نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (خَلَقَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خلق۔ (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

نَفْسٍ وَاجِدَةٍ: ایک جان، ایک جاندار۔ یہاں پر (نَفْسٍ وَاجِدَةٍ) سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ نفس کے معنی جان، جمع نفوس ہے۔

زَوْجَهَا: اس کا جوڑا۔ (زَوْج) کے معنی شوہر، بیوی، ساتھی، جوڑا۔ لفظ (زوج) اضداد میں سے ہے اس کا استعمال شوہر اور بیوی دونوں معنی میں ہوتا ہے۔ یہاں زَوْج سے مراد بیوی یعنی حضرت حواء ہیں۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب کا مرجع نفس ہے۔

بَسَّ: اس (پروردگار) نے پھیلا دیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَسَّ۔

آیت نمبر ۱: تَسَاءَلُونَ: تم لوگ آپس میں سوال کرتے ہو۔ باب تفاعل سے فعل مضارع معروف۔ صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسَاءَلُ (تَسَاءَلُ لُون) اصل میں تَسَاءَلُ لُون ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کیلئے حذف کر دیا گیا ہے۔

۱: الْأَرْحَامُ: قرابت داری، رشتہ داری۔ جمع اَرْحَمٌ، اور رَحِمٌ ہے۔

۱: رَقِيبًا: نگہبان، نگراں، خبر رکھنے والا۔ رَقَابَةٌ مصدر سے فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲: الْيَتَامَى: یتیم بچے۔ اس کا واحد: يَتِيمٌ۔ یتیم وہ نابالغ بچہ ہے جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔

۲: لَا تَبْذُلُوا: تم لوگ نہ بدلو۔ باب تفعیل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَذَّلُ۔

۲: حُوبًا كَبِيرًا: بڑا گناہ۔ حَابٌ يَحُوبُ حُوبًا وَحُوبًا باب نصر سے معنی گناہ گار ہونا۔

۳: أَلَا تَفْسِطُوا: کہ تم انصاف نہ کرو گے۔ کہ تم انصاف نہ کر سکو گے۔ یہ اصل میں اَنْ لَا

تُفْسِطُوا ہے۔ نون کو لام سے بدل کر لام کالام میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ باب افعال سے

فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَفْسَاطٌ ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت

نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۳: أَلَا تَعْدِلُوا: کہ تم انصاف نہ کرو گے، کہ تم انصاف نہ کر سکو گے۔ کہ تم برابری نہ کرو گے،

کہ تم برابری نہ کر سکو گے۔ یہ اصل میں اَنْ لَا تَعْدِلُوا ہے نون کو لام سے بدل کر لام کالام کا

لام میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا

ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَدَلٌ ہے۔

۳: أَلَا تَعُولُوا: کہ تم لوگ زیادتی نہ کرو گے۔ کہ تم لوگ ظلم نہ کرو گے۔ یہ اصل میں اَنْ لَا

تَعُولُوا ہے۔ نون کو لام سے بدل کر لام کالام میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ

سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع

مذکر حاضر، مصدر عَوَلٌ معنی ظلم کرنا، زیادتی کرنا۔

آیت ۳ صَدَقَاتِهِنَّ:۔ ان کا مہر۔ (صَدَقَاتٌ، کا واحد: صَدَقَةٌ معنی مہر۔

۴ نَحْلَةٌ:۔ خوش دلی۔ نَحْلٌ يَنْحَلُ نَحْلًا باب فتح سے معنی دینا (نَحْلَةٌ) کے معنی عطیہ جمع: نَحْلٌ۔

۴ هَنِيئًا:۔ مزے دار۔ باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر هَنَاءٌ ہے۔

۴ هَرِيئًا:۔ خوش گووار۔ باب سمع سے صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر هَرَاءٌ ہے۔

۵ قِيَمًا:۔ قائم رہنے کا ذریعہ۔ گذر بسر کا ذریعہ۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۶ ابْتَلُوا:۔ تم لوگ آزمایا کرو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ابْتِلَاءٌ۔

۶ اِنْ اَنْتُمْ:۔ اگر تم دیکھو۔ (اَنْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر اِنْتَاسٌ، معنی دیکھنا۔

۶ رُشْدًا:۔ ہوشیاری، سمجھ داری۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی ہدایت پانا۔

۶ اِسْرَافًا:۔ فضول خرچی کرتے ہوئے۔ باب افعال سے مصدر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶ بَدَارًا:۔ جلدی کرتے ہوئے۔ باب مفاعلة سے مصدر ہے۔ باب مفاعلة کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶ لِيَسْتَغْفِرَ:۔ چاہئے کہ بچا رہے۔ چاہئے کہ رکارہ ہے۔ باب استفعال سے فعل امر۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْفَافٌ۔

۶ حَسِبًا:۔ حساب لینے والا۔ باب نصر سے صفت مشبہ ہے اور مصدر حَسَبٌ و حِسَابٌ و حُسْبَانٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۷ نَصِيًّا مَّفْرُوضًا:۔ مقررہ کیا ہوا حصہ۔ (نَصِيْبٌ) کے معنی حصہ اس کی جمع: اَنْصِبَةٌ اور نَصَبٌ ہے۔ (مَفْرُوضٌ) باب ضرب سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر فَرَضٌ۔

۹ ذُرِّيَّةٌ ضِعْفًا:۔ کمزور اولاد، چھوٹے بچے۔ ذُرِّيَّةٌ کے معنی اولاد، جمع: ذُرِّيَّاتٌ۔ ضِعْفٌ کا واحد ضِعْفٌ معنی کمزور۔

آیت نمبر ۹ قَوْلَا سَدِيدًا۔ درست بات، موقع کی بات۔ موصوف اور صفت مل کر مفعول مطلق ہے۔

۱۰ سَيَصْلُونَ سَعِيرًا۔ وہ لوگ عنقریب جلتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔ (سین) مستقبل

قریب کو بیان کرنے کیلئے ہے۔ (يَصْلُونَ) باب جمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر صلی۔ (سَعِيرًا) کا معنی جلتی ہوئی آگ، دہکتی ہوئی آگ۔

۱۱ يُوصِيكُمُ اللَّهُ۔ اللہ تمہیں حکم فرما رہے ہیں۔ (يُوصِي) باب افعال سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ايصاء۔

۱۱ الذِّكْرُ۔ لڑکا جمع: ذُكُورٌ۔

۱۱ حَظٌّ۔ حصہ۔ جمع: حُظُوظٌ۔

۱۱ الْأُنثَىٰ۔ دو لڑکیاں۔ اس کا واحد: أُنْثَىٰ، اور جمع: إِنَاثٌ ہے۔

۱۱ ثَلَاثًا مَا تَرَكَ۔ ترکہ کا دو تہائی حصہ۔ (ثَلَاثًا) اصل میں ثَلَاثَانِ ہے۔ جو ثَلَاثٌ کا تثنیہ

ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہے۔

۱۲ السُّدُسُ۔ چھٹا حصہ۔ جمع: أَسْدَسٌ۔

۱۲ الرُّبُعُ۔ چوتھائی حصہ۔ جمع: أَرْبَاعٌ۔

۱۲ الثُّمْنُ۔ آٹھواں حصہ۔ جمع: أَثْمَانٌ۔

۱۲ كَلِيلَةٌ۔ وہ شخص ہے جس کے مذکر اصول و فروع نہ ہوں۔ یعنی اس کے باپ، دادا، اور

بیٹے، پوتے موجود نہ ہوں۔ (تفسیر مظہری)

۱۲ غَيْرَ مُضَارٍّ۔ اس حال میں کہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو۔ (مُضَارٌّ) باب مفاعلة سے

اسم فاعل واحد مذکر، مصدر مُضَارَّةٌ (غَيْرَ مُضَارٍّ) ترکیب میں حال واقع ہے۔

۱۳ حُدُودُ اللَّهِ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام، خداوندی ضابطے۔ حُدُودٌ کا واحد: حَدٌّ اس کے

معنی، دو چیزوں کے درمیان کی روک۔

۱۳ مَنِ يَعْصِ۔ جو شخص نافرمانی کرے۔ (يَعْصِ) اصل میں يَعْصِي ہے۔ مَنِ شرطیہ کی

وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یا مگر گئی ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف،

آیت نمبر صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَصَبَانٌ اور مادہ غَضِیٌّ ہے۔

۱۴ مَنْ يَتَعَدَّى: جو شخص تجاوز کرے۔ (يَتَعَدَّى) اصل میں يَتَعَدَّى ہے۔ من شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء جو الف کی صورت میں ہے۔ گر گئی ہے۔ يَتَعَدَّى باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَدَّى۔

۱۵ الْفَاحِشَةُ: بے حیائی کا کام۔ اس سے مراد زنا ہے۔ اس کی جمع: فَوَاحِشُ۔

۱۵ اِسْتَشْهَدُوا: تم لوگ گواہ بنالو۔ باب استفعال سے فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَشْهَدَ

۱۵ اَمْسِكُوْهُنَّ: تم ان (عورتوں) کو مقید رکھو۔ (اَمْسِكُوْا) باب افعال سے فعل امر،

صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْسَكَ، (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵ يَتَوَقَّهِنَّ الْمَوْتُ: موت ان (عورتوں) کا خاتمہ کر دے۔ (يَتَوَقَّهِنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَقَّهَ، (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶ تَوَّابًا رَّحِيمًا: بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا۔ بہت زیادہ رحم فرمانے والا۔ یہ توبہ باب

نصر اور رحمة باب مع سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۷ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ: وہ لوگ قریب ہی وقت میں توبہ کر لیتے ہیں۔ قریب وقت کا

مطلب یہ ہے کہ عالم برزخ کی چیزیں نظر آنے یعنی نزع کی کیفیت شروع ہونے سے پہلے

جو شخص توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔ (يَتُوبُونَ) باب

نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَّابٌ، مِنْ قَرِيبٍ کی اصل

عبارت مِنْ زَمَنْ قَرِيبٍ ہے۔

۱۷ عَلِيمًا حَكِيمًا: بہت جاننے والا۔ بہت حکمت والا۔ یہ عَلِمٌ باب مع سے اور

حَكْمَةٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۸ اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اَعْتَدَ۔

۱۹ لَا تَعْصِلُوْهُنَّ: تم ان (عورتوں) کو نہ روکو۔ (لَا تَعْصِلُوْا) باب نصر سے فعل نہی،

صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَصَلَ، (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر ۱۹ عَاشِرُوْهُنَّ : تم لوگ ان (عورتوں) کے ساتھ زندگی گزارو۔ تم لوگ ان (عورتوں)

کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ (عَاشِرُوْا) باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

مُعَاشِرَةٌ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مفعول یہ ہے۔

۲۰ قِنْطَارًا : مال کثیر، بہت سا مال۔ جمع قِنْطَارٍ۔

۲۰ بُهْتَانًا : تہمت لگا کر۔ باب فتح سے مصدر ہے معنی تہمت لگانا۔ بہتان لگانا، بہتان کا

مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کی ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں موجود نہ ہو۔

۲۰ اِثْمًا مُّبِينًا : صریح گناہ کے طور پر۔ کھلے ہوئے گناہ کے طور پر۔ (اِثْمٌ) کے معنی گناہ۔

جمع: اِثْمٌ (مُبِیْنٌ) کے معنی، واضح، صریح، کھلا ہوا، باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر،

مصدر اِثْمٌ۔

۲۱ اَفْضٰی بَعْضُکُمْ اِلٰی بَعْضٍ : تم ایک دوسرے سے بے حجابانہ مل چکے ہو۔

بے حجابانہ ملنے سے مراد صحبت یا خلوت صحیح ہے۔ (اَفْضٰی) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْضَاءٌ۔

۲۲ مِثَاقًا غَلِیْظًا : پختہ عہد، مضبوط عہد۔ مِثَاقٌ کے معنی عہد جمع: مَوَاقِیْتُ، غَلِیْظٌ کے

معنی، سخت اور مضبوط جمع: غَلَاظٌ۔

۲۲ قَدْ سَلَفَ : وہ گزر گیا ہے، وہ پہلے ہو چکا ہے۔ باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ

واحد مذکر غائب، مصدر سَلَفَ وَ سَلُوْفٌ۔

۲۲ فَاَحْشَہٗ : بے حیائی کا کام۔ جمع: فَوَاحِشٌ۔

۲۲ مَقْتًا : (اللہ تعالیٰ کی) نارا نسکی کا سبب۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی بغض رکھنا، ناپسند کرنا۔

۲۳ حُرْمَتٌ : وہ حرام کی گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر

تَحْرِیْمٌ۔

۲۳ اُمِّہٖتُکُمْ : تمہاری مائیں۔ (اُمِّہَاتٌ) کا واحد: اُمٌّ معنی ماں۔

۲۳ بَنٰتُکُمْ : تمہاری بیٹیاں۔ (بَنَاتٌ) کا واحد: بِنْتُ معنی بیٹی۔

آیت نمبر ۲۳: أَخَوَاتُكُمْ: تمہاری بہنیں۔ (أَخَوَاتُ) کا واحد: أَخْتُ معنی بہن۔

۲۳ عَمَّتُكُمْ: تمہاری پھوپھیاں۔ (عَمَّاتُ) کا واحد: عَمَّةٌ معنی پھوپھی۔ (باپ کی بہن)

۲۳ خَلَاتُكُمْ: تمہاری خالائیں۔ (خَالَاتُ) کا واحد: خَالَةٌ معنی خالہ (ماں کی بہن)

۲۳ بَنْتُ الْأَخِ: بھتیجیاں۔ (بھائی کی بیٹیاں)

۲۳ بَنْتُ الْأُخْتِ: بھانجیاں۔ (بہن کی بیٹیاں)

۲۳ أَرْضَعْنَكُمْ: ان عورتوں نے تمہیں دودھ پلایا۔ (أَرْضَعْنَ) باب افعال سے فعل

ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اَرْضَعُ.

۲۳ أُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ: تمہاری بیویوں کی مائیں (جن کو ساس اور خوش دامن بھی کہتے ہیں)

(أُمَّهَاتُ) کا واحد: أُمُّ معنی ماں۔ (نِسَاءً) کے معنی عورتیں مراد بیویاں ہیں۔ اس کا واحد

خلاف قیاس إِمْرَأَةٌ ہے۔

۲۳ رَبَائِيكُمْ: تمہاری بیویوں کی بیٹیاں۔ (رَبَائِيُ) کا واحد: رَبِيبَةٌ کے معنی سوتیلی

لڑکی، یعنی تمہاری بیوی کی وہ لڑکی جو دوسرے شوہر سے ہو۔

۲۳ فِی حُجُورِكُمْ: تمہاری پرورش میں۔ تمہاری گود میں۔ (حُجُورُ) کا واحد: حُجْرٌ

کے معنی گود مراد پرورش ہے۔

۲۳ حَلَائِلُ أَبْنَائِكُمْ: تمہارے بیٹوں کی بیویاں۔ (حَلَائِلُ) کا واحد: حَلِيلَةٌ معنی بیوی۔

(أَبْنَاءُ) کا واحد: ابْنٌ معنی بیٹا۔

۲۳ مِنْ أَصْلَابِكُمْ: تمہاری پشت سے۔ تمہاری نسل سے۔ (أَصْلَابُ) کا واحد: صُلْبٌ

معنی پشت۔

۲۳ غُفُورًا رَحِيمًا: بہت مغفرت فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ یہ دونوں

مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

مَغْفِرَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

پارہ (۴) مکمل ہو گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْمُحْصَنَاتُ پاره (۵) سورۃ نساء

آیت نمبر

۲۳ الْمُحْصَنَاتُ :- شوہر والی عورتیں۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۲۴ اَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ :- کہ تم اپنے مالوں کے ذریعہ طلب کرو۔ یعنی نکاح میں مہر کا ہونا ضروری ہے۔ (تَبْتَغُوا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ابْتِغَاءٌ، اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۵ مُحْصِنِينَ :- نکاح کرنے والے (اس حال میں کہ تم نکاح کرنے والے ہو) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُحْصِنٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۲۶ غَيْرَ مُسَافِحِينَ :- نہ زنا کرنے والے (اس حال میں کہ تم زنا کرنے والے نہ ہو) (مُسَافِحِينَ) باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُسَافِحٌ اور مصدر مُسَافَحَةٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۲۷ اِسْتَمْتَعْتُمْ :- تم نے فائدہ حاصل کیا، تم نے فائدہ اٹھایا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِمْتَاعٌ۔

۲۸ تَوَاضَعْتُمْ :- تم آپس میں رضا مند ہو گئے ہو۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَاضَعٌ۔

۲۹ عَلِيمًا حَكِيمًا :- بہت جاننے والا۔ بہت حکمت والا۔ یہ دونوں عَلِيمٌ (باب سماع) اور حَكِيمٌ (باب کرم) سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

آیت نمبر ۲۵ طَوْلًا :- قدرت، طاقت۔ اس کے معنی فضل اور بخشش کے بھی آتے ہیں۔

۲۵ فَتَيِّتُكُمْ :- تم لوگوں کی باندیاں۔ (فَتَيَاتٌ) کا واحد: فَتَاةٌ ہے۔

۲۵ مُحْصَنَاتٌ :- نکاح کی ہوئی عورتیں (اس حال میں کہ ان سے نکاح کیا گیا ہو) باب

افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (قاعدہ) جمع مؤنث سالم پر حالت

نصب میں جراتا ہے۔

۲۵ غَيْرَ مُسْفِحَةٍ :- نہ زنا کرنے والی عورتیں (اس حال میں کہ زنا کرنے والی نہ

ہوں) یعنی علانیہ طور پر زنا کرنے والی نہ ہوں۔ (مُسْفِحَاتٌ) باب مفاعلة سے جمع

مؤنث سالم، اس کا واحد: مُسْفِحَةٌ اور مصدر مُسْفِحَةٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے

لفظ غیر پر نصب ہے۔

۲۵ مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ :- (نہ) دوست بنانے والی عورتیں۔ (نہ) خفیہ آشنائی کرنے

والی عورتیں۔ یعنی پوشیدہ طور پر زنا کرنے والی نہ ہوں۔ (مُتَّخِذَاتٌ) باب افعال سے

اسم فاعل جمع مؤنث سالم، اس کا واحد: مُتَّخِذَةٌ اور مصدر اتَّخَذَتْ ہے۔ (أَخْدَانٌ) کا

واحد: أَخْدَانٌ معنی دوست۔

۲۵ إِذَا أُحْصِنَ :- جب ان (باندیوں) کا نکاح کر دیا جائے۔ (أُحْصِنَ) باب افعال

سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِحْصَانٌ۔

۲۵ الْمُحْصَنَاتِ آزاد عورتیں۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد:

مُحْصَنَةٌ اور مصدر اِحْصَانٌ ہے۔

۲۵ الْعَنَتِ :- مشقت، تکلیف یہاں مراد ”زنا“ ہے۔ (تفسیر جلالین)

۲۵ غَفُورٌ رَحِيمٌ :- بہت بخشنے والا، بہت رحمت فرمانے والا۔ یہ دونوں مغْفِرَةٌ باب ضرب

اور رَحْمَةٌ باب سجع سے مبالغہ کے صیغے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔

۲۹ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمُ :- تم اپنے مالوں کو نہ کھاؤ (ناحق طور پر) یعنی تم آپس میں ایک

آیت نمبر دوسرے کے مالوں کو ناحق طور پر نہ کھاؤ۔ (لَا تَأْكُلُوا) باب نصر سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اکل۔

۲۹ لَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ: تم اپنے نفسوں کو قتل نہ کرو۔ یعنی آپس میں ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔ (لَا تَقْتُلُوا) باب نصر سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قتل، انفس کا واحد: نفس، معنی جان۔

۳۰ عَذُّوا نَفْسًا: حد سے گزرتے ہوئے۔ حد سے تجاوز کرتے ہوئے۔ باب نصر سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۱ نُصَلِّيْهِ: ہم اس کو داخل کریں گے۔ (نُصَلِّيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اضلاء (۵) غمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۱ اِنْ تَجْتَنِبُوا: اگر تم بچتے رہو گے۔ (تَجْتَنِبُوا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اجتناب، اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۳۱ هٰذَا خَلًا كَرِيْمًا: عزت کی جگہ، عزت کا مقام۔ (هٰذَا خَلًا) باب افعال سے ظرف مکان ہے۔ اسی لئے یہاں جگہ اور مقام کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (کَرِيْمًا) کرم سے صفت مشبہ معنی عزت والا، معزز۔

۳۲ لَا تَتَمَنَّوْا: تم لوگ تمنا نہ کرو۔ باب تفعیل سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تمنیٰ۔

۳۲ اِكْتَسَبُوا: ان لوگوں نے کمایا، ان لوگوں نے عمل کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اکتساب۔

۳۲ اِكْتَسَبْنَ: ان عورتوں نے کمایا۔ ان عورتوں نے عمل کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اکتساب۔

۳۳ هُوَ الْي: ورثہ۔ وارث ہونے والے۔ میت کے ترکہ میں میراث پانے والے لوگ۔

اس کا واحد: هُوْلٰی ہے۔ اس کے بہت سے معانی ہیں سے ایک معنی وارث کے بھی ہیں،

آیت نمبر اور یہی معنی یہاں مراد ہیں۔

۳۳ عَقَدْتُ اَیْمَانُکُمْ۔ تمہارے ہاتھوں نے معاہدہ کیا۔ یعنی تم نے معاہدہ کیا۔

(عَقَدْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر عَقَدَ۔

(اَیْمَانُ) کا واحد: یَمِینُ معنی دایاں ہاتھ۔

۳۳ شَهِیدًا۔ مطلع، واقف۔ جمع: شَہِدَآءُ۔ باب سمع سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ

ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہے۔

۳۴ قَوَّامُونَ۔ حاکم، سرپرست۔ قِیَامٌ مصدر سے فَعَال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد: قَوَّامٌ ہے۔

۳۴ قَنِتٌ۔ فرماں بردار عورتیں۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا

واحد: قَانِتَةٌ اور مصدر قَنَوْتُ ہے۔

۳۴ نَشُوزُهُنَّ۔ ان کی نافرمانی۔ ان کی بددماغی، ان کی سرکشی۔ (نَشُوزٌ) باب نصر اور

ضرب سے مصدر ہے۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔

۳۴ عِظُوا هُنَّ۔ تم ان عورتوں کو نصیحت کرو۔ (عِظُوا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع

مذکر حاضر، مصدر و عِظَا اور عِظَةٌ ہے۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۴ اُهْجُرُوهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ۔ تم ان عورتوں کو سونے کی جگہوں میں جدا کرو۔ تم ان

عورتوں کو لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو۔ (اُهْجُرُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

حاضر، مصدر هَجَرَ اور هَجْرًا ہے۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

(الْمَضَاجِعِ) اس کا واحد: مَضْجَعٌ معنی سونے کی جگہ، لیٹنے کی جگہ، ظرف مکان ہے۔

۳۴ لَا تَبْغُوا۔ تم تلاش نہ کرو۔ باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَغَى۔

۳۴ عَلِیًّا کَبِیْرًا۔ بہت بلندی والا، بہت بڑائی والا۔ یہ دونوں عَلُوٌّ باب نصر سے اور

کَبَرٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۳۵ مُتَقَاتٍ۔ اختلاف، ضد۔ باب مفاعلة سے مصدر ہے۔

آیت نمبر ۳۵ حکماً:۔ فیصلہ کرنے والا۔ واحد اور جمع دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۳۵ یُوفِّقِ اللّٰهُ:۔ اللہ تعالیٰ موافقت فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ اتفاق پیدا فرمادیں گے۔

(یُوفِّقِ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوْفِیقُ جواب امر کی وجہ سے ساکن ہے۔ لفظ (اللّٰهُ) سے ملا کر پڑھنے کے لئے (یُوفِّقِ) کے آخر میں کسرہ دیا گیا ہے۔

۳۵ عَلَیْمًا خَبِيرًا:۔ بہت جاننے والا۔ بہت خبر رکھنے والا۔ یہ دونوں عَلِیمُ باب جمع سے اور خَبِیرُ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۳۶ التَّيْمٰی:۔ یتیم بچے۔ اس کا واحد تَیْمٌ۔ یتیم وہ نابالغ بچہ ہے جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔

۳۶ الْمَسْكِیْنِ:۔ غریب لوگ محتاج لوگ۔ اس کا واحد مَسْكِیْنٌ ہے۔ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

۳۶ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی:۔ رشتہ دار پڑوسی۔ جَارُ کے معنی پڑوسی، جمع: جِیْرَانٌ، قُرْبٰی کے معنی رشتہ داری اور ذُو الْقُرْبٰی کے معنی رشتہ دار۔ یعنی رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔

۳۶ الْجَارِ الْجُنُبِ:۔ اجنبی پڑوسی۔ جَارُ کے معنی پڑوسی، جمع: جِیْرَانٌ، جُنُبُ کے معنی اجنبی، یعنی غیر رشتہ دار پڑوسی کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرو۔

۳۶ الصَّاحِبِ بِالْجُنُبِ:۔ پہلو کا ساتھی۔ پاس بیٹھنے والا۔ ہم مجلس۔ صَاحِبُ کے معنی ساتھی جمع: أَصْحَابُ، جُنُبُ کے معنی پہلو۔ جمع: أَجْنَابُ، یعنی ہم مجلس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو (خواہ وہ مجلس دائمی ہو جیسے سفر طویل کی رفاقت اور کسی مباح کام میں شرکت۔ یا وہ مجلس عارضی ہو جیسے سفر قسیر یا اتفاقی جلسہ میں شرکت۔) (بیان القرآن)

۳۶ اِبْنِ السَّبِیْلِ:۔ مسافر، راہ گیر۔ جمع: أَبْنَاءُ السَّبِیْلِ۔

۳۶ مُخْتَلًا:۔ تکبر کرنے والا۔ اپنے کو بڑا سمجھنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر

آیت نمبر مصدر اختیار

۳۶ فَنُحْوَراً: بہت فخر کرنے والا۔ اترانے والا۔ یہ فَنُحْوَراً باب فتح سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۳۷ اَعْتَدْنَا: ہم نے تیار کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم۔ مصدر اِعْتَادَ۔ اس میں تاء اصلی ہے۔

۳۸ عَذَابًا مُّهِينًا: رسوا کن عذاب، اہانت آمیز سزا۔ (عَذَابٌ) کے معنی، سزا، تکلیف، جمع: اَعْدَابَةٌ، (مُهِينٌ) ذلیل کرنے والا۔ رسوا کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر۔ مصدر اِهَانَةً۔

۳۸ قَرِينًا: ساتھی۔ جمع: قُرْنَاءُ۔

۳۹ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ: ذرہ برابر۔ (مِثْقَالٌ) کی جمع: مِثْقَالٌ، (ذَرَّةٌ) کی جمع: ذُرَّاتٌ۔

۴۰ يَوَدُّ: وہ آرزو کرے گا۔ وہ خواہش کرے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يَوَدُّ، وَدَادٌ، مَوَدَّةٌ۔

۴۱ لَوْ تَسَوَّى بِهِمُ: کاش ان کو (زمین کے) برابر کر دیا جائے۔ کاش وہ زمین کے پیوند ہو جائیں۔ (لَوْ) تمنی کے لئے ہے۔ (تَسَوَّى) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ۔

۴۲ سُكَارَى: نشہ میں مدہوش، نشہ میں مست۔ وہ شخص جو نشہ میں ہو۔ اس کا واحد: سُكَرَانٌ ہے۔

۴۳ جُنُبًا: جنابت کی حالت میں۔ جنابت والے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ جُنُبٌ کے معنی ناپاک۔ یہ لفظ واحد، ثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کیلئے مستعمل ہے۔

۴۴ عَابِرِي سَبِيلٍ: مسافر، سفر کرنے والے لوگ۔ (عَابِرِي) اصل میں عَابِرِينَ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۴۴ مَرَضًى: بیمار۔ اس کا واحد: مَرِيضٌ۔

آیت نمبر ۴۳

الْغَائِطُ :- پست زمین۔ قضاے حاجت (پیشاب اور پاخانہ سے فارغ ہونا) قضاے حاجت کی جگہ۔ یہاں پر مراد قضاے حاجت کی جگہ ہے۔ هُوَ الْمَكَانُ الْمَعْدُ لِقِضَاءِ الْحَاجَةِ (تفسیر جالین) حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے (غائط) کا ترجمہ جائے ضرور کیا ہے۔ جائے ضرور کا مطلب قضاے حاجت کی جگہ ہے۔

۴۳

لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ :- تم نے بیویوں سے قربت کی ہو۔ مُلَامَسَةٌ کے معنی چھونا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد جماع کرنا ہے۔ (لَمَسْتُمُ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُلَامَسَةٌ۔ (النِّسَاءُ) کے معنی عورتیں مراد بیویاں ہیں۔ خلاف قیاس اس کا واحد نِسَاءٌ ہے۔

۴۴

تَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا :- تم لوگ پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ (تَيَمَّمُوا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَيَمَّمٌ۔ (صَعِيدًا) کے معنی مٹی۔ زمین کا بلند حصہ (طَيِّبٌ) کے معنی پاک۔ تیمم ہر ایسی چیز سے جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔ اور زمین کی جنس وہ ہے جو آگ میں نہ جلے اور نہ گلے۔ لیکن چونکہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ باوجودیکہ آگ میں جل جاتا ہے لیکن اس سے تیمم درست ہے۔ اور اگرچہ اس طرح مستثنیٰ ہے کہ باوجودیکہ وہ بھی آگ میں نہ جلتی ہے نہ گلتی ہے۔ مگر پھر بھی اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ غسل اور وضو کا تیمم ایک ہی طرح ہے۔ صرف نیت الگ الگ ہے۔ اس میں وضو کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے۔ اور اس میں غسل کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے۔ (بیان القرآن)

۴۵

يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ :- وہ لوگ گمراہی اختیار کرتے ہیں۔ (يَشْتَرُونَ) باب اشتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر يَشْتَرُونَ، اس کے حقیقی معنی خریدنا، مراد اختیار کرنا ہے۔ ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرنا ایسا ہی ہے جیسے ہدایت کے بدلے میں گمراہی خرید لی ہو۔ اس اعتبار سے آیت کریمہ میں اشتراء یعنی خریدنے کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ ضلالتہ کے معنی گمراہی، جمع: ضلالات۔

۴۶

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ :- وہ لوگ (یہودی تورات کے) کلام کو بدل دیتے ہیں۔

آیت نمبر (يُحَرِّفُونَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تحریف۔
 ۳۶ رَاعِنَا:- آپ ہماری رعایت فرمائیے۔ لفظ (رَاعِنَا) یہودیوں کی زبان میں گالی کا لفظ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کرنے کے لئے یہودی یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔ اس لئے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے لفظ (رَاعِنَا) استعمال کرنے سے منع فرمایا تھا۔ (رَاع) باب مفاعلتہ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر راعا غافہ ہے۔ اس کے آخر میں (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۳۶ لَيَّا بِاللِّسَنَتِيهِمْ:- اپنی زبانوں کو موڑ کر۔ اپنی زبانوں کو پھیر کر۔ اپنی زبانوں کو موڑتے ہوئے۔ اپنی زبانوں کو پھیرتے ہوئے۔ (لَيَّا) باب ضرب سے مصدر ہے۔ اس کے معنی موڑنا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (اللِّسَنَةُ) کا واحد لِسَانٌ، معنی زبان۔

۳۷ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهُهَا:- کہ ہم چہروں کو مٹا دیں۔ یعنی ہم چہروں کے نقش و نگار آنکھ ناک وغیرہ کو مٹا دیں۔ (نَّطْمِسَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نطمس۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (وُجُوْهُهَا) کا واحد: وَجْهٌ معنی چہرہ۔

۳۷ اَصْحَابَ السَّبْتِ:- ہفتہ والے۔ سنیچر والے۔ (اَصْحَابُ) کا واحد: صَاحِبٌ معنی ساتھی۔ یہاں (والا) کے معنی میں ہے۔ (سَبْتٌ) کے معنی ہفتہ، سنیچر (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن) (اصحاب سبت) سے مراد ”ایلہ“ کے رہنے والے یہودی ہیں۔ جن کو حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہفتہ کے دن خاص طور پر عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور اس دن مچھلی کا شکار کرنے کو حرام کر دیا گیا تھا۔ لیکن ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی اور ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر ان کی صورتوں کو مسخ کر کے ان کو بندر بنا دیا تھا۔ پھر تین دن کے بعد وہ لوگ مر گئے تھے۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھیں۔) (آمین)

۳۹ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْفُسُكُمْ:- وہ لوگ (یہودی) اپنے کو پاکیزہ کہتے ہیں۔ وہ لوگ (یہودی) اپنے کو پاک قرار دیتے ہیں۔ وہ لوگ (یہودی) اپنے کو مقدس بتلاتے ہیں۔

آیت نمبر (يُزَكُّونَ) باب التعلیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تزكیة۔
 ۴۹ لَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا :- ان لوگوں پر تاگے کے برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ یعنی ان لوگوں پر
 ذرہ برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ (لَا يُظْلَمُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع
 مذکر غائب، مصدر ظلم (فتیلہ) کے معنی کھجور کی گٹھلی کے درمیان کا ریشہ اور دھاگا۔
 جمع: فتائل۔

۵۰ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ :- وہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں۔ وہ
 لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ (يَفْتَرُونَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،
 صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر افتراء۔ اور مادہ فری ہے۔

۵۱ اِثْمًا عُيِّنًا :- صریح گناہ۔ کھلا ہوا گناہ۔ (اِثْمًا) کے معنی گناہ۔ جمع: اِثَامٌ (مُيِّنٌ)
 باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِثَانَةٌ۔

۵۱ الْجِبِّ وَالطَّاغُوتِ :- بت اور شیطان۔ (جِبِّ) کے معنی بت۔ (طَّاغُوتِ) کے
 معنی شیطان، جمع: طَوَاغِیْتُ۔

۵۲ نَقِيرًا :- کھجور کی گٹھلی کا گڑھا۔ کھجور کی گٹھلی کا شکاف۔ یہاں پر مراد بہت معمولی اور حقیر چیز ہے۔

۵۵ صَدَّ عَنْهُ :- اس نے ان سے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے) اعراض کیا۔ (صَدَّ)
 باب انصر سے فعل ماضی معروف۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَدَّوْدٌ۔

۵۵ سَعِيرًا :- بھڑکتی ہوئی آگ۔ دہکتی ہوئی آگ۔

۵۶ نُصَلِّيهِمْ :- ہم ان کو داخل کریں گے۔ (نُصَلِّيهِمْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،
 صیغہ جمع متکلم، مصدر اِصْلَاءٌ اور مادہ صلی ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۶ كَلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ :- جب ان کی کھالیں جل جائیں گی۔ (نَضِجَتْ)
 باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَضِجٌ معنی پکنا۔ یہاں

مراد جلنا ہے۔ (جُلُودٌ) کا واحد جِلْدٌ معنی کھال۔

۵۶ عَزِيزًا حَكِيمًا :- بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ یہ دونوں عِزَّةٌ باب ضرب سے

آیت نمبر اور حکمت باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۷ اَزْوَاجٍ مُّطَهَّرَةٍ :- پاک صاف بیویاں۔ (اَزْوَاجٍ) کا واحد اَزْوَاجٌ۔ معنی شوہر، بیوی

۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ شوہر اور بیوی دونوں معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں

بیوی کے معنی میں ہے۔ (مُطَهَّرَةٍ) کے معنی پاک کی ہوئی، صیاف کی ہوئی۔ باب تفعیل

سے اسم مفعول واحد مؤنث، مصدر تَطْهِيرٌ۔

۵۸ ظِلًّا ظَلِيلًا :- گنجان سایہ، گھنٹی چھاؤں۔ (ظِلٌّ) کے معنی سایہ، چھاؤں۔ جمع: ظِلَالٌ۔

(ظَلِيلٌ) فاعیل کے وزن پر صفت مشبہ، ظِلٌّ کی تاکید کیلئے ہے۔ جیسے شَمْسٌ شَامِسٌ،

لَيْلٌ لَّيْلٌ وغیرہ۔ حضرت ربیع بن انس نے فرمایا۔ اس سے مراد عرش کا سایہ ہے جو کبھی ختم

نہیں ہوگا۔ (تفسیر مظہری)

۵۸ اَنْ تَوَدُّواْ الْاَمْنَتِ اِلٰی اَهْلِهَا :- کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچادو۔ کہ حقوق اہل

حقوق کو پہنچادو۔ (تَوَدُّواْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر،

مصدر تَوَادُّیَّةٌ۔ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (الْاَمْنَتِ)

کے معنی امانتیں، حقوق، اس کا واحد: اَمَانَةٌ۔

۵۸ سَمِيعًا بَصِيرًا :- خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا۔ یہ دونوں سَمِعٌ باب سمع سے اور

بَصَرٌ باب کرم سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۹ اُولٰٓئِی الْاَمْرِ :- اہل حکومت۔ اولی الامرغت میں ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کے ہاتھ

میں کسی چیز کا انتظام ہو۔ اسی لئے حضرت ابن عباسؓ، حضرت حسن بصریؓ اور حضرت مجاہدؓ

وغیرہ مفسرین قرآن نے اولی الامر کا مصداق علماء اور فقہاء کو قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ وہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں۔ اور دین کا نظام ان سے متعلق ہے۔ اور

مفسرین کی ایک جماعت نے فرمایا۔ جن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں

کہ اولی الامر سے مراد حکام اور امراء ہیں۔ جن کے ہاتھ میں حکومت کا نظام ہوتا ہے۔ اور

تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری میں ہے کہ یہ لفظ دونوں طبقوں کو شامل ہے۔ یعنی علماء اور فقہاء کو بھی

آیت نمبر اور امر اور حکام کو بھی۔ کیوں کہ نظام امر ان ہی دونوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ (معارف القرآن)

۵۹ اِنْ تَنَازَعْتُمْ :- اگر تم اختلاف کرو۔ (تَنَازَعْتُمْ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف،

صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنَازَعٌ،

۵۹ تَاوِيلًا :- انجام کے اعتبار سے۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۰ اَنْ يَتَحَاكَمُوْا :- کہ وہ اپنے مقدمے لے جائیں۔ (يَتَحَاكَمُوْا) باب تفاعل سے

فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَحَاكَمْتُ اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت

نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۶۱ يَصُدُّوْنَ :- وہ لوگ اعراض کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر صَدَّوْاْ،

۶۲ تَوْفِيقًا :- موافقت پیدا کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۳ عِظْهُمْ :- آپ ان کو نصیحت فرماتے رہے۔ (عِظْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد

مذکر حاضر، مصدر وَاَعِظْ اور عِظَةُ، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۳ قَوْلًا بَلِيْغًا :- موثر بات۔ موثر بات کہنا۔ (قَوْلًا) موصوف، (بَلِيْغًا) صفت، یہ دونوں مل

کر مفعول مطلق ہے۔

۶۴ تَوَّابًا رَّحِيْمًا :- بہت توبہ قبول فرمانے والا۔ بہت رحمت فرمانے والا۔ یہ دونوں تَوْبَةٌ

باب نصر سے اور رَحِيْمَةٌ باب جمع سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی

میں سے ہیں۔

۶۵ حَتّٰی يُحْكَمُوْكَ :- یہاں تک کہ وہ لوگ آپ سے فیصلہ کرائیں۔ یہاں تک کہ وہ

لوگ آپ کو حکم بنائیں۔ (يُحْكَمُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر تَحْكَمْتُ، (حَتّٰی) کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔ (كَ)

ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۶۵ شَجَرًا بَيْنَهُمْ :- ان کے درمیان اختلاف ہوا۔ ان کے درمیان جھگڑا ہوا۔ (شَجَرًا)

آیت نمبر باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَجَرُوْا و شَجَرُوْا۔

۶۹ النَّبِيِّنَ :- انبیاء (علیہم السلام) اس کا واحد نبیؐ ہے۔ (نبی) وہ مقدس انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور کوئی نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔ یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔

۶۹ الصِّدِّیْقِیْنَ :- صدیقین۔ اس کا واحد صِدِّیْقٌ ہے۔ یہ صدق سے مبالغہ کا صیغہ ہے، اس کے معنی، بہت سچا، سچائی میں کامل (صدیقین کا مطلب) انبیاء علیہم السلام کے صحابہ میں سب سے زیادہ فضیلت والے۔ اَفْضَلُ اصْحَابِ الْاَنْبِیَاءِ (تفسیر جلالین)

۶۹ الشُّهَدَاءُ :- شہید ہونے والے لوگ۔ اس کا واحد شَهِیدٌ ہے۔ (شہید) وہ شخص ہے جس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربان کر دی ہو۔

۶۹ الصَّالِحِیْنَ :- نیک لوگ۔ اس کا واحد صَالِحٌ ہے۔ (صالح) وہ شخص ہے جو پورے طریقہ پر شریعت کا اتباع کرے۔

۷۱ خُذُوا حِذْرَکُمْ :- تم اپنی احتیاط رکھو۔ تم اپنا بچاؤ کر لو۔ (خُذُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اخَذَ (حِذْرٌ) احتیاط، بچاؤ۔

۷۱ اِنْفِرُوا اَنْبَاۃً :- تم لوگ متفرق طور پر نکلو۔ (اِنْفِرُوا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفَرَ (اَنْبَاۃً) کا واحد اَنْبَاۃً معنی متفرق جماعت۔

۷۲ لَبِطْتُمْ :- یقیناً وہ دیر لگائے گا۔ یقیناً وہ نال مٹول کرے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ۔ صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَبِطْتُمْ۔

۷۳ یَشْرُوْنَ الْحَیْوَۃَ الدُّنْیَا :- وہ لوگ دنیوی زندگی کو بیچتے ہیں (آخرت کے بدلے) بعض حضرات مفسرین نے کہا کہ یہاں شُرَاء خریدنے یعنی اختیار کرنے کے معنی میں ہے۔ (یَشْرُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر

شَرَاءٌ، لفظ شُرَاء بیچنے اور خریدنے دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۷۵ الْمُسْتَضْعِفِیْنَ :- کمزور لوگ، مغلوب لوگ۔ باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر

آیت نمبر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُتَضَعِفٌ اور مصدر استضعف ہے۔

۷۶ اَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ :- شیطان کے ساتھی۔ شیطان کے دوست۔ (اَوْلِيَاءُ) کا واحد: وَلِيٌّ
معنی دوست، ساتھی۔

۷۷ كُفُّوا اَيْدِيَكُمْ :- تم لوگ اپنے ہاتھوں کو تھامے رہو، تم لوگ اپنے ہاتھوں کو روکے رہو۔
(كُفُّوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَفَّ. (اَيْدِي) کا واحد: يَدٌ معنی
ہاتھ۔

۷۸ لَوْلَا اٰخِرَتُنَا :- آپ نے ہم کو مہلت کیوں نہیں دے دی۔ (اٰخِرَتُنَا) باب تفعیل
سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَاخَّرَ. (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔
۷۹ لَا تُظْلَمُونَ فِتْيَانًا :- تمہارے اوپر تاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ یعنی
تمہارے اوپر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (تُظْلَمُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع
مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ظَلَمَ. (فِتْيَانًا) کے معنی کچھور کی گٹھلی کے درمیان کا ریشہ
اور دھاگا، جمع: فِتَائِلٌ۔

۸۰ بُرُوجٌ مُّشِيدَةٌ :- مضبوط قلعے۔ (بُرُوجٌ) کا واحد: بُرْجٌ معنی قلعہ۔ (مُشِيدَةٌ) مضبوط
کی ہوئی۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث مصدر تَشِيدٌ۔

۸۱ اِذَا بُرُوزُوا :- جب وہ نکلتے ہیں۔ جب وہ باہر جاتے ہیں۔ (بُرُوزُوا) باب نصر سے فعل
ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُرُوزٌ، معنی ظاہر ہونا۔ نکلنا۔

۸۱ بَيْتٌ طَائِفَةٌ :- ایک جماعت رات میں مشورہ کرتی ہے۔ یہ اذا شرطیہ کی وجہ سے فعل
مضارع کے معنی میں ہے۔ (بَيْتٌ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر
غائب، مصدر تَبَيَّنَتْ. (طَائِفَةٌ) کے معنی جماعت، گروہ، جمع: طَوَائِفٌ۔

۸۲ اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ :- کیا وہ لوگ غور نہیں کرتے۔ (لَا يَتَذَكَّرُونَ) باب تفعیل سے فعل
مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَذَكَّرُوا۔

۸۳ اِذَا غُورَابِهِمْ :- وہ لوگ اس (خبر) کو مشہور کر دیتے ہیں۔ یہ اذا شرطیہ کی وجہ سے فعل

آیت نمبر مضارع کے معنی میں ہے۔ (اذا غصوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اذا غصا (ہ) میں (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب کا مرجع (افرو) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے اور خبر کے معنی میں ہے۔

۸۳ اُولٰٓئِی الْاَمْرِ:۔ اہل حکومت۔ اس کا مطلب سورہ نساء آیت (۵۹) میں گزر چکا ہے۔

۸۳ یَسْتَبْطُونَهُ:۔ وہ لوگ اس (خبر) کی تحقیق کر لیتے ہیں۔ (یَسْتَبْطُونُ) باب

استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استبناط ہے (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ جس کا مرجع (افرو) ہے جو خبر کے معنی میں ہے۔

۸۴ حَرَضَ الْمُؤْمِنِیْنَ:۔ آپ مسلمانوں کو ترغیب دیجئے۔ آپ مسلمانوں کو آمادہ کیجئے۔

(حَرَضَ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تخریض۔

۸۴ بِاَسَا:۔ جنگ، لڑائی۔

۸۴ تَنْكِیْلًا:۔ سزا دینا، عذاب دینا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۸۵ مَنْ یُشْفَعُ:۔ جو شخص سفارش کرے۔ (یُشْفَعُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شفاعۃ، (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۸۵ مُقِیَّتًا:۔ قدرت رکھنے والا۔ نگہبان۔ اَقَاتَ، یُقِیْتُ، اِقَاتَۃً باب افعال سے اسم فاعل

واحد مذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۸۶ اِذَا حُیِّیْتُمْ:۔ جب تم کو سلام کیا جائے۔ جب تم کو کوئی سلام کرے۔ (حُیِّیْتُمْ) باب

تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَحِیَّۃ۔

۸۶ حَیُّوْا:۔ تم سلام کرو۔ یعنی سلام کا جواب دو۔ (حَیُّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع

مذکر حاضر، مصدر تَحِیَّۃ۔

۸۶ حَسِبَیَا:۔ حساب کرنے والا، حساب لینے والا۔ باب نصر سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ

ہے۔ اس کا مصدر حَسِبَ اور حُسْبَانٌ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۸۸ اَللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ:۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو لوٹا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو پھیر دیا ہے۔

آیت نمبر (اُرْکَسْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اُرْکَسَ اس (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹۰ حَصْرَتٌ ضُدُّوْهُمْ :۔ ان کے دل تنگ ہو گئے۔ (حَصْرَتٌ) باب جمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَصَرَ (ضُدُّوْ) کا واحد، حَصَرَ معنی سینہ، اس سے مراد دل ہے۔ یہ جملہ ترکیب کے اعتبار سے حال ہے۔ اس کے شروع میں لفظ قَدْ محذوف ہے۔

۹۱ اِنْ اَعْتَزَلُوْكُمْ :۔ اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اگر وہ تم سے الگ تھلگ ہو جائیں۔ یعنی اگر وہ لوگ تم سے لڑائی نہ کریں۔ (اَعْتَزَلُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَعْتَزَلَ (اَعْتَزَلُوْا) باب جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۹۱ حَيْثُ ثَقِفْتُمْوْهُمْ :۔ جہاں تم نے ان کو پایا (جہاں تم ان کو پایا) یہ مستقبل کے معنی میں ہے۔ (ثَقِفْتُمْوْا) اس کے آخر میں واؤ صلا ہے جو فعل کو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ باب جمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ثَقَّفَ۔

۹۲ رَقَبَةٌ مُّؤْمِنَةٌ :۔ مسلمان غلام یا باندی۔ (رَقَبَةٌ) کے معنی گردن اس سے مراد پوری ذات ہے یعنی غلام یا باندی۔ جمع: رَقَابٌ (مُؤْمِنَةٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث مصدر اِيْمَانٌ۔

۹۲ دِيَّةٌ :۔ دیت، جوں بہا۔ جمع: دِيَاثٌ۔ (دِيَّةٌ) اصل میں وَدْيٌ ہے۔ شروع کا واؤ حذف کر دیا گیا۔ اور اس کے عوض میں آخر میں تاء بڑھا دی گئی۔ واؤ کو حذف کرنے کے بعد وال ساکن ہے۔ اس کو کسرہ اور یا کو فتحہ دے دیا گیا۔ دِيَّةٌ ہو گیا۔ جیسے عِدَّةٌ اور زِنَّةٌ ہے۔ (دیت) شرعی اعتبار سے وہ مال ہے جو قتل کے عوض میں مقتول کے وارثوں کو دیا جائے۔ دیت کی مقدار، سواونٹ، یا ایک ہزار دینار، یا دس ہزار درہم ہیں۔

۹۲ اَنْ يُّصَدَّقُوْا :۔ کہ وہ لوگ معاف کر دیں۔ (يُّصَدَّقُوْا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَصْدَقَ (يُّصَدَّقُوْا) اصل میں يُّصَدَّقُوْنَ ہے۔

آیت نمبر تاء کو صا د سے بدل دیا گیا۔ پھر صاد کا صا و میں ادغام کر دیا گیا۔ یَصَّدَّقُونَ ہو گیا۔ اور اُن ناصبہ کی وجہ سے نون جمع گر گیا۔ یَصَّدَّقُوا ہو گیا ہے۔ (اَصَّدَّقُ) مصدر بھی اصل میں تَصَّدَّقُ ہے۔ اس میں بھی مذکورہ بالا تبدیلی ہوئی ہے۔ یعنی تاء کو صا د سے بدل کر صاد کا صا و میں ادغام کر دیا گیا۔ اور شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۹۳ اَعْدَلَهُ ۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) اس کے لئے تیار فرمایا (اَعْدَدُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَعْدَدَاذ۔

۹۴ اِذَا ضَرَبْتُمْ ۔ جب تم لوگ سفر کیا کرو۔ (ضَرَبْتُمْ) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ضَرَبَ۔ (یہاں سفر کرنے کے معنی میں ہے)

۹۴ تَبَيَّنُوا ۔ تم لوگ تحقیق کر لیا کرو۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَبَيَّنَ۔

۹۴ تَبْتَغُوا ۔ تم لوگ طلب کرتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر، اِبْتَغَاء۔ اور مادہ بَغَى ہے۔

۹۴ عَرَضَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۔ دنیوی زندگی کا سامان۔ (عَرَضَ) کے معنی سامان، جمع: اَعْرَاضُ۔

۹۴ مَغَانِمُ كَثِيرَةً ۔ بہت غنیمتیں، بہت مال غنیمت۔ (مَغَانِمُ) کا واحد مَغْنَمٌ، معنی غنیمت۔ (غنیمت) وہ مال ہے جو جنگ کے ذریعہ کافروں سے حاصل ہو۔

۹۵ اُولٰٓئِی الصُّرَدِ ۔ عذروالے لوگ۔ (اُولٰٓئِی) خلاف قیاس ذُو کی جمع ہے۔ لفظ غیر کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں (اُولٰٓئِی) استعمال ہوتا ہے۔ (صُرَدِ) کے معنی عذر، تنگی، سختی، نقصان، بد حالی، جمع: اَصْرَارُ۔

۹۷ تَوَفَّيْهُمْ الْمَلَائِكَةُ ۔ فرشتوں نے ان کو وفات دی۔ فرشتوں نے ان کی جان نکالی۔ فرشتے ان کو وفات دیتے ہیں۔ فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں۔ (تَوَفَّيْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب یا فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوَفَّيْ یہاں پر لفظ تَوَفَّيْ میں فعل ماضی اور مضارع دونوں کا احتمال ہے، فعل

آیت نمبر مضارع کی صورت میں اس کی اصل تنوخی ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کیلئے حذف کر دیا گیا ہے۔ (تفسیر مظہری) (ہُم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (المَلٰئِکَةُ) فاعل ہے۔ اس کے معنی فرشتے، واحد: مَلٰئِکَہ۔

۹۷ مُسْتَضْعِفٰۤیۡنَ :- کمزور لوگ، مغلوب لوگ۔ باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ حالت نصب میں ہے، اس کا واحد مُسْتَضْعِفٌ اور مصدر: اِسْتَضْعَفَ ہے۔

۹۸ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَۃً :- وہ لوگ کوئی تدبیر نہیں کر سکتے ہیں۔ (لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ) باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: اِسْتَطَاعَ (حِیْلَۃً) کے معنی تدبیر، جمع: حِیَلٌ۔

۹۹ عَفُوًّا غَفُوْرًا :- بہت معاف فرمانے والا۔ بہت مغفرت فرمانے والا۔ یہ دونوں عَفُوٌّ باب نحر سے اور مَغْفُوْرَۃً باب ضرب سے فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۰۰ مَنۢ یُّهَاجِرْ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ :- جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہجرت کرے۔ (یُّهَاجِرْ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: مَہَاجَرۃً، (سَبِیْلٌ) کے معنی راستہ، جمع: سُبُلٌ۔ ہجرت ابتدائے اسلام میں فرض تھی۔ اور ثبوت اسلام کے لئے شعار کے طور پر لازم تھی، لیکن حالت عذر میں اس کی فرضیت اور شعاریت ساقط ہو جاتی تھی۔

۱۰۱ مُرَاغِمًا کَثِیْرًا :- بہت جگہ (مُرَاغِمًا) باب مفاعلة سے اسم ظرف صیغہ واحد ہے۔ مصدر: مُرَاغِمَۃً معنی ہجرت کرنا۔ اسم ظرف کے اعتبار سے ترجمہ: ہجرت کرنے کی جگہ ہے۔ اور یہاں پر مراد (جگہ) ہے۔

۱۰۲ یُذَرِّکُمُ الْمَوْتُ :- اس کو موت آ پہنچے، اس کو موت آ پکڑے۔ اس کو موت آ جائے۔ (یُذَرِّکُمُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِذْرَاکُ شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۰۱ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ :- جب تم زمین میں سفر کرو۔ (ضَرَبْتُمْ) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ضَرَبَ ہے۔ ضَرَبَ فِي الْأَرْضِ کے معنی زمین میں سفر کرنا۔

۱۰۱ اَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ :- کہ تم لوگ نماز میں سے کچھ کم کر دو۔ (تَقْصُرُوا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَصَرَ، اَنْ ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ سفر شرعی کی صورت میں نماز میں قصر ہوتا ہے۔ قصر یہ ہے کہ چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پر بھی جاتی ہے سفر شرعی کی کم از کم مقدار تین دن اور تین رات کی مسافت ہے۔ حضرات فقہاء نے اس کی تعیین اڑتالیس میل سے کی ہے۔

۱۰۲ يَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ :- وہ لوگ تمہارے اوپر حملہ کر دیں۔ (يَمِيلُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مِيلَ۔

۱۰۲ اخذُوا حذرْكُمْ :- تم اپنا بچاؤ لے لو۔ (اخذُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اخَذَ (حذرْ) باب مع سے مصدر ہے معنی بچانا، پرہیز کرنا، یہاں مراد بچاؤ کا سامان ہے۔

۱۰۳ اِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ :- جب تم لوگ نماز (خوف) پڑھ چکو۔ جب تم لوگ نماز (خوف) ادا کر چکو۔ (قَضَيْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَضَاءُ، معنی ادا کرنا، پورا کرنا۔ (الصَّلَاةُ) کے معنی نماز، جمع صَلَوَاتٌ۔

۱۰۳ قِيَامًا :- کھڑے ہونے کی حالت میں۔ کھڑے ہوئے۔ اس کا واحد قَائِمٌ ہے۔ جمع اور مصدر دونوں کا احتمال ہے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۰۳ قُعُودًا :- بیٹھنے کی حالت میں۔ بیٹھے ہوئے۔ اس کا واحد قَاعِدٌ ہے جمع اور مصدر دونوں کا احتمال ہے۔

۱۰۳ كِتَابًا مَوْقُوتًا :- (نماز) مقرر وقت میں فرض کی ہوئی۔ (نماز) معین وقت میں فرض

آیت نمبر کی ہوئی۔ (يَكْسِبُوا) مصدر اسم مفعول مَكْسُوبًا کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی فرض کیا ہوا (مَوْقُوتًا) وَقْتُ سے اسم مفعول واحد مذکر، اس کے معنی وقت مقرر کیا ہوا۔

۱۰۴ لَا تَلْهِنُوا: تم لوگ ہمت نہ ہارو۔ باب ضرب سے فعل ثنی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وُهِنَ۔

۱۰۴ اِبْتِغَاءِ الْقَوْمِ: قوم کا تعاقب کرنا۔ قوم کا پیچھا کرنا۔ (اِبْتِغَاء) باب افعال سے مصدر ہے۔

۱۰۴ تَالْمُؤْنِ: تم لوگ درد مند ہوتے ہو، تم لوگ تکلیف پاتے ہو۔ باب سمع سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَلَمَ۔

۱۰۴ يَالْمُؤْنِ: وہ تکلیف پاتے ہیں۔ وہ لوگ درد مند ہوتے ہیں۔ باب سمع سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَلَمَ۔

۱۰۴ عَلِيمًا حَكِيمًا: بہت جاننے والا، بہت حکمت والا۔ یہ عَلِمَ اور حَكَمَ سے

فعل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

عَلِمَ باب سمع اور حَكَمَ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۰۵ خَصِيمًا: جھگڑنے والا۔ (طرف داری کرنے والا) صفت مشبہ واحد مذکر، مصدر

خَصِمَ۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۷ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ: وہ لوگ اپنے نفسوں سے خیانت کرتے ہیں، یعنی اپنے نفسوں کو

اِنصاف پہنچاتے ہیں۔ (يَخْتَانُونَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر اخْتَبَانٌ۔

۱۰۷ خَوَانًا: بہت خیانت کرنے والا۔ باب نصر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

مصدر خِيَانَةٌ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۷ اَثِمًا: بہت گناہ کرنے والا۔ باب سمع سے فعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، مصدر

اَثَمَ۔ اور اَثَمَ ہے۔

۱۰۸ يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ: وہ لوگوں سے شرماتے ہیں۔ وہ لوگوں سے پوشیدہ رہ سکتے

ہیں۔ (يَسْتَخْفُونَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

آیت نمبر مصدر استخفأ۔ اور مادہ خفی ہے۔

۱۰۸ یَبْتَئُونَ :- وہ لوگ رات میں مشورہ کرتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبَيَّنْتُ۔

۱۰۹ مَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ :- کون جھگڑا کرے گا اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ سے کون جواب دہی

کرے گا۔ (يُجَادِلُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،

مصدر مُجَادَلَةٌ۔

۱۰۹ وَكِيلًا :- کارساز، کفایت کرنے والا۔ فَعِيل کے وزن پر و کَلَّ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔

باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (وَكِيلٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔

۱۱۲ يَوْمَ بِهِ :- وہ اس کی تہمت لگا دے۔ (يَوْمٌ) اصل میں یَوْمِي ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے

حالت جزم میں آخر سے یاء ساقط ہو گئی ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَفَعْتُ۔

۱۱۲ بَرِيئًا :- بے گناہ، بے قصور۔ جمع: اَبْرِيَاءُ۔

۱۱۲ اِحْتَمَلَ بُهْتَانًا :- اس نے بہتان اٹھایا۔ اس نے تہمت اٹھائی۔ اس نے اپنے اوپر

بہتان لادنا، اس نے اپنے اوپر تہمت لادی۔ (اِحْتَمَلَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْتَمَلْتُ۔ (بُهْتَانٌ) کے معنی تہمت، باب فتح سے مصدر

ہے۔ معنی تہمت لگانا۔ بہتان کسی شخص کی ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں موجود نہ ہو۔

۱۱۳ هَمَّتْ طَائِفَةٌ :- ایک جماعت نے ارادہ کر لیا۔ (هَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمَّتْ۔ (طَائِفَةٌ) جماعت، جمع: طَوَائِفُ۔

۱۱۳ نَجَّوْا لَهُمْ :- ان کی سرگوشی۔ نَجَّوْا کے معنی سرگوشی، باب نصر سے مصدر ہے معنی سر

گوشی کرنا۔

۱۱۵ مَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ :- جو شخص رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے۔

(يُشَاقِقُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُشَاقَقَةٌ۔

آیت نمبر (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (رَسُولٌ) کے معنی پیغمبر "رسول" وہ مقدم ہے۔ انسان ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور اس کو نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۱۱۵ تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ :- اس کے سامنے ہدایت ظاہر ہو گئی۔ (تَبَيَّنَ) باب تَفَعَّلَ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَيَّنَ.

۱۱۵ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ :- ہم اس کو حوالہ کر دیں گے اس چیز کے جو اس نے اختیار کی ہے۔ ہم اس کو کرنے دیں گے جو کچھ وہ کرے۔ (نُوَلِّ) باب تَفَعَّلَ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم۔ یہ اصل میں نُوَلَّى ہے۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں یاء ساقط ہو گئی ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (تَوَلَّى) باب تَفَعَّلَ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلَّى.

۱۱۵ نُصَلِّهِ جَهَنَّمَ :- ہم اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے۔ (نُصَلِّ) باب اَفْعَالَ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اَصْلًا اور مادہ صَلَّی ہے۔ یہ اصل میں نُصَلِّی ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں یاء ساقط ہو گئی ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (مَنْ) ہے۔ (جَهَنَّمَ) دوزخ، اس مقام کو کہتے ہیں جس میں مرنے کے بعد نافرمان لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ (دار العذاب) یہ تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ (اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہنم سے محفوظ رکھیں آمین)

۱۱۷ اِنِّشَانِ عَوْرَتَيْنِ زَنَاتِيْ حِيزِيْ :- اس کا واحد اُنْشَىٰ ہے۔ اس سے مراد مونث بت ہیں۔ جیسے لات، عزئی اور منات (تفسیر جلالین) زنائی چیزوں سے مراد بعضے بت ہیں۔ جن کے نام اور صورتیں عورتوں کی سی تھیں۔ اور ان کو زیور وغیرہ بھی پہناتے تھے۔ جیسا کہ روح المعانی میں حضرت حسن سے منقول ہے کہ ہر قبیلہ میں ایسے بہت سے بت تھے جو اُنْشَىٰ بنی فلاں کے لقب سے مشہور تھے۔ (بیان القرآن)

۱۱۷ هُوَ يَدَا :- سرکش، نافرمان۔ جمع هُمُودَاء.

آیت نمبر ۱۱۸ مَفْرُوضًا:- مقرر کیا ہوا۔ فرض سے اسم مفعول واحد مذکر (باب ضرب)

۱۱۹ لَا اٰمِنِيْنَهُمْ:- میں ضروران کو امیدیں دلاؤں گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف،

لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر (تَصْنِيْعٌ)

۱۱۹ لَيَبْتَكَنَّ اِذَا نَ الْاَنْعَام:- وہ لوگ ضرور چوپایوں کے کانوں کو تراشیں گے۔ وہ لوگ

ضرور جانوروں کے کانوں کو چیریں گے۔ (لَيَبْتَكَنَّ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف،

لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَبْتِيْكَ (اِذَا نَ) کا واحد: اِذْنٌ معنی

کان۔ (اَنْعَام) کا واحد: نَعَم معنی اونٹ، چوپایہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔

۱۱۹ اٰخَسِرَ اَنَا مُبِيْنًا:- صریح نقصان۔ (اٰخَسِرَ اَنَا) باب سح سے مصدر ہے۔ معنی نقصان

انھانا۔ (مُبِيْنًا) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ "اٰخَسِرَ اَنَا مُبِيْنًا"

موصوف صفت سے مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔

۱۲۰ غُرُوْرًا:- دھوکا، فریب۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی دھوکا دینا۔

۱۲۱ مَاوِيْنَهُمْ جَهَنَّم:- ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (مَاوِي) کے معنی ٹھکانا۔ جمع: مَاوِي۔

(جَهَنَّم) دوزخ، ایسے مقام کو کہتے ہیں، جس میں مرنے کے بعد نافرمانوں کو سخت عذاب

دیا جائے گا۔ (دار العذاب) تانیث اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ (اللہ تعالیٰ

جہنم سے ہم سب کو محفوظ رکھیں آمین)

۱۲۱ مَحِيْصًا:- چھٹکارے کی جگہ، بچنے کی جگہ۔ (مَحِيْصٌ) مصدر سے ظرف مکان ہے باب

ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۲ جَنَّت:- باغات، جنتیں۔ اس کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔ "جنت" ایسے مقام کو کہتے ہیں جو

مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا۔ جس میں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے

مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب) اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت نصیب

فرمائیں۔ آمین

۱۲۳ اٰمَانِيْكُمْ:- تمہاری تمنائیں، تمہاری امیدیں۔ (اٰمَانِي) کا واحد: اٰمِيْنَةٌ۔ اس کے معنی

آیت نمبر تمنا، امید، آرزو۔

۱۲۳ لَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا :- ان پر ذرا بھی ظلم نہیں ہوگا۔ (لَا يُظْلَمُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول متغی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظلم۔ (نَقِيرًا) کے معنی کھجور کی سٹھیلی کا گڑھا۔ یہاں پر مراد بہت معمولی اور حقیر چیز ہے۔ اس لئے آیت کریمہ میں اس کا ترجمہ (ذرا بھی) کیا گیا ہے۔

۱۲۴ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ :- جو شخص اپنے چہرہ کو فرماںبردار بنالے۔ یہاں پر چہرہ سے پوری ذات مراد ہے۔ مجاز کے طور پر جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے۔ (أَسْلَمَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر أسلم۔ (وَجْهَهُ) کے معنی چہرہ، جمع: وُجُوهُ۔

۱۲۵ هُوَ الْمُحْسِنُ :- وہ نیک کام کرنے والا ہے۔ ترکیب میں یہ جملہ اسمیہ حال واقع ہے۔ (مُحْسِنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر أحسن۔

۱۲۶ حَنِيفًا :- باطل کو چھوڑ کر دین حق کو اختیار کرنے والا۔ (حَنِيفٌ) مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۷ يَسْتَفْتُونَكَ :- وہ لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں۔ (يَسْتَفْتُونَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استفتاء۔ اور مادہ فـتـو ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول پ ہے۔

۱۲۸ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ :- اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتے ہیں۔ (يُفْتِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر افتاء۔ اور مادہ فـتـو ہے۔

۱۲۹ الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ :- کمزور بچے۔ (الْمُسْتَضْعِفِينَ) باب استفعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد مُسْتَضْعَفٌ اور مصدر استضعف ہے۔ وَلَدَانِ کا واحد وَلَدٌ معنی بچہ۔

۱۳۰ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا :- (کوئی) عورت اپنے شوہر کی طرف سے اندیشہ کرے۔ (خَافَتْ) باب سماع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خوف۔

آیت نمبر (بُعِلَ) کے معنی شوہر، جمع: بُعُولٌ و بُعَالٌ و بُعُولَةٌ۔

۱۲۸ نَشُورًا: لڑائی، نفرت، بددماغی، سرکشی۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔

۱۲۸ أَحْضَرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ: نفسوں میں حرص کو حاضر کر دیا گیا ہے۔ دلوں میں

حرص موجود ہے۔ (أَحْضَرَتِ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث

غائب، مصدر اخضار (الْأَنْفُسُ) کا واحد: نَفْسٌ۔ معنی جان، مراد دل ہے۔ (الشُّحُّ)

کے معنی حرص، بخل۔

۱۲۹ لَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ: تم پورے طور پر مائل نہ ہو جاؤ۔ (لَا تَمِيلُوا) باب ضرب

سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مِيلٌ۔

۱۲۹ فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ: کہ تم اس کو لٹکی ہوئی کی طرح چھوڑ دو۔ یعنی ایک بیوی کی

طرف پورے طور پر مائل ہو کر دوسری بیوی کی حق تلفی نہ کرو۔ (تَذَرُوهَا) باب سمع سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذَرَ۔ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں مضارع، امر

اور نہی کے علاوہ کوئی صیغہ مستعمل نہیں ہے۔ یہاں فعل نہی پر عطف کی وجہ سے حالت

جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۳۱ لَقَدْ وَصَّيْنَا: یقیناً ہم نے حکم دیا ہے۔ شروع میں لام تاکید ہے۔ (لَقَدْ وَصَّيْنَا) باب

تفعلیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَصَّيْنَا۔

۱۳۱ غَنِيًّا حَمِيدًا: بہت بے نیاز، بہت قابل تعریف، غنی اور حمد سے مبالغہ کے صیغہ

ہیں۔ یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۳۲ وَكَيْلًا: کارساز، کام بنانے والا۔ (وَكَيْلًا) سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب

ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۳۳ قَدِيرًا: بہت قدرت رکھنے والا۔ (قَدِيرًا) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب

سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۳۴ سَمِيعًا بَصِيرًا: بہت سننے والا، بہت دیکھنے والا۔ سَمِيعٌ اور بَصِيرٌ سے مبالغہ کے

آیت نمبر صحیفے میں، باب سبع اور باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۳۵ قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ :- انصاف پر خوب قائم رہنے والے۔ (قَوَّامِينَ) قِيَام سے مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد قَوَّام ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر (تَكُونُوا) کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (قِسْط) کے معنی انصاف۔

۱۳۵ شَهِدَاءَ لِلَّهِ :- اللہ تعالیٰ کے لئے گواہی دینے والے۔ (شَهِدَاءَ) کا واحد شَهِيد معنی گواہی دینے والا۔

۱۳۵ لَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ :- تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو۔ (لَا تَتَّبِعُوا) باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اتَّبَعَ۔ (الْهَوَىٰ) کے معنی خواہش جمع: اَهْوَاء۔

۱۳۵ اِنْ تَلَوْا :- اگر تم کج بیانی کرو گے، یعنی اگر تم گواہی بدلو گے۔ (تَلَوْا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَتَىٰ یہ اصل میں تَلَوْنَ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۱۳۵ خَبِيرًا :- پوری خبر رکھنے والا۔ (خَبِيرًا) مصدر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۸ بَشِيرِ الْمُنْفِقِينَ :- آپ منافقوں کو خوش خبری سنا دیجئے (دروناک عذاب کی) (بَشِيرِ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبَشَّرَ۔ (الْمُنْفِقِينَ) باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُنْفِق ہے۔ منافق وہ شخص ہے جو دل میں کفر کو چھپائے ہو اور زبان سے ایمان ظاہر کرے۔ آیت کریمہ میں تبشیر کا لفظ جہکم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جہکم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ بول کر اس کے مخالف معنی کو مراد لیا جائے۔ اس لئے یہاں ”تَبَشِيرًا“ بول کر اِنْذَار کو مراد لیا گیا ہے۔ یعنی آپ منافقوں کو ڈرائیے۔

۱۳۹ حَتَّىٰ يَخُوضُوا :- یہاں تک کہ وہ لوگ مشغول ہو جائیں۔ (يَخُوضُوا) باب نصر

آیت نمبر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَوْضٌ۔

۱۳۱ یَتَرَبَّصُّونَ :- وہ لوگ انتظار کرتے ہیں۔ وہ لوگ منتظر رہتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَرَبَّصٌ ہے۔

۱۳۲ اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْكُمْ :- کیا ہم تم پر غالب نہیں آ گئے (تھے) شروع میں (ا) ہمزہ

استفہام انکار کے لئے ہے۔ (لَمْ نَسْتَحْوِذْ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف،

لفی جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم مصدر اسْتَحْوَاذٌ۔

۱۳۳ هُوَ خَادِعُهُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو چال بازی کی سزا دینے والے ہیں۔

(خَادِعٌ) کے حقیقی معنی، دھوکا دینے والا، چال بازی کرنے والا، لیکن یہاں پر اس سے مراد

چال بازی کی سزا دینے والا ہے۔ اس لئے کہ یہاں پر معنی حقیقی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں

ہو سکتی۔ (خَادِعٌ) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر خَدَعَ معنی دھوکا دینا۔

۱۳۴ یُرَآءُ وُجْهُ النَّاسِ :- وہ لوگوں سے دیکھا جاتا ہے۔ وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ (یُرَآءُ وُجْهُ)

باب مغالطہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَرَأَءَ اَفَّ وِرْنَاءَ۔

۱۳۵ مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ :- وہ لوگ اس کے درمیان تردد میں پڑے ہوئے ہیں۔ (وہ

لوگ) اس کے درمیان معالق ہو رہے ہیں۔ (مُذَبْذَبِينَ) باب بعثر سے اسم مفعول جمع

مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُذَبْذَبٌ اور مصدر ذَبَذَبَ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے

حالت نصب میں ہے۔

۱۳۵ فِی الدَّرَكِ الْاَسْفَلِ :- سب سے نیچے درجے میں۔ سب سے نیچے طبقے

میں۔ (الدَّرَكِ) کے معنی درجہ، طبقہ، جمع: اَدْرَاكٌ. (الْاَسْفَلِ) سب سے نیچا۔ یہ اسم

تفضیل ہے۔ علامہ سیوطی کا قول ہے کہ نیچے والی منزل کے لئے ذَرَكَةٌ اور اوپر والی منزل

کے لئے ذَرَجَةٌ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۶ اَصْلَحُوا :- ان لوگوں نے (اپنی) اصلاح کر لی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَصْلَحَ۔

آیت نمبر ۱۳۶ اَخْلَصُوا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ :- ان لوگوں نے اپنے دین کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کیا۔

اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول عمل وہی ہے۔ جو اخلاص کے ساتھ کیا جائے۔ اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ عمل صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کیلئے کرے۔ اس میں کوئی دوسری غرض شامل نہ ہو۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا گیا۔ مخلص کون شخص ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ مخلص وہ شخص ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے عمل کرے، اور اس بات کو پسند نہ کرے کہ لوگ اس کے عمل کی تعریف کریں۔ (تفسیر مظہری) (اَخْلَصُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِخْلَاصٌ۔

۱۳۶ اِعْتَصِمُوا بِاللّٰهِ :- ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو مضبوط پکڑ لیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔ (اِعْتَصِمُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اِعْتَصَمَ۔

۱۳۷ شَاكِرًا عَلِيْمًا :- بہت قدر کرنے والا، بہت جاننے والا۔ (شَاكِرًا) شُكْر سے اسم فاعل واحد مذکر، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (عَلِيْمًا) عِلْم سے مبالغہ کا صیغہ واحد مذکر، باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔ لفظ (عَلِيْمًا) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پارہ (۵) مکمل ہو گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا يُحِبُّ اللَّهُ پاره (۶) سورہ نساء

آیت نمبر

۱۳۸ لَا يُحِبُّ اللَّهُ: اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتے ہیں۔

(لَا يُحِبُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اُحْبَبْتُ۔

۱۳۸ الْجَهْرُ بِالسُّوءِ: برائی ظاہر کرنا، برائی بیان کرنا۔ (الْجَهْرُ) باب فتح سے مصدر ہے، معنی ظاہر کرنا، اعلان کرنا۔

۱۳۸ مَسْمُوعًا عَلِيمًا: بہت سننے والے، بہت جاننے والے۔ سَمِعَ اور عَلِمَ سے مبالغہ کے صیغے ہیں، باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔

۱۳۹ اِنْ تَبَدُّوا خَيْرًا: اگر تم نیک کام کو ظاہر کرو گے، اگر تم نیک کام علانیہ کرو گے۔ (تَبَدُّوا) اصل میں تَبَدُّونَ ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

(تَبَدُّوا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَبْدَأَ۔ یہ اصل میں اَبْدَأَ ہے وَاو کو مزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (خَيْرٌ) معنی بھلائی، نیکی، اس کی جمع خَيْرٌ۔

۱۳۹ عَفْوًا قَدِيرًا: بہت معاف فرمانے والے، بہت قدرت والے۔ عَفْوٌ اور قُدْرَةٌ سے مبالغہ کے صیغے ہیں، عَفْوٌ باب نصر سے اور قُدْرَةٌ باب ضرب سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔

۱۵۳ مُوسَى: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پاره ۵ آیت ۵ میں دیکھئے۔

۱۵۳ اَرْنَا اللّٰهَ: آپ ہم کو اللہ تعالیٰ کو دکھلا دیجئے۔ (اَرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَرَاءَ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول اول اور لفظ (اللہ) مفعول ثانی ہے۔

۱۵۳ جَهْرَةً: کھلم کھلا، آئے سامنے۔ باب فتح سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۵۳ اَخَذَتْهُمْ الصُّعْقَةُ: ان (یہودیوں) کو بجلی نے پکڑ لیا، ان (یہودیوں) پر بجلی آپڑی۔ (اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَخَذَ۔ (هُمْ)

آیت نمبر ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الصَّاعِقَةُ) کے معنی بجلی، جمع: صواعق۔

۱۵۴ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ: ہم نے طور پہاڑ کو ان کے اوپر بلند کر دیا، ہم نے کوہ طور کو اٹھا کر ان کے اوپر معلق کر دیا۔ (بیان القرآن) طور پہاڑ کو بلند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا، انھوں نے کوہ طور کو اٹھا کر سائبان کی طرح یہودیوں کے سروں پر معلق کر دیا۔ (تفسیر بیضاوی اور مظہری)۔ (رَفَعْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَفَعَ، (الطُّور) جزیرہ نما کے سینا میں ایک مخصوص پہاڑ کا نام ہے۔ (تفسیر ماجدی)۔

۱۵۴ اَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا: تم لوگ دروازہ میں سر جھکائے ہوئے داخل ہو جاؤ۔ (اَدْخُلُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر دَخَلَ (سُجَّدًا) کے معنی سجدہ کرنے والے، یہاں سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے، (تفسیر جلالین اور مظہری) اس کا واحد: سَاجِدٌ اور مصدر سُجِدَ ہوتا ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵۴ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ: تم لوگ ہفتہ کے بارے میں تجاوز مت کرو۔ (لَا تَعْدُوا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَدُوْا اور عُدُوْا۔ (السَّبْتِ) ہفتہ کا دن، شجر کا دن (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن)۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں مقام "ایلہ" کے رہنے والے یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہفتہ کے دن چھلی کا شکار کرنے کو حرام کیا گیا تھا لیکن ان لوگوں نے حکم الہی سے تجاوز کرتے ہوئے شکار کیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو عذاب کے طور پر بندر بنادیا گیا، پھر تین دن کے بعد وہ لوگ مر گئے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کو محفوظ رکھیں۔ آمین۔

۱۵۴ مِيثَاقًا غَلِيظًا: پختہ عہد، سخت عہد۔ (مِيثَاق) کے معنی عہد جمع مَوَاقِفُ، مِيثَاقُ اصل میں مَوَاقِفُ ہے، اس میں داؤد ساکن اور ماقبل مکسور ہے، اس لیے دلو کو یا سے بدل دیا گیا عِشَاقی ہو گیا۔ اس کا ماد مَوَاقِفُ ہے۔ (غَلِيظٌ) کے معنی سخت، جمع بغلاظ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵۵ قُلُوبُنَا غُلْفٌ: ہمارے دل محفوظ ہیں، ہمارے دلوں پر غلاف ہے، یعنی ہمارے دلوں پر

آیت نمبر کسی کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ (قُلُوبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔ (عُغْلَفَ) کے معنی وہ چیز جس پر غلاف ہو اس کا واحد: اُغْلَفَ۔

۱۵۶ بُهْتَانًا عَظِيمًا: — بڑا بھاری بہتان۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم پر (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) زنا کی تہمت لگائی تھی۔ (بُهْتَانًا) کے معنی تہمت۔ بہتان کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں ایسی برائی بیان کرنا جس سے اس کا دامن پاک ہو۔

۱۵۷ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ: — حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مختصر تذکرہ پارہ ۷۱ آیت ۱۳۶ میں دیکھئے۔

۱۵۷ مَا صَلَّبُوهُ: — ان لوگوں نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) سولی پر نہیں چڑھایا۔

(مَا صَلَّبُوا) باب نصر سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَلَّبَ۔

۱۵۷ شُبَّهَ لَهُمْ: — ان کو شبہ میں ڈال دیا گیا، ان کو اشتباہ ہو گیا۔ (شُبَّهَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَشَبَّهَ۔

۱۵۸ رَفَعَهُ اللَّهُ: — اللہ تعالیٰ نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) اٹھالیا۔ جب یہودیوں نے

معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے اور سولی دینے کا ناپاک ارادہ کیا تو اللہ نے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسم اور روح کے ساتھ اپنی طرف آسمان پر اٹھالیا، اور یہودیوں

میں سے ایک شخص کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا گیا، پھر اسی شخص کو سولی دی گئی

اور قتل کیا گیا۔ اور اسی وجہ سے یہودیوں کو اشتباہ ہو گیا۔ بہت سی آیتوں اور روایتوں کی

روشنی میں تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہونے کی

حالت میں موجود ہیں، قیامت کے قریب دنیا میں تشریف لائیں گے۔ دجال کو قتل کریں

گے، یہودیت اور عیسائیت کو مٹائیں گے، اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

شریعت کے مطابق عمل کریں گے، اور تمام لوگوں کو اسی کی دعوت دیں گے۔ (رَفَعَ) باب

فَعَّح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَفَعَ، (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب،

مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع (عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ) ہیں۔

۱۶۰ الدِّينِ هَادُوا:۔ جو لوگ یہودی ہوئے۔ (هَادُوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف مجزئہ جمع مذکر غائب، مصدر هَوَّدَ۔

۱۶۱ طَبِيبٌ:۔ پاکیزہ چیزیں، اس کا واحد طَبِيبَةٌ۔

۱۶۱ الرِّبَا:۔ سود و ربا کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں، شریعت کی اصطلاح میں ربا (سود) ایسی زیادتی کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی مال نہ ہو، ابن عربی نے احکام القرآن میں لکھا ہے: الرِّبَا فِي اللُّغَةِ الزِّيَادَةُ، وَالْمُرَادُ بِهِ فِي الْآيَةِ كُلُّ زِيَادَةٍ لَا يُقَابِلُهَا عَوْضٌ۔ (معارف القرآن، بحوالہ احکام القرآن ص ۱۰۱، ج ۲/۲)

۱۶۲ الْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ:۔ نماز کی پابندی کرنے والے۔ (الْمُقِيمِينَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، مدح کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد الْمُقِيمُ اور مصدر اِقَامَہ ہے۔ (الصَّلَاةُ) نماز، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے یہ مختلف ارکان (تکبیر تحریمہ، قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ الثمرہ) کے مجموعہ کا نام ہے۔ (صَلَاةٌ) کی جمع صَلَوَاتٌ ہے۔

۱۶۲ الْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ:۔ زکوٰۃ دینے والے۔ (الْمُؤْتُونَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد الْمُؤْتِي اور مصدر اِيْتَاہ ہے۔ یہ اصل میں اِنْتَاہ ہے۔ تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یا، سے اور آخر کی یا، کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (الزَّكَاةُ) زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے۔ صاحب نصاب مسلمانوں پر فرض ہے کہ سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے غریب مسلمانوں پر خرچ کریں۔ (زَكَاةٌ) کی جمع زَكَاوَاتٌ ہے۔

۱۶۳ نُوحٌ:۔ حضرت نوح علیہ السلام ایک مشہور جلیل القدر نبی اور رسول ہیں۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام کی نویں پشت میں تھے، حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ کے لوگ بت پرستی میں مبتلا تھے آپ نے ان کو ہر طرح سمجھایا، بت پرستی سے منع فرمایا اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، لیکن ایک چھوٹی سی جماعت یعنی چالیس مرد و عورت کے علاوہ کسی نے آپ

آیت نمبر کے پیغام حق کو قبول نہیں کیا اور آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے رہے۔ یہاں تک کہ سرکشی کرتے ہوئے ان لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو جس عذاب سے آپ ہم کو ڈرا رہے ہیں وہ عذاب ہم پر لے آئیے، حضرت نوح علیہ السلام کو جب وحی الہی سے معلوم ہو گیا کہ اب ان کافروں میں سے کوئی ایمان لانے والا نہیں ہے تو آپ نے ان کی ہلاکت کے لیے بددعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی درخواست قبول فرمائی، اور ایک کشتی بنانے کا حکم فرمایا۔ حکم الہی کے مطابق حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی تیار فرمائی، پھر پانی کے طوفان کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا، آسمان سے موسلا دھار بارش ہونے لگی، اور زمین سے بھی پانی اگلنے لگا یہاں تک کہ خشک زمین سمندر میں تبدیل ہو گئی اور اس میں پہاڑوں کی طرح موجیں اٹھنے لگیں اسی طوفان میں اس زمانہ کے تمام کافر ہلاک کر دیئے گئے، صرف حضرت نوح علیہ السلام اور ایمان والے جو کشتی میں سوار تھے وہی باقی رہے، اور انہیں کی نسل سے دنیا نئے سرے سے آباد ہوئی۔

۱۶۳ اِبْرٰہِیْمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۷۱ آیت ۱۲۴ میں دیکھئے۔

۱۶۳ اِسْمٰعِیْلَ: حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۷۱ آیت ۱۲۵ میں دیکھئے۔

۱۶۳ اِسْحٰقَ: حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۷۱ آیت ۱۲۶ میں دیکھئے۔

۱۶۳ یَعْقُوْبَ: حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۷۱ آیت ۱۲۷ میں دیکھئے۔

۱۶۳ اَلْاَنْبِیَاطِ: قبیلے، یہودیوں کے قبیلے، یہودیوں کے لیے لفظ اسباط قبیلے کے معنی میں

استعمال ہوتا ہے۔ (المعجم الوسیط) پوتے اور نواسے کے معنی میں بھی آتا ہے،

یہاں پر اسباط کا ترجمہ ”اولاد“ کیا جائے گا۔

۱۶۳ عِیْسٰی: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۷۱ آیت ۱۲۸ میں دیکھئے۔

۱۶۳ اَیُّوْبَ: حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پانچویں پشت میں ہیں،

آپ صبر و شکر میں بہت مشہور ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو پہلے بڑی

آسودگی اور خوشحالی عطا فرمائی تھی، دولت، کھیت، جانور، غلام، لونڈی، نیک یہودی اور نیک

آیت نمبر اولاد وغیرہ، تمام نعمتوں سے نوازا تھا۔ حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا بہت کرتے ہوئے ان نعمتوں میں زندگی بسر کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے مصیبتوں کے ذریعہ ان کی آزمائش فرمائی، چنانچہ کھیت جل گئے، جانور مر گئے، اولاد بھی دب کر ختم ہو گئی، صرف آپ کی زوجہ محترمہ باقی رہ گئیں۔ پھر آپ سخت بیمار ہوئے تو آپ کی وفا شعار بیوی خدمت گزاری میں لگی رہیں، ایسی حالت میں بھی حضرت ایوب علیہ السلام نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا، اور برابر اللہ تعالیٰ کی یا میں لگے رہے، جب آزمائش کا دور ختم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ زمین میں پاؤں مارو، چنانچہ پاؤں مارے ہی ایک ٹھنڈے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ اسی سے نہاتے اور اسی کو پیتے، چند روز میں حضرت ایوب علیہ السلام پورے طور پر صحت مند ہو گئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ نعمتوں سے سرفراز فرمایا۔

۱۹۳۔ یُونُسؑ :- حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شہر مینو اولوں کی طرف ان کو مبعوث فرمایا تھا، انھوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور ایمان کی دعوت دی، لیکن ان کی سرکشی بڑھتی چلی گئی تو حضرت یونس علیہ السلام نے ان کے لیے عذاب کی بددعا فرمائی اور زیادہ ناراضگی کی حالت میں حکم الہی کا انتظار کیے بغیر شہر سے چلے گئے ان کے جانے کے بعد شہر پر عذاب کے آثار ظاہر ہوئے، اور ان کو عذاب کا یقین ہو گیا، تو ان لوگوں نے سچے دل سے کفر و شرک سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ فضل و کرم کا معاملہ فرمایا اور جس عذاب کے آثار ان کے اوپر ظاہر ہوئے تھے، اس سے ان کو نجات عطا فرمادی۔ حضرت یونس علیہ السلام سفر کے لیے ایک کشتی میں سوار ہو گئے، اور انھوں نے یہ گمان کیا کہ ان کا یہ اقدام صحیح ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر کوئی باز پرس نہیں ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ کے طور پر آزمائش ہوئی، وہ کشتی ابھی تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ وہ سمندر میں ہچکولے کھانے لگی، اس زمانہ کے خیال کے مطابق کشتی کے کپتان نے اعلان کیا کہ کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ کر کشتی میں سوار ہو گیا ہے، اس کو چاہئے کہ خود اپنے بارے میں بتا دے ورنہ سارے مسافر غرق ہو جائیں

آیت فبر گے، حضرت یونس علیہ السلام کو اپنی اغزش کا احساس ہوا، اور سوچا کہ ایسا غلام میں ہی ہو سکتا ہوں، اور اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اور آپ کے بہت اصرار پر کشتی والوں نے آپ کو سمندر میں ڈال دیا، سمندر میں ایک بڑی مچھلی نے آپ کو نگل لیا، مگر حکم الہی سے آپ اس کے پیٹ میں صحیح و سالم رہے، اسی حالت میں حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا، اور استغفار کرتے ہوئے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور اس پریشانی سے نجات عطا فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مچھلی نے سمندر کے کنارے آ کر اگل دیا، بے حد کمزوری کی وجہ سے کچھ دنوں تک سمندر کے کنارے ٹھہرے رہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر سایہ کے لیے ایک بیل دار درخت اگا دیا تھا۔ صحت بحال ہونے کے بعد دوبارہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے، وہ لوگ آپ کے منتظر تھے، آپ کو اچانک دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اور حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرتے رہے، انبیاء علیہم السلام کی کسی اجتہادی غلطی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر کوئی آزمائش ہوتی ہے تو اس سے انبیاء علیہم السلام کی شان میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے بلکہ اس سے اُن کی جلالت شان اور عظمت مرتبہ کا اظہار ہوتا ہے، کہ وہ تقرب الہی کے اس بلند مقام پر فائز ہیں، جہاں ادنی تغافل بھی باعث ناراضگی ہے۔

۱۶۳ ہارون: حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین سال بڑے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور فرعون جیسے ظالم بادشاہ اور اس کے متعلقین کی ہدایت کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی، کہ اے اللہ میرے اس عظیم کام میں میرے بھائی ہارون کو میرا مددگار بنادیتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور حضرت ہارون علیہ السلام کو بھی نبوت سے سرفراز فرما دیا، پھر حضرت ہارون علیہ السلام پوری زندگی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت شعاری میں لگے رہے، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وہ طور پر تشریف لے گئے،

آیت نمبر تو بنی اسرائیل کی نگرانی کے لیے حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب مقرر فرمایا، ساتھ ہی کے کہنے پر جب بنی اسرائیل نے پچھڑے کی عبادت شروع کر دی، تو حضرت ہارون علیہ السلام نے بہت سمجھایا اور پچھڑے کی عبادت سے منع فرمایا، لیکن ان لوگوں نے ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دی، اور پچھڑے کی عبادت سے باز نہیں آئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور سے تشریف لائے اور بنی اسرائیل کو شرک میں مبتلا دیکھا، تو بنی اسرائیل پر بہت ناراض اور غمگین ہوئے، اور یہ گمان کرتے ہوئے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی کوتاہی سے یہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے ہیں، ان کے اوپر بھی بہت ناراض ہوئے، حضرت ہارون علیہ السلام کے بتانے پر حقیقت حال معلوم ہوئی، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اپنے اور حضرت ہارون علیہ السلام کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعا فرمائی۔

۱۶۳ مُسْلِمٌ :- حضرت سلیمان علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۷۷ آیت ۷۷ میں دیکھئے۔

۱۶۳ دَاوُدَ :- حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۷۷ آیت ۷۷ میں دیکھئے۔

۱۶۳ زُبُوراً :- ایک آسمانی کتاب الہی کا نام ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۱۶۵ رُسُلًا :- پیغمبر اس کا واحد ”رسول“ ہے۔ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ

نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو، اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۱۶۵ مُبَشِّرِينَ :- خوش خبری دینے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال

ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُبَشِّرٌ اور مصدر مُبَشِّرٌ ہے۔

۱۶۵ مُنذِرِينَ :- ڈرانے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی

وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُنذِرٌ اور مصدر مُنذِرٌ ہے۔

۱۶۵ عَزِيزًا حَكِيمًا :- بہت غالب، بہت حکمت والے۔ عِزَّةٌ اور حِکْمَةٌ سے مباذ کے صیغے

ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب اور حِکْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے

حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۷۱ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ :- تم لوگ اپنے دین میں حد سے مت نکلو، تم لوگ اپنے دین میں

آیت نمبر حد سے تجاوز نہ کرو، یہود و نصاریٰ دونوں فرقے غلو فی الدین (دین میں حد سے تجاوز) کے شکار ہیں کیوں کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے میں غلو کیا کہ ان کو خدا یا خدا کا بیٹا یا تیسرا خدا بنا دیا، اور یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ ماننے میں غلو کیا، کہ معاذ اللہ ان کے رسول ہونے کا انکار کیا، اور ان کے نسب پر عیب لگایا۔ (لَا تَغْلُوا) باب نصر سے فعل ثبی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غَلَوُ . (دین) کے معنی مذہب، جمع: اَذِیَانُ .

۱۷۱ کَلِمَتُهُ: اللہ تعالیٰ کا کلمہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ کہتے ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باپ کے واسطہ کے بغیر کلمہ کن سے پیدا فرمایا تھا۔ (کَلِمَةُ) کے معنی بات، جمع: کَلِمَاتُ .

۱۷۲ لَنْ يَسْتَكْفَرَ: وہ (مسیح علیہ السلام) ہرگز عار نہیں کریں گے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید بہ لن مستقبل، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر استکفأ .

۱۷۳ اَسْتَغْفِرُوا: ان لوگوں نے عار کی۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استغفأ .

۱۷۵ بُرْهَانٌ: دلیل، سند۔ جمع: براہین۔ یہاں پر برہان سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک ہے۔ (تفسیر جلالین اور بیان القرآن)

۱۷۵ نُورًا مُبِينًا: واضح روشنی، کھلی ہوئی روشنی۔ (نُورٌ) کے معنی روشنی، جمع: النُور . (مُبِينٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر ابانۃ۔ یہاں پر نور مبین سے مراد قرآن مجید ہے۔

۱۷۷ يَسْتَفْتُونَكَ: وہ لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں۔ (يَسْتَفْتُونَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استفتاء . (نَک) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۷۷ اَللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ: اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتے ہیں۔ (يُفْتِيْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر افتاء . (نَکُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۷۷ اَلْكَافَّةُ: کالہ، وہ شخص ہے جس کے مذکر اصول اور فروع نہ ہوں، یعنی اس کے باپ، دادا اور بیٹے، پوتے موجود نہ ہوں۔ (تفسیر مظہری)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ مائدہ

سورہ مائدہ قرآن کریم کی پانچویں سورت ہے۔ یہ بالاتفاق مدنی سورت ہے، اور مدنی سورتوں میں سب سے آخری سورت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ سورۃ مائدہ نزول کے اعتبار سے قرآن پاک کی سب سے آخری سورت ہے، اس میں جو چیزیں حلال کی گئی ہیں ان کو ہمیشہ کے لیے حلال سمجھو، اور جو چیزیں حرام کی گئی ہیں ان کو ہمیشہ کے لیے حرام سمجھو، اس لیے کہ اس میں نسخ کا احتمال نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سورۃ مائدہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت نازل ہوئی، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی اونٹنی پر سوار تھے، نزول وحی کے وقت غیر معمولی بوجھ ہو گیا تھا، یہاں تک کہ اونٹنی عاجز ہو گئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نیچے اتر آئے۔ اس سورت کو سورۃ مائدہ اس لیے کہتے ہیں کہ مائدہ کے معنی ہیں وہ دسترخوان جس پر کھانا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حواریین نے عرض کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے درخواست فرما دیجئے کہ مائدہ (دسترخوان جس پر کھانا ہو) نازل فرمادیں پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریین کو منع فرمایا، پھر ان لوگوں نے اپنے مقاصد بیان کیے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مائدہ نازل کرنے کی دعا فرمائی، اس سورت میں مذکورہ واقعہ کو بیان کیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس کو سورۃ مائدہ کہتے ہیں۔ مائدہ آسمان سے نازل ہوا یا نہیں؟ اس کے بارے میں حضرات مفسرین کا اختلاف ہے۔ لیکن اکثر مفسرین اس کے نزول کے قائل ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنی کتاب تفسیر مظہری میں اس سلسلے میں اختلاف کو بیان کرتے کے بعد لکھا ہے کہ صحیح قول وہی ہے جو اکثر حضرات نے کہا کہ مائدہ نازل ہوا تھا۔ اس کی پہلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ (اِنِّیْ مُنْزِلُہَا عَلَیْکُمْ) بے شک میں تمہارے اوپر مائدہ کو اتاروں گا، اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد عالی میں وعدہ خلائی نہیں ہو سکتی۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ رحمت دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اور تابعین سے اس کے بارے میں متواتر روایتیں موجود ہیں۔ (تفسیر مظہری)۔

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے لکھا ہے کہ ترمذی کی ایک حدیث شریف میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مائدہ آسمان سے نازل ہوا اس میں دہلی اور گوشت تھا، اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ ان لوگوں نے (یعنی ان میں سے بعض نے) خیانت کی، اور اگلے دن کے لیے اٹھا کر کھا جس پر خدا کی لعنت ہوئی۔ (نحوذ باللہ من غضب اللہ) (بیان القرآن)۔

علامہ سیوطی نے بھی تفسیر جلالین میں نزول مائدہ کے سلسلے میں دو روایتیں ذکر کی ہیں۔ اس تفصیل سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعاء پر مائدہ (دستر خوان جس پر کھانا ہو) کا نازل ہونا راجح قول ہے۔ (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال)۔

آیت نمبر ۱ اَوْفُوا بِالْعُقُودِ: تم لوگ عہدوں کو پورا کرو، لفظ عقود میں تمام قسمیں داخل ہیں، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا عہد انسانوں کے ساتھ ہو یا ایک انسان کا عہد دوسرے انسان کے ساتھ ہو۔ یعنی تمام شرعی احکام اور آپسی معاہدات کا پورا کرنا ضروری ہے (تفسیر مظہری)۔ (اَوْفُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ایفاء اس کا مادہ وَفَى ہے۔ (عُقُودٌ) کے معنی عہدوں کے ہیں۔ واحد عَقْدٌ۔

آیت نمبر ۱ بِهَيْمَةِ الْأَنْعَامِ: مویشی، چوپائے۔ (بِهَيْمَةِ) کے معنی چوپایہ جانور، اس کی جمع بَہِیْمٌ ہے۔ (أَنْعَامٌ) کا واحد: نَعَمٌ ہے اس کے معنی پالتو جانور، جیسے اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری۔ (یہ نزور مادہ ل کر آٹھ قسمیں ہیں، جیسا کہ آیت کریمہ "فَمَائِمَةُ أَزْوَاجٍ" میں ہے)۔ بَہِیْمَةُ کا لفظ عام تھا، انعام کے لفظ نے اس کو خاص کر دیا، آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ گھریلو جانوروں کی آٹھ قسمیں تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں۔ (معارف القرآن)۔

آیت نمبر ۱ غَيْرَ مُجْلَى الصَّيْدِ: شکار کو حلال نہ سمجھنے والے، اس حال میں کہ (تم) شکار کو حلال نہ سمجھنے والے ہو۔ (مُجْلَى) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ یہ اصل میں (مُجْلِسٌ) ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے، اس کا مصدر اِجْلَالٌ ہے۔ (صَيْدٌ) کے معنی شکار، جمع: صُیُودٌ۔

آیت نمبر ۲ لَا تَجْلُوا شَعَابِ اللَّهِ: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو۔ (لَا تَجْلُوا)

باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْلَالٌ، (شَعَابِ) کے معنی نشانیاں۔
واحد: شَعْبَةٌ۔

۲ الشُّهُرُ الْحَرَامُ: حرمت والا مہینہ، ادب والا مہینہ، محترم مہینہ۔ حرمت والے چار مہینے

ہیں۔ (۱) ذوالقعدہ (۲) ذوالحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان مہینوں میں کسی سے جنگ کرنا شرعاً حرام تھا، جمہور علماء کے نزدیک یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا۔

۲ الْهَدْي: حرم میں قربانی ہونے والا جانور۔ اس کی جمع: هَدَايَا ہے۔

۲ الْقَلَائِد: وہ جانور جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوں، یعنی وہ جانور جن کے گلے میں پٹے ڈال کر حرم میں قربانی کرنے کے واسطے لے جائیں۔ اس کا واحد: قَلَادَةٌ۔

۲ آقِبِينَ: ارادہ کرنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول یہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد آقِبٌ ہے۔

۲ إِذَا حَلَلْتُمْ: جب تم لوگ (احرام سے) حلال ہو جاؤ، جب تم احرام سے فارغ ہو جاؤ۔ (حَلَلْتُمْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: حَلَالٌ۔

۲ اضْطَافُوا: تم لوگ شکار کرو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: اضْطِافٌ اس کی اصل اضْطِافٌ ہے اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ ضِطٌّ ہے۔

۲ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ: تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے۔ (لَا يَجْرِمَنَّ) باب ضرب سے فعل نہی بانون تاکید اقلیل، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَرَمٌ، (نَجْمٌ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۳ مَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ: جو (جانور) غیر اللہ کے نام زد کر دیا گیا ہو۔ یعنی جو جانور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کر دیا گیا ہو۔ (مَا) اسم موصول۔ (أَهْلٌ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: أَهْلٌ۔

۳ الْمُنْعِقَةُ: جو جانور گٹھنے سے مرجائے۔ باب افعال سے اسم فاعل صیغہ

آیت نمبر واحد مؤنث، مصدر انجناق.

۳ الحَوَاقِدُ: - جو جانور چوٹ لگنے سے مر جائے۔ باب ضرب سے اسم مفعول، صیغہ واحد مؤنث، مصدر وَقَدَّ معنی مہلک ضرب لگانا۔

۳ المُنَرِّدِيَّةُ: - جو جانور اونچے سے گر کر مر جائے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل، صیغہ واحد مؤنث، مصدر تَرَدَّى معنی اونچے سے گرنا۔

۳ النُّطِيحَةُ: - جو جانور کسی کی ٹکر لگنے سے مر جائے۔ باب فتح اور ضرب سے صفت مشبہ، صیغہ واحد مؤنث، فَعِيلَةٌ کے وزن پر مفعولۃ کے معنی میں ہے، مصدر نَطَحَ معنی سینگوں سے مارنا۔

۳ مَا ذُكِّمْتُمْ: - جس کو تم نے ذبح کر لیا۔ (مَا) اسم موصول۔ (ذُكِّمْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَكَّيْتُہ فعل ترکیب میں اسم موصول کا صلبہ ہے۔

۳ النُّصَبُ: - پرستش گاہیں، بتوں کے استھان، نصب کی ہوئی چیزیں، کھڑی کی ہوئی چیزیں۔ (نُصِبَ) کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ لفظ جمع ہے یا واحد، جمع ہونے کی صورت میں اس کا واحد نَصَابٌ ہے۔ جیسے کُتُبٌ کا واحد کِتَابٌ اور واحد ہونے کی صورت میں اس کی جمع اَنْصَابٌ جیسے عُتُقُ کی جمع اَعْنَاقُ حضرت مجاہد اور قتادہ سے منقول ہے کہ کعبہ شریف کے آس پاس تین سو ساٹھ پتھر (بت) نصب کر رکھے تھے، زمانہ جاہلیت کے لوگ ان کی عبادت اور تعظیم کرتے تھے، اور ان کے پاس اپنے جانوروں کو ذبح کیا کرتے تھے۔ (تفسیر مظہری)

۳ اَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْاَزْلَامِ: - یہ کہ تم تقسیم کرو قرعہ کے تیروں کے ذریعہ، یہ کہ تم تقسیم کرو جوئے کے تیروں کے ذریعہ۔ (اَنْ تَسْتَقْسِمُوا) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَقْسَمَ۔ (اَزْلَامٌ) کے معنی قرعہ کے تیر، جوئے کے تیر۔ اس کا واحد اَزْلَمٌ ہے۔ اہل عرب کی عادت تھی کہ چند آدمی شریک ہو کر اونٹ وغیرہ ذبح کرتے تھے، اور اس کا گوشت جوئے کے تیروں کے ذریعہ تقسیم کرتے تھے جس میں کسی کو بہت زیادہ حصہ، اور کسی کو بہت کم حصہ ملتا اور کوئی بالکل محروم رہتا تھا، اس لیے آیت کریمہ میں اس طریقہ کار کی حرمت بیان کی گئی ہے۔

۱۳ من اضطرب:۔ جو شخص بے تاب ہو جائے، جو شخص مجبور ہو جائے۔ (اضطرب) باب التماس سے فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اضطرباً۔ یہ اصل میں اضطرب ہے، اس میں تاء استعمال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ ضرر ہے۔

۳ مَحْضَبٌ:۔ بھوک، سخت بھوک۔

۴ مُتَجَانِفٌ لِأَنِّم:۔ گناہ کی طرف مائل ہونے والا۔ (مُتَجَانِفٌ) باب تفاعل سے اسم فاعل، صیغہ واحد مذکر، مصدر تَجَانَفَ۔ (أَنِّم) کے معنی گناہ جمع: آثام۔

۳ غُفُورٌ رَحِيمٌ:۔ بہت مغفرت فرمانے والے، بہت رحمت فرمانے والے۔ مغفورة اور رَحْمَةً سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ مغفورة باب ضرب سے اور رَحْمَةً باب جمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۳ الطَّيِّبُ:۔ پاکیزہ چیزیں۔ واحد: طَيِّبٌ۔ مصدر سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب شرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴ الْجَوَارِحُ:۔ شکاری جانور جیسے کتا، چیتا، باز، شکرہ، شاہین وغیرہ۔ اس کا واحد: جَارِحَةٌ ہے۔

۴ مُكَلِّبٌ:۔ شکار پر چھوڑنے والے، شکار پر بھیجنے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، مصدر تَكَلَّبَ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۵ الْمُحَصَّنَاتُ:۔ پاک دامن عورتیں۔ باب انعال سے اسم مفعول جمع مؤنث، اس کا واحد: مُحَصَّنَةٌ اور مصدر احصان ہے۔

۵ أَجُورُهُنَّ:۔ ان کے مہر (نکاح میں مہر اگرچہ شرط نہیں مگر واجب ہے) أَجُورٌ کا واحد: أَجُورٌ معنی بدلہ، معاوضہ، یہاں پر مہر مراد ہے۔

۵ مُحَصِّنِينَ:۔ نکاح کرنے والے، یعنی اس حال میں کہ تم نکاح کرنے والے ہو۔ باب انعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

اس کا واحد: مُحَصِّنٌ اور مصدر احصان ہے۔

۵ غَيْرُ مُسَاهِلِينَ:۔ نہ زنا کرنے والے یعنی اس حال میں کہ تم (علائیہ) زنا کرنے والے نہ ہو۔

آیت نمبر (مُسَافِحِينَ) باب مغالطہ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ یہ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اور لفظ غیر کا نصب حال ہونے کی وجہ سے ہے اس کا واحد: مُسَافِحٌ اور مصدر مُسَافِحَةٌ ہے۔

۵ مُتَجِدِّیْ أَخْدَانٍ:۔ (نہ) دوست بنانے والے، (نہ) دوستی کرنے والے، (نہ) خفیہ آشنائی کرنے والے، یعنی تم پوشیدہ طور پر زنا کرنے والے نہ ہو۔ (مُتَجِدِّیْ) اصل میں مُتَجِدِّیْنَ ہے، باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ لفظ غیر کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (أَخْدَانٌ) کے معنی دوست، ساتھی، مذکر اور مؤنث دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد: خَدٌّ ہے۔

۶ أَبْدِیْكُمْ إِلَى الْمَوَافِقِ:۔ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک (دھوؤ) اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت (دھوؤ) (أَبْدِیْ) کے معنی ہاتھ، واحد: یَدٌ، (الْمَوَافِقِ) کے معنی کہنیاں۔ واحد: مَوْافِقٌ۔

۶ أَرْجُلُكُمْ إِلَى الْكَعْبِیْنِ:۔ اپنے پیروں کو کُنخوں تک (دھوؤ) اپنے پیروں کو کُنخوں سمیت (دھوؤ) (أَرْجُلُ) کے معنی پیر، واحد: رَجْلٌ، (كَعْبِیْنِ) کے معنی کُنخے، (كَعْبٌ) کا تثنیہ ہے، اس کی جمع: كَعُوبٌ اور كَعَابٌ ہے۔

۶ إِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا:۔ اگر تم جنابت کی حالت میں ہو۔ (جُنُبٌ) کے معنی ناپاک، جنبی (جس پر غسل کرنا لازم ہو) یہ لفظ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۶ اَطْهَرُوا:۔ تم خوب پاکی حاصل کرو، تم (پورا بدن) پاک کرو۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَطْهَرُوا جو اصل میں تَطْهَرُوا ہے۔ (اَطْهَرُوا) اصل میں تَطْهَرُوا ہے، ناہ کو طاء سے بدل دیا گیا، پھر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا اور شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا، اَطْهَرُوا ہو گیا۔

۶ إِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى:۔ اگر تم بیمار ہو۔ (مَرْضَى) کے معنی بیمار، واحد: مَرِضٌ۔

۶ عَلَى سَفَرٍ:۔ سفر میں (ہو) یہاں سفر سے سفر شرعی مراد ہے، جس کی مسافت تین دن اور تین رات ہے۔ جس کی تعیین حضرات فقہاء نے اڑتالیس میل کے ذریعہ کی ہے۔

آیت نبر (سَفَرُ) کی جمع: اَسْفَارُ۔

۶ الْغَائِطُ: - پست زمین، قضاے حاجت (پیشاب اور پاخانہ سے فارغ ہونا) قضاے حاجت کی جگہ، یہاں پر مراد قضاے حاجت کی جگہ ہے۔ هُوَ الْمَكَانُ الْمَعْدُ لِقِضَاءِ الْحَاجَةِ (تفسیر جلالین) اسی وجہ سے شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب نے (غَائِطُ) کا ترجمہ جائے ضرور کیا ہے، جائے ضرور کا مطلب قضاے حاجت کی جگہ ہے۔

۷ لَتَمَسْتُمُ النِّسَاءَ: - تم نے بیویوں سے قربت کی ہو۔ (لَتَمَسْتُمُ) باب مفاعلتہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَسَّعَ (لَتَمَسْتُمُ) چھونا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں پر اس سے مراد جماع کرنا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ (النِّسَاءُ) کے معنی عورتیں یہاں پر مراد بیویاں ہیں، خلاف قیاس اس کا واحد: امْرَأَةٌ ہے۔

۸ تَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا: - تم پاک زمین سے تیمم کرو، تم پاک مٹی سے تیمم کرو۔ (تَيَمَّمُوا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَيَمَّمَ (صَعِيدًا) کے معنی، مٹی، زمین کا بلند حصہ۔ (طَيِّبًا) کے معنی پاک۔ تیمم ہر ایسی چیز سے جائز ہے جو زمین کی جنس سے ہو، اور زمین کی جنس وہ ہے جو آگ میں نہ جلے نہ گلے، لیکن چونکہ اس سے مستثنیٰ ہے کہ باوجودیکہ آگ میں جل جاتا ہے، لیکن اس سے تیمم درست ہے اور راکھ اس طرح مستثنیٰ ہے کہ باوجودیکہ وہ بھی آگ میں نہ جلتی ہے نہ گلتی ہے، مگر پھر بھی اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ غسل اور وضو کا تیمم ایک ہی طرح ہے، صرف نیت الگ الگ ہے، اس میں وضو کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے، اور اس میں غسل کے قائم مقام ہونے کی نیت کرے۔ (بیان القرآن)۔

۹ وَاتَّقُوا اللَّهَ: - اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم سے معاہدہ کیا۔ (وَاتَّقُوا) باب مفاعلتہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اتَّقَى اتَّقَا اتَّقُوا (تَقَّيْتُ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰ هُوَ الَّذِي يُبَيِّنُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ: - اللہ تعالیٰ کے لیے پوری پابندی کرنے والے، اللہ تعالیٰ کے لیے بہت قائم

آیت نمبر رہنے والے۔ (قَوَّامِينَ) قیام مصدر سے مبالغہ جمع مذکر ہے۔ اس کا واحد قَوَّامٌ، (كُونُوا) کونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ شَهِدَاءُ بِالْقِسْطِ: - انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے۔ (شَهِدَاءُ) کے معنی گواہی دینے

والے، اس کا واحد شَهِيدٌ ہے یہ شَهِادَةُ سے صفت مشبہ ہے۔ باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ لَا يَجْرِمُكُمْ - تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے۔ باب ضرب سے فعل نہی بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ

واحد مذکر غائب، مصدر جَرَمٌ، (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۲ بَعَثْنَا: - ہم نے مقرر کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعَثٌ۔

۱۲ نَقِيْبًا: - سردار، باب نصر، جمع، کرم سے صفت مشبہ، جمع: نَقِيْبَاءُ مصدر نَقَبٌ اور نَقَابَةٌ ہے۔

۱۲ عَزَّوَزْتُمْوَهُمْ: - تم ان کی مدد کرو گے، تم ان کی مدد کرتے رہو گے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے

فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (عَزَّوَزْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع

مذکر حاضر، مصدر تَعَزَّوَزَ فعل ماضی میں میم جمع کے بعد واو وصلہ ہے۔ جو فعل کو ضمیر وغیرہ کے

ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (هَمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۲ جَنَّتْ: - جنتیں، باغات، واحد: جَنَّةٌ (جنت) ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ

تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بے شمار اور بے مثال

نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دارالاثواب)۔

۱۳ قَاسِيَةً: - سخت۔ باب نصر سے اسم فاعل، واحد مَوْثٌ، اس کی جمع: قَاسِيَاتٌ اور مصدر

قَسَوْ، قَسُوَّةٌ اور قَسَاوَةٌ ہے۔

۱۳ ذُكِّرُوا: - ان لوگوں کو نصیحت کی گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر ذَكَرٌ۔

۱۳ لَا تَزَالُ تَطْلُعُ: - آپ ہمیشہ مطلع ہوتے رہتے ہیں، آپ کو برابر اطلاع ہوتی رہتی ہے۔

(لَا تَزَالُ) باب جمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر زَلَّ، (تَطْلُعُ) باب

الفتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَطْلَاعٌ ہے۔

- ۱۳ اِصْفَحْ :- آپ درگزر کیجئے۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صفتح۔
 ۱۴ نَصْرِي :- اسرائیلی لوگ، عیسائی لوگ۔ اس کا واحد نَصْرَانٍ یا نَصْرَانِيٌّ ہے۔
 ۱۴ اَنْغَرَيْنَا :- ہم نے ڈال دی۔ باب افعال سے ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اَنْغَرَاءُ۔
 ۱۴ الْبَغْضَاءُ :- کینہ، نفرت۔

۱۵ كُنْتُمْ تُخْفَوْنَ :- تم لوگ چھپاتے تھے۔ باب افعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اخفاء۔

۱۵ يَغْفُوا عَنْ كَثِيرٍ :- وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بہت سی چیزوں کو معاف کر دیتے ہیں۔
 وہ بہت سی چیزوں سے درگزر کر دیتے ہیں۔ (يَغْفُوا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَفْوٌ۔

۱۵ نُورٌ :- روشنی، روشن چیز، جمع انوار۔

اس آیت کریمہ میں نور سے مراد قرآن مجید ہے (تفسیر بیضاوی اور بیان القرآن)۔ اس کی قوی دلیل ایک دوسری آیت کریمہ (اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا) ہے یعنی ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا۔ اس آیت مبارکہ میں تمام مفسرین کے نزدیک نور مبین سے مراد قرآن کریم ہے۔ اسی طرح اس آیت کریمہ میں بھی نور سے قرآن مجید کو مراد لینا زیادہ رائج ہے۔ اس کے بارے میں حضرات مفسرین کا دوسرا قول یہ ہے کہ نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رحمت دو عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کفر و شرک اور ضلالت و گمراہی کی تاریکیوں میں ہدایت کا نور ہیں، پوری دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہدایت کی روشنی پھیلی ہے۔ لفظ ”نور“ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو مراد لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا انکار کرنا کھلی ہوئی گمراہی ہے۔

۱۸ الْمُصِيرُ :- لوٹا، لوٹنے کی جگہ۔ باب ضرب سے مصدر میمی اور ظرف رزوں ہوتا ہے۔

۱۹ قُصُورٌ :- انقطاع، دویموں کے درمیان کا زمانہ، یہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضور اقدس

آیت نمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا زمانہ مراد ہے۔ جمع فقرات۔

۱۹ بَشِيرٍ: - خوش خبری دینے والا۔ باب نصر سے صفت مشبہ واحد مذکر، اس کا مصدر بَشَّرَ۔

ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک صفاتی ناموں میں سے ہے۔

۱۹ نَذِيرٍ: - ڈرانے والا۔ باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں

ہے۔ اس کے معنی، ڈرانے والا اس کی جمع نَذَر ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے

مبارک صفاتی ناموں میں سے ہے۔

۲۰ اَنِيَاءَ: - پیغمبر۔ اس کا واحد نَبِيٌّ ہے۔ (نبی) وہ مقدس انسان ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے

اپنے بندوں تک پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو، اور نبی شریعت عطا فرمائی ہو۔ یا

سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ اور "رسول" وہ مقدس انسان

ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب فرمایا ہو۔ اور نبی

شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۲۰ مُلُوكًا: - بادشاہ۔ اس کا واحد مُلِكٌ ہے۔

۲۱ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ: - پاک زمین، متبرک زمین، یہاں پر (ارض مقدس) سے مراد ملک

شام ہے۔ (تفسیر جلالین اور تفسیر عثمانی) قاضی بیضاوی نے اس سلسلے میں مختلف اقوال ذکر

کیے ہیں، بیت المقدس، دمشق، فلسطین اور شام وغیرہ۔

۲۱ لَا تَزُولُوا: - تم واپس مت چلو۔ باب افتعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَلَّ ذَاذ۔

۲۲ قَوْمًا جَبَّارِينَ: - زبردست قوم، بڑے زبردست لوگ۔ (۱) ان سے مراد قوم عاد کے باقی

ماندہ لوگ ہیں جو بہت لمبے اور بڑے طاقتور تھے۔ (تفسیر جلالین)۔ (۲) ان سے مراد

عمالقہ ہیں، جو ایک زبردست طاقتور قوم تھی۔ (تفسیر عثمانی)۔ (قنوم) کے معنی، لوگوں کی

جماعت، جمع اقوام۔ (جَبَّارِينَ) جبڑ سے مبالغہ، صیغہ جمع مذکر سالم، حالت نصب میں ہے

، اس کا واحد جَبَّار ہے۔

۲۶ يَتَّبِعُونَ: - حیران پھریں گے، بھٹکتے پھریں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف،

آیت نمبر صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رقیۃ ہے۔

۲۶ لَأَمَّا نَسْ:۔ آپ غم نہ کریں، آپ ممکن نہ ہوں۔ باب سمع سے فعل ثنی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر راسی۔

۲۷ أَتْلُ عَلَيْهِمْ:۔ آپ ان (اہل کتاب) کے سامنے پڑھ کر سنا دیجئے، آپ ان (اہل کتاب) کے سامنے بیان کر دیجئے۔ (أَتْلُ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَلَاوۃ۔

۲۸ ابْنِیْ آدَمَ:۔ آدم (علیہ السلام) کے دو بیٹے۔ یہاں پر مراد حضرت آدم علیہ السلام کے صلیبی اور حقیقی بیٹے ہیں ایک کا نام ہابیل تھا، اور دوسرے کا نام قابیل تھا۔

۲۹ قُرْبًا قُرْبَانًا:۔ ان دونوں نے ایک قربانی پیش کی۔ (قُرْبَانًا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب مصدر تَقَرَّبَ۔ (قُرْبَانًا) ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے، چاہے ذبیحہ ہو، یا غلہ وغیرہ۔

۳۰ اَنْ تَبْوَءَ:۔ کہ تو حاصل کرے۔ کہ تو جمع کرے۔ (تَبْوَءَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر بَوَّءَ۔

۳۱ طَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ:۔ اس کے نفس نے اس کو آمادہ کیا، اس کے نفس نے اس کو راضی کیا۔ (طَوَّعَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر طَوَّيْعَ۔

۳۲ کَیْفَ یُوَارِیْ:۔ وہ کیسے چھپائے۔ (کَیْفَ) اسمائے استفہام میں سے ہے۔ (یُوَارِیْ) باب مفاعلتہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَوَارَاة۔

۳۱ مَسْوَۃً اَخِیْہِ:۔ اس کے بھائی کی لاش (اپنے بھائی کی لاش)۔ (مَسْوَۃً) بری عادت، شرم گاہ، یہاں پر لاش مراد ہے اس کی جمع مَسْوَۃً اَتْ۔ (یُوَارِیْ) کا مفعول پہنچنے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۳ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ:۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے لڑائی کرتے ہیں، یہاں پر مراد مسلمانوں سے لڑائی کرنا ہے۔ تفسیر جلالین میں ہے

یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ بِمُحَارَبَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (یُحَارِبُوْنَ) باب مفاعلتہ سے فعل

آیت نہر مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مضارع، مصدر مضارع، مصدر مضارع۔

۳۳ یُصَلَّبُوا:۔ وہ لوگ سولی دیئے جائیں، ان لوگوں کو سولی دی جائے۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَصْلِبٌ۔

۳۴ یُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ:۔ وہ لوگ زمین میں مقید کر دیئے جائیں، وہ لوگ ملک میں قید کر دیئے جائیں۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (یُنْفَوْا) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَفَسٌ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہاں ”نفسی“ سے مراد قید کرنا ہے۔

۳۵ اَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ:۔ کہ تم لوگ ان پر قابو پاؤ، کہ تم لوگ ان کو گرفتار کر لو۔ (تَقْدِرُوا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَدَرٌ۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۳۵ اتَّقُوا اللَّهَ:۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یعنی گناہوں سے بچتے رہو۔ (اتَّقُوا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اتَّقَا، مادہ وَقَفَ ہے۔ یہ اصل میں اَوْتَقَا ہے۔ واو کو تاء سے بدل کر تاء کاتاء میں ادغام کر دیا گیا۔ اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳۵ اِسْتَقْبُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ:۔ اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری کرتے رہو، اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ (اِسْتَقْبُوا) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَقْبَا، (الْوَسِيلَةُ) کے معنی قرب، ہر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری۔ (الْوَسِيلَةُ) مَا يَقْرَبُكُمْ إِلَيْهِ (إِلَى اللَّهِ) مِنْ طَاعَتِهِ۔ (تفسیر جلالین)۔

۳۶ عَذَابُ الْيَمِّ:۔ دردناک عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: عَذَابَةٌ۔ (الْيَمِّ) الیم سے صفت مشبہ واحد مذکر، باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۳۷

عَذَابٌ مُّقِيمٌ: - دائمی عذاب، دائمی سزا۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: عَذَابٌ مُّقِيمٌ۔

(مُّقِيمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقَامَ۔

۳۸ السَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ: - چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت (چوری کا مطلب)

کسی محفوظ جگہ سے پوشیدہ طریقہ پر دس درہم یعنی تقریباً اڑھائی تولہ چاندی یا اس کی قیمت

کے برابر کسی دوسرے شخص کا مال لینے پر شرعی اعتبار سے چوری کا اطلاق ہوگا۔ اور اسلامی

حکومت کی طرف سے اس پر چوری کی سزا (ہاتھ کا کاٹا جانا) جاری ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ (السَّارِقُ)

باب ضرب سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر سَرَقَ (السَّارِقَةُ) باب ضرب سے اسم فاعل واحد

مؤنث، مصدر سَرَقَ۔

۳۸ نَكَالًا: - عبرت، سزا، عبرت ناک سزا، عبرت انگیز سزا۔

۳۹ سَمْعُونَ لِلْكَذِبِ: - غلط باتوں کے بہت سننے والے۔ سَمْعٌ سے مبالغہ کا صیغہ جمع مذکر

سالم ہے، اس کا واحد سَمَاعٌ ہے۔

۴۰ أَكَلُونَ لِلشَّحْتِ: - بڑے حرام کھانے والے۔ (أَكَلُونَ) أَكَلَ سے مبالغہ کا صیغہ جمع

مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد أَكَلَ ہے۔ باب نھر سے استعمال ہوتا ہے۔ شَحْتٌ کے معنی

حرام۔ ہر وہ کمائی جو ناحق طریقہ پر حاصل ہو، اور اس سے عار لازم آئے۔ اس کو عربی میں

شَحْتٌ کہتے ہیں۔ جمع: شَحَاتٌ۔

۴۱ الْمُقْسِطِينَ: - انصاف کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم فعل مذکور کا

مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے اس کا واحد مُقْسِطٌ اور مصدر قَسَطَ ہے۔

۴۲ يُحْكِمُونَكَ: - وہ لوگ (یہودی) آپ سے فیصلہ کراتے ہیں۔ (يُحْكِمُونَ) باب

تفعیل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر تَحَكَّمَ (ك) ضمیر واحد

مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۴۳ التَّوْرَةُ: - تورات، ایک آسمانی کتاب ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۴۴ يَسْأَلُونَ: - وہ لوگ اعراض کرتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع

آیت نمبر ۲۲۷: باب، مصدر تَوَلَّى.

۲۲۷ التَّيُّونُ :- انبیاء (علیہم السلام) واحد تَبَيَّنَ (نبی) وہ مقدس انسان ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے بندہ سے الٹا پیغام پہنچانے کے لیے مُتَخَبُّ فرمایا ہو۔ اور نئی شریعت عطا فرمائی ہو۔ یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لئے مبعوث فرمایا ہو۔ نبی کا لفظ عام اور رسول کا لفظ خاص ہے۔ ہر رسول نبی ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے۔

۲۲۸ الرَّبَّانِيُّونَ :- اللہ والے، اہل اللہ، خدا پرست، مشائخ۔ واحد رَبَّانِيٌّ

۲۲۹ الْأَخْبَارُ :- علماء۔ واحد خَبَرٌ، حَبْرٌ.

۲۳۰ الْجُرُوحُ قِصَاصٌ :- زخموں کا بدلہ ہے۔ (جُرُوحُ) کے معنی زخم۔ واحد جُرُوحٌ.

(قِصَاصُ) کے معنی بدلہ، قصاص لینا۔ باب مفاعلة سے مصدر ہے۔

۲۳۱ مَنْ تَصَدَّقَ :- جو شخص معاف کر دے۔ (تَصَدَّقَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف،

صیغہ واحد مُذْكَر غَائِب، مصدر تَصَدَّقَ معنی صدقہ دینا مراد معاف کرنا ہے۔

۲۳۲ كُفَّارَةٌ :- کفارہ، جو کام کسی گناہ کی تلافی کے لیے کیا جاتا ہے۔ جمع: كُفَّارَاتٌ.

۲۳۳ قَفَّيْنَا عَلَىٰ أَثَارِهِمْ :- ہم نے ان کے پیچھے بھیجا۔ (قَفَّيْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی

معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر تَقَفَّى (أَثَارٌ) کا واحد أَثَرٌ اس کے معنی "بعد" کے ہیں جیسا

کہ استعمال ہوتا ہے۔ (خَرَجَ فِي أَثَرِهِ) یعنی وہ اس کے بعد نکلا۔

۲۳۴ التَّوْرَةُ :- تورات، ایک آسمانی کتاب ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۲۳۵ الْإِنْجِيلُ :- انجیل، ایک آسمانی کتاب ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۲۳۶ مُهَيِّمًا :- محافظ، نگراں۔ باب فعللۃ سے اسم فاعل واحد مُذْكَر مصدر هَيَّيْتُ معنی نگہبان ہونا۔

۲۳۷ شُرْعَةٌ :- شریعت، دستور۔ جمع شُرُوعٌ.

۲۳۸ مِنْهَا جَاءَ :- طریق، راستہ، کشادہ راستہ۔ باب فتح سے اسم آلہ ہے۔ جمع مِنْهَاجٌ.

۲۳۹ لِيَسْلُوْكُمْ :- تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارا امتحان لیں، تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش فرمائیں۔

(لِيَسْلُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مُذْكَر غَائِب، مصدر بَلَاغٌ لام تعلیل

آیت نمبر کی وجہ سے منصوب ہے۔ (نکم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۸ استبقوا الخیرات: تم لوگ نیک کاموں کی طرف دوڑو، تم لوگ بھلائیوں کی طرف

سبقت کرو۔ (استبقوا) باب التعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر استباقی۔

اور مادہ سبق ہے۔ (الخیرات) بھلائیاں، نیکیاں۔ واحد خیرۃ۔

۴۹ لاتتبع اھواءھم: آپ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ (لاتتبع) باب التعال

سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اتباع، (اھواء) کے معنی خواہشات۔ واحد ھوی۔

۵۱ من یتولھم: جو شخص ان (یہود و نصاریٰ) سے دوستی کرے گا۔ (یتول) باب التعل سے

فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تولى، (یتول) اصل میں یتولی ہے

من شرطید کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف (جو اصل میں یا ہے) ساقط ہو گیا۔ (ھم)

ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۲ ان نصیبنا ذابوۃ: کہ ہم پر کوئی گردش آجائے، کہ ہم پر کوئی حادثہ پڑ جائے۔ (نصیب)

باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اصابۃ، (نا) ضمیر

جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔ (ذابوۃ) مصیبت، گردش، حادثہ۔ جمع ذواو۔

۵۲ اسروا: ان لوگوں نے چھپایا۔ باب افعال سے فعل ماضی، معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

مصدر اسرار۔

۵۳ حبطت اعمالھم: ان کے اعمال غارت ہو گئے، ان کے اعمال برباد ہو گئے۔

(حبطت) باب جمع سے فعل ماضی، معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حبط۔

(اعمال) کا واحد عمل معنی کام۔

۵۳ اذلۃ علی المؤمنین: مسلمانوں پر مہربان، مسلمانوں پر نرم دل۔ (اذلۃ) کا واحد ذلیل

معنی نرم دل، مہربان۔

۵۳ اعزۃ علی الکافرین: کافروں پر سخت، کافروں پر سختی کرنے والے۔ (اعزۃ) کا واحد

عزیز معنی سخت، غالب، زبردست۔

آیت نمبر ۵۶ مَنْ يَتَوَلَّ - جو شخص (اللہ تعالیٰ کو) دوست رکھے گا۔ (يَتَوَلَّ) اصل میں بتولی ہے۔ مَنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف (جو اصل میں یاء ہے) ساقط ہو گیا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلَّى.

۵۸ اِذَا نَادَيْتُمْ: - جب تم لوگ پکارتے ہو، جب تم لوگ اعلان کرتے ہو۔ (نَادَيْتُمْ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَادَا.

۵۹ هَلْ تَنْقِمُونَ: - تم لوگ معیوب نہیں سمجھتے ہو، تم لوگ انکار نہیں کرتے ہو۔ (هَلْ) یہاں پرشی کیلئے ہے۔ (تَنْقِمُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَقِمَ.

هَلْ الْبَنُّكُمْ: - کیا میں تم کو خبر دوں، کیا میں تم کو بتاؤں۔ (هَلْ) استفہام کے لیے ہے۔ (أَنْبَى) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر نَبَّأ. (كُنْمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۰ مَثُوبَةٌ: - بدلہ، معاوضہ، پاداش۔ اس کا مادہ ثَوَّبَ ہے۔

۶۰ الْقِرْدَۃَ: - بندر۔ اس کا واحد قِرْدٌ ہے۔

۶۰ الْخَنَازِيرَ: - سور۔ اس کا واحد خَنَزِيرٌ ہے۔

۶۰ الطَّاغُوتَ: - شیطان۔ اس کی جمع طَوَاغِیْتُ ہے۔

۶۲ الْعُدْوَانَ: - ظلم، زیادتی، سرکشی۔ باب نصر سے مصدر ہے

۶۲ السُّحُتَ: - حرام، ہر وہ کمائی جو ناحق طریقہ پر ہو، اور اس سے عار لازم آئے۔ جمع: سَحَات.

۶۳ الرُّبَّالِيُّونَ: - اللہ والے، اہل اللہ، خدا پرست، مشائخ۔ واحد: رَبَّانِیٌّ.

۶۳ الْأَخْبَارُ: - علماء۔ مراد یہودی علماء ہیں۔ واحد: خَبَرٌ، جَبَرٌ.

۶۳ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ: - (بد بخت یہودیوں نے کہا تھا) اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ یہ کلام

بغل سے کنایہ ہے، اس کے ذریعہ سے یہودیوں نے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی

طرف بغل کی نسبت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور بہت بلند و برتر

ہے۔ (يَدُ) کے معنی ہاتھ۔ جمع: أَيْدِی. (مَغْلُولَةٌ) کے معنی بندھی ہوئی۔ باب نصر سے اسم

آیت نہر مفعول واحد مؤنث، مصدر غلّ.

۶۳ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ:۔ ان کے ہاتھ بند ہو جائیں (تمام قسم کی بھلائیوں سے)۔ یہ جملہ

یہودیوں کیلئے بددعا کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (غُلَّتْ) باب نصر سے

فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غلّ، (أَيْدِي) کے معنی ہاتھ، اس کا واحد يَدٌ ہے۔

۶۴ يَذَاهُ مَبْسُوطَتْنِ:۔ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ بڑے مہربان اور

کریم ہیں۔ (يَذَاهُ) يَذَاهُ کا تثنیہ مضاف ہے۔ اور (ذ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے

یہ اصل میں يَذَان ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہے۔

۶۵ كَلِمًا أَوْ قَلْبًا:۔ جب بھی وہ لوگ (لڑائی کی آگ) بھڑکاتے ہیں، جب بھی وہ لوگ

(لڑائی کی آگ) جلاتے ہیں۔ (أَوْ قَلْبًا) باب افعال سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر ايقاد ہے۔ واو کو یا ء سے بدل دیا گیا ہے۔

۶۶ أَطْفَافُهَا اللَّهُ:۔ اللہ تعالیٰ اس (آگ کو) بجھا دیتے ہیں۔ (أَطْفَافًا) یہ جواب شرط ہے،

باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اطفأ، (ہا) ضمیر واحد

مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع (نارا) ہے۔

۶۷ جَنَّاتٍ النَّعِيمِ:۔ نعمت کی جنتیں، نعمت کے باغات۔ واحد: جَنَّةٌ۔ "جنت" ایسے مقام کو

کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا۔ جہاں اللہ تعالیٰ

اپنے بندوں کو بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دارالنبواب)۔

۶۸ لَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا:۔ اگر یہ لوگ (یہود و نصاریٰ) پابندی کرتے۔ (لَوْ) شرطیہ برائے اعتنا۔

(أَقَامُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اقام،

۶۹ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ:۔ راہِ راست پر چلنے والی جماعت۔ (أُمَّةٌ) کے معنی جماعت۔ جمع اُمَمٌ، (مُّقْتَصِدَةٌ)

کے معنی اعتدال والی، سیدھے راستے پر چلنے والی۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔

۷۰ اللَّهُ يَعْصِمُكَ:۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائیں گے۔ (يَعْصِمُ) باب ضرب سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عصم، (ك) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر ۶۸ لَا تَأْسَ:۔ آپ غم نہ کریں۔ باب سمع سے فعل نہیں، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اُسَى۔

۶۹ الضَّابِنُونَ:۔ صابین، ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں داخل ہونے والے، ایک

دین کو چھوڑ کر دوسرے دین کو اختیار کرنے والے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صابین اہل کتاب کی ایک قوم ہے۔ حضرت

قنادہ سے منقول ہے کہ صابین ایسے لوگوں کو کہتے ہیں، جو فرشتوں کی عبادت کرتے تھے،

زبور کی تلاوت کرتے تھے، اور کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے (تفسیر مظہری)

(الضَّابِنُونَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: صَابِيٌّ۔

۶۹ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ:۔ نہ ان لوگوں پر کوئی ڈر ہوگا، نہ ان لوگوں کو کوئی اندیشہ ہوگا۔

(خَوْفٌ) ”خوف“ ایسا اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے،

الْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقِّعِ۔ (تفسیر بیضاوی)۔

۶۹ لَأَهِمُّ يَحْزَنُونَ:۔ نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (يَحْزَنُونَ) باب سمع سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَزَنٌ۔ ”حزن“ ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت

کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ الْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ۔ (تفسیر بیضاوی)۔

۷۰ لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ:۔ ان کے دل نہ چاہتے تھے۔ (لَا تَهْوَىٰ) باب سمع سے فعل مضارع

منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَوَىٰ۔ (الْأَنفُسُ) کا واحد: نَفْسٌ۔

۷۱ فِتْنَةً:۔ آزمائش، فساد، خرابی، رسوائی، عذاب، یہاں پر عذاب مراد ہے۔ جمع فِتْنٌ۔

۷۱ عَمُّوْا:۔ وہ لوگ اندھے ہو گئے، وہ لوگ اندھے بن گئے، باب سمع سے فعل ماضی معروف صیغہ

جمع مذکر غائب، مصدر عَمَىٰ معنی اندھا ہونا، یہاں پر اس سے مراد راہ حق سے اندھا ہونا ہے۔

۷۱ ضَلُّوْا:۔ وہ لوگ بہرے ہو گئے، وہ لوگ بہرے بن گئے۔ باب سمع سے فعل ماضی

۷۳ معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَلُّمٌ، ضَلُّمٌ معنی بہرا ہونا۔ یہاں پر اس سے مراد

حق بات سننے سے بہرا ہونا ہے۔

۷۵ ثَالِثٌ ثَلَاثَةٌ:۔ تین میں کا ایک، (تین میں کا تیسرا) جیسا تینوں کا ایک فرقہ معاذ اللہ تین خداؤں

آیت نمبر کا قائل ہے ایک اللہ تعالیٰ دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، تیسرے حضرت مریم۔ (تفسیر جامعہ)۔
 ۷۵ الصَّمِيعُ ابْنُ مَرْيَمَ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۷۵ آیت ۱۳۶ میں دیکھئے۔

۷۵ صِدْقَةٌ: بہت سچی، ولی عورت۔ صِدْقٌ سے اسم مبالغہ، صیغہ واحد مؤنث، باب الفرض استعمال ہوتا ہے۔

۷۵ اَنْتَیْ یُؤْفَکُوْنَ: وہ لوگ کہاں اٹھے بارہ ہیں۔ (انتی) اسم استفہام ہے۔ (یؤفکون) باب شرب ہے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر افک۔

۷۶ السَّمِيعُ الْعَلِیْمُ: بہت سننے والے، بہت جانتے والے۔ سَمِعَ اور عَلِمَ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۷۷ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ: تم لوگ اپنے دین میں غلو مت کرو، تم لوگ اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ یہود و نصاریٰ دونوں فرقے غلو فی الدین (دین میں حد سے تجاوز) کے شکار ہیں کیوں کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے میں غلو کیا کہ معاذ اللہ ان کو خدا، یا خدا کا بیٹا یا تیسرا خدا بنا دیا۔ اور یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ ماننے میں غلو کیا کہ معاذ اللہ ان کے رسول ہونے کا انکار کیا۔ اور ان کے نسب پر عیب لگایا۔ (لا تغلوا) باب نصر سے فعل ثنی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غلوا۔ (دین) کے معنی مذہب۔ جمع: اذیان۔

۷۸ ذَاوَدَ: حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۷۸ آیت ۲۵ میں دیکھئے۔

۷۸ عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۷۸ آیت ۱۳۶ میں دیکھئے

۷۸ کَسَالُوا یَعْتَدُوْنَ: وہ لوگ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ باب اعتدال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اعتدوا۔ یہ اصل میں اعتداؤ ہے۔ واؤ کو، مزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۸۲ قَسِیْسِیْنِ: علماء، عیسائی علماء، پادری۔ واحد قسیس۔

۸۲ رُھْبَانَا: تارکین دنیا، درویش۔ واحد رُھب۔ اس کا مصدر رُھِبَ رُھْبًا اور رُھِبَ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

پارہ (۶) مکمل ہو گیا

آیت نمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَإِذَا سَمِعُوا بِآرِهِ (۷) سورہ مائدہ

۸۲ اِذَا سَمِعُوا:۔ جب وہ لوگ سنتے ہیں۔ (سَمِعُوا) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَمِعَ۔ یہ آیت کریمہ نجاشی بادشاہ کے وفد کے بارے میں ہے، جو حبشہ سے آیا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے سورہ یونس پڑھی تھی۔ تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے اور وہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔

۸۳ تَفِيضٌ مِنَ الدَّمْعِ:۔ وہ (آنکھیں) آنسوؤں سے بہتی ہیں۔ وہ (آنکھیں) آنسوؤں سے بہتی ہیں۔ یعنی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ آیت کریمہ میں مبالغہ کے لیے قلب کے طور پر استعمال کیا گیا ہے کہ آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہیں۔ (تَفِيضٌ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر بَفِضَ وَفِيضًا (دَمْعٌ) کے معنی آنسو۔ جمع دُمُوعٌ۔

۸۴ نَطْمَعُ:۔ ہم امید رکھتے ہیں۔ ہم امید رکھیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَمَعَ۔

۸۵ اَثَابَهُمُ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے ان کو بدلہ میں دیا۔ (اَثَابَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَثَابَ (هُم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۸۵ جَنَّاتٍ:۔ جنتیں، باغات۔ واحد: جَنَّةٌ۔ ”جنت“ ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، اس میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بے شمار اور بے مثل نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)

۸۶ اَصْحَابُ الْجَحِيمِ:۔ دوزخ والے۔ دوزخ میں رہنے والے۔ (اَصْحَابُ) کا واحد: صَاحِبٌ معنی ساٹھی۔ یہاں ”والا“ کے معنی میں ہے۔ (الْجَحِيمِ) دوزخ۔ ”دوزخ“ ایسے مقام کو کہتے ہیں، جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں کا ٹھکانا ہوگا، اس میں ان لوگوں کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ (دار العذاب)

۸۷ لَا تَسْعَتُوا :- تم لوگ حد سے تجاوز نہ کرو۔ باب افعال سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر اعتداء۔

۸۸ حَلَالًا طَيِّبًا :- حلال پاکیزہ۔ یہ موصوف صفت سے مل کر مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (حَلَالًا) باب ضرب سے مصدر ہے۔ (طَيِّبًا) طِبُّ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۹ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ :- اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ نہیں فرماتے ہیں۔ یعنی کفارہ واجب نہیں فرماتے ہیں۔ (لَا يُؤَاخِذُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مؤاخضة، (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۸۹ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ :- تمہاری قسموں میں لغو قسم پر۔ (اللَّغْوُ) کے معنی ہے، وہ ہے، فائدہ۔ (أَيْمَانُ) کا واحد يَمِينُ معنی قسم۔ ”لغو قسم“ کا مطلب یہ ہے کہ کسی گزشتہ واقعہ پر صحیح سمجھ کر قسم کھائے اور واقع میں وہ غلط ہو، یا بے ارادہ زبان سے قسم کا لفظ نکل جائے۔ ان دو صورتوں پر ”قسم لغو“ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس میں کوئی کفارہ اور گناہ نہیں ہوتا ہے۔

ایک دوسری قسم ”قسم غموس“ ہے۔ اس میں گناہ ہے کفارہ نہیں ہے۔ قسم غموس کا مطلب یہ ہے کہ کسی گزشتہ واقعہ پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے۔ ۸۹ عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ :- تم لوگوں نے قسموں کو مضبوط کر دیا۔ تم لوگوں نے قسموں کو مستحکم کر دیا۔ (عَقَّدْتُمُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَعْقِيدُ، (أَيْمَانُ) کا واحد يَمِينُ، معنی قسم۔ اس میں قسم منعقدہ کا ذکر ہے۔

”قسم منعقدہ“ کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ قسم توڑنے کی صورت میں کفارہ واجب ہوتا ہے۔

۹۰ الْخَمْرُ :- شراب۔ جمع خُمُورٌ۔

۹۰ الْمَيْسِرُ :- جوا۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

- ۹۰ الْأَنْصَابُ :- بت۔ واحد نُصْبٌ۔
- ۹۰ الْأَزْلَامُ :- قرعہ کے تیر۔ واحد زَلَمٌ۔
- ۹۰ رَجَسٌ :- گندہ، ناپاک۔ جمع : أَرْجَاسٌ۔
- ۹۲ أَحْذَرُوا :- تم لوگ ڈرو، تم لوگ احتیاط رکھو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَذَرٌ۔
- ۹۲ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ :- اگر تم اعراض کرو گے۔ (تَوَلَّيْتُمْ) باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلَّى۔
- ۹۳ جُنَاحٌ :- گناہ۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔
- ۹۳ لَيَلُونَكُمْ اللَّهُ :- اللہ تعالیٰ ضرور تمہارا امتحان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ضرور تمہاری آزمائش فرمائیں گے۔ (لَيَلُونُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بائون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر بَلَّغٌ۔
- ۹۳ تَنَالَهُ أَيْدِيكُمْ :- اس (شکار) کو تمہارے ہاتھ پہنچ جائیں گے۔ (تَنَالُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَالٌ معنی پانا، حاصل کرنا۔
- ۹۳ رِمَاحُكُمْ :- تمہارے نیزے۔ (رِمَاحٌ) کا واحد رُمَحٌ، معنی نیزہ۔
- ۹۳ مَنْ اِغْتَدَى :- جو شخص حد سے تجاوز کرے گا۔ (اِغْتَدَى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْتَدَى۔ یہ اصل میں اِغْتَدَاؤُ ہے واو کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے
- ۹۵ النَّعَمُ :- چوپایہ، مویشی۔ جمع : أَنْعَامٌ۔
- ۹۵ هَدِيًّا :- قربانی کا جانور جو حرم میں بھیجا جائے۔ جمع : هَدَايَا۔
- ۹۵ كَفَّارَةٌ :- ہر وہ کام جو کسی گناہ کی تلافی کے طور پر کیا جائے۔ جمع : كَفَّارَاتٌ۔
- ۹۵ ذُو عَدْلٍ :- دو عادل شخص، دو انصاف کرنے والے۔ (ذُو) اصل میں ذُوَان ہے جو ذُو کا تثنیہ ہے نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔
- ۹۵ عَدْلٌ ذَلِكَ :- اس کے برابر، اس کے مثل (عَدْلٌ) کے معنی مثل برابر، انحراف بدلہ جمع :

آیت تہر اعدال

۹۵ ذُو انْتِقَام :- بدل لینے والا۔ (انتقام) باب افعال سے مصدر ہے۔

۹۶ السَّيَّارَةُ :- مسافر لوگ، سفر کرنے والے لوگ، قافلہ۔ جمع سیارات۔

۹۶ مَا ذُمُّمُ حُرْمًا :- جب تک احرام میں رہو۔ جب تک تم حالت احرام میں ہو۔

(مَا ذُمُّمُ) فعل ناقص، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ (حُرْمًا) احرام باندھنے والے۔ اس کا واحد:

حرام ہے، جو محرم کے معنی میں ہے۔

۹۷ قِيَامًا :- قائم رہنے کا ذرا بیچ، قائم رہنے کا سبب۔ مصدر ہے جو باب نصر سے استعمال ہوتا

ہے۔ اس کی اصل قِوَامٌ ہے۔ واؤ کے ماقبل کسرو ہونے کی وجہ سے واؤ کو یا، سے بدل دیا گیا۔

قِيَامٌ ہو گیا۔

۹۷ الشَّهْرُ الْحَرَامُ :- حرمت والا مہینہ، عزت والا مہینہ، بزرگی والا مہینہ۔ (شہر) کے معنی

مہینہ، (حرام) کے معنی حرمت والا۔ حرمت والے مہینے چار ہیں: (۱) ذوالقعدہ (۲) ذوالحجہ

(۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان چار مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا۔ جمہور

علماء کے نزدیک بعد میں یہ حرمت منسوخ ہو گئی ہے۔

۹۷ الْهَدْيُ :- حرم میں قربانی ہونے والا جانور۔ جمع: هَدَايَا۔

۹۷ الْفَلَاذِلُ :- وہ جانور جن کے گلے میں پٹے ڈال دیئے گئے ہوں۔ یعنی جن جانوروں

کے گلے میں پٹے ڈال کر قربانی کے لیے حرم میں لے جائیں۔ اس کا واحد: فِلَادَةٌ ہے۔

۱۰۰ لَا يَسْتَوِي :- وہ برابر نہیں ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع منفي، صیغہ واحد مذکر

غائب۔ مصدر استواء۔

۱۰۰ الْخَبِيثُ :- ناپاک، اس سے مراد حرام ہے۔ (تفسیر جلالین) جمع: خَبَائِثُ۔

۱۰۰ الطَّيِّبُ :- پاک، اس سے مراد حلال ہے۔ (تفسیر جلالین) طیب مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۱۰۰ لَوْ اَعْجَبَكَ :- اگرچہ آپ کو تعجب میں ڈال دے، اگرچہ آپ کو بھلی معلوم ہو۔ (لو)

وصلیہ ہے۔ (اعجبتك) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،

آیت نمبر مصدر اَعْجَابٌ (ك) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۱ اِنْ تُبَدِّلْكُمْ :- اگر وہ (چیزیں) تمہارے سامنے ظاہر کر دی جائیں۔ (تبدل) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، یہ اصل میں تَبَدَّلَ تھا ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف جو اصل میں واو ہے ساقط ہو گیا ہے۔ اس کا مصدر اَبَدَّ آئے ہے۔ جو اصل میں اَبَدَّ آو ہے۔ واو کو مزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۰۲ تَسُوْكُمْ :- وہ (چیزیں) تم کو بری لگیں گی، تم کو ناگوار معلوم ہوں گی، تم کو غمگین کر دیں گی۔ (تسو) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تسوء معنی غمگین کرنا۔ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (تکم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰۳ بِحِیْرَةٍ :- بخاری شریف میں حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، اور حامی میں سے ہر ایک کی تعریف منقول ہے۔

”بحیرہ“ وہ اونٹنی جس کا دودھ بتوں کے لیے چھوڑ دیا جاتا تھا، پھر کوئی شخص اس کا دودھ نہیں دوہتا تھا۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع بہ حائر ہے۔

۱۰۴ مَسَائِبَةٍ :- وہ اونٹنی ہے جس کو بتوں کے لیے چھوڑ دیا جاتا تھا، پھر سواری کرنے اور بوجھ لادنے کے لیے اس کو استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع مساائب ہے۔

۱۰۵ وَصِیْلَةٍ :- وہ اونٹنی جس سے پہلی مرتبہ مادہ بچہ پیدا ہوا ہو، پھر دوبارہ بھی مادہ بچہ ہو، درمیان میں کوئی نر بچہ پیدا نہ ہو، ایسی اونٹنی کو بھی بتوں کے لیے چھوڑ دیا کرتے تھے۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع وصائل ہے۔

۱۰۶ حَامٍ :- وہ نراونٹ جو اہل عرب کی مقرر کی ہوئی تعداد میں وطنی کر چکا ہو۔ (یعنی اس کی نسل سے دس بچے پیدا ہو چکے ہوں) اہل عرب ایسے اونٹ کو بھی بتوں کے لیے چھوڑ دیا کرتے تھے، اس پر نہ تو بوجھ لادتے اور نہ سوار ہوتے تھے۔ (تفسیر جلالین بحوالہ بخاری شریف)۔ اس کی جمع حوامی آتی ہے۔

آ۱۰۵ عَلَیْكُمْ أَنْفُسُكُمْ :- تم پر لازم ہے اپنی جانوں کی فکر، یعنی تم اپنی فکر کرو۔ (علیکم) الزموا فعل امر کے معنی میں اسم فعل ہے۔ (انفسکم) اسم فعل کا مضمر ہوئے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (انفس) کا واحد نفس معنی جان۔

۱۰۶ اِنْ ارْتَبْتُمْ :- اگر تم کو شک ہو۔ (ارتبتم) باب استفعال سے فعل ماضی معروف بصیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر ارتباب۔

۱۰۷ اَلَا تَمِیْنُ :- گنہگار لوگ۔ اثم سے اسم فاعل جمع مذکر حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد اثم ہے۔ باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۸ اِنْ عَشَرَ :- اگر اس کو خبر دی جائے، اگر اس کو اطلاع دی جائے۔ (عشر) باب نصر سے فعل ماضی مجہول بصیغہ واحد مذکر غائب مصدر عشر اور عشور ہے۔

۱۰۹ اِسْتَحَقَّا اِثْمًا :- وہ دونوں مرد گناہ کے مستحق ہوئے، یعنی وہ دونوں مرد گناہ کے مرتکب ہوئے۔ (استحقا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف بصیغہ تثنیہ مذکر غائب مصدر استحقا۔ (اثم) کے معنی گناہ۔ جمع ااثم۔

۱۰۸ اَلْفَاسِقِیْنِ :- نافرمان لوگ، نافرمانی کرنے والے لوگ۔ فسق سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد فاسق ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۹ مَاذَا اُجِبْتُمْ :- تم کو کیا جواب دیا گیا۔ (ما) اسم استفہام مبتدا ہے۔ (ذا) اسم موصول (اُجِبْتُمْ) اس کا صلہ ہے، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر ہے، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ استفہامیہ ہو گیا۔ (اُجِبْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول بصیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اجابة۔

۱۰۹ اَعْلَامُ الْغُیُوبِ :- تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا، یہ صفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ (اعلام) بہت جاننے والا۔ علم سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (غیوب) پوشیدہ باتیں۔ اس کا واحد غیب ہے۔

۱۱۰ اَیْدُكَ :- میں نے تمہاری مدد کی۔ (ایڈت) باب تشعیل سے فعل ماضی معروف بصیغہ

آیت نمبر واحد متکلم، مصدر نافیذ، (ک) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۱۰ رُوحِ الْقُدُسِ :- پاکیزہ روح، مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ (رُوح) کی جمع: أرواح۔

(الْقُدُس) مقدس کے معنی میں ہے۔

۱۱۱ الْمَهْد :- ماں کی گود، گہوارہ۔ جمع: مَهْدٌ۔

۱۱۲ كَهْلًا :- بڑی عمر میں، اوچتر عمر میں، یہ صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب فتح اور کرم سے

استعمال ہوتا ہے۔ تیس سال سے پچاس سال تک کی عمر کہولت کہلاتی ہے۔ جمع: كَهْلُولٌ

اور كَهْلُونَ ہے۔

۱۱۳ بُسْرً :- تم اچھا کر دیتے ہو۔ (تم اچھا کر دیتے تھے)۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مذکر حاضر، یہ ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔ اس کا مصدر ابْرَأَ ہے جو اصل

میں ابْرَأَی ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۱۴ الْأَكْمَهْ :- پیدائشی اندھا، صفت مشبہ واحد مذکر۔ جمع: أَكْمَهٌ۔ اس کا مصدر كَمَفَّ ہے۔ باب مع

سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۵ الْأَبْرَصُ :- کوڑھی، برص کی بیماری والا۔ صفت مشبہ واحد مذکر۔ جمع: أَبْرَصٌ۔ اس کا

مصدر بَرَصَ ہے۔ باب مع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۶ الْمُؤْنَى :- مردے۔ واحد: مَيِّتٌ۔

۱۱۷ الْحَوَارِثُونَ :- مددگار لوگ، خیر خواہ لوگ۔ اس کا واحد: حَوَارِثٌ ہے۔ (حواریین)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص ساتھی تھے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب سے پہلے

ایمان لائے تھے، ان کی تعداد بارہ (۱۲) تھی۔ (تفسیر جلالین)

۱۱۸ مَائِدَةٌ :- کھانا، دسترخوان جس پر کھانا رکھا ہوا ہو۔ اس کی جمع: مَوَائِدُ اور مَائِدَاتٌ ہے۔

حواریین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی، کہ اللہ تعالیٰ سے مائدہ کے

نازل کرنے کی دعا فرمادیں۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سلسلے میں دعا فرمائی تھی

اس واقعہ کا ذکر اس سورت میں کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورہ مائدہ ہے۔

۱۱۳ انزل علینا :- آپ ہمارے اوپر نازل فرما دیجئے۔ (الزل) باب افعال سے فعل انزل مصدر واحد کر حاضر، مصدر انزال۔

۱۱۴ ارزقنا :- آپ ہم کو عطا فرما دیجئے۔ (ارزق) باب نصر سے فعل امر، مصدر واحد کر حاضر، مصدر رزق۔ (نا) ضمیر جمع متکلم، مفعول ہے۔

۱۱۶ مبینک :- آپ کی ذات پاک ہے۔ میں آپ کی پاک بیان کرتا ہوں۔ یہ فعل محذوف سے مفعول مطلق ہے۔ یعنی (أصبح مبینک)۔

۱۱۷ شہداء :- مطلع، واقف۔ شہادۃ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع: شہداء ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۸ توفیتی :- آپ نے مجھ کو اٹھالیا۔ (توفیت) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، مصدر واحد مذکر حاضر، مصدر توفی۔ (نی) اس میں نون و قالیہ ہے اور یائے متکلم مفعول ہے۔

۱۱۹ الرقیب :- نگہبان، محافظ۔ رقابۃ سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۰ العزیز الحکیم :- بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عزۃ اور حکمۃ سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔ عزۃ باب ضرب اور حکمۃ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ انعام

سورہ انعام قرآن کریم کی چھٹی سورت ہے، یہ سورت مکی ہے اس سورت کی خصوصیت یہ ہے کہ چھ آیتوں کے علاوہ بیک وقت پوری سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، اور اس وقت کیفیت یہ تھی کہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تسبیح و تحمید یعنی سبحان اللہ والحمد للہ پڑھتے ہوئے آئے تھے۔

چھ آیتیں جو مستثنیٰ ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے کہ ان میں سے تین آیتیں:

(وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ) سے کُتِبَ عَنْ آيَاتِهِ تُسْتَكْبَرُونَ تک ہیں۔ اور تین آیتیں (قُلْ تَعَالَوْا) سے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ تک ہیں۔ یہ چھ آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں، باقی پوری سورت مکہ مکرمہ میں یکبارگی نازل ہوئی، یہ سورت توحید کے تمام اصول و قواعد پر مشتمل ہے، اس میں توحید کے روشن دلائل تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، اس سورت میں انعام (چوپائے) کا ذکر کیا گیا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورہ انعام ہے۔

آیت نمبر السَّمَوَاتِ :- آسمان اس کا واحد السَّمَاء ہے۔

آسمانوں کی تعداد سات ہے، اور ساتوں آسمان اپنی ماہیت و حقیقت اور شکل و صورت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس وجہ سے آیت کریمہ میں (السَّمَوَاتِ) جمع کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

الْأَرْضِ :- زمین۔ اس کی جمع: أَرْضُونَ ہے۔

زمینوں کی تعداد بھی سات ہے، لیکن ساتوں زمینیں اپنی ماہیت اور حقیقت اور شکل و صورت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں، اس لیے ساتوں زمینوں کو ایک عدد کی طرح قرار دے کر اس کے لیے (الْأَرْضِ) واحد کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

الظُّلُمِ :- تاریکیاں۔ اس کا واحد ظُلمة ہے۔ یہاں پر ظلمت سے مراد گمراہی ہے،

آیت اور گمراہی متعدد ہوتی ہے۔ (یعنی گمراہی کے اسباب بہت سے ہیں) اس لیے (ظلمات) جمع کا لفظ جمع استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی) ظلمت سے رات بھی مراد ہو سکتی ہے، جیسا کہ امام واقدی کا قول ہے۔

۱ النُّور : - روشنی۔ اس کی جمع : انوار ہے۔

یہاں پر نور سے مراد ہدایت ہے، اور راہ ہدایت یعنی راہ حق ایک ہے، اس لیے نور کا لفظ واحد استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔ نور سے دن بھی مراد ہو سکتا ہے جیسا کہ امام واقدی کا قول ہے۔

۱ یَعْدِلُونَ : - وہ لوگ برابر قرار دیتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَدَلَ۔

۲ قَضَىٰ أَجَلًا : - اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ایک وقت مقرر فرمایا۔ (قضی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءُ، (أَجَلَ) کے معنی وقت۔ جمع : أَجَالٌ۔

۲ قَسَمُوا : - تم لوگ شک کرتے ہو۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اقْتَرَأَ۔ یہ اصل میں اِغْتَرَأَ ہے۔ یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۳ تَكْسِبُونَ : - تم لوگ عمل کرتے ہو، تم لوگ کام کرتے ہو۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَسَبَ۔

۵ أَنبَأُ : - خبریں۔ اس کا واحد : نَبَأٌ ہے۔

۶ قُرُونٌ : - جماعت۔ اس کی جمع : قُرُونٌ ہے۔

۶ مَكْنُتُهُمْ : - ہم نے ان کو قوت دی۔ (مَكْنَتًا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَكَّنَ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶ مَلْأَرَأَ : - لگا تار برسنے والا، موسلا دھار برسنے والا۔ (مَلَأَ) سے مفعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ لفظ (سَاءَ) سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب نصر اور

آیت نمبر ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶ اَنْشَأْنَا : ہم نے پیدا کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر انشاء۔

۷ قَرَطَاسٍ : - کاغذ۔ جمع قراطیس۔

۸ لَمَسُوهُ : - وہ لوگ اس (کاغذ) کو چھو لیتے۔ (لَمَسُوا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَمَسَ۔ (۵) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع "قَرَطَاسٍ" ہے۔

۹ لَلْبَسْنَا عَلَيْهِمْ : - البتہ ہم ان پر شبہ ڈال دیتے، البتہ ان کو ہم شبہ میں ڈال دیتے۔ یہاں پر فعل ماضی (لَو) شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے۔ شروع میں لام مفتوحہ برائے تاکید ہے۔ (لَبَسْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر لَبَسَ۔

۱۰ حَاقَ بِهِمْ : - ان کا احاطہ کر لیا، ان کو گھیر لیا۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَاقَ۔

۱۱ سَيُرَوُّا فِي الْأَرْضِ : - تم لوگ زمین پر چلو پھرو۔ (سَيُرَوُّوا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَيَرَّ۔

۱۲ وَلِيَاءَ : - معبود۔ الْمُرَادُ بِالْوَلِيِّ الْمَعْبُودُ (تفسیر بیضاوی)۔ وَلَايَةُ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع اولیاء ہے۔

۱۳ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ : - آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ (فَاطَرٌ) اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر فَطَرَ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (السَّمَوَاتِ) کے معنی آسمان اس کا واحد سَمَاءٌ ہے۔ (الْأَرْضِ) کے معنی زمین۔ اس کی جمع أَرْضُونَ ہے۔

۱۴ مِّنْ يُصْرَفْ عَنْهُ : - جس سے وہ (عذاب) دور کر دیا جائے، جس سے وہ (عذاب) ہٹا دیا جائے۔ (يُصْرَفُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صَرَفَ۔ (مِّنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

آیت ۱۷: اِنْ يَّمْسَسْكَ اللَّهُ بَصُرًا - اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائیں۔ (یَمْسَسُ) بالفتح

جمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یَمْسَسُ اور یَمْسَسُ معنی چھونا، پہنچنا۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔ معنی پہنچانا۔ (لَمْ) نفی میں واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (بَصُرًا) کے معنی تکلیف، تنگی، سختی، بد حالی۔ جمع: أَصْرَارٌ ہے۔

۱۷: كَاشَفَ: - ور کرنے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر، مصدر كَشَفَ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸: الْقَاهِرُ: - غالب، زبردست۔ اسم فاعل واحد مذکر، مصدر قَهَرَ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸: الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ: - بہت حکمت والا، بہت خبر رکھنے والا۔ حَكْمَةٌ اور خَبِيرٌ سے فعل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے ہیں۔ حَكْمَةٌ اور خَبِيرٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۲۲: كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ: - تم لوگ دعویٰ کرتے تھے۔ باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعَمَ۔

۲۳: فَسَنُتَّهُمْ: - ان کی معذرت۔ علامہ سیوطیؒ نے یہاں فقرہ کا ترجمہ (معذرت) کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت قتادہؓ سے یہی معنی منقول ہیں۔ (فَسَنُتَّهُ) کے معنی آزمائش، گمراہی، کفر، رسوائی، عذاب۔ جمع: فُسْنٌ۔

۲۵: اَكْنُتَ: - پردے۔ اس کا واحد: كُنَانٌ۔

۲۵: وَفُورًا: - بہراپن، اُٹا۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی بوجھل ہونا، بہرا ہونا۔

۲۵: اَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ: - پہلے لوگوں کی کہانیاں، پہلے لوگوں کے افسانے (اَسَاطِيرُ) کا واحد: اَسْطُورَةٌ۔ (الْأَوَّلِينَ) جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: "الْأَوَّلُ" ہے۔

۲۶: يَسْهَوْنَ عَنْهُ: - وہ لوگ اس سے روکتے ہیں۔ (يَسْهَوْنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَهَى۔

۲۶ یَسْتَوُونَ غَنَةً: وہ لوگ اس سے دور رہتے ہیں۔ (یَسْتَوُونَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَائِي ہے۔

۲۸ بَدَا لَهُمْ: ان کے لیے ظاہر ہو گیا، ان کے سامنے ظاہر ہو گیا۔ (بَدَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَدَوُ۔

۲۸ لَعَادُوا: البتہ وہ لوگ لوٹیں گے، البتہ وہ لوگ دوبارہ کریں گے۔ شروع میں لام تاکید ہے۔ (عَادُوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَوَدُ۔ (لَوْ) شرطیہ کی وجہ سے یہ فعل ماضی مستقبل کے معنی میں ہے۔

۲۹ مَبْعُوثِينَ: دوبارہ زندہ کیے ہوئے۔ اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مَبْعُوثٌ اور مصدر بَعَثَ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۰ ذُوقُوا: تم لوگ چکھو۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذَوَّقَ۔

۳۱ فَرَطْنَا: ہم نے کوتاہی کی۔ باب تشعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفَرَّطَ۔

۳۱ یَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ: وہ لوگ اپنے بوجھ لادے ہوں گے، وہ لوگ اپنے گناہ لادے ہوں گے۔ (یَحْمِلُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَمَلَ۔ (أَوْزَارُ) کے معنی گناہ، بوجھ۔ اس کا واحد وَزْرٌ ہے۔

۳۱ یَسِرُّونَ: وہ لوگ بوجھ اٹھائیں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَرَّ اور سَرَّوْزٌ ہے۔

۳۵ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا: کہ آپ کوئی سرنگ تلاش کر لیں۔ (تَبْتَغِيَ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ابْتَغَا۔ یہ اصل میں ابْتَغَا ہے۔ یاء کو، ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (نَفَقٌ) کے معنی سرنگ، جمع: أَنْفَاقٌ۔

۳۵ سُلَّمًا: سیرجی، جمع: سَلَالِمٌ۔

۳۶ یَسْتَجِيبُ: وہ قبول کرتا ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر

آیت نیر غائب، مصدر استیجاباً۔

۳۶ المَوْتَى: - مردے۔ اس کا واحد میت ہے۔

۳۶ یُبْعَثُهُمُ اللّٰهُ: - اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ زندہ فرمائیں گے۔

(یُبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یُبْعَثُ، (هُم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۸ ذَابَّةٌ: - زمین پر چلنے والا، جمع: ذَوَابٌ۔

۳۸ طَيْرٌ: - پرندہ، جمع: طَیْرٌ اور طُيُورٌ۔

۳۸ یَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ: - وہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتا ہے۔

(یَطِيرُ) باب غرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یَطِيرُ اور طَیْرَانٌ ہے۔ (جَنَاحَيْهِ) یہ اصل میں جَنَاحَیْنِ جَنَاحٌ کا تثنیہ ہے۔ نون تثنیہ انصاف کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۸ مَافِرٌ طَنًا: - ہم نے تھیوڑا نہیں۔ (مَافِرٌ) نفی کے لیے ہے۔ (طَنًا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفَرُّطٌ۔

۳۸ یُخْشَرُونَ: - وہ لوگ جمع کیے جائیں گے۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَشَرٌ۔

۳۹ ضَمُّ بَکُمْ: - بہرے اور گونٹے۔ (ضَمُّ) کا واحد: اَضَمُّ ہے۔ اور (بَکُمْ) کا واحد: اَبَکُمْ ہے۔ ضَمُّ اور بَکُمْ سے صفت مشبہ ہیں۔ یہ دونوں باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

۴۰ اَرَبْتُمْکُمْ: - تم دیکھو تم بتلاؤ۔ تم مجھے بتلاؤ۔ (اَرَبْتُمْکُمْ) اَخْبَرُونِی کے معنی میں ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (ا) ہمزہ استفہام۔ (رَاءَ یَسْت) فعل بافاعل۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر (ت) ضمیر بارز مرفوع کی تاکید کے لیے ہے، اور (ت) ضمیر مفرد اور (کُمْ) ضمیر جمع میں کوئی تعارض نہیں، اس لیے کہ جمع میں مفرد پایا جاتا ہے۔ (رَاءَ یَسْت) فعل کے دونوں مفعول محذوف ہیں، اس کی اصل عبارت یہ ہے۔ اَرَاءَ یَتَکُمُ الْهَتَکُمْ اَنْ تَنْفَعَکُمْ (تفسیر مظہری)

آیت نمبر البأساء:۔ تنگ دستی محتاجی۔

۳۲ الضراء:۔ بیماری، پریشانی۔

۳۲ يَتَضَرَّعُونَ:۔ وہ لوگ عاجزی کریں، وہ لوگ گڑگڑائیں۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَضَرَّعٌ۔

۳۳ تَضَرَّعُوا:۔ ان لوگوں نے عاجزی کی، وہ لوگ گڑگڑائے۔ باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَضَرَّعٌ۔

۳۳ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ:۔ ان کے دل سخت ہو گئے۔ (قَسَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَسَوْتُ، قَسَوْتُ اور قَسَاوَةٌ ہے۔ (قُلُوبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔

۳۳ مُبْلِسُونَ:۔ مایوس ہونے والے، ناامید ہونے والے۔ باب افعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اس کا واحد مُبْلِسٌ اور مصدر ابلاس ہے۔

۳۶ اَرَأَيْتُمْ:۔ کیا تم نے دیکھا، تم دیکھو، تم بتلاؤ۔ (اَرَأَيْتُمْ) استفہام، (رَأَيْتُمْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَأَيْتُمْ۔

۳۶ يَضْرِبُونَ:۔ وہ لوگ اعراض کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَرَبَ ہے۔

۳۷ اَرَأَيْتُمْ:۔ تم دیکھو، تم مجھے بتلاؤ۔ اَخْبِرُونِي کے معنی میں ہے (تفسیر جلالین) اس کی تحقیق آیت ۴۰/ میں دیکھئے۔

۳۸ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ:۔ شان پر کوئی ڈر ہوگا، نہ ان کو کوئی اندیشہ ہوگا۔ (خَوْفٌ) باب سمع سے مصدر ہے۔ (خَوْفٌ) ایسے اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے لاحق ہوتا ہے۔ (الْخَوْفُ، عَلَى الْمُتَوَقِّعِ)۔ (تفسیر بیضاوی)۔

۳۸ لَا هُمْ يَحْزَنُونَ:۔ نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (يَحْزَنُونَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَزَنٌ۔ (حَزَنٌ) ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت

آیت نمبر کے پیش آنے کے بعد الحق ہوتا ہے۔ الْحَزَنُ عَلَى الْوَاقِعِ (تفسیر بیضاوی)

۴۹ لَا يَحْسَبُهُمُ الْعَذَابُ :- ان کو عذاب نہیں چھوئے گا، ان کو عذاب نہیں پہنچے گا۔ (لَا يَحْسَبُ)

باب جمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر محسن

۵۱ اَنْذِرُوا :- آپ ڈرائیے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَنْذَارُ

۵۲ لَا تَنْظُرُوا :- آپ دور نہ کیجئے، آپ نہ نکالئے۔ باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر

مصدر نَظَرٌ

۵۲ يَدْعُوْنَ رِثَّهُمْ :- وہ لوگ اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں۔ (يَدْعُوْنَ) باب نصر سے

فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَعَا، دَعْوَةٌ، دُعَاءٌ

۵۲ الْغَدَاةُ :- صبح۔ جمع غَدَاةٌ ہے۔

۵۲ الْعِشَاءُ :- شام۔ واحد عِشِيَّةٌ

۵۳ فَتَنًا :- ہم نے آزمایا، ہم نے آزمائش میں ڈال دیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف،

صیغہ جمع متکلم، مصدر فَتَنَ وَفَتْنٌ

۵۳ مِّنَ اللّٰهِ :- اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا۔ (مِّنَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد

مذکر غائب، مصدر مَنَّ

۵۳ لِّتَسْتَبِينَ :- تاکہ وہ ظاہر ہو جائے، تاکہ وہ واضح ہو جائے۔ (تَسْتَبِينَ) باب استفعال سے

فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اسْتَبَانَ

۵۵ تَسْتَغْجِلُوْنَ :- تم لوگ جلدی طلب کرتے ہو۔ باب استفعال سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اسْتَعْجَلَ

۵۷ يَنْقُضُ الْحَقُّ :- وہ (اللہ تعالیٰ) حق بات بیان فرماتے ہیں۔ (يَنْقُضُ) باب نصر سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَى

۵۷ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ :- غیب کے خزانے، غیب کی کنجیاں۔ اگر (مَفَاتِيحُ) کا واحد مَفْتِیْحٌ ہو تو اس

کے معنی خزانہ، اور اگر مَفَاتِيحُ کا واحد مَفْتِیْحٌ ہو تو اس کے معنی کنجی کے ہیں۔

آیت نمبر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مفتح غیب پانچ چیزیں ہیں، جن کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے:

(۱) رحم میں کیا ہے۔ (۲) آئندہ کل کیا ہوگا۔ (۳) بارش کب ہوگی۔ (۴) موت کہاں آئے گی۔ (۵) موت کب آئے گی۔ ان پانچ چیزوں کا یقینی علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

(تفسیر مظہری)

۵۹ کَسَبٌ مُّہِیِّنٌ:۔ واضح کتاب، اگر کتاب مبین سے مراد علم الہی ہے تو یہ استثناء ماقبل سے بدل کل ہے، اور اگر کتاب مبین سے مراد لوح محفوظ ہے تو یہ استثناء ماقبل سے بدل اشتمال ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (کَسَبٌ) مصدر مکتوب کے معنی میں ہے۔ (مُہِیِّنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبانۃ

۶۰ یَتَوَفَّیْکُمْ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو قبض کر لیتا ہے، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو قبضہ میں لے لیتا ہے۔ یہاں توفی سے مراد سلانا ہے (تفسیر مظہری)۔ (تَوَفَّی) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفَّی، (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۱ جَزَّیْتُمْ:۔ تم نے کام کیا، تم نے عمل کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَزَّی۔

۶۲ یَبْعَثْکُمْ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو اٹھا دیتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو جگا دیتے ہیں۔ (یَبْعَثُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یَبْعَثُ، (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۳ لِنُقْضِیْ اَجَلَیْ فُسْمٰی:۔ تاکہ مقررہ مدت (دنوی زندگی) پوری کر دی جائے، تاکہ مقررہ وقت پورا کر دیا جائے۔ (نُقْضِی) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَضَاءُ۔ (اَجَلَیْ) کے معنی وقت، مدت۔ جمع: اَحْیَالُ۔ (فُسْمٰی) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر قَسْمِیۃ

۶۴ یُنَبِّئْکُمْ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہیں خبر دیں گے، وہ (اللہ تعالیٰ) تمہیں بتا دیں گے۔

(يُنْبِئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تنبئة، (کم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۱ الْقَاهِرُ: - زبردست، غالب۔ (قَهَرَ) مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۶۱ حَفِظَةُ: - حفاظت کرنے والے، نگہبانی کرنے والے، نگرانی کرنے والے۔ ال کا واحد: حَافِظٌ ہے۔ یہاں پر (حَفِظَةُ) سے مراد فرشتے ہیں، جو لوگوں کے اعمال لکھتے ہیں اور انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

۶۱ لَا يُفَرِّطُونَ: - وہ لوگ (فرشتے) کوتاہی نہیں کرتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تفریط۔

۶۳ يُنَجِّيْكُمْ: - وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو نجات دیتے ہیں۔ (يُنَجِّيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَجَّيْتُ، (کم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۳ ظَلَمْتُ الْبَرَّوَالْبَحْرَ: - خشکی اور دریا کے اندھیرے۔ یہاں پر ظَلَمْتُ سے مراد پریشانیاں اور سختیاں ہیں۔ (ظَلَمْتُ) کا واحد: ظَلَمَةٌ ہے۔ (الْبَرُّ) کے معنی خشکی، خشک زمین۔ جمع بُرُورٌ، (الْبَحْرُ) کے معنی دریا۔ جمع أَبْحَرٌ وَبَحُورٌ وَبَحَارٌ۔

۶۳ قَضَرُ عَا: - گریہ و زاری کرتے ہوئے، عاجزی کرتے ہوئے۔ باب تفعیل سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۶۳ خُفْيَةُ: - پوشیدہ ہونے کی حالت میں، پوشیدہ طور پر، چپکے چپکے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۶۳ كَرِبَ: - غم، غمتی، پریشانی۔ جمع كُرُوبٌ۔

۶۵ يَلْبِسْكُمْ شَيْعًا: - وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بھڑادیں (لڑا دیں) مختلف شے یا قمیضیں بنا کر، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو بھڑادیں مختلف فرقے بنا کر۔ (يَلْبِسْ) باب ضرب سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لبس، (کم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ ان

آیت نمبر ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (شیخ) کا واحد: شیخۃ معنی جماعت۔
 ۶۵ نَصْرَفَ الْآيَاتِ :- ہم آیتوں کو بیان کرتے ہیں، ہم دلائل کو بیان کرتے ہیں۔
 (نَصْرَفَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَصْرَفَ.
 (الآیات) کا واحد: آیۃ، معنی آیت، دلیل، نشانی۔

۶۶ وَكَيْلٌ :- زمدار، نگہبان، داروغہ۔ وکل مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۷ مُسْتَقَرٌّ :- واقع ہونے کا وقت۔ اِسْتَقَرَّ اَرْ سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔

۶۸ الَّذِينَ يَخْوَضُونَ فِيْ اِثْنَانِ :- جو لوگ ہماری آیتوں میں مشغول ہوتے ہیں (تکذیب اور استہزاء کے ساتھ)۔ یعنی جو لوگ ہماری آیتوں کو چھٹلاتے اور ان کے ساتھ استہزاء کرتے ہیں (تفسیر مظہری) جو لوگ ہماری آیتوں میں عیب جوئی کرتے ہیں۔ (بیان القرآن)
 (يَخْوَضُونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَوْضٌ.

۶۸ يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ :- (اگر) شیطان تجھ کو بھلا دے۔ (يُنْسِيَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف بانون ثقلیہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْسَاء ہے۔ یہ اصل میں اِنْسَاء ہے، یا، کو، ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۷۰ فَرَّ :- تو چھوڑ دے، تو کنارہ کش ہو جا۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذَرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع اور فعل امر و نہی کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔

۷۰ غَرَّتْهُمْ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا :- دنیوی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غَرَوْرٌ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مشغول ہے۔

۷۰ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ :- کہ گرفتار نہ ہو جائے کوئی شخص (عذاب میں)، کہ پھنس نہ جائے کوئی شخص (عذاب میں)۔ (تُبْسَلَ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث

آیت نمر غائب، مصدر اِنْسَالٌ۔ ان ناصب کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس میں لائے لفظی مقدر ہے، اسی کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

۷۰ اَنْبِلُوا۔ وہ لوگ گرفتار ہو گئے، وہ لوگ پھنس گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْسَالٌ۔

۷۱ حَبِیْمٌ۔ سخت گرم پانی، تیز کھولتا ہوا پانی۔ حَمٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۲ نُرِدُّ عَلٰی اَعْقَابِنَا۔ (کیا) ہم اپنے پاؤں پھر جائیں، یعنی کیا معاذ اللہ ہم دین اسلام سے پھر جائیں۔ (نُرِدُّ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَدٌّ، (اَعْقَابٌ) کا واحد عَقَبٌ معنی اڑی۔

۷۳ کَالَّذِیْ اِسْتَهْوٰهُ۔ اس شخص کی طرح جس کو (شیطانوں نے) بے راہ کر دیا ہو۔ (اِسْتَهْوٰ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتَهْوٰءٌ۔ یہ اصل میں اِسْتَهْوٰی ہے۔ یا، کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا فاعل شیاطین جمع مکسر ہے، اسی کے اعتبار سے واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے، اس کا مرجع الذی ہے۔

۷۴ اِنِّیْۤ اِنَّا۔ تو ہمارے پاس آ جا۔ (اِنَّا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنَّیْۤ اِنَّا۔ (نا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۷۵ لَنْسَلِمَ۔ تاکہ ہم فرماں برداری کریں۔ (لَنْسَلِمَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِسْلَامٌ۔ شروع میں لام مکسور تعلیل کے لیے ہے۔

۷۶ تُحْشَرُوْنَ۔ تم لوگ جمع کیے جاؤ گے۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَشَرَ۔

۷۷ یَنْفِخُ فِی الصُّوْرِ۔ صور میں پھونک مار دی جائے گی، صور پھونکا جائے گا۔ (یَنْفِخُ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفَخَ، (صُوْرٌ) کے معنی

آیت نمبر نہ سنگھا، سنگ کی طرح ایک چیز ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔ جمع: أَصْوَارٌ۔
 ۷۴ غَلِبَ الْغَيْبُ وَالشَّهَادَةُ:۔ چھپی ہوئی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا۔ (عالم) باب جمع سے اسم فاعل واحد مذکر۔ (الغیب) چھپی ہوئی چیزیں۔ باب ضرب سے مصدر ہے، اسم فاعل غائب کے معنی میں ہے۔ (الشَّهَادَةُ) کھلی ہوئی چیزیں۔ باب جمع سے مصدر ہے، اسم مفعول مَشْهُودٌ کے معنی میں ہے۔

۷۵ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ:۔ بہت حکمت والا، بہت خبر رکھنے والا۔ حَكْمَةٌ اور خُبْرٌ سے فعل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ حَكْمَةٌ اور خُبْرٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۷۶ مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ:۔ آسمانوں اور زمین کے عجائبات، آسمانوں اور زمین کی مخلوقات۔ (مَلَكُوت) یہ ملک سے مشتق ہے، مبالغہ کے لیے واؤ اور تاء کو بڑھا دیا گیا ہے۔ اس کے معنی حکومت اور سلطنت کے بھی آتے ہیں۔

۷۷ جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ:۔ ان پر (حضرت ابراہیم علیہ السلام پر) رات چھا گئی۔ (جَنَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَنَّ۔

۷۸ كَوْنَكِبًا:۔ ایک ستارہ، جمع: كَوْنَاكِبٌ۔ یہاں پر ستارہ سے مراد زہرہ یا مشتری ہے۔ (تفسیر مظہری)

۷۹ أَقْبَلَ:۔ وہ غائب ہو گیا، وہ غروب ہو گیا۔ باب ضرب اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر أَقْبَلَ۔

۸۰ الْآفِيلِينَ:۔ غائب ہونے والے، غروب ہونے والے۔ اسم فاعل جمع نہ کرنا لم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: أَقْبَلَ اور مصدر الْفِيلُ ہے۔ باب ضرب اور نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۱ الْقَمَرُ:۔ چاند۔ جمع: أَقْمَارٌ۔

۸۲ بَارِغًا:۔ چمک دار، چمکنے والا، چمکتا ہوا۔ اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر رَفَعَ اور فَرَّغَ

آیت نمبر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۰ وَجْهَتْ وَجْهِي۔ میں نے اپنے چہرہ کو متوجہ کر لیا، میں نے اپنا رخ کر لیا۔ (وجْهَتْ)

باب تشعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَوَجَّهَتْ۔ (وجْهَتْ) کے معنی چہرہ۔ جمع: وَجُوهٌ۔

۸۰ فَطَرَ۔ اس نے پیدا فرمایا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَطَرَ۔

۸۰ خَبِثًا۔ دین حق کو اختیار کرنے والا۔ خَبِثٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۱ خَاجَهُ قَوْمُهُ۔ ان کی قوم نے ان سے حجت کی، ان کی قوم نے ان سے بحث کی۔

(خَاجَ) باب مغاضلہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَاجَهُ۔ (۵) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت۔ جمع: اقوام۔

۸۲ مُلْطَانًا۔ دیکھ۔ جمع اسلاطین۔

۸۳ لَمْ يَلْبِسُوا۔ ان لوگوں نے نہیں ملایا۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، نفی، جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَبَسَ۔

۸۳ ظَلَمَ۔ ظلم، شرک۔ یہاں پر ظلم سے مراد شرک ہے، جیسا کہ بخاری اور مسلم کی حدیث

شریف میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو یہ حکم مسلمانوں پر بہت شاق گذرا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم

میں سے کون شخص ایسا ہے جو اپنے اوپر ظلم نہیں کرتا ہے۔ یعنی ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس سے گناہ کا صدور نہیں ہوتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہاں

ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم لوگوں نے حضرت لقمان کی بات نہیں سنی جو انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہی تھی لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔

(متفق علیہ)

آیت ۸۴: اِبْرٰہِیْمَ:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱/ آیت ۱۲۲ میں دیکھئے۔
 ۸۴: حٰکِمٌ عَلِیْمٌ:۔ بہت حکمت والا، بہت علم والا۔ حِکْمَةٌ اور عَلِمٌ سے فعیل کے وزن پر
 مبالغہ کے صیغہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔ حِکْمَةٌ باب کرم سے اور
 عَلِمٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۸۵: وَهَبْنَا:۔ ہم نے عطا کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَهَبٌ
 اور هَبَةٌ۔

۸۵: اِسْحٰقَ:۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۵: یَعْقُوْبَ:۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھئے۔

۸۵: هٰدِیْنَا:۔ ہم نے ہدایت دی۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر
 هٰدٰی وَهٰدَیَةٌ۔

۸۵: فُوْحًا:۔ حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۸۵: ذَاوُدَ:۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۲) آیت (۲۵۱) میں دیکھئے۔

۸۵: سُلَیْمٰنَ:۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۰۴) میں دیکھئے۔

۸۵: اِیُّوْبَ:۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۸۵: یُوْسُفَ:۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱۲) سورہ یوسف کے
 شروع میں دیکھئے۔

۸۵: مُوْسٰی:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۵۱) میں دیکھئے۔

۸۵: هٰرُوْنَ:۔ حضرت ہارون علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۸۶: زَکَرِیَّا:۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۳) آیت (۳۸) میں دیکھئے۔

۸۶: یٰسْحٰی:۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۳) آیت (۳۹) سورہ آل عمران
 میں دیکھئے۔

۸۶: عِیْسٰی:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

آیت نمبر ۸۶

إِلْيَاسَ :- حضرت الیاس علیہ السلام ایک جلیل القدر پیغمبر ہیں، بعض علماء کا قول ہے کہ

حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پٹی نے لکھا ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام بن متی بن فحاص بن عیزار

بن حضرت ہارون علیہ السلام۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حضرات

اور یس علیہ السلام ہیں، آپ کے دو نام ہیں ایک نام حضرت الیاس علیہ السلام اور دوسرا نام

حضرت اور یس علیہ السلام ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

یہ ملک شام کے ایک شہر بعلبک کی طرف بھیجے گئے تھے، بعلبک کے رہنے والے بعل نامی

بت کی پوجا کرتے تھے، اور اسی بت کے نام پر انہوں نے اپنے شہر کا نام رکھا تھا، حضرت

الیاس علیہ السلام نے بعلبک والوں کو بت پرستی سے منع فرمایا، اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت

کی دعوت دی، اور ان لوگوں کو بت پرستی کا انجام بتایا، اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا،

حضرت الیاس علیہ السلام ان کو برابر سمجھاتے رہے، مگر وہ نافرمانی کرتے رہے، اور آخر کار

تباہ و برباد ہوئے۔

۸۷

إِسْمَاعِيلَ :- حضرت اسمعیل علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھئے۔

۸۸

الْيَسَعَ :- حضرت یسع علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں، آپ کے والد صاحب کا

نام المخطوب بن عجمو رہے۔ (تفسیر مظہری)۔

لفظ یسع کے عربی اور عجمی ہونے میں اختلاف ہے، اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ لفظ

عجمی ہے، تفسیر مظہری میں ہے کہ یہ ایک عجمی علم ہے، جس پر الف لام داخل کر دیا گیا ہے،

علامہ سیوطی نے اذ تقان میں ایک قول نقل کیا ہے کہ یسع ذوالکفل کا دوسرا نام ہے، اور دوسرا

قول یہ نقل کیا ہے کہ حضرت یسع نے حضرت ذوالکفل کو اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا۔

(قاموس القرآن، بحوالہ الا تقان)

۸۹

يُونُسَ :- حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۹۰

لُوطًا :- حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی حضرت ہاران کے

آیت نمبر صاحب زادے ہیں، یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہیں، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم معاذ اللہ کفر و شرک کے ساتھ بد فعلی (لواطت) کے گناہ میں مبتلا تھی، حضرت لوط علیہ السلام نے ان لوگوں کو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، اور کفر و شرک اور بد فعلی کے گناہ سے بہت تاکید کے ساتھ منع فرمایا، اور نافرمانی کرنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب سے ڈرایا، لیکن وہ لوگ سرکشی کرتے رہے، اور کسی طرح نافرمانی سے باز نہیں آئے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے اوپر سخت عذاب آیا، اور اس کے ذریعہ وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔

۸۸ اجْتَبَيْنَهُمْ: ہم نے ان کو منتخب کیا۔ (اجْتَبَيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اجْتَبَا، یہ اصل میں اجْتَبَا ہے، یا کوہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۹۰ وَكُنَّا: ہم نے مقرر کیا، باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوَكَّلَ۔

۹۱ بِهَذَا هُمْ اقْتَدَوْا: آپ ان کے طریقہ پر چلئے۔ (هَدَى) کے معنی طریقہ۔ یہ مضاف ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، یہ مضاف الیہ ہے۔ (اقْتَدَوْا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اقْتَدَا، یہ اصل میں اقْتَدَا ہے واکوہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اقْتَدَوْا) کی ہاء کے بارے میں پہلا قول یہ ہے کہ اس کے آخر میں ہاء سکتے ہیں، اس لیے اس کا کوئی مرجع نہیں ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ ضمیر ہے اور اس کا مرجع مصدر ہے، اس کی اصل عبارت اقْتَدِ الْاِقْتَدَاء ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ الْاِقْتَدَاء مصدر اس صورت میں تاکید کے لیے ہے۔

۹۲ مَا قَنَرُوا اللَّهَ: ان لوگوں (یہودیوں) نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی، ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم نہیں کی، ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا نہیں۔ (مَا قَنَرُوا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَنَرُوا۔

۹۳ قَرَأَ طَيْسَ: متفرق اوراق، مختلف اوراق۔ واحد قَرَأَ طَاس۔

آیت نمبر ۹۳ قَرَأَهُمْ فِي خُوضِهِمْ: آپ ان کو ان کے مشغلہ میں چھوڑ دیجئے۔ (قَرَأَ) باب سمع سے

فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وُذِرَ۔ معنی چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع، امر اور فعل نہی کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔

- ۹۳ لَتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ: تاکہ آپ مکہ والوں کو ڈرائیں۔ (تُنذِرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اُنْذَرُ۔ لام تعلیل کی وجہ سے آخر میں نصب آ گیا ہے۔
- ۹۴ عَمْرٍاءِ الْمَوْتِ: موت کی سختیاں۔ (عَمْرَاءُ) کا واحد عَمْرَةٌ ہے۔

- ۹۴ بِاسْطُوا أَيْدِيَهُمْ: اپنے ہاتھوں کو بڑھانے والے۔ (بَاسِطُوا) بَسَطَ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اضافت کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (أَيْدِي) کا واحد يَدٌ معنی ہاتھ۔
- ۹۴ عَذَابَ الْهُونِ: ذلت کا عذاب، رسوائی کا عذاب۔ ایسا عذاب جس میں تکلیف جسمانی بھی ہو اور ذلت روحانی بھی ہو۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف۔ جمع: اَعْدَابَةٌ، (هُونٌ) کے معنی رسوائی اور ذلت۔

- ۹۴ كُنتُمْ فَسْتَكْبَرُوا: تم لوگ تکبر کرتے تھے۔ باب استفعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَكْبَرُوا۔

- ۹۵ فُرَادًى: اکیلے اکیلے، تنہا تنہا اس کا واحد: فَرْدٌ ہے۔ فَرْدٌ کی جمع فُرَادًى خلاف قیاس ہے، قیاس کے اعتبار سے فَرْدٌ کی جمع اَفْرَادٌ آتی ہے۔ لفظ فُرَادًى ترکیب نحو کی اعتبار سے حال ہے۔

- ۹۵ خَوَّلْنٰكُمْ: ہم نے تم کو دیا، ہم نے تم کو عطا کیا۔ (خَوَّلْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر خَوَّلَ۔ (كُم) ضمیر مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

- ۹۵ شَفَعَاءُ كُمْ: تمہاری سفارش کرنے والے۔ (شَفَعَاءُ) کا واحد شَفِيعٌ ہے۔ (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

- ۹۵ زَعَمْتُمْ: تم نے گمان کیا، تم نے دعویٰ کیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعَمَ۔

آیت نمبر ۹۵: تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ: آپس میں قطع تعلق ہو گیا، تمہارا آپس میں تعلق ختم ہو گیا۔ (تَقَطَّعَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقَطَّعَ۔

۹۵: كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ: تم لوگ دعویٰ کرتے تھے۔ باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعَمَ۔

۹۶: فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى: دانے اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا۔ (فَالِقَ) اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر فَلَقَ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (الْحَبِّ) کا واحد: حَبَّة، معنی دانہ۔ (النَّوَى) کا واحد: نَوَآة معنی گٹھلی۔

۹۶: الْحَيِّ: زندہ، جاندار۔ جمع: أَحْيَاء، حَيَاة سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۹۶: أَلَمَيَّتْ: مردہ، بے جان۔ جمع: مَيِّتُونَ۔ اور موتی۔

۹۶: تَوَفَّكُونَ: تم اٹے چلے جا رہے ہو، تم لوگ (حق سے) پھرے جا رہے ہو۔

باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر أَفْلَكَ، أَفْلُوكَ۔

۹۷: فَالِقَ الْإِصْبَاحِ: صبح کو نکالنے والا۔ (فَالِقَ) اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر فَلَقَ، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۷: تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ: بہت زبردست، بہت جاننے والے کا مقرر کیا ہوا۔ (تَقْدِيرُ)

باب تفعیل سے مصدر اسم مفعول مُقَدَّر کے معنی میں ہے۔ (الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ) عَزَّ وَكَلَّمَ اور عَلَّمَ

سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔ عَزَّوہ باب

ضرب سے اور عَلَّمَ باب کسب سے استعمال ہوتے ہیں۔

۹۹: أَنْشَأَكُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (أَنْشَأَ) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر أَنْشَأَ، (كُنْمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۹: مُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ: (مُسْتَقَرٌّ) کے معنی ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ (مراد زیادہ رہنے کی جگہ)۔

إِسْتِقْرَارٌ سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔ (مُسْتَوْدَعٌ) امانت رکھنے کی جگہ (مراد کم رہنے کی جگہ)

إِسْتِئْذَاعٌ، (إِسْتِئْذَاعٌ) سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔

آیت نمبر اکثر مفسرین کے نزدیک مستقر سے مراد "ماں کا رحم" اور مستودع سے مراد "باپ کی پشت" ہے۔ اس لیے کہ ماں کے رحم میں باپ کی پشت سے زیادہ ٹھہرنا ہوتا ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مستقر سے مراد "رحم مادر" اور مستودع سے مراد "منزل قبر" ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستقر سے مراد "رحم مادر" اور مستودع سے مراد "صلب پدر" ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستقر سے مراد "قبر" اور مستودع سے مراد "دنیا" ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک مستقر سے مراد "جنت یا دوزخ" ہے جو دائمی ٹھکانا ہے، اور مستودع سے مراد "صلب پدر، رحم مادر، دنیا اور قبر" وغیرہ تمام عارضی ٹھکانے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

۱۰۰ خَضِرًا:۔ سبز، ہرا۔ اس سے مراد سبز شاخ یا سبز کھیتی ہے۔

خَضِرٌ فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۰ حَبًّا مُتْرَاكِبًا:۔ اوپر تلے چڑھے ہوئے دانے۔ حَبٌّ کے معنی دانے، واحد: حَبَّةٌ (مُتْرَاكِبٌ)

باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تَوَاکَبَ کے معنی تہہ بہ تہہ ہونا، ایک دوسرے پر سوار ہونا۔

۱۰۰ النَّخْلُ:۔ کھجور کے درخت۔ واحد: نَخْلَةٌ۔

۱۰۰ طَلْعُهَا: ان کا گاہا، ان کا گچھا، ان کی ابتدائی کٹی۔

(طَلْعٌ) کے معنی گاہا، گچھا، کھجور کے درخت کا پہلا پھول، کھجور کے درخت کی ابتدائی کٹی۔

اس کی جمع: أَطْلَاعٌ۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع "النَّخْلُ" ہے۔

ترکیب نحوی کے اعتبار سے (مِنْ النَّخْلِ) مبدل مشبہ اور (طَلْعُهَا) بدل ہے،

اور بدل و مبدل مشبہ دونوں مل کر خبر مقدم ہے۔

۱۰۰ قِنَوَانٌ ذَابِيَةٌ:۔ جھکے ہوئے گچھے، لٹکے ہوئے خوشے۔ (قِنَوَانٌ) کا واحد: قِنْوٌ معنی گچھا، خوشہ۔

(ذَابِيَةٌ) کے معنی قریب، ذُنُوٌّ سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۰۰ جَنْبٍ مِّنْ اَعْنَابٍ :- انگور کے باغات۔ (جَنْبٍ) کا واحد: جَنْتٌ معنی بارش۔ (اَعْنَابٍ) کا واحد: عِنَبٌ۔ انگور کے ایک دانہ کو عِنْبَةٌ کہتے ہیں۔

۱۰۰ الرُّمَّانُ :- انار، واحد رُمَّانَةٌ۔

۱۰۰ مُشْتَبِهًا :- ایک دوسرے سے ملتا جلتا، ایک دوسرے کے مشابہ۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اشتَبَاہَ۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۰۰ اِذَا اَثْمَرَ :- جب وہ پھل لائے، جب وہ پھل لاتا ہے۔ (اَثْمَرَ) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثْمَارٌ۔ (اِذَا) کی وجہ سے مضارع کے معنی میں ہے۔

۱۰۰ يَنْعِهِ :- اس کا پکنا۔ (يَنْعٍ) مصدر ہے، باب فتح اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے

معنی پھل کا پختہ ہونا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع ثَمَرٌ ہے۔

۱۰۱ خَرَقُوا :- ان لوگوں نے تراش لیا، ان لوگوں نے گڑھ لیا۔ باب نصر اور ضرب سے فعل

ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرَقٌ۔

۱۰۱ يَصِفُّونَ :- وہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر وُصِفَ۔

۱۰۲ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ :- آسمانوں اور زمین کا انوکھا بنانے والا، آسمانوں اور زمین

کا بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والا۔ (بَدِيعٌ) بَدَعٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب فتح

سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ ترکیب نحویٰ میں یہ (هُوَ)

مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ اصل عبارت هُوَ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ ہے۔

۱۰۲ صَاحِبَةُ :- ساتھ رہنے والی، اس سے مراد بیوی ہے۔ صَحِبٌ سے اسم فاعل واحد مؤنث

ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۳ وَكَيْلٌ :- کارساز۔ وَكَلٌ سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا

ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۴ لَا تُذِرْكُهُ الْاَبْصَارُ :- نگاہیں اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کا احاطہ نہیں کر سکتی ہیں۔ (لَا تُذِرْكُ)

آیت نمبر باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اذراک۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مصدر اذراک۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مصدر اذراک۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مصدر اذراک۔

۱۰۳ یُنْذِرُكَ الْاَبْصَارُ:۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) نگاہوں کا احاطہ کر لیتا ہے، وہ نگاہوں کو محیط ہو جاتا ہے۔ (یُنْذِرُكَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اذراک۔ (الْاَبْصَارُ) کا واحد بَصْرٌ معنی نگاہ، آنکھ۔

۱۰۴ الْلَطِيفُ:۔ بہت لطف کرنے والا، بہت مہربانی کرنے والا، تمام پوشیدہ چیزوں کا بہت جاننے والا، باریک بین۔ لُطِفٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۴ الْخَبِيرُ:۔ بہت خبر رکھنے والا، بہت واقفیت رکھنے والا۔ خَبِرٌ سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۵ بَصَائِرُ:۔ نشانیاں، دلائل۔ واحد: بَصِيرَةٌ۔

۱۰۵ مَنْ اَبْصَرَ:۔ جو شخص (راہِ حق کو) دیکھ لے گا۔ (اَبْصَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَبْصَرَ۔

۱۰۵ مَنْ عَمِيَ:۔ جو شخص اندھا رہے گا، یعنی جو شخص راہِ حق کو نہیں دیکھے گا اور اس سے اعراض کرے گا۔ (عَمِيَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَمِيَ۔

۱۰۵ حَفِیْظٌ:۔ محافظ، نگہبان، نگراں۔ حَفِیْظٌ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۰۶ دَرَسْتُ:۔ آپ نے (دوسرے سے) پڑھ لیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر دَرَسْتُ۔

۱۰۹ لَا تَسُبُّوا:۔ تم لوگ برا نہ کہو، تم لوگ گالی نہ دو۔ باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَبَّ۔

۱۰۹ مَرَجَعُهُمْ:۔ ان کا لوٹنا، ان کے لوٹنے کی جگہ۔ (مَرَجَعٌ) اس میں مصدر بھی اور اسم ظرف

آیت نمبر دونوں کا احتمال ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰ الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ:۔ نشانیاں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، یعنی نشانیاں اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں۔

(الآيَاتُ) کے معنی نشانیاں۔ واحد: آيَة۔

۱۱۰ مَسَائِشِعُكُمْ:۔ تم کو کیا خبر ہے۔ یہ استفہام انکاری ہے، یعنی تم کو خبر نہیں۔ (مَا) برائے

استفہام۔ (يُشْعِرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر

إشْعَارٌ۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، منقول ہے۔

۱۱۱ نَقَلِبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ:۔ ہم ان کے دلوں اور ان کی نگاہوں کو پھیر دیں گے۔

(نُقَلِّبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْلِيبٌ۔

(أَفْئِدَة) کا واحد فُؤَادٌ معنی دل۔ (أَبْصَارٌ) کا واحد: بَصْرٌ معنی نگاہ، آنکھ۔

۱۱۱ نَذَرُكُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ:۔ ہم ان کو ان کی سرکشی میں چھوڑ دیں گے۔ (نَذَرُ) باب سمع سے

فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَذَرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع،

فعل امر اور فعل نہی کے علاوہ کوئی صیغہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب،

منقول ہے۔ (طُغْيَانٌ) باب فتح سے مصدر ہے، اس کے معنی سرکشی کرنا، حد سے بڑھ جانا۔

(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۱۱ يَغْمَهُونَ:۔ وہ لوگ حیران و سرگرداں ہو رہے ہیں، حیران و سرگرداں ہونے کی حالت میں۔

(يَغْمَهُونَ) باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غَمَمَةٌ

ترکیب نحوی میں یہ جملہ عالیہ ہے۔

﴿الحمد لله پارہ کے مکمل ہو گیا﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَوْ اَنَّا نَزَّلْنَاهُ (۸) سورۃ النعام

آیت نمبر

۱۱۲ لَوْ اَنَّا نَزَّلْنَاهُ :- اگر بیشک ہم ان کے اوپر اتار دیتے۔ (نَزَّلْنَاهُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر تنزیل۔

۱۱۳ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰی :- مردے (زندہ ہو کر) ان سے باتیں کرتے۔ (كَلَّمَهُمُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تکلم۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الْمَوْتٰی) کا واحد مَيِّت، معنی مردہ۔ (لَوْ) شرطیہ کی وجہ سے شرط کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

۱۱۴ حَشَرْنَا عَلَيْهِمْ :- ہم ان کے پاس جمع کر دیتے۔ (حَشَرْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشَرَ اس کا عطف جملہ شرطیہ پر ہے۔

۱۱۵ قَبِلَا :- آئے سامنے۔ (مُقَابِلًا) کے معنی میں ہے۔ کُلُّ شَيْءٍ سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۱۶ يُوجِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ :- ان میں سے بعض، بعض کو دوسورہ ڈالتے ہیں، ان میں سے بعض بعض کو سکھاتے ہیں۔ (يُوجِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَوْحَى ہے۔ اس میں واو کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ یہاں پر یُوجِیْ یُوسُوسُ کے معنی میں ہے۔

۱۱۷ زُخْرُفُ الْقَوْلِ :- طمع کی ہوئی بات، چکنی چپڑی بات۔ (زُخْرُفُ) کی جمع: زُخَرِافُ۔ (قَوْلُ) کے معنی بات، جمع اقْوَالُ۔

۱۱۸ غُرُورًا :- دھوکا دینے کے لیے۔ یہ باب نصر سے مصدر ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۱۹ ذَرَّهُمْ :- آپ ان کو چھوڑ دیجئے۔ (ذَرَّ) باب سمع سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر

آیت نہر و ذر معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۳ لِتَضَعِيَ إِلَيْهِ: تاکہ (ان کے دل) طمع کی ہوئی بات کی طرف مائل ہو جائیں۔ باب

سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ضَعِيَ۔ (إِلَيْهِ) میں (ہ) ضمیر

واحد مذکر غائب کا جمع (ذُخِرَتْ الْقَوْل) ہے۔

۱۱۴ لِيَقْتَرِفُوا: تاکہ وہ لوگ ارتکاب کریں۔ (يَقْتَرِفُوا) باب افعال سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اقْتَرَفَ۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں

نون جمع گر گیا ہے۔

۱۱۵ مُقْتَرِفُونَ: ارتکاب کرنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اس کا

مصدر "اقْتَرَفَ" اور مادہ "قَرَفَ" ہے۔

۱۱۵ اَبْتَغَى حَكْمًا: (کیا) میں کوئی فیصلہ کرنے والا تلاش کر لوں۔ (اَبْتَغَى) باب افعال

سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَبْتَغَى۔ یہ اصل میں اَبْتَغَى ہے۔ یا کو ہمزہ

سے بدل دیا گیا ہے۔ (حَكْمٌ) کے معنی حکم جاری کرنے والا، فیصلہ کرنے والا۔ واحد اور جمع

دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۵ الْمُصْتَرِينَ: شک کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر

میں ہے۔ اس کا واحد الْمُصْتَرِي، اور مصدر اِصْتَرَا۔

۱۱۷ يَخْرُصُونَ: وہ لوگ قیاس کرتے ہیں، وہ لوگ اندازہ کرتے ہیں، وہ لوگ قیاسی

باتیں کرتے ہیں، وہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ

جمع مذکر غائب، مصدر خَرَصَ۔

۱۲۰ اضْطُرُّوْهُمْ: تم لوگ مجبور ہو گئے، تم لوگ مجبور کر دیئے گئے۔ باب افعال سے فعل

ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اضْطَرَّاز۔ یہ اصل میں اضْطَرَّاز ہے۔ اس میں

افعال کی تاء کو طاء سے بدل دیا گیا ہے، اس کا مادہ ضَرَّاز ہے۔

۱۲۰ لَيُضِلُّوْنَ: یقیناً وہ لوگ گمراہ کرتے ہیں، یقینی بات ہے وہ لوگ بہکاتے ہیں۔

آیت نمبر (يُضِلُّونَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اضلال۔

۱۲۰ الْمُعْتَدِينَ: - حد سے تجاوز کرنے والے، حد سے بڑھنے والے۔ باب افعال سے اسم

فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد الْمُعْتَدِي اور مصدر اِعتَدَاء ہے۔ یہ اصل میں اِعتَدَاو ہے، واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۲۱ ذُرُّوا: - تم لوگ چھوڑ دو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وذر معنی

چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہیں استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۲ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ: - وہ لوگ گناہ کرتے ہیں۔ (يَكْسِبُونَ) باب ضرب سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسَبَ، (الْإِثْمُ) کے معنی گناہ۔ جمع آثَام۔

۱۲۳ لِيُوْحُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَاءِهِمْ: - وہ لوگ (شیاطین) اپنے دوستوں (کافروں) کو وسوسہ

ڈالتے ہیں، وہ لوگ (شیاطین) اپنے دوستوں (کافروں) کو سکھاتے ہیں۔ (يُوْحُوْنَ)

باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِوْحَاء۔ (اَوْلِيَاءُ)

کا واحد وَلِيٌّ معنی دوست۔

۱۲۴ هَيِّتَا: - مردہ، یہاں اس سے مراد کافر ہے۔ (تفسیر مظہری) جمع: اَمْوَاتٌ اور مَوْتٰی آتی ہے۔

۱۲۵ اٰخِيْنَاهُ: - ہم نے اس کو زندہ کر دیا، یہاں پر زندہ کرنے سے مراد ہدایت دینا ہے۔

(اٰخِيْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِخْيَاء۔ یہ اصل میں

اِخْيَاۓ ہے، یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، کامر جمع (مَنْ) ہے جو

ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۲۶ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكْبَرًا مُّجْرِمِيْهَا: - ہم نے ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار

بنا دیئے، ہم نے ہر بستی میں وہاں کے رئیسوں کو جرائم کا مرتکب بنا دیا۔ (اَكْبَرًا) کا واحد:

اَكْبَرٌ معنی بڑا، مراد سردار اور رئیس ہے۔ (مُجْرِمِيْ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر

سالم حالت نصب میں ہے، نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (هٰا) ضمیر کامر جمع قَرْيَةٍ

ہے۔ (جَعَلْنَا) فعل بافاعل (فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ) جار مجرور، جو جَعَلْنَا سے متعلق ہے۔

آیت نمبر: (اَنْكَبِرْ) مفعول اول ہے، اور (مَنْجُرٍ مِّنْهَا) مفعول ثانی ہے۔ (بیان القرآن) اس جملہ میں متعدد ترکیبیں ہیں، تفصیل کے لیے تفسیر مظہری اور اعراب القرآن دیکھئے۔

۱۲۳ مَا يَمْكُرُونَ: - وہ لوگ حیلے نہیں کرتے ہیں، وہ لوگ شرارت نہیں کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ۔

۱۲۴ الَّذِينَ اجْرَمُوا: - وہ لوگ جنہوں نے جرم کیا۔ (اجْرَمُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اجْرَامٌ۔

۱۲۵ صَغَارٌ: - ذلت، رسوائی۔ باب کرم سے مصدر ہے، معنی ذلیل ہونا۔

۱۲۶ يَشْرَحْ صَدْرُهُ: - وہ (اللہ تعالیٰ) اس کے سینہ (دل) کو (اسلام قبول کرنے کے لیے) کشادہ کر دیتے ہیں۔ (يَشْرَحْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَرَحَ۔ (صَدْرٌ) کے معنی سینہ، مراد دل ہے۔ جمع: صُدُورٌ۔

۱۲۷ ضَيْقًا: - تنگ، ضیق سے عفت مشبہ واحد مذکر، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۸ خَوْجًا: - بہت تنگ۔

باب جمع سے مصدر ہے، مبالغہ کے لیے مصدر کو صفت بنا دیا گیا ہے۔

۱۲۹ يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ: - وہ آسمان پر چڑھتا ہے، وہ آسمان میں چڑھتا ہے۔

(يَصْعَدُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَصْعَدُ ہے۔

(يَصْعَدُ) اصل میں يَتَصَعَّدُ ہے، تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا۔

اَصْعَدُ اصل میں تَصْعَدُ ہے، تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا، اور ابتداء

بالسکون کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۱۳۰ الرَّجَسَ: - عذاب، لعنت، گندگی۔ جمع: اَرْجَاسٌ۔

۱۳۱ يَذْكُرُونَ: - وہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَذْكُرُ۔ (يَذْكُرُونَ) اصل میں يَتَذَكَّرُونَ ہے، تاء کو ذال سے بدل

کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ يَتَذَكَّرُونَ ہو گیا۔

آیت نمبر ۱۲۸: دَارُ السَّلَامِ :- سلامتی کا گھر، اس سے مراد جنت ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۲۹: يَخْشَوْهُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان لوگوں کو جمع فرمائیں گے۔ (يَخْشَوْنَ) باب نصر سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَشِيَ، ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۲۹: اسْتَكْثَرْتُمْ :- تم نے بہت حصہ لیا، تم نے بہت جمع کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر استكثر.

۱۲۹: اسْتَمْتَعَ :- اس نے فائدہ حاصل کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد

مذکر غائب، مصدر استمتع.

۱۲۹: اَجَلَّتْ لَنَا :- آپ نے ہمارے لیے مدت مقرر فرمائی۔ (اَجَلَّتْ) باب تفعیل سے فعل

ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَجَلَّ.

۱۲۹: مَشَوْكُمْ :- تمہارا ٹھکانا۔ (مَشَاي) اسم ظرف واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع مشاوی اور

مصدر ثَوَّاء باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۱۳۰: نَوَّلِي :- ہم ملا دیں گے، ہم قریب کر دیں گے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف

صیغہ جمع متکلم، مصدر نَوَّلَى.

۱۳۰: يَكْسِبُونَ :- وہ لوگ عمل کرتے ہیں، وہ لوگ کام کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسَبَ.

۱۳۱: يَقْصُونَ :- وہ لوگ بیان کرتے ہیں (بیان کرتے تھے)۔ باب نصر سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَصَصَ.

۱۳۱: غَرَّتْهُمْ :- ان کو دھوکا دیا، ان کو دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غَرَّوْذَ، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۳۲: يُذْهِبْكُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو لے جائیں (یعنی تم کو ہلاک فرما دیں) (يُذْهِبْ) باب

افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَذْهَبَ، جواب شرط کی وجہ

آیت نمبر سے حالت جزم میں ہے۔ (نکم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۳۳ یَسْتَخْلِفُ: - وہ (اللہ تعالیٰ) جانشین بنادیں، قائم مقام بنادیں۔ یعنی تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو آباد کر دیں۔

جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر استخلاف۔

۱۳۴ اَنْشَاَكُمْ: - اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (انشأ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر انشاء۔ (نکم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۳۵ لَا تَ: - یقینی طور پر آنے والا، یقیناً آنے والا۔

شروع میں لام تاکید کے لیے ہے۔ (آت) اسم فاعل واحد مذکر، حالت رفع میں ہے، جو اصل میں آتی ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کر دیا، تنوین پہلے سے ساکن ہے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی، (آت) ہو گیا۔ اس کا مصدر آتی ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۷ ذَرَأَ: - اس نے (اللہ تعالیٰ) نے پیدا فرمایا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذرأ۔

۱۳۷ الْحَرَبُ: - کبھتی، باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے، مصدری معنی کھتی کرنا۔

۱۳۷ الْأَنْعَامُ: - مویشی، پالتو جانور، جیسے اونٹ، گائے، بھینٹ، بکری۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

۱۳۷ شُرَكَائِهِمْ: - ان کے شرکاء، ان کے شریک لوگ۔ اس کا واحد: شَرِیکٌ ہے۔ شرکاء سے مراد معبودان باطل ہیں۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۳۸ لِيُرْذُوهُمْ: - تاکہ وہ (شیاطین) ان کو ہلاک کر دیں، تاکہ وہ (شیاطین) ان کو

برباد کر دیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (یُرْذُوا) باب افعال سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ارذاء ہے لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۳۸ لَبَسُوا عَلَيْهِمْ: تاکہ وہ لوگ ان پر مشتبہ کر دیں۔ شروع میں لام تغلیل ہے۔

(لَبَسُوا) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لبس۔

۱۳۸ ذَرُّهُمْ: آپ ان کو چھوڑ دیجئے۔ (ذَرُّهُمْ) باب جمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر،

مصدر وذر معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال

ہوتا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۳۹ حَجَرُوْهُ: حرام، ممنوع۔ یہ مصدر مفعول کے معنی میں ہے، واحد، جمع، مذکر، مؤنث سب

کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۳۹ ذُكُوْرُنَا: ہمارے مرد۔ (ذُكُوْرُنَا) کا واحد: ذُكْرٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ

ہے۔

۱۴۰ اَزْوَاجُنَا: ہماری عورتیں، (اَزْوَاجٌ) کا واحد: زوج ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف

الیہ ہے۔

۱۴۱ سَفْهًا: نادانی کی وجہ سے، بے وقوفی کی وجہ سے۔ باب جمع سے مصدر ہے، مفعول لہ

ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۴۲ جَنَّتْ مَعْرُوشَتٌ: ایسے باغات جو ٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں۔ (مُتًی) بانس کا بنا

ہوا جال جس پر انگور کی ٹیل چڑھائی جاتی ہے۔ (جَنَّتْ) کا واحد: جَنَّةٌ معنی باغ۔

(مَعْرُوشَتٌ) اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد مَعْرُوشَةٌ اور مصدر عَرَّشَ باب نصر

اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۲ غَيْرَ مَعْرُوشَتٍ: (ایسے باغات) جو ٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے ہیں۔

۱۴۲ النَّخْلُ: کھجور کے درخت۔ واحد: نَخْلَةٌ۔

۱۴۲ الزَّرْعُ: کھیتی۔ جمع: زُرُوعٌ۔

۱۴۲ اُكْلُهُ: اس کے پھل۔ (اُكْلٌ) کے معنی پھل۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۴۲ الرُّمَانُ: انار۔ واحد: رُمَانَةٌ۔

۱۳۱ مُتَشَابِهًا: - ایک دوسرے کے مشابہ۔ باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تشابہ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۳۲ إِذَا أَثْمَرَ: - جب وہ پھل لائے۔ (اَثْمَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَثْمَرَ۔

۱۳۲ اَتُوا حَقَّهُ: - تم لوگ ان (پھلوں) کا حق دو۔ اس سے مراد پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ جو دسواں یا بیسواں حصہ لازم ہے، اگر بارش کے پانی سے پیداوار ہو تو دسواں حصہ اور اگر اپنے طور پر سنبھالی کرانی پڑی ہو تو بیسواں حصہ غریبوں پر خرچ کرنا واجب ہے۔ (اَتُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَتَاءَ۔ یہ اصل میں اِنْتَأَى ہے، تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یاء سے اور آخر کی یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (حَقُّ) ثابت شدہ حصہ، متعین حصہ۔ جمع: حَقُوقٌ۔

۱۳۲ يَوْمَ حَصَادِهِ: - ان کے (پھلوں کے) کاٹنے (توڑنے) کے دن۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع: اَيَّامٌ۔ حَصَادٌ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے، معنی کھیت کاٹنا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر عائِب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع ثَمَرٌ ہے۔

۱۳۲ لَا تُسْرِفُوا: - تم لوگ حد سے مت گزرو، تم لوگ حد سے تجاوز نہ کرو۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اسْرَافَ۔

۱۳۳ اَلْأَنْعَامُ: - مویشی، پالتو جانور۔ اس کا واحد نَعَمٌ ہے۔

۱۳۳ حَمُولَةً: - بوجھ اٹھانے والے جانور، جیسے اونٹ، بیل وغیرہ۔ فَعُولَةٌ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۱۳۳ قَرُشًا: - چھوٹے قد والے جانور جن پر بوجھ نہیں لاداجاتا ہے۔ جیسے بھینر، بکری وغیرہ۔ ان جانوروں کو فرش اس لیے کہا جاتا ہے کہ چھوٹے قد والے جانور زمین سے قریب ہونے کی وجہ سے زمین کے لیے فرش کی طرح ہیں۔ (تفسیر جلالین)

۱۳۳ لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ: - تم لوگ شیطان کے قدموں پر مت چلو، تم لوگ

آیت نبر شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔ (لَا تَقْبَلُوا) باب افعال سے فعل نہی، ہیئت جمع مذکر حاضر مصدر اتباع، (خَطُوات) کا واحد: خُطوة یعنی قدم، چلنے کے وقت دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ۔

۱۳۳ ثَمَنِيَّةُ ازواج: - آٹھ نروادہ۔ (ازواج) کا واحد: زوج یہ لفظ اخذات میں سے ہے۔ مذکر اور مؤنث (نروادہ) دونوں معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۴ الضَّان: - بھیڑ۔ یا سم جنس ہے، اس کا واحد: ضائن ہے۔

۱۳۵ المَغْر: - بکری۔ یا سم جنس ہے، اس کا واحد: مغرا ہے۔

۱۳۶ الذَّكْرَيْن: - دو نر۔ ذکور کا تثنیہ حالت نصب میں ہے۔ اس کی جمع: ذُكُور ہے۔

۱۳۷ الْأُنثَيْن: - دو مادہ۔ انثی کا تثنیہ حالت نصب میں ہے، اس کی جمع: اُنَاث ہے۔

۱۳۸ أَرْحَامُ الْأُنثَيْن: - دو مادہ کی بچہ دائیاں۔ (أَرْحَام) کا واحد: رَحْم اور رَحِم ہے۔

۱۳۹ نَبَسُونِي: - تم لوگ مجھ کو بتلاؤ۔ (نَبَسُوا) باب تفعیل سے فعل امر، ہیئت جمع مذکر حاضر،

مصدر تَبَسَّأ (نبی) اس میں نون وقایہ، یاے متکلم، مفعول بہ ہے۔

۱۴۰ شُهَدَاءُ: - حاضر ہونے والے۔ واحد: شَهِيد مصدر شَهِادَة باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴۱ وَصَّكُمُ اللَّهُ: - اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا۔ (وَصَّى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف،

ھیئت واحد مذکر غائب، مصدر وَصَّیَة، (کُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۴۲ طَاعِم: - کھانے والا۔ باب جمع سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر طَعَم اور طَعَام ہے۔

۱۴۳ دَمًا مَسْفُوحًا: - بہا یا نتون، بہتا ہوا خون۔ (دَم) کے معنی خون، جمع: دِمَاء،

(مَسْفُوح) باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر مَسْفَح اور مَسْفُوح۔

۱۴۴ رِجْسٌ: - ناپاک، حرام۔ جمع: أَرْجَاسٌ۔

۱۴۵ فُسْقًا: - ناجائز ذبیحہ۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ فِئْتَة پر عطف ہونے کی وجہ

سے حالت نصب میں ہے۔

۱۳۶ اٰهْلٌ لِّغَيْرِ اللّٰهِ :- وہ غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا گیا، اس پر اللہ کے علاوہ کا نام پکارا گیا۔

(اٰهْلٌ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اہلّال۔

۱۳۶ مِّنْ اضْطُرٍّ :- جو شخص (بھوک سے) بے تاب ہو جائے، جو شخص (بھوک) سے مجبور

ہو جائے۔ (اضْطُرٍّ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر

اضْطَرَّارٌ۔ اس میں تاء افعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ ضرر ہے۔

۱۳۶ غَيْرَ بَاغٍ :- اس حال میں کہ لذت کا طلب کرنے والا نہ ہو۔ (بَاغٍ) باب ضرب سے اسم

فاعل واحد مذکر، لفظ غیر کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ (غَيْرَ بَاغٍ)

میں لفظ غیر پر نصب حال ہونے کی وجہ سے ہے۔

۱۳۶ لَّا عَادٍ :- (قد ضرورت سے) تجاوز کرنے والا نہ ہو۔ (عَادٍ) باب نصر سے اسم فاعل

واحد مذکر، مصدر عَادُوْا اور عَادُوْا ہے۔ بَاغٍ پر عطف ہونے کی وجہ سے (عَادٍ) بھی

حالت جر میں ہے۔

۱۳۷ هٰادُوْا :- وہ لوگ یہودی ہوئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

مصدر هَوَّدَ۔

۱۳۷ ذٰی ظُفُرٍ :- ناخن (یعنی کھر) والا جانور۔ اس سے مراد وہ جانور جس کی انگلیاں پھٹی ہوئی نہ

ہوں، جیسے اونٹ، شتر مرغ، بطخ وغیرہ۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر حرام فرما دیا تھا۔

(تفسیر عثمانی) "ظُفُرٌ" کے معنی ناخن۔ جمع: اَظْفَارٌ۔

۱۳۷ شَحُوْمُهُمَا :- ان دونوں (گائے اور بکری) کی چربیاں۔ گائے اور بکری کی چربی اللہ

تعالیٰ نے یہودیوں پر حرام فرمادی تھی۔ (شَحُوْمٌ) کا واحد شَحْمٌ معنی چربی۔

۱۳۷ مَا حَمَلَتْ ظُھُوْرُهُمَا :- جو (چربی) ان دونوں (گائے اور بکری) کی پیٹھوں نے

اٹھائی ہو، یعنی جو چربی ان دونوں کی پشت پر لگی ہو۔ (وہ یہودیوں پر حرام نہیں تھی)۔

(حَمَلَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمَلٌ۔

(ظُھُوْرٌ) کا واحد ظُھْرٌ معنی پیٹھ۔

۱۳۷ الحوا یا: - انتریاں، آنتیں (یعنی جو چربی ان کی انتریوں میں لگی ہو وہ بھی یہودیوں پر حرام نہیں تھی)۔ (الحوا یا) کا واحد: حویۃ یا حویاء ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۳۷ ما اختلط بعظم: - جو (چربی) ہڈی کے ساتھ ملی ہو۔ جیسے سرین پر لگی ہوئی چربی یہودیوں پر حرام نہیں تھی۔ (اختلط) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اختلاط، (عظم) کے معنی ہڈی۔ جمع: عظام۔

۱۳۷ جزینہم ببغیہم: - ان کی شرارت کی وجہ سے ہم نے ان کو سزا دی۔ (جزینا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جزاء، یہ اصل میں جزائی ہے، یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (بغی) شرارت، سرکشی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی سرکشی کرنا، شرارت کرنا۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۳۷ لَا یُؤْذُ بِأَمْرِهِ: - اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹالا نہیں جائے گا، اللہ تعالیٰ کا عذاب نہیں ملے گا۔ (لا یؤذ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر واذ، (بأمر) کے معنی عذاب۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع (اللہ) ہے۔

۱۳۹ ذاقوا عذابنا: - ان لوگوں نے ہمارا عذاب چکھا، ان لوگوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھا۔ (ذاقوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ذوق، (بأس) کے معنی عذاب۔ (نا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۱۳۹ تَخْرُصُونَ: - تم لوگ قیاس کرتے ہو، تم لوگ اندازہ کرتے ہو، تم لوگ قیاس باتیں کرتے ہو، تم لوگ جھوٹ بولتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خرص۔

۱۵۰ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ: - پوری حجت، کامل دلیل، پوری دلیل، کامل دلیل۔ (حجۃ) دلیل۔ جمع: حجج، (بالغة) پہنچنے والی اس سے مراد کامل ہے۔

۱۵۱ هَلَمْ شَهِدَاءُكُمْ: - تم لوگ اپنے گواہوں کو لاؤ۔ (هلم) اسم فعل (احضروا) کے معنی

آیت نمبر میں ہے، اہل حجاز کے قول کے مطابق یہ لفظ واحد تثنیہ اور جمع سب کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔
(تفسیر مظہری)۔ یہاں پر لفظ **هَلُمَّ** جمع کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ (شہداء) کا واحد: **شہید** معنی گواہ۔

۱۵۱ **يَرْبِّهِمْ يَعْدِلُونَ** :- وہ لوگ اپنے رب کے ساتھ (دوسروں کو) برابر کرتے ہیں، وہ لوگ اپنے رب کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (رب) کے معنی پروردگار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے، بغیر اضافت کے اس کا استعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، اضافت کے ساتھ دوسروں کے لیے بھی اس کا استعمال درست ہے، جیسے قرآن کریم میں ہے (ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ) تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ۔ (يَعْدِلُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عدل۔

۱۵۲ **تَعَالَوْا** :- تم لوگ آؤ۔ باب تفاعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تعالیٰ۔ (تعالوا) کا واحد مذکر: (تعال) اور واحد مؤنث (تعالی) تثنیہ مذکر اور مؤنث (تعالیا) جمع مؤنث (تعالین) ہے۔

۱۵۲ **اِمْلَاقٍ** :- افلاس، مفلسی محتاجی۔ باب افعال سے مصدر ہے۔
۱۵۳ **وَصَّكُمُ** :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو حکم فرمایا۔ (وَصَّى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَصَّیْتُ۔ (کُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
۱۵۳ **حَتّٰی یَبْلُغَ اَشَدُّهُ** :- یہاں تک کہ وہ (یتیم) اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔ (یَبْلُغُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلَغَ۔ (اَشَدُّهُ) "اَشَدُّ" کے معنی طاقت اور قوت کا زمانہ اس کا واحد: **اَشَدُّ** ہے، جیسے **فَلَسٌ** کی جمع **اَفْلَسٌ** اور بعض حضرات نے کہا کہ یہ واحد ہے، جو جمع کے وزن پر ہے۔ (تفسیر مظہری)

(اَشَدُّ) میں (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع یتیم ہے۔
۱۵۳ **اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ** :- تم لوگ ناپ تول پوری کرو۔ (اَوْفُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَفَاءَ۔ یہ اصل میں اَوْفائی ہے۔ اس میں واؤ کو یا سے

آیت نمبر اور آخر کی یاد کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (الکلیل) کے معنی ناپ، باب ضرب سے مصدر ہے۔
 ہے۔ معنی تاپنا۔ (الْمِيزَان) کے معنی ترازو۔ جمع موازین یہاں میزان سے مراد تول ہے۔
 ۱۵۷ طَائِفَتَيْنِ: دو فرقے، دو جماعتیں۔ اس سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں۔ اس کا واحد طَائِفَةٌ اور جمع طَوَائِفُ ہے۔

۱۵۷ ذَرَأْتِهِمْ: ان کا پڑھنا۔ (دراسۃ) باب نصر سے مصدر ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

۱۵۸ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا: وہ لوگ ہماری آیتوں سے اعراض کرتے ہیں۔
 (يَصْدِفُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدَفَ۔
 (آیات) کے معنی آیتیں، نشانیاں، اس کا واحد آيَةٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔
 ۱۵۹ هَلْ يَنْظُرُونَ: وہ لوگ نہیں انتظار کرتے ہیں۔ (هَلْ) نفی کے لیے ہے۔ (يَنْظُرُونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَظَرَ وَنَظَرُوا۔

۱۵۹ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ: جس دن آپ کے پروردگار کی بعض نشانیاں آجائیں گی۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں بعض نشانوں سے مراد قیامت کی ایک بڑی نشانی ”مغرب سے سورج کا نکلنا“ ہے۔ (تفسیر مظہری) اس نشانی کے ظاہر ہونے کے بعد کسی کافر کا ایمان مقبول نہیں ہوگا اور نہ کسی گنہگار مومن کی توبہ قبول کی جائے گی۔
 (يَأْتِي) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر آتَى۔
 (آیات) کے معنی نشانیاں، اس کا واحد آيَةٌ ہے۔

۱۶۰ فَرَّقُوا دِينَهُمْ: ان لوگوں نے اپنے دین میں تفریق کی، ان لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا۔ یعنی دین کی کچھ باتوں کو ماننا اور کچھ کو نہیں ماننا۔ (فَرَّقُوا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَارَّقَ۔ (دِينٌ) مذہب، ملت۔ جمع: اَدْيَانٌ۔

۱۶۰ كَانُوا شِيعَةً: وہ لوگ بہت فرقے ہو گئے، وہ لوگ بہت گروہ ہو گئے۔ (شِيعَةً) کا واحد شِيعَةٌ معنی گروہ، فرقہ، جماعت۔

۱۶۲ اَدْبَانُ دِينًا قِيَمًا: - صحیح دین، سیدھا راستہ۔ (دین) کے معنی مذہب، ملت، راستہ، طریقہ۔ جمع اَدْبَانُ۔ (قیم) یہ مصدر ہے، جس کو صفت بنادیا گیا ہے۔ قیاس کے اعتبار سے اس کی اصل عوض کے وزن پر قیوم ہے۔ اس میں قیام کی طرح تعلیل ہوئی ہے (تفسیر بینادی)۔ یعنی (قیوم) میں واؤ کو یا، سے بدل دیا گیا قیم ہو گیا۔

۱۶۲ حَنِيفًا: - دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حنَف سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۳ صَلَاتِی: - میری نماز۔ (صلاة) کے معنی نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے، جو روزانہ پانچ مرتبہ مسلمانوں پر فرض ہے، یہ مختلف ارکان (تکبیر تحریر، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ) کے مجموعہ کا نام ہے۔ "صلاة" کی جمع صَلَوَات ہے۔

۱۶۳ نُسُكِي: - میری قربانی، میری عبادت، مضاف اور مضاف الیہ ہے۔

۱۶۳ مَحْيَاي: - میری زندگی، میرا جینا، مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۳ مَمَاتِي: - میری موت، میرا مرنا، مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۵ اَغْيِرَ اللّٰهُ اَبْعٰی رَبّٰی: - کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی رب تلاش کر لوں۔ شروع میں ہمزہ استفہام انکار کے لیے ہے۔ (اَبْعٰی) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر بُغِیَ وَبُغَاء وَبَغَى۔

۱۶۵ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا: - ہر شخص عمل نہیں کرتا ہے مگر اسی کے ذمہ پر ہوتا ہے، یعنی جو شخص کوئی عمل کرتا ہے، وہ اسی کے ذمہ پر ہوتا ہے۔ (لَا تَكْسِبُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَسَبَ، (نَفْس) کے معنی شخص۔ جمع: نَفُوس۔

۱۶۵ لَا تَنْزِرُ وَاِزْرَةً وَّزَرَ اُخْرٰی: - نہیں اٹھائے گا کوئی شخص دوسرے کا بوجھ، کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (لَا تَنْزِرُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد

آیت نمبر مؤنث غائب، مصدر وُزِرَ اور وُزِرَ ہے۔ (وَازِرَةٌ) کی اصل عبارت (نَفْسٌ وَازِرَةٌ) اس میں نَفْسٌ موصوف محذوف ہے۔ (وُزِرَ أُخْرٰی) اس کی اصل عبارت (وُزِرَ نَفْسِ أُخْرٰی) ہے، اس میں نَفْسِ موصوف محذوف ہے۔ (تفسیر جلالین)

۱۶۵ یُنَبِّئُکُمْ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو خبر دیں گے۔ (یُنَبِّئُ) باب تفعیل سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَبَّیْتُ، (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۶۶ خَلِیْفٌ:۔ نائب، قائم مقام، اس کا واحد خَلِیْفَةٌ ہے، نائب بنانے کا مطلب یہ ہے کہ

پہلے لوگوں کو ہلاک کر کے دوسرے لوگوں کو زمین پر آباد فرما دیا۔ (تفسیر مظہری)

۱۶۷ لَیْسَلُوکُمْ:۔ تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارا امتحان لیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔

(یَسَلُّو) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر بَلَّاءٌ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۶۸ غَفُورٌ رَّحِیْمٌ:۔ بہت مغفرت فرمانے والا، بہت مہربانی فرمانے والا۔

(غَفُورٌ) مغفورۃ سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اور رَّحِیْمٌ رَحْمَةٌ سے فعیل کے

وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ (مغفورۃ) باب ضرب

سے اور (رَّحْمَةٌ) باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔

سورۃ النعام الحمد للہ سے شروع ہوئی اور مغفرت اور رحمت پر پوری ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حمد مبارک کی توفیق عطا فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ اعراف

سورہ اعراف قرآن کریم کی ساتویں سورت ہے، اس میں زیادہ تر مضامین آخرت اور رسالت سے متعلق ہیں۔ اسی مناسبت سے حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں کے کچھ حالات بیان کیے گئے ہیں۔ اور منکرین رسالت کی سزاؤں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ تاکہ موجودہ منکرین رسالت کو عبرت حاصل ہو۔ (تفہیم از بیان القرآن)۔

اس مبارک سورت میں اعراف اور اہل اعراف کا بھی تذکرہ ہے۔ ”اعراف“ جنت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار ہے، جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، اس دیوار پر ایک مقررہ مدت تک وہ لوگ رہیں گے، جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اہل اعراف کی مغفرت فرمادیں گے اور ان لوگوں کو جنت میں جانے کی اجازت مرحمت فرمادیں گے۔ اعراف اور اہل اعراف کے تذکرہ کی مناسبت سے پوری سورت کا نام سورہ اعراف ہے۔

آیت نمبر **الْمَصّ** :- یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کی مراد اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، یہ حروف الگ الگ ساکن کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ (الف، لام، میم، صاد)۔

خَرَجَ :- نکلے۔ باب جمع سے مصدر ہے، معنی تنگی ہونا۔

ذُكِرَ :- نصیحت، یاد دہانی۔ باب نکر سے مصدر ہے۔

اَتَّبِعُوا :- تم لوگ پیروی کرو۔ باب اتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

اِتِّبَاعٌ۔

تَذَكَّرُوا :- تم لوگ نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (تَذَكَّرُوا) اصل میں تَذَكَّرُوا ہے،

ایک تاء کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا گیا تَذَكَّرُوا ہو گیا۔ باب تفعّل سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَذَكَّرٌ۔

كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ :- بہت سی بستیاں۔ یہ ”کَمْ“ خبر یہ ہے، اس کی تمیز پر من زائدہ داخل ہے

۔ (قَرْيَةٍ) کے معنی بستی اور آبادی۔ جمع قُرَى۔

آیت نمبر ۴: بِأَسْنَأْ: ہمارا عذاب، یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے (بأس) کے معنی عذاب۔

۴ یَیَّاتَا: رات کے وقت۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی رات گزارنا۔ رات میں آنا یہ

مصدر ہے جو حال کی جگہ پر واقع ہے اس کی اصل عبارت (یأتین) ہے۔

۵ هُمْ قَائِلُونَ: اس حال میں کہ وہ لوگ دوپہر میں آرام کر رہے تھے۔ (قائلون)

۶ باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، اس کا واحد قائل۔ اور مصدر قیلولة ہے۔

قیلولہ کے معنی دوپہر میں آرام کرنا۔ اگرچہ سونا نہ ہو۔ (ہم) مبتدا قائلون خبر ہے، یہ

جملہ حالیہ ہے۔

۷ لَنَسْأَلَنَّ: ہم ضرور سوال کریں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید

بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر سؤل۔

۸ لَنَقْضَنَّ: ہم ضرور بیان کریں گے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید

بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر قضی۔

۹ مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ: جس کی تولیس بھاری ہوئیں۔ (ترجمہ حضرت شیخ الہند)۔

جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جس شخص کی ترازوئیں بھاری ہوں گی یعنی جس شخص کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے، وہی

شخص قیامت کے دن کامیاب و کامراں شمار کیا جائے گا۔ (ثقلت) باب کرم سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ثقل و ثقالة، (موازین) اگر یہ موازنہ کی جمع

ہے تو اس سے مراد اعمال یعنی نیکیاں ہیں، اور اگر یہ میسزائ کی جمع ہے، تو اس کا مطلب

ترازوئیں ہیں، یعنی ترازوؤں کے نیک اعمال کا پلہ مراد ہے۔ (تفسیر مظہری) بعض حضرات

مفسرین کے نزدیک (مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ) سے مراد مومن ہے۔ (۵) ضمیر واحد مذکر

غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع من ہے۔

۱۰ مَن خَفَّتْ مَوَازِينُهُ: جس کی تولیس ہلکی ہوئیں (ترجمہ حضرت شیخ الہند)۔ جس شخص

کا پلہ ہلکا ہوگا۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

آیت نمبر جس شخص کی ترازو میں ہلکی ہوں گی یعنی نیک اعمال کم ہوں گے، وہ شخص قیامت کے دن نقصان اور خسران میں پڑ جائے گا، اور اس کی تلافی کی وہاں کوئی صورت نہیں ہوگی۔ بعض حضرات مفسرین کے نزدیک (مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ) سے مراد کافر ہے۔ (خَفَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خَفَّتْ، (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مضارع الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع (مَنْ) ہے (مَوَازِينُ) کی تحقیق آیت ۸ میں دیکھئے۔

۱۰ مَكْنُكُمُ:۔ ہم نے تم کو جگہ دی۔ (مَكَّنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَمَكَّنُ، (كُمُ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۰ مَعَايِشُ:۔ روزیاں، سامان زندگی، زندگی گزارنے کے سامان۔ اس کا واحد مَعِيشَةٌ ہے۔

۱۱ صَوَّرْنٰكُمْ:۔ ہم نے تمہاری صورت بنائی۔ (صَوَّرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَصَوَّرَ، (كُمُ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۱ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ:۔ ہم نے فرشتوں سے کہا۔ (قُلْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَوْلٌ، (الْمَلٰٓئِكَةُ) کے معنی فرشتے، اس کا واحد: مَلَكٌ ہے۔ ”فرشتے“ اللہ

تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں لگے رہتے ہیں، کسی وقت نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔ (لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ)۔

۱۱ اَسْجُدُوْا لِاٰدَمَ:۔ تم لوگ آدم کو سجدہ کرو۔ (اَسْجُدُوْا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سُجُوْدٌ، یہاں پر سجدہ کرنے کا مطلب پیشانی زمین پر رکھنا نہیں ہے بلکہ

سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے۔ (تفسیر جلالین)

۱۱ اٰدَمَ:۔ حضرت آدم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱/ آیت ۳۱ میں دیکھئے۔

۱۲ طِيْنٍ:۔ مٹی، خاک، گار۔

۱۳ اِهْبِطْ مِنْهَا:۔ (ابلیس کو خطاب ہے) تو آسمان سے نیچے اتر۔ (اِهْبِطْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هَبُوْطٌ، (مِنْهَا) میں (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور ہے، اس کا مرجع سَمَاءٌ ہے۔

۱۳ الصُّغْرٰیْنَ: ذلیل لوگ۔ اس کا واحد صَاغِرٌ۔ اور مصدر صَغُرَ اور صَغُرَ ہے۔

باب کرم سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مین جاریہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۱۴ اَنْظُرْنِیْ: آپ مجھ کو مہلت دیجئے۔ (النَّظَرُ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر

حاضر، مصدر اَنْظَرُ (نہی) میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۵ یَسْعَوْنَ: وہ لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ

جمع مذکر غائب، مصدر یَسْعُوْا۔

۱۶ الْمُنْظَرِیْنَ: مہلت دیئے ہوئے لوگ۔ اس کا واحد مُنْظَرٌ اور مصدر اَنْظَرُ ہے۔

باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم۔ (مِنْ) جاریہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۱۷ اَغْوٰیْتَنِیْ: آپ نے مجھ کو گمراہ کیا۔ (اَغْوٰیْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف،

صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِغْوَاہُ۔ یہ اصل میں اِغْوَاہِیْ ہے۔ یا، کو ہمزہ سے بدل

دیا گیا۔ (نہی) میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۸ عَنْ اَیْمَانِهِمْ: ان کے دائیں سے، ان کی داہنی جانب سے۔ (اَیْمَانٌ) کا واحد یَمِیْنٌ

معنی داہنا ہاتھ، دائیں جانب۔ (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۹ عَنْ شَمَائِلِهِمْ: ان کے بائیں سے، ان کی بائیں جانب سے۔ (شَمَائِلٌ) کا واحد

بِشْمَالٌ معنی بایاں۔ (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۰ مَذٰءُ وَّمَا: رسوا کیا ہوا، ذلیل کیا ہوا، بد حال۔ باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر ہے،

اس کا مصدر ذَامٌ ہے۔

۲۱ مَذْحُوْرًا: دھڑکارا ہوا، دور کیا ہوا، مردود۔ باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس

کا مصدر ذَحَرَ اور ذَحُوْرٌ ہے۔

۲۲ لَا مَلٰئِئَ: میں ضرور بھردوں گا۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف۔ لام تاکید بانون

تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر مَلَأْتُ معنی بھرنا۔

۲۳ وَنُفُوسٌ لَّهُمَا: اس نے (شیطان نے) ان دونوں (حضرت آدم اور حضرت حواء) کو

آیت نمبر بہکایا، (شیطان نے) ان دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا۔ (وَسَوَّسَ) باب فعللہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر و سَوَّسَ ہے۔

۱۸ لِيُذِیْ لَهُمَا: - تاکر وہ (شیطان) ان دونوں کے سامنے ظاہر کر دے، ان دونوں کے سامنے بے پردہ کر دے۔ (يُذِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذَاء۔ یہ اصل میں اِذَاو ہے واؤ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے، اس کا فاعل ضمیر مستتر ہے، جس کا مرجع شیطان ہے۔

۲۰ مَاوْرِی: - جو چیز پوشیدہ رکھی گئی، جو چیز چھپائی گئی، جو چیز چھپی ہوئی تھی۔ (وَرِی) باب مفاعلة سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَوَّارَاة۔

۲۰ سَوَّآتِهِمَا: - ان دونوں کی شرم گاہیں۔ (سَوَّآت) کا واحد: سَوَّآةٌ معنی شرم گاہ۔ (هُمَا) ضمیر تشبیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۰ مَا نَهَّكُمَا: - تم دونوں کو منع نہیں کیا۔ (مَا نَهَّی) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَهَّی۔ (كُمَا) تشبیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۱ الشَّجَرَةُ: - درخت۔ جمع: شَجَرَاتٌ اور شَجَرٌ کی جمع: الشَّجَارُ۔

یہاں جس درخت کا ذکر کیا گیا ہے، اس سے کون سا درخت مراد ہے۔ بعض حضرات نے کہا گیہوں، اور بعض حضرات نے کہا کھجور، اور بعض حضرات نے کہا انجیر وغیرہ مختلف اقوال ہیں۔ قرآن اور حدیث نے کوئی تعین نہیں کیا ہے، اس لیے اس کی تعین کے بارے میں محققین کا مسلک توقف اختیار کرنا ہے۔

۲۰ الْخَالِدِينَ: - ہمیشہ رہنے والے۔ باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم (مِن) جارح کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد خَالِدٌ اور مصدر خَلَوٌ ہے۔

۲۱ قَاسَمَهُمَا: - اس (شیطان) نے ان دونوں کے سامنے قسم کھائی۔ (قَاسَمَ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَسَمَ۔ (هُمَا) ضمیر تشبیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر ۲۱ النّٰصِحِیْنَ: - خیر خواہ لوگ، ہمدردی رکھنے والے۔ باب فتح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم جمع کرنا۔
(میں) جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد: ناصح اور مصدر نصح اور نصیح

ہے۔

۲۲ دَلٰہِمَا بِغُرُورٍ: - اس (شیطان) نے ان دونوں کو دھوکے میں ڈال دیا، وہ (شیطان)
ان دونوں کو فریب کے ذریعہ نیچے لے آیا، یعنی اونچے مرتبے (فرماں برداری) سے نیچے
مرتبے (نافرمانی) کی طرف لے آیا۔ (ذلّٰی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد
مذکر غائب، مصدر تذلّٰی (هَمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مقول بہ ہے۔ (غُرُورٍ) باب نصر سے
مصدر ہے معنی دھوکا دینا۔

۲۳ لَمَّا ذَاَقَا الشَّجَرَةَ: - جب ان دونوں نے درخت کو چکھا، یعنی درخت کا پھل چکھا۔
(ذاقا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، تثنیہ مذکر غائب، مصدر ذوق۔ (الشَّجَرَةُ)
درخت (ممنوع درخت) جمع شجرات۔

۲۴ بَدَا لَهُمَا سَوَاتِلُهُمَا: - ان دونوں کے سامنے ان کی شرم گاہیں کھل گئیں۔ (بَدَا)
باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَدَا (سَوَاتِلُ) کا واحد
سَوَاةٌ معنی شرم گاہ۔ (هَمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (هَمَا) ضمیر کا مرجع
حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا ہیں۔

۲۵ طَفِقَا يَخْصِفَانِ: - وہ دونوں جوڑنے لگے۔ (طَفِقَا) یہ افعال شروع میں سے ہے، جو
شروع کرنے کے معنی میں آتا ہے، اس میں الف تثنیہ اس کا اسم ہے، اور يَخْصِفَانِ اس
کی خبر ہے۔ (يَخْصِفَانِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب،
مصدر خَصَفَ معنی چپکانا۔

۲۶ النّٰخِسِرِیْنَ: - نقصان اٹھانے والے۔ اس کا واحد: خاسر اور مصدر خَسَرَ اُن ہے۔
باب جمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ (میں) جارہ کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۲۷ اٰهْبِطُوْا: - تم لوگ اترو، اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کے ساتھ ان کی

آیت نمبر ۲۳ یعنی تمام انسانوں کو شامل کر کے جمع کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ (اٰھِبْطُوْا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ھَبُوْطًا۔

۲۳ اٰھِبْطُوْا:۔ ٹھہرنا، رہنے کی جگہ، باب استعمال سے اسم ظرف واحد، اس کا مصدر اِسْتَقْرَارُ ہے۔

۲۶ یُوَارِیْ سُوْاْبَکُمْ:۔ وہ (لباس) تمہاری شرم گاہوں کو چھپاتا ہے، وہ (لباس) تمہارے ستر (پردہ والے بدن) کو چھپاتا ہے۔ (یُوَارِیْ) باب مفاعلۃ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یُوَارِیْ اَقَّ (سُوَاآت) کا واحد یُوَارِیْ شرم گاہ اس سے مراد انسان کا پورا ستر ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۶ رِیْشًا:۔ آرائش کے کپڑے، زینت والے لباس، ایسا لباس جو زینت کا سبب ہو۔ اس کا واحد: رِیْشَةٌ۔

۲۶ لِبَاسُ التَّقْوٰی:۔ پرہیزگاری کا لباس، لباس تقویٰ سے مراد دین داری کا لباس۔ اس

آیت کریمہ میں تین قسم کے لباس کا ذکر کیا گیا ہے، پہلی قسم "لباس ستر" دوسری قسم "لباس زینت" یہ دونوں قسمیں لباس ظاہری سے متعلق ہیں، لباس کی تیسری قسم، لباس تقویٰ یعنی دینداری کا لباس ہے، یہ لباس معنوی ہے جو لباس ظاہری سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے،

اس لیے کہ لباس ظاہری کا مطلوب شرعی ہونا تقویٰ اور دینداری کا ایک جز ہے۔ (تلمیخص

از معارف القرآن) لباس تقویٰ سے مراد عمل صالح اور طریق حسن ہے۔ (تفسیر جلالین)

۲۷ لَا یَفْتِنٰکُمُ الشَّیْطٰنُ: شیطان تم کو کسی فتنہ میں نہ ڈال دے، شیطان تم کو گمراہی میں نہ

ڈال دے۔ (لَا یَفْتِنُ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی با تون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر

غائب، مصدر فتن اور فتنوٰ۔

۲۷ اَخْرِجْ اَبْوِیْکُمْ:۔ اس (شیطان) نے تمہارے ماں باپ یعنی حضرت آدم علیہ السلام

اور حواء کو (جنت سے) باہر کر دیا۔ یعنی ان سے ایسا کام کرا دیا جس کے نتیجہ میں وہ جنت

سے باہر ہو گئے، اس آیت کریمہ میں اِخْرَاج کی نسبت شیطان کی طرف مجاز کے طور پر

آیت نمبر سب کی وجہ سے ہے۔

۲۷ یَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا: - وہ (شیطان) ان دونوں سے ان کے کپڑے اتارتا ہے، وہ (شیطان) ان دونوں سے ان کے کپڑے اترواتا ہے۔ یہ فعل مضارع، فعل ماضی کے معنی میں ہے۔ اور شیطان کی طرف کپڑے اتارنے کی نسبت مجاز کے طور پر سب کی وجہ سے ہے۔ (یَنْزِعُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزَعَ (لِبَاسٌ) کے معنی کپڑا۔ جمع: الْبِئْسَةُ۔

۲۸ فَاجْشَعُوا: - سخت گناہ، برا کام یعنی ایسا کام جس کی برائی کھلی ہوئی ہو (جیسے ننگے ہو کر طواف کرتا)۔ اس کی جمع: فَاجْشَعُوا۔

۲۸ الْفَحْشَاءُ: - سخت گناہ، برا کام۔

۲۹ الْقِسْطُ: - انصاف۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔

۲۹ اَقِمْ وُجُوهَكُمْ: - تم اپنے چہروں کو درست رکھو، تم اپنے رخ کو درست رکھو، یعنی

خالص اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرو، اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ (تفسیر مظہری)

(اَقِمْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَقَامَ، (وُجُوهٌ) کے معنی چہرے، اس کا واحد وَجْهٌ ہے۔

۲۹ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ: - ہر سجدہ کے وقت، ہر نماز کے وقت، یہاں پر مَسْجِدٌ مصدر مسکى سجدہ کرنے کے معنی میں ہے۔ یا سجدہ استعمال کر کے مجاز کے طور پر پوری نماز کو مراد لیا گیا ہے۔

۲۹ مُخْلِصِينَ: - خالص کرنے والے، اخلاص کے ساتھ عمل کرنے والے۔ باب افعال

سے ام فاعل جمع مذکر سالم حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: مُخْلِصٌ اور مصدر اخْلَصَ ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے دین میں مخلص ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، اور اپنے عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے کرے، کسی کو کھلانے کے لیے کوئی عمل نہ کرے۔ (تفسیر مظہری)

آیت نمبر ۲۹ بَدْءُكُمْ:۔ اس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا۔ (بَدْءُ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَدْءٌ معنی شروع کرنا ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۹ تَعُوذُونَ:۔ تم لوگ دوبارہ پیدا ہو گے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَوَذٌ معنی لوٹنا۔

۳۰ حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ:۔ ان پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ (حَقَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَقَّ (الضَّلَالَةُ) کے معنی گمراہی، جمع: ضَلَالَاتٌ۔

۳۱ خُذُوا زِينَتَكُمْ:۔ تم اپنی آرائش لے لو، تم اپنا لباس پہن لیا کرو۔ (خُذُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر أَخَذَ (زِينَةُ) آرائش، زیبائش، یہاں اس سے مراد ”لباس“ ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۳۱ لَا تُسْرِفُوا:۔ تم بے جا خرچ نہ کرو، تم حد و شرعی سے مت نکلو۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اسْرَافَ۔

۳۱ الْمُسْرِفِينَ:۔ بے جا خرچ کرنے والے، حد شرعی سے نکلنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُسْرِفٌ اور مصدر اسْرَافَ۔

۳۲ زِينَةُ اللَّهِ:۔ اللہ تعالیٰ کی زینت، یعنی اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے کپڑے، یہاں پر زینت سے مراد ”لباس اور کپڑے“ ہیں۔

۳۲ الطَّيِّبَاتِ:۔ پاکیزہ چیزیں، حلال چیزیں، یعنی کھانے اور پینے کی حلال چیزیں۔ اس کا واحد: طَيِّبَةٌ صفت مشبہ واحد مؤنث، اور مصدر طَيَّبَ ہے۔

۳۳ الْفَوَاحِشَ:۔ بے حیائی کے کام۔ اس کا واحد: فَاحِشَةٌ۔

۳۳ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ:۔ ناحق ظلم کرنا۔ (الْبَغْيُ) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ظلم کرنا۔

۳۳ سُلْطَانًا:۔ دلیل، سند۔ جمع: سُلْطَانٌ۔

آیت نمبر ۳۱ اِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ:۔ جب ان کا مقررہ وقت آ جائے گا۔ (جاء) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فجی و فجینۃ۔ (اجل) مقررہ وقت۔ جمع: اَاجال۔

۳۲ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً:۔ وہ لوگ ایک گھڑی پیچھے نہیں ہو سکتے ہیں۔ (لا يَسْتَأْخِرُونَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استأخار۔ (ساعة) کے معنی گھڑی، وقت۔ جمع: سَاعَات۔

۳۳ لَا يَسْتَقْدِمُونَ:۔ وہ لوگ آگے نہیں ہو سکتے ہیں، وہ لوگ مقدم نہیں ہو سکتے ہیں۔ (لا يَسْتَقْدِمُونَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استقدم۔

۳۵ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ:۔ ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا، ان لوگوں پر کوئی اندیشہ نہیں ہوگا۔ (خوف) باب سمع سے مصدر ہے۔ ”خوف“ اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ (الْخَوْفُ عَلَى الْمُتَوَقِّعِ) (تفسیر بیضاوی)۔

۳۵ لَا هُمْ يَحْزَنُونَ:۔ نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (يَحْزَنُونَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حزن۔ ”حزان“ اس غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ (الْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ) (تفسیر بیضاوی)۔

۳۷ يَسْأَلُهُمْ نَصِيبُهُمْ:۔ ان لوگوں کو ان کا حصہ مل جائے گا۔ (يَسْأَلُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نيل۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (نَصِيبٌ) کے معنی حصہ۔ جمع: النَصِيبَةُ وَنَصَبَاءُ وَنُصُبٌ۔ (هُمْ) جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۷ رُسُلُنَا:۔ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)۔ (رُسُلٌ) کے معنی بھیجے ہوئے، اس سے مراد فرشتے ہیں، اس کا واحد رَسُولٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۳۷ يَتَوَفَّوْنَهُمْ:۔ وہ (فرشتے) ان کی جانیں نکال لیں گے، وہ (فرشتے) ان کی روح قبض کریں گے۔ (يَتَوَفَّوْنَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر

آیت نمبر توفی. (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۷ ضَلُّوا عَنَّا:۔ وہ (معبودان باطل) ہم سے غائب ہو گئے۔ (ضَلُّوا) باب ضرب سے

فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَلَّال ہے۔

۳۸ أُمَّةٌ:۔ جماعت، گروہ۔ جمع: أُمَمٌ.

۳۸ لَعَنَتْ أُنْحَثَهَا:۔ (ایک جماعت) اپنی جیسی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی۔

(لَعَنَتْ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر لَعَنَ لَفْظ کلمہ کی

جہ سے فعل ماضی کا ترجمہ مستقبل میں کیا گیا ہے۔ (أُنْحَثَتْ) کے معنی بہن، یہاں اس سے

مراد ہم مثل اور ایک جیسی جماعت ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے،

اس کا مرجع أُمَّة ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۳۸ إِذَا إِذَا رَكُّوا فِيهَا:۔ اس (دوزخ) میں جب وہ (کافر) لوگ جمع ہو جائیں گے۔

(إِذَا رَكُّوا) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر إِذَا رَكُّوا ہے۔

(إِذَا رَكُّوا) اصل میں تَدَارَكُوا ہے، تاء کو دال سے بدل کر دال کا دال میں اوقاف کر دیا گیا

اور اس کے شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا، یہی تبدیلی اس کے مصدر میں بھی ہوئی ہے۔

۳۸ آتَهُمْ عَذَاباً ضِعْفًا:۔ آپ ان کو دو گنا عذاب دیجئے۔ (آت) باب افعال سے فعل

امر ہے، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر آتَاء. (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول اول ہے۔

(عَذَاباً ضِعْفًا) موصوف صفت مل کر مفعول ثانی ہے۔ (عَذَابٌ) کے معنی سزا، تکلیف۔

جمع: أَعْدَابَةٌ. (ضِعْفٌ) کے معنی دو گنا۔ جمع: أَضْعَافٌ.

۴۰ لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ:۔ ان کے لیے (کافروں کے لیے) آسمان کے

دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ (لَا تُفْتَحُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ

واحد مؤنث غائب۔ (أَبْوَابٌ) کا واحد بَابٌ معنی دروازہ۔ (السَّمَاءُ) کے معنی آسمان، جمع:

سَمَوَاتٌ.

۴۰ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ:۔ وہ لوگ (کافر

آیت نمبر لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔ یعنی جس طرح اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا محال ہے، اسی طرح کافروں کا جنت میں داخل ہونا بھی محال ہے، یہ بات تعلق بالمحال کے طور پر آیت کریمہ میں ذکر کی گئی ہے۔ (لَا يَدْخُلُون) باب نصر سے فعل مضارع مفتی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دُخِلُوا۔ (الْجَنَّةُ) باغ، جنت۔ جنت ایسے مقام کو کہتے ہیں، جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، جہاں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)۔ ”جَنَّةٌ“ کی جمع: جَنَّاتٌ ہے۔ (يُلْجُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَلُجٌ ہے حتیٰ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (سَمٌ) کے معنی سوئی کا ناکہ۔ جمع: سَمَامٌ وَسُمُومٌ ہے۔ (خِيَاطٌ) کے معنی سوئی۔ جمع: خِيَاطَاتٌ۔

۴۱ مِهَادٌ: — بچھونا۔ یعنی دوزخ کی آگ ان کا بچھونا ہوگا، ان کے لیے فرش کی جگہ آگ بچھادی جائے گی۔ جمع: مِهَدٌ وَمِهْدٌ وَمِهْدَةٌ۔

۴۱ غَوَاشٍ: — اوڑھنا، یعنی دوزخ کی آگ ان کا اوڑھنا ہوگا، اوپر سے بھی آگ ان کو گھیرے ہوئے ہوگی۔ اس کا واحد: غَاشِيَةٌ ہے۔

۴۳ نَزَعْنَا: — ہم نکال لیں گے۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزَعَ ہے۔ یہ فعل ماضی، مستقبل کے معنی میں ہے۔

۴۳ غِلٍّ: — دشمنی، خٹکی، حسد، کینہ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی کینہ والا ہونا۔

۴۳ نُوذُوا: — ان لوگوں کو پکارا جائے گا۔ یہ فعل ماضی، مستقبل کے معنی میں ہے۔ باب مفاعلة سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُنَادَاةٌ۔

۴۳ أَوْرِثُوهَا: — تم لوگ اس کے (جنت کے) وارث بنادیے گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِثْرَاثٌ۔ ”أَوْرِثُوهَا“ فعل ماضی کے آخر میں میم کے بعد واو وصلہ ہے، جو ضمیر وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (ہاں) ضمیر

آیت نمبر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۳ اَذِّنْ مُؤَذِّنٌ: ایک پکارنے والا پکارے گا۔ یعنی ایک فرشتہ اعلان کرے گا۔ (یہ مستقبل کے معنی میں ہے)۔ (اَذِّنْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَأَذَّنَ وَآذَانَ (مُؤَذِّنٌ) باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۳۴ يَصُفُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے تھے، وہ لوگ اللہ کی راہ (دین حق) سے اعراض کرتے تھے۔ یہ فعل ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَفَّوْا وَصُفُّوْا ہے۔ اگر اس کا مصدر صَفَّوْا ہو تو متعدی استعمال ہوتا ہے، اور اگر مصدر صُفُّوْا ہو تو لازم استعمال ہوتا ہے، دونوں کے اعتبار سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

(سَبِيلِ اللَّهِ) کے معنی اللہ کا راستہ، اس سے مراد ”دین حق“ ہے۔ (سَبِيلٌ) کی جمع سَبِيلٌ ہے۔ ۳۵ يَبْغُونَهَا عِوَجًا: وہ (کافر) لوگ اس (دین حق) میں کجی تلاش کرتے تھے۔ یہ فعل ماضی استمراری کے معنی میں ہے۔ (يَبْغُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَغَى (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول اول اور (عِوَجًا) مفعول ثانی ہے۔ (عِوَجٌ) کے معنی کجی، ٹیڑھا پن، باب سمع سے مصدر ہے۔

۳۶ حِجَابٌ: دیوار، پردہ، آڑ۔ ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔ جمع: حُجُبٌ۔ ۳۷ الْأَعْرَافِ: ”اعراف“ جنت اور جہنم کے درمیان ایک دیوار ہے، جس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ اس دیوار پر ایک مقررہ مدت تک وہ لوگ رہیں گے، جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اعراف والوں کی مغفرت فرمادیں گے۔ اور ان لوگوں کو جنت میں جانے کی اجازت مرحمت فرمادیں گے۔ اعراف اور اہل اعراف کے ذکر کی مناسبت سے اس پوری سورت کا نام سورہ اعراف ہے۔ (أَعْرَافٌ) کا واحد عُرْفٌ ہے۔ اس کے معنی اونچی جگہ۔

۳۸ بِسْمِ اللَّهِ: ان کی علامت سے، ان کی نشانی سے۔ شروع میں باء حرف جر ہے۔

آیت نمبر (سینما) کے معنی علامت اور نشانی۔ (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اعراف والے جنت اور جہنم والوں میں سے ہر ایک کو ان کی علامت سے پہچان لیں گے۔ علامت یہ ہے کہ اہل جنت کے چہروں پر نورانیت اور چمک ہوگی اور اہل جہنم کے چہروں پر ظلمت اور سیاہی ہوگی۔

۲۶ یَطْمَعُونَ:۔ وہ لوگ (اہل اعراف جنت میں داخل ہونے کے) امیدوار ہوں گے۔

باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر طَمَعَ ہے۔

۲۷ إِذَا صَرَفْتَ أَبْصَارَهُمْ:۔ جب ان کی نگاہیں پھریں گی۔ (صَرَفْتُ) باب ضرب

سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر صَرَفَ (أَبْصَارُ) کا واحد بَصَرُ معنی

نگاہ، آنکھ۔ (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۸ تِلْقَاءُ:۔ طرف، جانب۔ یہ لقاء کا اسم ہے جو ملاقات کے معنی میں آتا ہے، یہاں پر یہ لفظ

طرف اور جانب کے معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)

۲۸ مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ:۔ تمہاری جماعت تمہارے کام نہیں آئی۔ (مَا) نفی کے

لیے ہے۔ (أَغْنَىٰ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر

إِغْنَاءُ (جَمْعُ) کے معنی جماعت۔ جمع: جُمُوعٌ۔

۲۹ لَا يَسْأَلُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ:۔ اللہ تعالیٰ ان پر (اپنی) رحمت نہیں کرے گا، اللہ تعالیٰ ان کو

(اپنی) رحمت عطا نہیں کرے گا۔ (لَا يَسْأَلُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ

واحد مذکر غائب، مصدر يَسْأَلُ معنی پانا۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا، معنی دینا، عطا

کرنا۔ (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول یہ ہے۔

۲۹ لَا أَخَوْفَ عَلَيْكُمْ:۔ تم پر کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ (أَخَوْفَ) باب سمع سے مصدر ہے۔

”خوف“ ایسے اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔

الْخَوْفُ عَلَى الْمَوْقِعِ (تفسیر بیضاوی)۔

۳۰ لَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ:۔ نہ تم لوگ غمگین ہو گے۔ (تَحْزَنُونَ) باب سمع سے فعل مضارع

آیت نمبر معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حُزِنَ.

”حزن“ ایسے غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ الحُزْنُ عَلٰی الْوَاقِعِ. (تفسیر بیضاوی)۔

۵۰ اَفِضُوا عَلَيْنَا :- تم ہمارے اوپر بہادو، تم ہمارے اوپر ڈال دو۔ (اَفِضُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَفَاضَ.

۵۱ غَرَّتْهُمْ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا :- دنیوی زندگی نے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال دیا۔ (غَرَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب۔ مصدر (غَرَوْرٌ). (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ نَسِيتُكُمْ :- ہم ان کو بھلا دیں گے، ہم ان کو فراموش کر دیں گے۔ (نَسِيتُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَسِيتُكُمْ۔ (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ كَانُوا بِآيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ :- وہ لوگ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (كَانُوا يَجْحَدُوْنَ) باب فتح سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَحَدَ. (آيٰات) کے معنی آیتیں، واحد: آيَةٌ.

۵۳ يَوْمَ يَأْتِي تَاوِيلُهُ :- جس دن اس کا (قرآن کا بتلایا ہوا) آخری انجام (وعدہ سزا) آجائے گا۔ (يَأْتِي) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب مصدر اَتَى (تَاوِيلٌ) کے معنی انجام باب تفعیل سے مصدر ہے، حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (تَاوِيلُهُ) ”جزاء“ یعنی اس کی سزا کے معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)

۵۳ شَفَعَاءُ :- سفارش کرنے والے، اس کا واحد شَفِيعٌ. شَفَاعَةُ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ كَانُوا يَفْتَرُوْنَ :- وہ لوگ گڑھتے تھے، وہ لوگ تراشتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْتَرَاءُ.

آیت نمبر ۵۴: اِسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ :- وہ (اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق) عرش پر قائم ہو گئے، وہ

(اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق) عرش پر جلوہ افروز ہو گئے۔ (استوی) باب افعال سے

فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر استواء، یہ اصل میں استوا آئی ہے۔ یا

کوہنرہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (عرش) کے معنی تخت شاہی، جمع: عروش و أعروش۔

۵۴: یُغْشِی الْیَلَّ النَّهَارَ :- وہ (اللہ تعالیٰ) چھپا دیتے ہیں رات (کی تاریکی) سے دن

(کی روشنی) کو۔ (یغشی) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،

مصدر اغشاء یہ اصل میں اغشای ہے۔ یا کوہنرہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اللیل) کے معنی

رات، جمع اللیالی۔ (النہار) کے معنی دن، جمع: انہور و نهور۔

۵۴: حَیْثًا :- جلدی۔ یہ مصدر محذوف کی صفت ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس قول

کے اعتبار سے اس کی اصل عبارت (طَلَبًا حَیْثًا) ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ حال

ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (تفسیر مظہری) لفظ "حَیْثٌ" حث سے صفت مشبہ واحد

مذکر ہے۔

۵۴: مُسَخَّرَاتِ :- تابع بنائے ہوئے، فرماں بردار بنائے ہوئے۔ اس حال میں کہ (یہ تمام

چیزیں) تابع دار ہیں، اس حال میں کہ (یہ تمام چیزیں) فرماں بردار ہیں۔ (مُسَخَّرَاتِ)

اسم مفعول جمع مؤنث سالم، اس کا واحد مُسَخَّرَةٌ اور مصدر تُسَخِّرُ ہے، یہاں پر حال

ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، جمع مؤنث سالم کا نصب کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۵: تَضَرُّعًا :- عاجزی کرتے ہوئے۔

باب تفعیل سے مصدر ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، حال ہونے کی صورت

میں اس کی اصل عبارت مُتَضَرِّعٌ ہے۔

۵۵: خُفِیَّةً :- پوشیدہ کرتے ہوئے، چپکے چپکے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی

اصل عبارت مُخْفِیٌّ ہے۔ (تفسیر مظہری)

۵۶: خَوْفًا :- ڈرتے ہوئے۔ باب کسب سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے،

آیت نمبر اس کی اصل عبارت خَالِفَيْنَ ہے۔

۵۶ طَمَعًا:۔ امید کرتے ہوئے۔ باب تمع سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب

ہے۔ اس کی اصل عبارت طامعین ہے۔

۵۷ يُرْسِلُ الرِّيحَ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ہواؤں کو بھیجتے ہیں۔ (يُرْسِلُ) باب افعال سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ارْسَالَ۔ (الرِّيحُ) کے معنی ہوائیں،

واحد رِيحٌ۔

۵۸ بُشْرًا:۔ خوش خبری لانے والی (ہوائیں)، خوش کرنے والی (ہوائیں)۔ باب نھر سے

مصدر ہے، یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مُبَشِّرَاتٌ) کے معنی میں ہے۔

۵۹ إِذَا أَقْلَتْ:۔ جب وہ (بادل) اٹھاتے ہیں۔ (أَقْلَتْ) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِقْلَالٌ۔

۶۰ مَحَابًا ثِقَالًا:۔ بھاری بادل (پانی سے بھرے ہوئے بادل)۔ (مَحَابٌ) کے معنی

بادل، جمع مَحَبٌ۔ (ثِقَالٌ) کا واحد ثَقِيلٌ معنی بھاری۔ یہ موصوف صفت مل کر مشغول بہ

ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶۱ سُقْنَةً:۔ ہم اس کو (بادل کو) ہانک دیتے ہیں۔ (سُقْنًا) باب نھر سے فعل ماضی معروف،

صیغہ جمع متکلم، مصدر سَقَفٌ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مشغول بہ ہے، اس کا مرجع مَحَابٌ ہے۔

۶۲ بَلَدٍ مَيِّتٍ:۔ مردہ شہر، اس سے مراد خشک زمین ہے۔ (بَلَدٌ) کے معنی شہر، جمع بِلَادٌ۔

(مَيِّتٌ) مردہ، جمع مَيِّتُونَ اور مَوْتَى۔

۶۳ الْبَلَدُ الطَّيِّبُ:۔ پاکیزہ شہر، اس سے مراد اچھی مٹی والی زمین، زرخیز زمین۔ (بَلَدٌ) کے

معنی شہر۔ (طَيِّبٌ) پاکیزہ، جمع طَيِّبَاتٌ۔ طَيِّبٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب

سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۴ الَّذِي خَبُثَ:۔ جو (زمین) خراب ہوئی، خراب زمین سے مراد بنجر زمین ہے، جس میں

پیداوار نہیں ہوتی یا بہت کم ہوتی ہے۔ (خَبُثَ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد

آیت نمبر مذکور غائب، مصدر خُبِثَ و خَبَاثَةٌ.

۵۸ نَكِدًا: - ناقص۔ نَكَدَ مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۸ نَصَرَ الْآيَاتِ: - ہم دلائل کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں، ہم دلائل کو طرح طرح

سے بیان کرتے ہیں۔ (نَصَرَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم،

مصدر تَصْرِيفٌ، (آیات) معنی دلائل، نشانیاں، واحد: آيَةٌ.

۵۹ أَرْسَلْنَا: - ہم نے بھیجا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر أَرْسَلَ.

۵۹ نُوْحًا: - حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۶/ آیت ۱۶۳ میں دیکھئے۔

۶۰ أَمَلَاءَ: - سرداران قوم، اشراف قوم، آبرو دار لوگ، جمع: أَمَلَاءُ.

۶۰ ضَلَالٍ مُّبِينٍ: - کھلی ہوئی گمراہی۔ (ضَلَالٌ) باب ضرب سے مصدر معنی گمراہ ہونا۔

(مُبِينٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، مصدر ابسانة لازم اور متعدی دونوں معنی

میں استعمال ہوتا ہے۔

۶۲ أُولَئِكَ رَسَلْتُ رَبِّي: - میں تم کو اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔ (أُولَئِكَ)

باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَبْلِيغٌ، (رَبِّي) ضمیر جمع مذکر

حاضر، مفعول اول ہے، اور (رَسَلْتُ رَبِّي) مفعول ثانی ہے۔ (رَسَلْتُ) کے معنی پیغامات

اس کا واحد: رِسَالَةٌ ہے۔

۶۳ أَلْفُ لَيْلٍ: - لکشتی، مذکر اور مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا

ہے۔ (أَلْفٌ الوسيط)

۶۳ قَوْمًا عَمِينَ: - اندھے لوگ، یعنی ان کے دل اندھے ہو گئے تھے، اس لیے وہ لوگ نہ

اللہ تعالیٰ کو پہچانتے تھے، اور نہ حق و باطل کے درمیان کوئی امتیاز کرتے تھے (تفسیر مظہری)

(قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت، جمع: أَقْوَامٌ، (عَمِينَ) کے معنی اندھے لوگ۔

یہ جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے، اس کی اصل عَمِينَ ہے، اس میں ایک یاء کو تخفیف

کے طور پر حذف کر دیا گیا ہے، اس کا واحد: عَمِيٌّ ہے۔

آیت نمبر ۶۵

عَادِ:۔ اس سے مراد ”عاد اولیٰ“ ہے۔ یہ ایک قوم کا نام ہے جو عاد بن عوص بن ارم کی اولاد تھی۔ یہ لوگ بت پرست تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لیے حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا تھا، حضرت ہود علیہ السلام نے ان کو اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلانے، بت پرستی سے منع فرمایا، اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، لیکن ان لوگوں نے نافرمانی اور سرکشی کی، جس کی وجہ سے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا اور وہ لوگ تباہ و برباد ہوئے۔

۶۵

هُودًا:۔ حضرت ہود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک مشہور نبی ہیں، یہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ نے قوم عاد (عاد اولیٰ) کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تھا، انہوں نے بڑی شفقت و محبت کے ساتھ اپنی قوم کو سمجھایا، کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد کرو، صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اسی کی عبادت کرو، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اپنے فرضی معبودوں کو چھوڑو، وہ کسی کام کی قدرت نہیں رکھتے۔ قوم عاد اپنی سرکشی اور نافرمانی پر جمی رہی اور بڑے کبر و غرور کے ساتھ کہا کہ جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دے رہے ہو وہ عذاب لے آؤ۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب آیا، سات رات اور آٹھ دن تک مسلسل طوفانی ہوا چلتی رہی، اس سے پوری قوم عاد تباہ و برباد ہو گئی۔

۶۶

الْمَلَأَ:۔ سرداران قوم، اشراف قوم، آبرو دار لوگ، جمع: اُمَلَاءُ۔

۶۷

سَفَاهَةً:۔ بے عقلی، بے وقوفی۔ باب کرم سے مصدر ہے۔

۶۸

أَبْلَغُكُمْ:۔ میں تم کو پہنچاتا ہوں۔ (أَبْلَغُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَبْلِیْغُ۔ (تکم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۸

رَسَلْتُ:۔ پیغامات، اس کا واحد: رِسَالَةٌ۔

۶۸

نَاصِحٌ:۔ خیر خواہ، نصیح سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ نَاصِحٌ کی جمع: نَصَاحٌ ہے۔

۶۸

أَمِینٌ:۔ امانت دار، اَمَالَةٌ مصدر سے محفل مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اَمِینٌ کی جمع: اَمَنَاءٌ ہے۔

آیت نمبر ۶۸: خُلَفَاءُ: - قائم مقام، جانشین، اس کا واحد: خَلِيفَةٌ۔

۶۹ بَصِطَةٌ: - پھیلاؤ، کشادگی۔

۶۹ آلاءُ اللہ: - اللہ تعالیٰ کے انعامات، اللہ تعالیٰ کے احسانات۔ (آلاء) کے معنی

انعامات اور احسانات، اس کا واحد: آلی اور آلی ہے۔

۷۰ نَذَرٌ: - ہم چھوڑ دیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، لام تعلیل کی وجہ

سے حالت نصب میں ہے، اس کا مصدر و ذر معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل

امر اور فعل نمی استعمال ہوتا ہے۔

۷۱ رَجَسٌ: - لعنت، گندگی، عذاب، جمع: رَجَسٌ۔

۷۱ اَتَجَادِلُونَنِي: - کیا تم لوگ مجھ سے جھگڑتے ہو۔ (ا) ہمزہ استفہام انکار کے لیے ہے۔

(تَجَادَلُونَ) باب مناعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُجَادَلَةٌ۔

(نہی) میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۷۱ سَمِيتُمُوْهَا: - تم نے ان کا نام رکھ لیا، تم نے ان کو مقرر کیا۔ (سَمِيتُمْ) باب تفعیل سے

فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْمِيَةٌ، "سَمِيتُمْ" میں میم کے بعد

واو وصل ہے جو ضمیر کے ساتھ ملانے کے لیے بڑھا دیا گیا ہے۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث

غائب، مفعول بہ ہے، جس کا مرجع اسماء ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۷۱ سُلْطَنٌ: - ریل، سند، جمع: سُلْطَنٌ۔

۷۲ ذَابِرٌ: - جز، اصل، ہر چیز کا آخری حصہ۔ ذُبُورٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب نصر

سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۳ قُمُودٌ: - ایک قوم کا نام ہے، اس کو عادیثانیہ بھی کہا جاتا ہے، یہ لوگ شموذ بن عاثر بن ارم کی

اولاد میں سے ہیں، یہ لوگ بت پرست تھے، ان کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی

حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے بہت شفقت

اور محبت کے ساتھ ان کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا، توحید کی دعوت دی، اور بت پرستی سے منع

آیت نمبر فرمایا، لیکن ان لوگوں نے نافرمانی کو اپنا شعار بنایا۔ پھر اسی کے نتیجہ میں ہلاک ہوئے (اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین)

۷۳ صلحاً:۔ حضرت صالح علیہ السلام ایک جلیل القدر نبی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تھا۔ قوم ثمود بت پرستی میں مبتلا تھی، ان لوگوں نے اپنے مالک حقیقی کو فراموش کر دیا تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ ان کو سمجھایا، اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد دلانے، اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی، لیکن یہ لوگ ایمان نہیں لائے، اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر کمر بستہ رہے، اور حضرت صالح علیہ السلام کی مخالفت کرتے ہوئے ایک معجزہ کی فرمائش کی، اور کہا کہ اگر اس پہاڑ کی چٹان سے ایک حاملہ اونٹنی نکال دو، تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے دعا فرمائی، اور اسی وقت پہاڑ کی چٹان سے حاملہ اونٹنی ظاہر ہوئی۔ تو چند خوش نصیب لوگ ایمان لے آئے، باقی اکثر لوگوں نے اس معجزہ کے ظاہر ہونے کے بعد ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ اور ایک مدت گزرنے کے بعد ان میں سے کچھ بد بختوں نے اس اونٹنی کو معاذ اللہ قتل کر دیا اور پھر سرکشی کرتے ہوئے حضرت صالح علیہ السلام سے عذاب کا بھی مطالبہ کیا، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک سخت چیخ اور زلزلہ کی صورت میں عذاب آیا، اور اسی کے ذریعہ سارے کافر ہلاک ہو گئے۔ (اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین)

۷۳ بَیِّنَةٌ:۔ دلیل، جمع بَیِّنَات۔

۷۳ نَاقَةُ اللَّهِ:۔ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی۔ (نَاقَةُ) کی جمع نَاقٌ وَنَوَقٌ وَنَاقَاتٌ۔

۷۳ ذَرُّوْهَا:۔ تم لوگ اس کو چھوڑ دو۔ (ذَرُّوا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذَرٌ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہیں استعمال ہوتا ہے۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۳ بَوَّأْكُمْ:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو ٹھکانا دیا، اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو ٹھہرایا۔ (بَوَّأ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَوَّأْتُ۔ (کم) ضمیر

آیت نمبر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۴ تَتَّخِذُونَ مِنْ سُهُولِهَا قُصُورًا :- تم لوگ نرم زمین میں مکمل بناتے ہو۔

(تَتَّخِذُونَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتَّخَذَ

(سُهُولٌ) کا واحد سُهْلٌ معنی نرم زمین۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

اس کا مرجع (الْأَرْضُ) ہے۔ (قُصُورٌ) کا واحد قَصْرٌ معنی مکمل ہے۔ (قُصُورًا) حال مقدرہ

ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، حال مقدرہ کی تعریف یہ ہے کہ حال اور عامل حال دونوں

کا زمانہ الگ الگ ہو۔

۷۵ تَنْجُسُونَ الْجِبَالَ يَبُوتًا :- تم لوگ پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو۔ (تَنْجُسُونَ)

باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَجَسَ (الْجِبَالُ) کا واحد

جَبَلٌ معنی پہاڑ۔ (يَبُوتًا) کا واحد بَيْتٌ معنی گھر۔ (يَبُوتًا) حال مقدرہ ہونے کی وجہ سے منصوب

ہے۔ حال مقدرہ کی تعریف یہ ہے کہ حال اور عامل حال دونوں کا زمانہ الگ الگ ہو۔

۷۶ لَا تَغْتَوُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ :- تم لوگ زمین پر فساد نہ کرو۔ (لَا تَغْتَوُوا) باب مع

سے فعل نبی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَتَى، غَتَى، غَتَانٌ (لَا تَغْتَوُوا) لا تَفْسِدُوا کے

معنی میں ہے۔ اور (مُفْسِدِينَ) حال مؤکدہ ہے۔ (حال مؤکدہ) عامل حال کے معنی کی

تاکید کے لیے آتا ہے۔ اس کا واحد مُفْسِدٌ اور مصدر اِفْسَادٌ ہے۔

۷۷ اسْتَضِعِفُوا :- وہ لوگ کمزور سمجھے گئے۔ باب استفعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر اِسْتَضْعَفَ

۷۸ مَوْسَلٌ :- رسول، بھیجا ہوا۔ باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر، مصدر اَرْسَلَ ہے۔

۷۹ عَقَرُوا النَّاقَةَ :- ان لوگوں نے اونٹنی کو مار ڈالا۔ (عَقَرُوا) باب ضرب سے فعل ماضی

معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَقَرٌ معنی زخمی کرنا، ذبح کرنا۔ (النَّاقَةُ) کے معنی اونٹنی،

جمع نَاقٌ، نَوَاقٌ، نَاقَاتٌ

۸۰ عَصَوْا :- ان لوگوں نے سرکشی کی، ان لوگوں نے نافرمانی کی۔ باب نصر سے فعل ماضی

آیت نمبر معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غُتُوْ.

۷۸ أَخَذَتْهُمْ الرَّجْفَةُ:۔ ان لوگوں کو زلزلہ نے پکڑ لیا۔ (أَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر أَخَذَ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الرَّجْفَةُ) کے معنی زلزلہ۔

۷۸ جِثْوَيْنِ:۔ اوندھے گرنے والے، اوندھے پڑنے والے، اوندھے پڑے ہوئے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم۔ (أَصْبَحُوا) فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد جِثْوَانِ، اور مصدر جِثِمَ اور جِثُوْ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی سینہ کو زمین سے اگانا اور اس سے مراد اوندھے گرنا ہے۔

۷۹ نَصَحْتُ لَكُمْ:۔ میں نے تمہارے لئے خیر خواہی کی، میں نے تمہارے ساتھ خیر خواہی کی۔ (نَصَحْتُ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر نَصَحَ و نَصَحَ.

۸۰ لُوطًا:۔ حضرت لوط علیہ السلام کے مختصر حالات (سورۃ النعام) پارہ ۱۷ آیت ۸۷ میں دیکھئے۔
۸۰ أَتَانُونَ الْفَاحِشَةَ:۔ کیا تم لوگ بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ (أَتَانُونَ) استفہام انکار کے لیے ہے۔ (تَاتَوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتْيَانٌ. (الْفَاحِشَةُ) بے حیائی، بے حیائی کا کام، جمع تَطَوَّاجِشٌ.

۸۰ مَا سَبَقَكُمْ:۔ تم سے پہلے (کسی نے) نہیں کیا۔ (مَا) نفی کے لیے ہے۔ (سَبَقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَبَقَ. (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۸۱ مُسْرِفُونَ:۔ حد سے گزرنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد مُسْرِفٌ اور مصدر اِسْرَافٌ ہے۔

۸۲ أَنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ:۔ ایسے لوگ جو بہت پاک صاف بنتے ہیں۔ (أَنَاسٌ) کے معنی لوگ، اس کا واحد اِنْسٌ ہے۔ جس کے معنی آدمی کے ہیں۔ (يَتَطَهَّرُونَ) باب تفعیل سے فعل

آیت نمبر مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَطَهَّرُ۔

۸۳ الْغَبَرِیْنَ: - باقی رہنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم (میں) کی وجہ سے حالت جر میں

ہے، اس کا واحد غَبْرٌ اور مصدر غَبَّرَ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵ مَدِیْن: - ”مدین“ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک صاحبزادہ کا نام ہے، ان کی اولاد بھی

مدین کے نام سے مشہور و معروف ہو گئی اور جس بستی میں ان کا قیام تھا، اس کو بھی مدین کہتے ہیں

، گویا مدین ایک قوم کا بھی نام ہے، اور ایک شہر کا بھی نام ہے۔ (معارف القرآن)

۸۵ شُعَیْبًا: - حضرت شعیب علیہ السلام ایک مشہور نبی ہیں، آپ کو خطیب الانبیاء کہا

جاتا ہے۔ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادہ حضرت مدین کی اولاد میں سے

ہیں، حضرت مدین کی طرف نسبت کی وجہ سے ان کی اولاد کو بھی مدین کہتے ہیں، اور جس

شہر میں یہ لوگ قیام پذیر تھے، اس کو بھی مدین کہتے ہیں۔ تفسیر منطہری میں ہے کہ حضرت عبداللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت شعیب علیہ السلام

کا ذکر فرماتے تو ان کے حسن بیان کی وجہ سے ان کو خطیب الانبیاء ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اہل مدین اور اصحاب ایکہ کی ہدایت کے لیے حضرت شعیب علیہ السلام کو

مبعوث فرمایا تھا، آپ کی قوم کے لوگ کفر و شرک کے ساتھ ناپ تول میں کمی کرتے تھے،

اور راستوں اور سڑکوں پر گزرنے والوں کو ڈرا دھمکا کر ان کا مال چھین لیتے تھے۔ اور حضرت

شعیب علیہ السلام پر ایمان لانے سے روکتے تھے، یہ وہ سخت جرائم تھے جن میں آپ کے

زمانے کے لوگ مبتلا تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے بہت فصاحت و بلاغت اور بڑی شفقت و محبت کے ساتھ

ان کو توحید کی دعوت دی، اور ان تمام برائیوں سے روکا، اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے

ڈرایا، لیکن ان لوگوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی بات نہیں مانی، اور اپنے جرائم سے باز

نہیں آئے، اور آخر کار اللہ تعالیٰ کے عذاب کے ذریعہ وہ لوگ تباہ و برباد ہو گئے۔

(اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین)

آیت نمبر ۸۵: - دلیل، جمع بیانات۔

۸۵ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ: - تم لوگ ناپ اور تول پوری کرو۔ (اَوْفُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِيفَاء۔ یہ اصل میں اَوْفَى ہے۔ اس میں واؤ کو یا، سے اور آخر کی یا، کو مزہ سے بدل دیا گیا ہے (الْكَيلُ) باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی تاپنا، حاصل مصدر (ناپ)۔ (الْمِيزَانُ) یہ "وَزْنٌ" مصدر کے معنی میں ہے، جیسے "مِيعَادٌ" وَغَدَّ کے معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۸۵ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ: - تم لوگوں سے ان کی چیزیں نہ گھٹاؤ، تم لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر مت دو۔ (لَا تَبْخَسُوا) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَخَسَ (النَّاسُ) اسم ہے جو رُحْطٌ اور قَوْمٌ کی طرح جمع کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس کا واحد: إِنْسَانٌ، تصغیر نُونِیس ہے۔ (أَشْيَاءَهُمْ) کا واحد نَفْسٌ معنی چیز۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (لَا تَبْخَسُوا) فعل یا فاعل (النَّاسُ) مفعول اول ہے (أَشْيَاءَهُمْ) مفعول ثانی ہے۔

۸۶ تَوَعَّدُونِ: - تم لوگ ڈراتے ہو، تم لوگ دھمکی دیتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِغَاذٌ۔

۸۶ تَبْغُونَهَا عِوَجًا: - تم لوگ اس میں عیب تلاش کرتے ہو، تم لوگ اس میں کجی تلاش کرتے ہو۔ (تَبْغُونِ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بُغِيَئَةٌ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول اول ہے، اس کا مرجع (سَبَّلُ اللّٰهِ) ہے۔ (عِوَجًا) مفعول ثانی ہے۔ عِوَجُج کے معنی عیب، کجی، بُیْزٌ حَلَاظِن، باب سجع سے مصدر ہے۔

۸۷ خَيْرُ الْحَكَمِينَ: - سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا، سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر۔ (خَيْرُ) اسم تفضیل خَيْرٌ کا منقطف ہے۔ (الْحَكَمِينَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ (خَيْرُ) کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد: حَاكِمٌ اور مصدر: حَكَمٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

الحمد للہ پارہ (۸) مکمل ہو گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ الْمَلَأُ پاره (۹) سورۃ اعراف

آیت نمبر

۸۸ قَالَ الْمَلَأُ: سرداروں نے کہا۔ (قَالَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قول۔ (الْمَلَأُ) سرداران قوم، اشراف قوم، آبرو دار لوگ۔ جمع: املاء۔

۸۸ فِیْ سَلْبِنَا: ہمارے دین میں، ہمارے مذہب میں۔ (مِلَّةٌ) دین، مذہب، جمع: مِلَلٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۸۹ اِنْ نَعْدْنَا: اگر ہم لوٹ آئیں۔ (عَدْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر عَوَدٌ۔

۸۹ رَبَّنَا افْتَحْ: اے ہمارے پروردگار آپ فیصلہ فرما دیجئے۔ (رَبَّنَا) اصل میں یَبَارِكُنَا ہے۔ (بَا) حرف ندا محذوف ہے۔ (رَبَّنَا) منادئی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (افْتَحْ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَتَحَ۔

۸۹ خَيْرَ الْفَاتِحِينَ: سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا، سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا۔ (خَيْرٌ) یہ "اَخْبَرُ" اسم تفضیل کا مخفف مضاف ہے۔ (الْفَاتِحِينَ) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: فَاتِحٌ اور مصدر فَتَحَ ہے۔

۹۰ خَسِرُوْا: نقصان اٹھانے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے، اس کا واحد: خَاسِرٌ اور مصدر خَسِرَ اٹ ہے، باب سجع سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۱ اخَذَتْهُمْ الرَّجْفَةُ: ان لوگوں کو زلزلہ نے پکڑ لیا۔ (اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اخَذَ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الرَّجْفَةُ) کے معنی زلزلہ۔ یہ ترکیب میں فاعل ہے۔

۹۱ جُثِيَ مِیْنُ: اونڈھے گرنے والے، اونڈھے پڑنے والے، اونڈھے پڑے ہوئے۔ یہ (اَضْبَحُوا) فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: جُثِیْمٌ۔ اور مصدر جُثِمَ اور جُثُوْمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اس کے معنی سیدھا کو

آیت نمبر زمین سے لگانا، اور اس سے مراد اوندھے گرنا۔

۹۲ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا: - وہ لوگ ان (گھروں) میں بسے نہیں، وہ لوگ ان (گھروں) میں رہے نہیں، وہ لوگ ان (گھروں) میں ٹھہرے نہیں۔ (لَمْ يَغْنَوْا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی، جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر یعنی اور مضغنی ہے۔ معنی اقامت کرنا، ٹھہرنا۔ (فِيهَا) میں (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ اس کا مرجع (ذَار) ہے جو مؤنث سہائی ہے۔

۹۳ تَوَلَّى عَنْهُمْ: - انہوں نے (یعنی حضرت شعیب علیہ السلام نے) ان سے منہ موڑ لیا۔ (تَوَلَّى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلَّى

۹۴ اَبْلَغْتُكُمْ: - میں نے تم کو پہنچا دیا۔ (اَبْلَغْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَبْلَغْتُ

۹۵ كَيْفَ اُنْسَى: - میں کیسے افسوس کروں، میں کیسے رنج کروں۔ (كَيْفَ) استفہام انکاری کے لیے ہے۔ یعنی مجھے ان کی ہلاکت پر کوئی افسوس نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ لوگ افسوس کرنے کے لائق نہیں۔ یہ لوگ اپنے کفر و شرک اور سرکشی و نافرمانی کی وجہ سے اس عذاب کے مستحق تھے۔ (اُنْسَى) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اُنْسَى

۹۶ اَلْبَاسَاءِ: - سختی، محتاجی۔ اس کا مادہ بَاسٌ ہے۔

۹۷ اَلضَّرَّاءِ: - تکلیف، بیماری، تنگی۔ اس کا مادہ ضَرٌّ ہے۔

۹۸ يَضْرَعُونَ: - (تا کہ) وہ لوگ عاجزی کریں، (تا کہ) وہ لوگ گڑ گڑائیں، (تا کہ) وہ لوگ ڈھیلے پڑ جائیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر اَضْرَعُ (يَضْرَعُونَ) اصل میں يَضْرَعُونَ ہے، تاء کو ضاد سے بدل کر ضاد کا ضاد میں اوغام کر دیا گیا ہے۔ مصدر اَضْرَعُ اصل میں تَضْرَعُ ہے۔ تاء کو ضاد سے بدل کر ضاد کا ضاد میں اوغام کر دیا گیا ہے اور ابتداء بالسکون کے محال ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۹۹ عَفَّوْا: - وہ لوگ بڑھ گئے، ان لوگوں نے ترقی کر لی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف،

آیت نمبر صیغہ جمع مذکر غائب مصدر غفوا۔

۹۵ الضراء: - تکلیف، بیماری، تنگی۔ اس کا مادہ ضر ہے۔

۹۵ الحراء: - خوشی، راحت۔ اس کا مادہ حر ہے۔

۹۷ افسامن اهل القرى: - کیا، ہستیوں کے رہنے والے بے فکر ہو گئے۔ (ام) امرؤ استفہام

انکار اور توہین کے لیے ہے، یہاں انکار کا مطلب یہ ہے کہ ان کو بے فکر نہ ہونا چاہئے، اور

توہین کا مطلب یہ ہے کہ ان کا بے فکر ہونا الٹی ملامت ہے۔ امرؤ استفہام کے بعد فاء

عطف کے لیے ہے۔ (افس) باب سب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب

مصدر افس و افسن و افسان معنی بے فکر ہونا، بے خوف ہونا۔ (القری) کا مادہ قریۃ اس

کے معنی گاؤں، ہستی۔

۹۷ یأسنا: - ہمارا عذاب۔ (یأس) کے معنی عذاب۔ اس کی جمع یأس ہے۔ (نا) ضمیر جمع

متکلم مضاف الیہ ہے۔

۹۷ یأسنا: - رات کے وقت، رات میں۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی رات میں آنا۔

ظرف یا حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۹۸ ضحیٰ: - دن چڑھے، دن میں، پچاشت کے وقت۔

۹۹ اقاموا ذکر اللہ: - کیا وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بے فکر ہو گئے۔

(ام) امرؤ استفہام انکار و توہین کے لیے ہے، یہاں انکار کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو بے

فکرت ہونا چاہئے، اور توہین کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کا بے فکر ہونا الٹی ملامت ہے۔

فاء حرف عطف ہے۔ (اموا) باب جمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر

امس و امس و امسا۔ (مکرو) تدبیر، داؤ، باں سے مراد اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب ہے۔

۱۰۰ لم یهد: - وہ ظاہر نہیں ہوا، فعل مضارع معروف انفی، جہد بہلم، صیغہ واحد مذکر غائب،

مصدر ہدایۃ معنی رہنمائی کرنا۔ (لم یهد) لم یبین کے معنی میں ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۰۰ لو نشاء اصبہم: - اگر ہم چاہتے تو ان کو پکڑ لیتے، اگر ہم چاہتے تو ان کو ہلاک کر دیتے۔

آیت نہر (لَو) زمانہ ماضی میں امتناع کے لیے ہے، یعنی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے جزا نہیں پائی گئی ہے۔ اور زمانہ مستقبل میں شرط کے لیے ہے، مگر یہ جزم نہیں دیتا ہے، شرط جب مستقبل ہو تو (لَو) ان شرطیہ کے معنی میں ہوتا ہے۔ اور جب ماضی ہو تو حرف امتناع ہوتا ہے۔ اور (لَو) کے بعد جب فعل مضارع واقع ہو تو فعل ماضی کے معنی میں ہو جاتا ہے۔

۱۰۰ لَطَعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ: ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔ (نَطَعَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَعَّ، (قُلُوبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔

۱۰۱ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِهَا: ہم آپ کے سامنے ان (بستیوں) کے کچھ حالات بیان کرتے ہیں، ہم آپ کے سامنے ان (بستیوں) کے کچھ واقعات بیان کرتے ہیں۔ (نَقَضُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَضَضُ، (أَنْبَاءُ) کے معنی حالات، واقعات، خبریں۔ واحد: نَبَأٌ، (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع الْقُرَىٰ ہے، جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۰۲ عَهْدٍ: قول و قرار اس کی جمع: عَهْدٌ ہے یہاں عہد سے مراد وفا ہے عہد یعنی عہد کا پورا کرنا ہے۔ عہد اِی وِفَاءٌ بِالْعَهْدِ۔ (تفسیر مظہری) اور اس عہد سے مراد ”عالم ارواح“ کا عہد ہے جو تمام انسانوں سے لیا گیا تھا، جس کو عہد الست بھی کہتے ہیں۔

۱۰۳ بَعَثْنَا: ہم نے بھیجا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعَثَ۔

۱۰۵ حَقِيقٌ: ثابت، قائم، الائق۔ یہ حق سے صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ ترکیب نحوی میں لفظ حَقِيقٌ مبتدا محذوف کی خبر ہے، اس کی اصل عبارت اِنَّا حَقِيقٌ اِنِّیْ جَدِیْرٌ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۰۵ قَدْ جِئْتُكُمْ بَيِّنَةً: میں تمہارے پاس دلیل (یعنی معجزہ) لایا ہوں، میں تمہارے پاس نشانی لایا ہوں۔ (قَدْ جِئْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد متکلم، مصدر جِئْتُ اور بَيِّنَةٌ ہے۔ (كَمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (بَيِّنَةٌ) کے معنی دلیل، نشانی۔ جمع: بَيِّنَاتٌ۔

۱۰۷۔ اَلْقٰی عَصٰہُ:۔ انہوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنی لاٹھی ڈال دی۔ (الْقٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَلْقَاءُ، (عَصٰی) کے معنی لاٹھی، جمع: عَصٰی۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۱۰۷۔ تُعْبِئُ مُبِیِّنٌ:۔ صریح اُڑ رہا، کھڑا ہوا اُڑ رہا۔ (تُعْبِئُ) کے معنی اُڑ رہا، جمع: تُعْبِیْنُ، (مُبِیِّنٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۱۰۸۔ نَزَعَ يَدَهُ:۔ انہوں نے (موسیٰ علیہ السلام نے) اپنا ہاتھ نکالا۔ (نَزَعَ) باب فاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزَعَ، (يَدٌ) کے معنی ہاتھ، جمع: اَيْدِیٰ، (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۰۸۔ بَيَضَاءُ:۔ سفید (چمک دار) اس کا مذکر: اَبْيَضٌ اور جمع: بَيَضٌ ہے۔

۱۰۹۔ سَحَرٌ عَلِيمٌ:۔ بڑا ماہر جادوگر، بڑا واقف جادوگر۔ (سَاحِرٌ) کے معنی جادوگر جمع: سَحَرَةٌ اور مصدر سَحَرُ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ (عَلِيمٌ) بہت جانتے والا، بہت واقفیت رکھنے والا، بڑا ماہر۔ (عَلِمَ) سے فاعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب کس سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰۔ مَا ذَاتَا مُؤَوِّنٌ:۔ تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو، تم لوگ کیا صلاح دیتے ہو۔ (مَا) برائے استفہام ہے۔ (ذَاتَا) اسم موصول ہے۔ (تَأْمُرُوْنَ) باب فاعل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر اَمْرٌ (تَأْمُرُوْنَ) کے معنی میں ہے جس کے معنی "مشورہ دینا" ہیں۔

۱۱۱۔ اَرْجَهُ وَاَخَاهُ:۔ آپ ان کو (موسیٰ علیہ السلام کو) اور ان کے بھائی (ہارون علیہ السلام) کو مہلات دیجئے، (اَرْجَهُ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر اَرْجَأُ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، معطوف علیہ۔ (اَخَاهُ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر معطوف ہے۔

معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول ہے۔ (اَخٌ) بھائی، جمع: اِخْوَةٌ اور اِخْوَانٌ۔

۱۱۱۔ اَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ:۔ آپ شہروں میں چہر اسیوں کو بھیج دیجئے۔ (بِیْنِ الْقُرْآنِ اَرْسِلْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَرْسَلْتُ، (الْمَدَائِنِ) کا واحد مَدِیْنَةٌ

آیت نمبر معنی شہر۔ (حاشیہ) جمع کرنے والے، یہاں مراد چہرہ اسی ہیں۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: حَاشِرٌ اور مصدر حَشَرَ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۵ الْمُؤَلِّقِينَ: ڈالنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت نصب میں ہے۔

اس کا واحد: مُلِّقٌ اور مصدر اَلْقَاءُ ہے۔ یہ اصل میں اَلْقَائِی ہے یا کوہ مزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۱۶ اَلْقُوا: تم لوگ ڈالو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَلْقَاءُ۔

۱۱۶ اَلْقُوا: ان لوگوں نے ڈالا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

مصدر اَلْقَاءُ۔

۱۱۶ سَحَرُوا اَعْيُنَ النَّاسِ: انہوں نے (جادو گروں نے) لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا،

انہوں نے لوگوں کی نظر بندی کر دی۔ (سَحَرُوا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر سَحَرٌ معنی جادو کرنا۔ (اَعْيُنٌ) کا واحد عَيْنٌ، معنی آنکھ، نگاہ۔

۱۱۷ اسْتَرْهَبُوهُمْ: انہوں نے (جادو گروں نے) لوگوں کو ڈرا دیا۔ (اسْتَرْهَبُوا) باب

استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اسْتَرْهَبَ، (هُمْ) ضمیر جمع

مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۱۷ اَلْقِ عَصَاكَ: آپ اپنی لاثمی ڈال دیجئے۔ (اَلْقِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد

مذکر حاضر، مصدر اَلْقَاءُ، یہ اصل میں اَلْقَائِی ہے یا کوہ مزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (عَصَى)

کے معنی لاثمی، جمع: عَصَى۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۱۱۷ تَلَقَّفْ: وہ (لاٹھی) لگتی ہے، وہ (لاٹھی) لگنے لگی۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَلَقَّفَ و تَلَقَّانَ معنی لگنا۔

۱۱۹ يَنَافِكُونَ: وہ لوگ گڑھتے ہیں۔ (وہ لوگ گڑھتے تھے)۔ باب ضرب سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْلَكَ و اَفْلُوكَ۔

۱۲۰ اِنْقَلَبُوا صُلَحْرِينَ: وہ لوگ ذلیل ہو کر لوٹے۔ (اِنْقَلَبُوا) باب انفعال سے فعل ماضی

آیت نمبر معروف، حیث جمع مذکر غائب، مصدر انقلاب، (صغریٰ) اسم فاعل جمع مذکر سامع، (صغریٰ) ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد: صغیر اور مصدر صغیر اور صغیر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۳ السحرة۔ باد و گروگ، اس کا واحد: سحر اور مصدر سحر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۴ قَالَ فِرْعَوْنُ:۔ فرعون نے کہا۔ (قَالَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، حیث واحد مذکر

غائب، مصدر قَوْلٌ، (فِرْعَوْنُ) یہ شہ مصر کا لقب ہے۔ اس کا نام قابول ہے، اور بعض

لوگوں نے کہا کہ اس کا نام ولید بن مصعب بن ریان ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور مظہری)۔

صاحب قصص الانبیاء شیخ عبدالوہاب بن جار صاحب کی تحقیق کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

جس فرعون کے قتل میں پرورش پائی۔ اس کا نام فرعونیس دوم تھا اسکے مرنے کے بعد اس کا بیٹا شنتاج

مصر کا حکمران بنا تھا جو بنی اسرائیل پر بہت ظلم و ستم کرتا تھا۔ اسی کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام

اور حضرت ہارون علیہ السلام نے پیغام حق پہنچایا تھا، اسی نے باد و گروگ سے مقابلہ کر لیا تھا،

اور اسی نے فوج کو لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا تعاقب کیا تھا، جس کے نتیجے میں

فرعون اور انکی پوری فوج دریائے قلمزم میں غرق ہو گئی تھی پھر سمندر کی موجوں نے فرعون کی لاش کو

ساحل پر پھینک دیا تھا، مصر کے عجائب خانہ میں یہ لاش آج بھی موجود ہے (تفسیر راقم القرآن)

۱۲۵ قِيلَ أَنْ اذْن:۔ اس سے پہلے کہ میں اجازت دوں، میری اجازت سے پہلے۔ (اذْن)

باب سمع سے فعل مضارع معروف، حیث واحد متکلم، مصدر اذْن، یہ فعل مضارع ان ناصبہ

(مصدر یہ) کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۲۶ هَذَا لِمَكْرٍ مَكْرٌ تَمُوهُ:۔ یہ یقیناً ایک تدبیر ہے جو تم لوگوں نے اختیار کی، یہ ایک فریب

ہے جس پر تم لوگوں نے عمل کیا ہے۔ (مَكْرٌ) تدبیر، داؤ، دھوکا، فریب۔ باب نصر سے مصدر

ہے۔ (مَكْرٌ تَمُوهُ) مَكْرٌ نام باب نصر سے فعل ماضی معروف، حیث جمع مذکر حاضر، مصدر

مَكْرٌ، فعل ماضی جمع مذکر حاضر میں میم کے بعد واو وصلہ ہے۔ جو میم جمع کو ضمیر وغیرہ کے

ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۳۳ منْ خِلَافٍ :- مخالف جانب سے، یعنی دایاں ہاتھ اور بایاں پیر کاٹنے کی دھمکی دی تھی۔
(خِلَاف) باب مفاعلة سے مصدر ہے۔

۱۳۴ لَا صَلَیْکُمْ :- میں ضرور تم کو سولی پر چڑھاؤں گا، میں ضرور تم کو سولی دوں گا۔ (لَا صَلَیْکُمْ)
باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید ہا لون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَصَلَّیْتُ۔ (نَکَم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۳۵ مَا نَنْتَقِمُ مِنَّا :- تو ہم کو سزا نہیں دیتا ہے، تو ہم میں عیب نہیں پاتا ہے۔ (مَا) نفی کے لیے ہے۔ (نَنْتَقِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر نَقَمْتُ۔

۱۳۶ أَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا :- آپ ہمارے اوپر صبر کا فیضان کر دیجئے، آپ ہمارے اوپر صبر کے دہانے کھول دیجئے۔ (أَفْرِغْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِفْرَغَ، معنی گرائنا، بہانا۔

۱۳۷ تَوْفِنَا :- آپ ہم کو وفات دیجئے۔ (تَوْفِ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفَّیَ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۱۳۸ اتْلُوْا مِوَسٰی وَ قَوْمَهُ :- کیا آپ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم کو چھوڑ دیں گے۔
یعنی کیا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔
(ا) ہمزہ استفہام انکار کے لیے ہے۔ (تَذَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذَرَ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتا ہے۔ (مِوَسٰی) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱/ آیت ۵۱ میں دیکھئے۔ (قَوْمَ) کے معنی لوگوں کی جماعت، جمع اقوام۔

۱۳۹ نَسْتَحِیْ نِسَاءَهُمْ :- ہم ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے۔ (نَسْتَحِیْ) باب باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اسْتَحْیَا۔ (نِسَاءً) کے معنی عورتیں، خلاف قیاس اس کا واحد امْرَأَةٌ ہے۔

۱۴۰ قَهْرُوْنِ :- قدرت رکھنے والے، غالب آنے والے، زور آور، طاقت ور۔ اس کا واحد قَهْرُوْنِ

آیت نبر قاهر اور مصدر قہر ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۷ اِسْتَعِينُوا بِاللّٰهِ۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔ (اِسْتَعِينُوا) باب استفعال سے فعل امر

صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَعَانَ

۱۲۸ یُسَوِّرُ ثَمَارًا۔ وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا (زمین کا) وارث بنا دیتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا

(زمین کا) مالک بنا دیتے ہیں۔ (یُسَوِّرُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ

واحد مذکر غائب، مصدر اِسْوَرَاث۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع

الأرض ہے۔

۱۲۹ اَوْذَيْنَا۔ ہم لوگ تکلیفیں دیئے گئے، ہم لوگوں کو تکلیفیں دی گئیں۔ باب افعال سے فعل

ماضی مجہول، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاء

۱۲۹ یَسْتَخْلِفُکُمْ فِی الْاَرْضِ :۔ وہ (تمہارا پروردگار) تم کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا، وہ

(تمہارا پروردگار) تم کو زمین کا حاکم بنا دے گا۔ (یَسْتَخْلِفُ) باب استفعال سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتَخْلَفَ۔ یہ فعل مضارع ان ناصب

(مصدر یہ) کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (تُکْم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۳۰ الْمَسِیْنِ :۔ قحط سالی، قحط کے سال۔ جمع مذکر سالم، (باء) حرف جر کی وجہ سے حالت جر

میں ہے۔ اس کا واحد مَسْنٌ ہے۔

۱۳۰ یَسْذُکَّرُوْنَ :۔ (تاکہ) وہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذْکَرَّ۔ (یَسْذُکَّرُوْنَ) اصل میں یَسْذُکَّرُوْنَ ہے، تاء کو

ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا یَسْذُکَّرُوْنَ ہو گیا۔ "اِذْکَرَّ" مصدر اصل

میں تَسْذُکَّرُ ہے۔ تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا۔ پھر ابتداء

بالسکون کے محال ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا۔ اِذْکَرَّ ہو گیا۔

۱۳۱ یَطَّيِّرُوْا :۔ وہ لوگ نحوست بتاتے، وہ لوگ نحوست قرار دیتے۔ باب تفعیل سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِطَّيَّرَ۔ (یَطَّيِّرُوْا) اصل میں یَطَّيِّرُوْا ہے، تاء کو طاء

آیت نمبر سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا۔ (بَطَّيْرُوا) ہو گیا۔ (اطَّيْنُ) مصدر اصل میں تطيّر ہے تاہم کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا۔ ابتداء باسکون کے محال ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا۔ اَطَّيْرُوا (بَطَّيْرُوا) فعل مضارع میں جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں اُون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۱۳۱ طَبَّرَهُمُ عِنْدَ اللَّهِ :- ان کی نحوست اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، ان کی نحوست (کا سبب) اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ (طَبَّائِرُ) کے معنی پرندہ، پرندوں کے دائیں اور بائیں اترنے سے اہل عرب اچھی بری فال لیا کرتے تھے، اس لیے مطلق فال کو بھی طائر کہنے لگے۔ (معارف القرآن) یہاں پر طَبَّائِرُ سے مراد نحوست ہے۔ (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع (آلُ فِرْعَوْنَ) ہے۔ لفظ آل معنی کے اعتبار سے جمع ہے۔ اس لیے (ہُمْ) ضمیر جمع کی استعمال کی گئی ہے۔

۱۳۲ الطُّوفَانُ :- طوفان، اس سے مراد سیلاب ہے، جو آل فرعون (یعنی قبیلوں) کے گھروں میں داخل ہو گیا تھا۔

۱۳۳ الْجَرَادُ :- مڈیاں۔ اس کا واحد: جَرَادَةٌ ہے۔ مڈیاں ان کی کھیتی اور پھلوں کو کھانے لگی تھیں۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۳۴ الْقُمَّلُ :- چٹری (ترجمہ حضرت شیخ الہند) گھن کا کیترا (ترجمہ حضرت حکیم الامت) اس کا واحد: قُمَّلَةٌ ہے۔

۱۳۵ الضَّفَادِعُ :- مینڈھک۔ اس کا واحد: ضَفْدَعٌ ہے۔ مینڈھک ان کے گھروں میں اور کھانے کی چیزوں میں بھر گئے تھے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۳۶ آيَاتُ مُفَصَّلَاتٍ :- جدا کی ہوئی نشانیاں، کھلے ہوئے معجزات۔ (آیات) کا واحد: آيَةٌ معنی نشانی۔ (مفصلات) جدا کی ہوئی چیزیں۔ اس کا واحد: مُفَصَّلَةٌ ہے۔ (آیات مُفَصَّلَاتٍ) حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۳۷ الرَّجْزُ :- عذاب، جمع: رَجَزٌ، از جاز یہاں عذاب سے مراد طاعون ہے۔ جیسا کہ حضرت سعید

آیت نمبر ۱۳۱ میں جمیر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ (تفسیر مظہری)

۱۳۱ لَسِنَ كَشَفَتْ :- اگر آپ وہ کر دیں گے، اگر آپ بٹا دیں گے۔ (کشف لغت) باب

فرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر کَشَفَتْ۔

۱۳۲ يَسْكُكُونَ :- وہ لوگ عہد توڑ ڈالتے ہیں، وہ لوگ عہد شکنی کرتے ہیں۔ باب فرب سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر يَسْكُكُونَ۔

۱۳۳ اتَّقُوا مِنْهُمْ :- ہم نے ان سے بدلہ لیا۔ باب اتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع

متکلم، مصدر اتَّقُوا۔

۱۳۴ اَلَيْسَ :- دریا، جمع زَمُومَ اس سے مراد دریائے قلزم ہے، جس میں فرعون اور اس کی قوم کو

غرق کیا گیا تھا۔

۱۳۵ كَانُوا يَسْتَضِعُّونَ :- وہ لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے۔ باب استفعال سے فعل ماضی

استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استَضِعُّونَ۔

۱۳۶ ذَقَرْنَا :- ہم نے تباہ و برباد کیا، ہم نے ذرا ہم برہم کرو یا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی

معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ذَقَرْنَا۔

۱۳۷ كَانِ يَصْنَعُ :- وہ بنا رہا تھا۔ باب فتح سے فعل ماضی استمراری، صیغہ واحد مذکر غائب،

مصدر صَنَعَ اور صُنِعَ ہے۔

۱۳۸ كَانُوا يَعْزُّشُونَ :- وہ لوگ بلند کرتے تھے، وہ لوگ اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے

(بنواتے تھے)۔ باب فرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَزَّشُوا۔

۱۳۹ جَاوَزْنَا :- ہم نے پار اتار دیا۔ باب مضاعفہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم،

مصدر جَاوَزْنَا۔

۱۴۰ يَعْكُفُونَ :- وہ لوگ جھرتے ہیں، (وہ لوگ جھرتے تھے)۔ باب فرب سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَكَفَ اور عَكُوفٌ۔

۱۴۱ أَصْنَامُ :- چندیت، بہت سے بت، اس کا واحد صَنَمٌ ہے۔

۱۳۹ تَبَاهٌ مُتَبَاهٍ۔ تباہ کیا ہوا، برباد کیا ہوا، ہلاک کیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر۔ مصدر تنبیه۔

۱۴۰ یُسَوِّمُونَكُمْ۔ وہ لوگ تم کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ (پہنچاتے تھے)۔ (یُسَوِّمُونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَوَّمَ، (نُكِم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۴۱ یُقْتَلُونَ أَبْنَاءَكُمْ۔ وہ لوگ تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے ہیں۔ (قتل کرتے تھے)۔ (يُقْتَلُونَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَتَلَ، (أَبْنَاءُ) کا واحد ابْنٌ مثنیٰ بِنَا۔

۱۴۲ یُسْتَحْيَوْنَ لِسَاءَكُمْ۔ وہ لوگ تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے ہیں (زندہ رکھتے تھے)۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اسْتَحْيَا، (لِسَاءُ) کے معنی عورتیں، خلاف قیاس اس کا واحد امْرَأَةٌ ہے۔

۱۴۳ بَلَاءٌ۔ آزمائش، آزماتش، دوئوں معنی کا احتمال ہے۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی آزمانا، امتحان لینا۔

۱۴۴ مِيقَاتٌ رَّبِّہِ۔ ان کے پروردگار کا مقرر کیا ہوا وقت، ان کے پروردگار کی مقرر کی ہوئی مدت۔ (مِيقَاتٌ) کے معنی وقت، مدت جمع مِيقَاتٍ۔

۱۴۵ أَخْلَفْنِي۔ تم میرے خلیفہ ہو جاؤ، تم میرے جانشین ہو جاؤ۔ (أَخْلَفَ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر أَخْلَفَ، (نِی) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے مشکلم مفعول بہ ہے۔

۱۴۶ اَرِنِیْ۔ آپ مجھ کو دکھا دیجئے، آپ مجھ کو دیدار کرا دیجئے۔ (اَرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَرَا، (نِی) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے، اور آخر میں یائے مشکلم مفعول بہ ہے۔

۱۴۷ لَنْ نُّوْبِیْ۔ تم مجھ کو (دنیا میں) ہرگز نہیں دیکھ سکتے ہو۔ (لَنْ نُّوْبِیْ) باب فاعل سے فعل

آیت نمبر مضارع معروف، انہی تاکید بان مستقبل، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر رؤیۃ، (بسی) اس کے شروع میں اُن وقت یہ ہے اور آخر میں یا کے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۲۳ ان استقر: اگر وہ برقرار رہے، اگر وہ ٹھہرا رہے۔ (استقر) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر استقرار۔

۱۲۴ تَجَلَّی رَبُّہُ: ان کے پروردگار نے تجلی فرمائی۔ (تَجَلَّی) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجَلَّی، اس کے معنی ظاہر ہونا۔ (رَبُّ) کے معنی پروردگار، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس ضمیر کا مرجع (حضرت موسیٰ علیہ السلام) ہیں۔

امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، اور اس کی سند کو ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی، اور اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی (خنصر) کے سرے پر انگوٹھا رکھ کر اشارہ فرمایا کہ اللہ جل شانہ کے نور کا صرف اتنا سا حصہ ظاہر ہوا تھا، جس سے پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، یہ ضروری نہیں کہ سارے پہاڑ کے ٹکڑے ہو گئے ہوں بلکہ ممکن ہے جس حصہ پر حق تعالیٰ نے تجلی فرمائی وہی حصہ متاثر ہوا ہو۔ (تائیس من ازمعارف القرآن)۔

۱۲۵ جَعَلَهُ ذِکْراً: اس نے (تجلی نے) اس (پہاڑ) کو ریزہ ریزہ کر دیا، اس نے (تجلی نے) اس پہاڑ کے پرچے اڑا دیے۔ (جَعَلَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَعَلَ، (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (ذِکْراً) باب نصر سے مصدر ہے، معنی گرا کر برابر کرنا، کوٹ کر ہموار کرنا، اور یہ اسم مفعول هَذَا شَوْكُ کے معنی میں ہے۔

۱۲۶ حَرَّ مُوسَى صَبْعاً: موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ (حَرَّ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَرَّ اور حَرَّوڑ ہے۔ (مُوسَى) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱۵/ آیت ۱۵ میں دیکھئے۔ (صَبْعاً) صفت مشبہ واحد مذکر، اس کا مصدر صَبَعْتُ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، یہ حال ہونے کی

آیت نمبر وجہ سے منصوب ہے۔

۱۳۳ لَمَّا آفَاقَ:۔ جب وہ (موسیٰ علیہ السلام) ہوش میں آئے۔ (آفاق) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر افاقۃ۔

۱۳۴ اصْطَفَيْتَكَ:۔ میں نے تم کو منتخب کیا۔ (اصْطَفَيْتَ) باب انعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم مصدر اصطفاء۔ اس کا مادہ صَفَوُ ہے۔ (لَکَ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۳۵ اَلْاَلْوَا ح:۔ تختیاں، اس کا واحد لَوْح ہے۔

۱۳۵ اَوْرِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ:۔ میں تم کو نافرمانوں کا گھر دکھلا دوں گا۔ (اوری) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اوزاءة۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول اول۔ (دَارَ الْفٰسِقِيْنَ) مفعول ثانی ہے۔

(دار الفاسقین) سے مراد فرعون اور اس کے قہجین کا گھر یعنی ملک مصر ہے۔ (تفسیر بیضاوی، تفسیر جلالین، تفسیر مظہری)۔ (دَارَ) کے معنی گھر جمع: دِيَارٌ۔ (الْفٰسِقِيْنَ) کے معنی نافرمان لوگ، یہ جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد فٰسِقٌ اور مصدر فُسُوْقٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۶ سَبِيْلَ الرُّشْدِ:۔ ہدایت کا راستہ۔ (سَبِيْلَ) کے معنی راستہ جمع: سُبُلٌ۔ (رُّشْدٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی ہدایت پانا۔

۱۳۶ سَبِيْلَ الْغٰی:۔ گمراہی کا راستہ۔ (سَبِيْلَ) کے معنی راستہ جمع: سُبُلٌ۔ (الْغٰی) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی گمراہ ہونا۔

۱۳۷ خَبَطْتُ اَعْمَالَهُمْ:۔ ان کے کام غارت ہو گئے، ان کے اعمال برباد ہو گئے۔ (خَبَطْتُ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر خبط۔ (اَعْمَالٌ) کا واحد عَمَلٌ معنی کام۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۳۸ مِنْ حُلِيِّهِمْ:۔ اپنے زیوروں سے۔ (حُلِيٌّ) کا واحد حُلًی ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۳۸ عجلہ۔۔۔ عجز (گائے کا بچہ) جمع عجزول اور عجزال

۱۳۸ خُجَوَار:۔ گائے کی آواز۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی گائے کا آواز کرنا۔

۱۳۹ لَمَّا سَقَطَ فِي أَيَادِيهِمْ - جب وہ لوگ شرمندہ ہوئے جب وہ لوگ نادام ہوئے، یہ

جملہ محاورہ میں ناوم ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (شقیط) باب نصر سے فعل ماضی

مجهول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَقَّوْطٌ، (أَيْدِي) کا واحد يَدٌ معنی ہاتھ۔ (هُم) ضمیر

جمع تذکرہ غائب مضاف الیہ ہے۔

۱۵۰۔ غَضَبُكَ اِسْفَاہُ۔ غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے۔ یہ دونوں الفاظ محال ہونے کی وجہ سے

حالت نصب میں ہیں۔ (عُضْبَان) باب جمع سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے، اس کی جمع:

غَضَابٌ اور مَضْرُوبٌ: غَضَبٌ ہے۔ (أسفًا) باب جمع سے محض مشبہ واحد مذکر ہے، اس

کا مصدر اسف ہے۔

۱۵۰ بِشْمَا خَلَفْتُمُونِي :- تم نے میری برقی جانشینی کی، یعنی تم نے بہت بڑا کام کیا۔

(بشع) فعل ذم ہے، اس میں ضمیر مستتر میسر ہے۔ (ما) نکرہ موصوفہ ہے۔ (خافطونی) (بشع)

یہ اور جملہ ماکرہ موصوفہ کی صفت ہے، مکرہ موصوفہ اپنی صفت سے مل کر تمیز ہے، تمیز اپنی تمیز

عَل کر فاعل ہے۔ مَحْذُوفُ بِالْذِمِّ جَلَّالَتُکُمْ ہذا مَحْذُوف ہے۔ (خَلَفْتُمُونِی)

”خَلَقْتُمْ“ باب امر سے فعل ماضی معروف بصیغہ جمع مذکر غایب مصدر جازمہ خَلَقْتُمْ خَلَقْتُمْ خَلَقْتُمْ

مینیم جمیع کے بعد واصل ہے، جو دوسرے لفظ کے ساتھ ملائے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔

(تج) اس کے شروع میں اون وقایہ ہے، اور آخر میں یائے محکوم، مفعول ہے۔

۱۵۔ نَجِّهْهُ إِلَيْهِ: - ان کو (حضرت ہارون علیہ السلام کو) اپنی طرف کھینچ رہے ہیں، ان کو

(حضرت مارون علیہ السلام کو) اسی طرف کھینچے گئے۔ (سُجُو) بابِ اعراسِ فضلِ انصاری

معروف، حقیقہ و اعلان کرنا، مضبوطی، (۵) ضمیر و اعلان کرنا، مشغول ہے، اس

شعبہ کا مروجہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں۔

۱۵۰ اَللّٰهُ اَعْلَمُ :- اے میری ماں کے بچے! یعنی اے میرے بھائی۔

آیت نمبر یا حرف ندا محذوف ہونے کی وجہ سے لفظ اَبْنِ منصوب ہے۔ اور (اُمّ) حاصل میں اُمّی یا اے متکلم کے ساتھ ہے، تخفیف کے لیے آخر سے یا اے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور میم کے کسرہ کو فتح سے بدل دیا گیا "اُمّ" ہو گیا۔

۱۵۰ اِسْتَضْعَفُوْنِیْ:۔ ان لوگوں نے مجھ کو کمزور سمجھا، ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا (اِسْتَضْعَفُوْا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر (اِسْتَضْعَفَ) (نبی) اس کے شروع میں اَوْن وقایہ ہے، اور آخر میں یا اے متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۵۱ لَا تُشِیْثْ بِیْیَ الْاَعْدَاءَ:۔ آپ مجھ پر دشمنوں کو خوش نہ کیجئے، آپ مجھ پر دشمنوں کو مت ہسائیے۔ (لَا تُشِیْثْ) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِشْمَاتٌ (اَعْدَاءُ) کا واحد عَلُوٌّ معنی دشمن۔

۱۵۲ اِتَّخَذُوْا الْعِجْلَ:۔ ان لوگوں نے پھڑے کو معبود بنا لیا۔ (اِتَّخَذُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتَّخَذَ (الْعِجْلُ) کے معنی پھڑا، (گائے کا بچہ) جمع: عُجُولٌ اور عِجَالٌ ہے۔ (الْعِجْلُ) مفعول اول ہے، مفعول ثانی محذوف (الہا) ہے۔

۱۵۳ سَيَاْلُھُمْ غَضَبٌ:۔ بہت جلد ان کو غضب پہنچے گا۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (یَسَاْلُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یَسَاْلُ معنی پانا، حاصل کرنا۔

۱۵۴ الْمُفْتَرِیْنَ:۔ بہتان باندھنے والے، جھوٹ گڑھنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: الْمُفْتَرِیُّ اور مصدر اِفْتَرَاۓ ہے۔

۱۵۵ سَكَّتْ عَنْ مُوسٰی الْغَضَبُ:۔ موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ ختم ہو گیا، موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ ختم ہو گیا۔ (سَكَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَكُوْتُ (الغضب) باب سمع سے مصدر ہے۔

آیت نمبر ۱۵۴ یَرْهَبُونَ :- وہ لوگ ڈرتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع ماضی غائب، مصدر رَهَبَ اور رَهَبًا اور رَهَبٌ ہے۔

۱۵۵ اخْتَارَ مُوسَى :- موسیٰ علیہ السلام نے منتخب کر لیا۔ (اِخْتَارَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتَارَ ہے۔

۱۵۵ اخَذَتْهُمْ الرَّجْفَةُ :- ان کو زلزلہ نے پکڑ لیا۔ (اَخَذَتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اخَذَ۔ (الرَّجْفَةُ) کے معنی زلزلہ۔

۱۵۵ السُّفَهَاءُ :- بے وقوف لوگ، واحد سَفِيْهُ۔

۱۵۵ فَتَنَّاكَ :- آپ کی آزمائش، آپ کی طرف سے امتحان۔ (فَتَنَّا) آزمائش، امتحان، جمع فِتْنٍ۔ (ك) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۱۵۵ خَيْرُ الْغَافِرِينَ :- سب سے بہتر بخشنے والے، سب معاف کرنے والوں سے بہتر۔ (خَيْرٌ) اسم تفضیل اَخِيْرٌ کا مخفف ہے۔ (الْغَافِرِينَ) باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے، اس کا واحد غَافِرٌ اور مصدر غَفَرًا ہے۔

۱۵۶ هُذِنَا إِلَيْكَ :- ہم نے آپ کی طرف رجوع کیا، ہم آپ کی طرف رجوع ہوئے۔ (هُذِنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر هَوَذَ۔

۱۵۷ التَّوْرَةُ :- تورات ایک آسمانی کتاب ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۱۵۷ الْإِنْجِيلُ :- انجیل ایک آسمانی کتاب ہے، جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔

۱۵۷ يُجِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبُ :- وہ (نبی امی) ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال فرماتے ہیں۔

(يُجِلُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِجْلَلَ۔ (الطَّيِّبُ) کے معنی پاکیزہ چیزیں، واحد طَيِّبَةٌ۔

۱۵۷ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثُ :- وہ (نبی امی) ان پر گندی چیزوں کو حرام فرماتے ہیں۔

(يُحَرِّمُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَحَرَّمَ۔

آیت نمبر (الْخَبَائِث) گندی چیزیں۔ واحد: خبیثۃ۔

۱۵۷ یَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ :- وہ (نبی امی) ان کے بوجھ کو اتارتے ہیں، وہ (نبی امی) ان سے ان کے بوجھ کو دور کرتے ہیں۔ یہاں بوجھ سے مراد سخت احکام ہیں جو نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں منسوخ ہو گئے ہیں۔ (إِصْرٌ) کے معنی بوجھ، جمع: أَصَارٌ۔

۱۵۷. الْأَغْلَالُ :- طوق، اس کا واحد: غُلٌّ ہے۔ (أَغْلَالٌ) سے بھی مراد سخت احکام ہیں، جو نبی امی ﷺ کی شریعت میں منسوخ ہو گئے ہیں۔

۱۵۷ عَزَّوَدُوهُ :- ان لوگوں نے ان کی (نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی) تعظیم کی۔ (عَزَّوَدُوا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر تَعَزَّوَدُوا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵۷ النُّور :- روشنی، جمع: أَنْوَارٌ یہاں نور سے مراد قرآن کریم ہے۔ (تفسیر بیضاوی اور جلالین) اس آیت کریمہ میں تمام مفسرین کے نزدیک نور سے مراد قرآن کریم ہے۔
۱۵۸ يُخَيِّئُ :- وہ (اللہ تعالیٰ) زندگی دیتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر إِيْحَيَّأ۔

۱۵۸ يُجِيبُ :- وہ (اللہ تعالیٰ) موت دیتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر إِيْجَبُ۔

۱۵۸ اتَّبِعُوهُ :- تم لوگ ان کا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا) اتباع کرو، تم لوگ ان کی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی) پیروی کرو۔ (اتَّبِعُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اتَّبَاعٌ۔
(ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۱۵۹ يَهْدُونَ :- وہ لوگ ہدایت کرتے ہیں، وہ لوگ رہنمائی کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَدَا يَهْدِي۔

۱۵۹ يَغْدِلُونَ :- وہ لوگ انصاف کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غَدَلٌ۔

آیت نمبر ۱۶۰ قَطَعْنَهُمْ :- ہم نے ان کو تقسیم کر دیا۔ (قَطَعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَقِطِيعٌ، (هَمْ) جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶۰ اَنْبَاطًا :- خاندان، اس کا واحد نَبِطٌ، اَنْبَاطُ کے لغوی معنی اولاد کی اولاد، اس کا اکثر اطلاق نواسوں پر ہوتا ہے، جیسے حذیفہ کا اطلاق پوتوں پر ہوتا ہے، لفظ سبط یہودیوں کے لیے ایسے ہی مستعمل ہے جیسے عرب کے لیے قبیلے کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (مصباح اللغات) یہاں اس کا ترجمہ خاندان کیا جائے گا۔

۱۶۰ اِسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ :- ان کی (موسیٰ علیہ السلام کی) قوم نے ان سے پانی مانگا۔ (اِسْتَسْقَى) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِسْقَاءٌ، (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (قَوْمٌ) کے معنی لوگوں کی جماعت۔ جمع: اقوام۔

۱۶۰ اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ :- آپ اپنی لاٹھی پتھر پر مارے۔

سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں پتھر سے مراد وہ پتھر ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگ گیا تھا، بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خصب میں درم کی تہمت لگائی تھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غسل کرنے کے لیے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھے، تو وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگ گیا، اور بنی اسرائیل کے سرداروں کے پاس جا کر ٹھہرا، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس تہمت سے بری فرمادیا تھا، اس پتھر کے کپڑے لے کر بھاگنے کا واقعہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں موجود ہے۔ (تفسیر مظہری) (عَصَى) کے معنی لاٹھی جمع: عَصِیٌ (الْحَجَرُ) کے معنی پتھر، جمع: حِجَارَةٌ۔

۱۶۰ اِنْبَجَسَتْ :- وہ (چشمے) بہہ پڑے، وہ (چشمے) جاری ہو گئے۔ باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِنْبَجَسَ۔

۱۶۰ اِثْنَا عَشْرَةَ عَيْنًا :- بارہ چشمے۔ (عَيْنٌ) کے معنی چشمہ (پانی جاری ہونے کی جگہ) جمع: عَيْنُونَ۔

۱۶۰ مَشَرَبَهُمْ :- ان کے (یعنی اپنے) پانی پینے کی جگہ، ان کا (یعنی اپنا) گھاٹ۔

آیت نمبر (مَشْرَبٌ) اسم ظرف واحد ہے، اس کی جمع: مَشَارِبٌ۔ باب مع سے استعمال ہوتا ہے۔
مصدر مَشْرَبٌ ہے۔

۱۶۰ ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ :- ہم نے ان پر بادل کا سایہ کر دیا۔ (ظَلَّلْنَا) باب تفعیل سے
فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَظْلِيلٌ۔ (غَمَامٌ) کے معنی بادل، بادل کے ایک
ٹکڑے کو (غَمَامَةٌ) کہتے ہیں، جمع: غَمَائِمٌ۔

۱۶۱ اَلْمَنْ :- ترجمین، ایک قسم کی شبنم جو شہد کی طرح گاڑھی اور لذیذ تھی۔ تفسیر ابن کثیر میں
ہے مَنْ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ایک غذا تھی جو صبح صادق سے سورج
نکلنے تک آسمان سے برسی رہتی تھی۔ (قاموس القرآن)۔

۱۶۲ السَّلْوٰی :- بئیریں (ایک قسم کے پرندے)۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ ایک سرخی مائل
پرندہ ہے جس کے جھنڈ کے جھنڈ جنوبی ہوا میں اڑ کر آ جاتے تھے، حضرت وہب فرماتے ہیں
کہ یہ جھنڈ ایک میل کے طول و عرض میں صرف ایک نیزہ کی بلندی پر بنی اسرائیل کے سروں
پر پھیل جاتے تھے۔ (قاموس القرآن)۔ (سَلْوٰی) کا واحد: مَلْوَاةٌ ہے۔

۱۶۱ اَلْقَرْیَۃُ :- شہر، آبادی، یہاں قریہ سے مراد بیت المقدس یا اریحا ہے۔ (تفسیر جلالین)
اس کی جمع: قُرٰی۔

۱۶۱ حِطَّةٌ :- توبہ، یعنی ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، ہمارے گناہوں کو بخش دیجئے۔
اس کا مادہ حَطٌّ ہے۔ جس کے معنی معاف کرنا، گھٹانا، اس کی اصل عبارت (مَسَّالَتْنا حِطَّةً)
ہے۔ یہ ترکیب میں مبتدا اور خبر واقع ہے۔

۱۶۱ مُسْجِدًا :- سجدہ کرنے والے، واحد: مَسْجِدٌ اور مصدر: مَسْجُوذٌ ہے۔ باب نصر سے
استعمال ہوتا ہے۔ یہاں سجدہ کرنے سے مراد جھکنا ہے۔ (تفسیر جلالین اور بیان القرآن)۔

۱۶۱ نَغْفِرْ لَّكُمْ خَطِیْئَتِکُمْ :- ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ (نَغْفِرُ) باب
ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَغْفِرَةٌ جواب امر کی وجہ سے حالت
جزم میں ہے۔ (خَطِیْئَاتٌ) کے معنی غلطیاں، خطائیں، واحد: خَطِیْئَةٌ۔

۱۶۲ رَجُزًا: - عذاب، یہاں عذاب سے مراد طاعون ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۶۳ الْقَرْيَةِ: - آبادی، بستی، اس بستی کا نام ایلہ ہے جو دریائے قلزم کے کنارے واقع تھی۔ (تفسیر جلالین) جمع: قُرًى۔

۱۶۴ حَاضِرَةُ الْبَحْرِ: - دریا کے کنارے، سمندر کے کنارے۔ (حَاضِرَةُ) ساحل، قریب، کنارہ، آس پاس، جمع: حَوَاضِرُ۔ (الْبَحْرُ) دریا، سمندر، اس سے مراد دریائے قلزم ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۶۵ يَعْذُوْنَ: - وہ لوگ حد سے تجاوز کر رہے ہیں، (تجاوز کر رہے تھے)۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَذَوْ۔

۱۶۶ السَّبْتِ: - ہفتہ، سنیچر، (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن)۔ ہفتہ کے دن یہودیوں کو پھلی کا شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تاکید کی گئی تھی، لیکن ان میں سے کچھ لوگوں نے تجاوز کرتے ہوئے شکار کیا، اور منع کرنے کے باوجود نافرمانی سے باز نہیں آئے، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا، اور وہ لوگ بندر بنادے گئے، اس کے تین دن بعد وہ لوگ مر گئے، اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ (آمین)۔

۱۶۷ فَاتَّيَهُمْ حَيَاتُ نُهُمْ: - ان کے پاس ان کی مچھلیاں آتی ہیں (آتی تھیں)۔

(نَاسِي) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَتَا۔

(نُهُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول یہ ہے۔ (حَيَاتُ) کے معنی مچھلیاں۔ واحد: حَيَاتٌ۔

۱۶۸ مُشْرَعًا: - ظاہر ہونے کی حالت میں، ظاہر ہونے والی (مچھلیاں)۔ حال ہونے کی وجہ

سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: مُشَارِعٌ یہ ظاہر کے معنی میں ہے۔

۱۶۹ يَوْمَ لَا يَنْسَبُونَ: - جس دن وہ لوگ ہفتہ نہیں مناتے ہیں (نہیں مناتے تھے)، جس

دن ہفتہ نہیں ہوتا ہے (نہیں ہوتا تھا)۔ (لَا يَنْسَبُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف

متنی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَسَبْتُ، معنی ہفتہ میں داخل ہونا، ہفتہ منانا۔

۱۷۰ نَبَلَوْهُمْ: - ہم ان لوگوں کی آزمائش کرتے ہیں، (آزمائش کرتے تھے)۔ (نَبَلَوْ) باب

آیت نمبر نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بلاء یعنی آزمانا، تجربہ کرنا۔
 ۱۶۵ ذُکِرُوا:۔ ان لوگوں کو نصیحت کی گئی، وہ لوگ نصیحت کیے گئے۔ باب تفعیل سے فعل ماضی
 مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تذکیر۔

۱۶۵ عَذَابٌ بَیِّنٌ:۔ سخت عذاب، شدید عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی سزا، تکلیف، جمع:
 اَعْدَابٌ۔ (بَیِّنٌ) کے معنی سخت، شدید۔ بَیِّنٌ سے فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب
 کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶۶ عَتَوْا:۔ ان لوگوں نے سرکشی کی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،
 مصدر عَتَوْ، عَتًی، عَتًی، اس کے معنی تکبر کرنا، حد سے گزرنا، سرکشی کرنا۔
 ۱۶۶ نُهُوا:۔ ان لوگوں کو روکا گیا، وہ لوگ روکے گئے۔ باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع
 مذکر غائب، مصدر نَهَى۔

۱۶۶ قِرْدَةٌ خَاسِئِينَ:۔ ذلیل بندہ۔ (قِرْدَةٌ) کا واحد قِرْدٌ ہے۔ (خَاسِئِينَ) اسم فاعل جمع
 مذکر سالم ہے، اس کا واحد خَاسِئٍ اور مصدر خَسَا ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔
 ترکیب نحوی میں ”قِرْدَةٌ“ موصوف اور خَاسِئِينَ بھفت ہے، اور دونوں ال کر (کُونُوا) کی خبر
 ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

اس آیت میں جس عذاب کا ذکر کیا گیا ہے، وہ عذاب یہودیوں پر حق تعالیٰ کی
 نافرمانی کی وجہ سے نازل ہوا تھا۔ یہ لوگ دریائے قلزم کے کنارے ایلہ شہر کے رہنے والے
 تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ اس
 کے باوجود ان میں سے کچھ لوگوں نے شکار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وجہ سے ان کی
 صورتیں مسخ ہو گئیں، وہ لوگ حکم الہی سے بندہ بن گئے، پھر تین دن کے بعد وہ لوگ مر گئے،
 اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین یا رب العلمین۔

۱۶۷ تَسَادَّنَ رَبُّكَ:۔ آپ کے پروردگار نے خبر دی، آپ کے پروردگار نے اعلان فرمادیا۔
 (تَسَادَّنَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسَادَّنَ۔ (رَبُّ)

آیت نہر پروردگار، پالنے والا یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ اس کی جمع: اَرْبَابٌ اَتٰی ہے (ك) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۱۶۷ لَيَسَّعَنَّ:۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ضرور بھیجتے رہیں گے، وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ضرور مسابحہ کرتے رہیں گے، باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یسَّعُ۔

۱۶۷ یَسُوْمُهُمْ:۔ وہ ان کو تکلیف پہنچائے گا۔ (یَسُوْمُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یَسُوْمُ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶۸ قَطَّعْنَهُمْ:۔ ہم نے ان کو متفرق کر دیا، ہم نے ان کو الگ الگ کر دیا۔ (قَطَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقَطَّعَ۔

۱۶۸ بَلَّوْنَهُمْ بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ:۔ ہم نے خوش حالیوں اور بد حالیوں کے ذریعہ ان کی آزمائش کی۔ (بَلَّوْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَلَّوْا۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الْحَسَنَاتِ) کا واحد: حَسَنَةٌ معنی بھلائی،

یہاں پر مراد خوش حالی ہے۔ (السَّيِّئَاتِ) واحد: سَيِّئَةٌ معنی برائی، یہاں پر مراد بد حالی ہے۔ ۱۶۹ خَلَفَ:۔ نالائق جانشین، ناخلف لوگ، نالائق اولاد۔ اس کی جمع اخلاف اور خلوف ہے۔ لائق جانشین اور نیک اولاد کے لیے خلف کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۶۹ عَرَضَ هَذَا الْاَذْنٰی:۔ اس ادنیٰ زندگی کا سامان، اس بہت حقیر دنیا کا سامان۔ (عَرَضَ) کے معنی سامان، جمع: اَعْرَاضُ۔ (الْاَذْنٰی) بہت حقیر، بہت معمولی، یہ دنیا قسے اہم تفصیل ہے، اس سے مراد دنیا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۶۹ مِثَاقٌ:۔ عہد، جمع: مَوَاقِیْتُ۔ (مِثَاقٌ) اصل میں موثاق ہے۔ واؤ ساکن اور ماقبل مکسور ہے، واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا، مِثَاقٌ ہو گیا۔

۱۶۹ دَرَسُوا:۔ ان لوگوں نے پڑھ لیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَرَسَ۔

آیت نمبر ۱۷۰ یُمْسِكُونَ بِالْكِتَابِ :- وہ لوگ کتاب (یعنی توراۃ) کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں، وہ لوگ کتاب (یعنی توراۃ) کی پابندی کرتے ہیں۔ (یُمْسِكُونَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تُمْسِكُ.

۱۷۱ نَقَّضْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ :- ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر اٹھایا، ہم نے پہاڑ کو اٹھا کر ان کے (بنی اسرائیل کے) اوپر معلق کر دیا۔ (نَقَّضْنَا) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَقَضَ معنی بلند کرنا، اٹھانا۔

۱۷۱ ظِلَّةٌ :- سائبان، چھت، جمع: ظُلُلٌ.

۱۷۲ أَخَذَ رَبُّكَ :- آپ کے پروردگار نے نکالا۔ (أَخَذَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر أَخَذَ معنی لینا، یہاں پر مراد نکالنا ہے۔

۱۷۲ مِنْ ظُهُورِهِمْ :- ان کی پیٹھوں سے۔ (ظُهُورٌ) کا واحد: ظَهْرٌ ہے معنی پیٹھ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع (بنی آدم) ہے۔

۱۷۲ أَشْهَدُهُمْ :- اللہ تعالیٰ نے ان سے اقرار کرایا، اللہ تعالیٰ نے ان سے اقرار لیا، (أَشْهَدَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر أَشْهَدَ. (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۷۲ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ :- کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ (أَلَسْتُ) استفہام۔ (لَسْتُ) فعل ناقص برائے نفی، صیغہ واحد متکلم۔ (رَبٌّ) پروردگار، یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: أَرْبَابٌ ہے۔ عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے تمام نیک و بد انسانوں کو پیدا فرمایا، اور مکمل شعور کے ساتھ چھوٹی چوٹی کے برابر وجود عطا فرمایا، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، تمام انسانوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا۔ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کی مناسبت سے اس عہد کا نام عہد الست ہے۔

۱۷۳ الْمُضِلُّونَ :- گمراہ لوگ، باطل پرست لوگ۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم

آیت نمبر حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: مُبْطِلٌ اور مصدر: ابْطَالٌ۔

۱۷۵ اَتْلُ عَلَيْهِمْ :- آپ ان کے سامنے تلاوت کیجئے، آپ ان کو پڑھ کر سنائیے۔ (اَتْلُ)

باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: تِلَاوَةٌ۔

۱۷۵ اِنْسَلَخَ مِنْهَا :- وہ شخص ان (آیتوں) سے نکل گیا۔ (اِنْسَلَخَ) باب افعال سے فعل

ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِنْسَلَاخٌ۔

۱۷۵ اَتَّبَعَهُ الشَّيْطَانُ :- شیطان اس کے پیچھے لگ گیا۔ (اَتَّبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِتِّبَاعٌ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۷۵ الْبَغْوِينَ :- گمراہ ہونے والے، گمراہ لوگ، اس کا واحد: الْبَغَاوِيُّ مصدر: غَوًیٌّ اور غَوَايَةٌ

ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۷۵ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ :- وہ شخص زمین کی طرف مائل ہو گیا۔ (اَخْلَدَ) باب افعال سے

فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِخْلَادٌ۔

۱۷۵ اَتَّبَعَ هَوَاهُ :- اس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی کی۔ (اَتَّبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: اِتِّبَاعٌ۔ (هَوًیٌّ) خواہش، جمع: اَهْوَاءٌ۔

۱۷۵ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ :- اگر تو اس پر بوجھ لا دے تو ہائے، اگر تو اس پر حملہ کرے تو ہائے۔

(تَحْمِلْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: حَمَلٌ۔

(يَلْهَثْ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: لَهَثٌ۔

(يَلْهَثْ) یہ جواب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۷۵ اَقْصِ الْقَصَصَ :- آپ واقعہ بیان کر دیجئے۔ (اَقْصِ) یہ باب نصر سے فعل امر،

صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: قَصَصٌ۔

۱۷۹ لَقَدْ ذَرَأْنَا :- یقیناً ہم نے پیدا کیا ہے۔ (لَقَدْ ذَرَأْنَا) باب فتح سے فعل ماضی قریب، صیغہ

جمع متکلم، مصدر: ذَرَأٌ۔

۱۷۹ لَا يَفْقَهُوْنَ :- وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر غائب، مصدر رفقة.

۱۷۹ لَا يُصِرُّونَ: وہ لوگ دیکھتے نہیں ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر ابصار.

۱۸۰ لِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی: اللہ تعالیٰ کے لیے بہت اچھے نام ہیں۔ (الْأَسْمَاءُ)

کا واحد اسم معنی نام۔ (الْحُسْنٰی) أَحْسَنُ اسم تفضیل کی مؤنث ہے، حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے حسنی ذکر کیے گئے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(تفسیر مظہری بحوالہ ترمذی شریف) (وہ مبارک نام حسب ذیل ہیں)

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ	الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ	الْمَلِكُ
وہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں	بہت مہربان	نہایت رحم والا	بادشاہ
الْقُدُّوسُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيِّمُ	الْعَزِيزُ
بہت پاک	امین دینے والا	نگہبان	بہت غلبہ والا
الْجَبَّارُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ
بہت زبردست	پیدا کرنے والا	درست بنانے والا	صورت بنانے والا
الْعَفَّارُ	الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ
بہت بخشنے والا	بہت عطا کرنے والا	بہت مدد دینے والا	بہت فیصلہ کرنے والا
الْعَلِيمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الرَّافِعُ
بہت جاننے والا	تنگی کرنے والا	فراخی کرنے والا	بلند کرنے والا
الْمُعِزُّ	الْمُدِلُّ	السَّمِيعُ	الْحَكَمُ
عزت دینے والا	ذلت دینے والا	بہت سننے والا	فیصلہ کرنے والا

الْعَظِيمُ	الْحَلِيمُ	الْخَبِيرُ	اللطيف	الْعَدْلُ
بہت عظمت والا	بہت بردبار	بہت خبر رکھنے والا	مہربان ہماریک شین	انصاف کرنے والا
الْحَفِیْظُ	الْكَبِيرُ	الْعَلِیُّ	الشَّكُورُ	الْغَفُورُ
حفاظت کرنے والا	بڑائی والا	بلندی والا	بہت قدردان	بہت بخشے والا
الرَّقِیْبُ	الْكَرِیْمُ	الْجَلِيلُ	الْحَسِیْبُ	الْمُقِیْتُ
نگہبان	کرم کرنے والا	عظیم الشان	حساب لینے والا	قدرت رکھنے والا
الْمَجِیْدُ	الْوَدُودُ	الْحَكِیْمُ	الْوَاسِعُ	الْمُجِیْبُ
بہت بزرگی والا	بہت محبت کرنے والا	بہت حکمت والا	فراشی والا وسعت والا	قبول کرنے والا
الْقَوِیُّ	الْوَكِیْلُ	الْحَقُّ	الشَّهِیدُ	الْبَاعِثُ
طاقت والا	کارساز	سچا	گواہی دینے والا	اٹھانے والا
الْمُبْدِیُّ	الْمُحْصِیُّ	الْحَمِیدُ	الْوَلِیُّ	الْمُتِنُّ
پہلی بار پیدا کرنے والا	احاطہ کرنے والا	تعریف کیا ہوا، قابل تعریف	دوست، مددگار	مضبوط
الْقَیُّوْمُ	الْحَیُّ	الْمُمِیْتُ	الْمُحْیِیُّ	الْمُعِیْدُ
بہت قائم رکھنے والا	زندہ	موت دینے والا	زندہ کرنے والا	دوسری بار پیدا کرنے والا
الْقَادِرُ	الصَّمَدُ	الْوَاحِدُ	الْمَاجِدُ	الْوَاحِدُ
قدرت رکھنے والا	بے نیاز	ایک، اکیلا	بزرگی والا	(ہر مطلوب چیز کو) ماننے والا
الْآخِرُ	الْأَوَّلُ	الْمُؤَخَّرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقْتَدِرُ
آخر (جواب سے بعد میں ہو)	اول (جواب سے پہلے ہو)	پیچھے ہٹا دیا	آگے بڑھانے والا	بہت قدرت رکھنے والا
الْبَرُّ	الْمُتَعَالِیُّ	الْوَالِیُّ	الْبَاطِنُ	الظَّاهِرُ
بھلائی کرنے والا	بہت بلندی والا	مددگار، محافظ	نہما ہوا	کھلا ہوا

التَّوَابُ	الْمُنْتَقِمُ	الْعَفْوُ	الرَّءُوفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ
بہت توبہ قبول کرنے والا	جدا لینے والا	بہت محاف کرنے والا	بہت مہربان	ملک کا مالک
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ	الْمُقْسِطُ	الْجَامِعُ	الْغَنِيُّ	
بزرگی اور بخشش والا	انصاف کرنے والا	جمع کرنے والا	بے نیاز	
الْمُغْنِي	الْمَانِعُ	الضَّارُّ	النَّافِعُ	النُّورُ
بے نیاز کرنے والا	روکنے والا	نقصان پہنچانے والا	نفع پہنچانے والا	روشنی والا
الْهَادِي	الْبَدِيعُ	الْبَاقِي	الْوَارِثُ	الرَّشِيدُ
ہدایت دینے والا	بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والا	ہمیشہ رہنے والا	وارث	سیدہدایت ممانے والا
الصَّبُورُ	(تسیر مقبری)			
بہت صبر کرنے والا	(بحولہ ترمذی شریف)			

آیت نمبر ۱۸۰ اذْعُوهُ بِهَا:۔ تم لوگ ان (ناموں) کے ذریعہ اس کو (اللہ تعالیٰ کو) پکارو۔

(اذْعُوْا) باب نصر سے فعل امر ہے، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اذْعَاءُ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے اس کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔ (بہا) باء حرف جار ہے (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مجرور ہے، اس کا مرجع اسمائے حسنیٰ ہیں۔

۱۸۰ ذُرُّوْا:۔ تم لوگ چھوڑ دو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر و ذُرٌّ معنی چھوڑنا، اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نمی استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۰ يُلْجِئُوْنَ:۔ وہ لوگ کج روی اختیار کرتے ہیں، وہ لوگ بے دینی اختیار کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اُلْجَاءُ۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں الحاد اختیار کرنے کی متعدد صورتیں ہیں، ان میں سے دو صورتیں یہاں لکھی جا رہی ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ان ناموں کو استعمال کیا جائے، جو قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مخصوص

آیت نمبر ناموں کو کسی دوسرے شخص کے لیے استعمال کیا جائے۔ (تفہیم از معارف القرآن)

۱۸۲ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ: ہم ان کو آہستہ آہستہ پکڑیں گے، ہم بتدریج ان کو (جہنم کی) طرف لے جائیں گے۔ (سین) مستقبل قریب کے لیے ہے۔ (نَسْتَدْرِجُ) باب استعمال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر استدرج، (هَمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸۳ اُولٰٓئِیْ لَهُمْ: میں ان کو مہلت دیتا ہوں۔ (اُولٰٓئِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر املأ۔

۱۸۴ کَلْبِدٰی قَتِیْنٌ: میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔ (کَلْبِدٰی) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی حیلہ کرنا، فریب کرنا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت ہو تو معنی تدبیر کرنا۔ (ی) یاے متکلم مضاف الیہ ہے۔ (قَتِیْنٌ) فاعل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۱۸۵ جَنَّةٍ: جنوں، دیوانگی۔ باب نصر سے جَنَّوْنَا مصدر استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۶ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ: کھلا ہوا ڈرانے والا۔ (نَذِیْرٌ) یہ باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ (مُبِیْنٌ) باب افعال سے اسم فاعل ہے اس کا مصدر ابالة ہے۔ معنی ظاہر ہونا، ظاہر کرنا، یہ لازم اور متعدی دونوں معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۱۸۷ لَا یُجَلِّیْہَا: وہ اس کو ظاہر نہیں کرے گا۔ (لَا یُجَلِّیْ) باب تفعیل سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تجلّی، (ہَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸۸ بَغْتَةً: اچانک۔ "بَغْتٌ" باب فتح سے مصدر ہے، معنی اچانک آنا۔

۱۸۹ کَانَکَ حَفِیٌّ عَنْہَا: گویا کتاب اس کے (قیامت کے) بارے میں تحقیق کر چکے ہیں۔ (حَفِیٌّ) تحقیق کرنے والا، پوری طرح علم رکھنے والا، سوال کرنے میں بہت مبالغہ کرنے والا، سوال کرنے میں بہت اصرار کرنے والا۔ حفاوۃ مصدر سے صفت مشبہ۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۰ اِسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ: میں بہت بھلائیاں حاصل کر لیتا، میں بہت منافع حاصل

آیت نمبر کر لیتا۔ یہ جملہ لو شرطیہ کا جواب ہے۔ (اِسْتَكْثَرْتُ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر استکثار۔ (خَيَّرْتُ) کے معنی بھلائی، جمع: خَيَّرَ اور خَيَّرَ۔

۱۸۸ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ: - ڈرانے والا اور خوش خبری سنانے والا۔ (نَذِيرٌ) باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے، جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ (بَشِيرٌ) باب سمع سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ (نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔

۱۸۹ لَمَّا تَغَشَّيْهَا: - جب مرد نے عورت کو ڈھانک لیا، جب شوہر نے بیوی سے قربت کی۔ (تَغَشَّى) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَغَشَّيْ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸۹ حَمَلْتُ حَمْلًا خَفِيفًا: - وہ عورت حاملہ ہوئی ہلکے حمل سے، اس عورت کو ہلکا حمل ٹھہر گیا۔ (حَمَلْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَمَلٌ۔ تَعَالَى اللَّهُ: - اللہ تعالیٰ بہت بلند و برتر ہیں۔ (تَعَالَى) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالَى اس کا مادہ غُلُو ہے۔

۱۹۳ فَلْيَسْتَجِيبُوا: - تو چاہئے کہ وہ قبول کریں۔ (فاء) عاطفہ ہے۔ (لْيَسْتَجِيبُوا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استجابة۔

۱۹۵ يَبْطِشُونَ: - وہ لوگ پکڑتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَطَشٌ۔

۱۹۵ يُبْصِرُونَ: - وہ لوگ دیکھتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ابصار۔

۱۹۵ كَيْلُونٌ: - تم لوگ میرے بارے میں بری تدبیر کرو، تم لوگ میری ضرر رسائی کی تدبیر کرو۔ (كَيْلُونًا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر كَيْلٌ معنی فریب کرنا، بکر کرنا، برا ارادہ کرنا۔ (ن) یہ اصل میں (نسی) ہے، اس میں نون مکسور نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

آیت نمبر ۱۹۵ لَا تُنْظَرُونَ :- تم لوگ مجھ کو مہلت نہ دو۔ باب افعال سے فعل نمی، صیغہ جمع مذکر مخاطبہ مصدر انظار۔ (ن) اصل میں (نی) ہے۔ اس میں نون مکسور نون وقایہ ہے، اور یاء مکمل مفعول بہ ہے۔

۱۹۶ یَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ :- وہ (اللہ تعالیٰ) نیک لوگوں کی مدد فرماتے ہیں۔ (یتولی) باب اتفعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تولى، (الصالحین) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا واحد صالِح اور مصدر صلاح ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۹ أَمْرٌ بِالْعُرْفِ :- آپ نیک کام کا حکم دیجئے۔ (أمر) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر أمر، (عُرْف) نیکی، بھلائی، نیک کام۔

۲۰۰ إِمَّا يَنْزَغَنَّكَ :- اگر وہ آپ کو ابھارے۔ (إمّا) اصل میں ان شرطیہ اور مازائدہ سے مرکب ہے۔ (یَنْزَغَنَّكَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نزغ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۰۰ نَزَعٌ :- وسوسہ، ابھارنے والی چیز۔ باب فتح سے مصدر ہے۔

۲۰۰ اسْتَعِذْ بِاللَّهِ :- آپ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیجئے۔ (استعذ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر استعاذہ۔

۲۰۱ إِذَا مَسَّهُمْ طَيفٌ :- جب ان لوگوں کو کوئی خطرہ پیش آتا ہے۔ (مَسَّ) باب مسح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسَّ۔ (طَيفٌ) چکر لگانے والا، گردش کرنے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر ہے، یہاں پر اس کا ترجمہ (خطرہ) کیا گیا ہے، مصدر طَوَاف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۰۱ تَذَكَّرُوا :- ان لوگوں نے (اللہ تعالیٰ کو) یاد کیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تذکر۔

۲۰۱ مُبْصِرُونَ :- دیکھنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت رفع میں

آیت لبر ہے۔ اس کا واحد: مُبْصِرٌ اور مصدر: ابْصَارٌ ہے۔

۲۰۲ يَمْذُونَهُمْ فِي الْغَيِّ: - وہ (شیاطین) ان کو گمراہی میں کھینچتے چلے جاتے ہیں۔

(يَمْذُونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَذَّ (هُمْ) ضمیر

جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الغی) گمراہی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی گمراہ ہونا۔

۲۰۲ لَا يُقْصِرُونَ: - وہ لوگ کوتاہی نہیں کرتے ہیں، وہ لوگ کمی نہیں کرتے ہیں۔ باب

افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِقْصَارٌ۔

۲۰۳ لَوْ لَا اجْتَبَيْتُهَا: - آپ نے اس (معجزہ) کو کیوں نہیں منتخب کیا، آپ نے اس (نشانی)

کو کیوں نہیں منتخب کیا۔ یعنی کافر لوگ کہتے تھے کہ آپ نے وہ فرمائی معجزہ اور نشانی کیوں

نہیں ظاہر کی۔ (اجْتَبَيْتَ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر،

مصدر اجْتَبَاءٌ۔ اس کا مادہ جَبَوُ اور جَبَى ہے۔ یعنی معتل واوی اور یائی دونوں ہے۔ (هَآ)

ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۰۳ بَصَائِرُ: - لیلیں، واحد: بَصِيرَةٌ۔

۲۰۴ اسْتَمِعُوا: - تم لوگ غور سے سنو۔ باب افتعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر،

مصدر اسْتِمَاعٌ۔

۲۰۴ اَنْصِتُوا: - تم لوگ خاموش رہو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر،

مصدر اِنْصَاتٌ۔

۲۰۵ تَضَرَّعًا: - عاجزی کرتے ہوئے، گڑگڑاتے ہوئے۔ باب تفعیل سے مصدر ہے، حال

ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مُتَضَرَّعًا کے معنی میں ہے۔

۲۰۵ خِيفَةً: - ڈرتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ اس کا مادہ خَوْفٌ ہے۔ حال ہونے

کی وجہ سے منصوب ہے، خَائِفًا کے معنی میں ہے۔

۲۰۵ الْغُدُو: - صبح کے وقت، اس کا واحد غُدْوَةٌ ہے۔

۲۰۵ الْأَصَال: - شام کے وقت، اس کا واحد أَصِيلٌ ہے۔

سورۃ انفال

سورۃ انفال مدنی ہے، یہ قرآن کریم کی آٹھویں سورت ہے۔ اس سورت کے اکثر حصے میں غزوہ بدر کے موقع پر کفار و مشرکین کی ناکامی اور شکست کا ذکر ہے، اور ان کے مقابلے میں مسلمانوں کی کامیابی اور فتح کا بیان ہے، جو مسلمانوں کے لیے انعام و احسان ہے، اور کافروں کے لیے آفت و مصیبت ہے، اس میں لُذُنُ الْاِنْفَالِ نفل کی جمع ہے، جس کے معنی مال غنیمت کے ہیں۔ مال غنیمت ایسے مال کو کہتے ہیں، جو کافروں سے جہاد کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ غزوہ بدر اسلام کا سب سے پہلا غزوہ ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح اور کامیابی سے سرفراز فرمایا اور مال غنیمت سے بھی نوازا۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں کچھ اختلاف ہو گیا تھا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں مال غنیمت کا حکم بھی بیان فرمایا ہے۔

آیت نمبر ۱: الْاِنْفَالُ: غنیمتیں۔ اس کا واحد: نفل ہے۔ غنیمت اس مال کو کہتے ہیں جو کافروں سے جنگ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

۲: وَجَلَّتْ قُلُوبُهُمْ: ان کے دل ڈر گئے (ان کے دل ڈر جاتے ہیں)۔ یہ جملہ جواب شرط واقع ہے۔ (وَجَلَّتْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: وَجَلَّ، (قُلُوبُ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳: رِزْقٌ كَرِيمٌ: عزت والی روزی، عزت کی روزی۔ (رِزْقٌ) کے معنی روزی۔ جمع: رِزَاقٌ، (كَرِيمٌ) فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر: كَرَّمَ ہے۔

۶: يُسَاقُونَ اِلَى الْمَوْتِ: (گویا) وہ لوگ موت کی طرف ہٹائے جاتے ہیں۔ (يُسَاقُونَ) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر: سَاقَى۔

۷: تَسُوذُونَ: تم لوگ چاہتے ہو، تم لوگ خواہش کرتے ہو (تم لوگ چاہتے تھے، تم لوگ خواہش کرتے تھے)۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر: وَاذَّ،

وَاذَّ مَوْدَّةٌ۔

آیت نمبر ۷ ذَابِرَ الْكَافِرِينَ: - کافروں کی جڑ۔ (ذَابِرٌ) کے معنی جڑ، ہر چیز کا آخری حصہ، جمع۔

ذَوَابِرُ (الکافرین) اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: کافر اور مصدر کُفِّرَ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸ لِيُحِقَّ الْحَقُّ: - تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) حق کو ثابت فرمادیں۔ (يُحِقُّ) باب افعال سے

فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْقَاقٌ (لام تعلیل) کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (الحق) سچ، درست، ثابت۔

۸ يُبْطِلُ الْبَاطِلَ: - (تاکہ) وہ (اللہ تعالیٰ) باطل کو مٹا دیں۔ (يُبْطِلُ) باب افعال سے

فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِبْطَالٌ (الباطل) جھوٹ، نفاق، غلط، بے اصل۔ جمع: اِبْطَالٌ (لام تعلیل) کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔

۹ تَسْتَغِيثُونَ: - تم لوگ فریاد کرتے ہو، (تم لوگ فریاد کرتے تھے)۔ باب استفعال سے

فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتِغَاثَةٌ۔

۹ اِسْتَجَابَ: - اس نے قبول کر لیا، اس نے فریاد سن لی۔ باب استفعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتَجَابَ۔

۹ اَيُّيْ مُجِدِّكُمْ: - میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں۔ (مُجِدٌّ) باب افعال سے اسم فاعل

واحد مذکر، مصدر اِجْدَادٌ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۹ مُرْدِفِينَ: - لگاتار آنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے

حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُرْدِفٌ اور مصدر اِرْدَافٌ ہے۔

۱۰ عَزِيزٌ حَكِيمٌ: - بہت زبردست، بہت حکمت والے۔ عِزَّةٌ اور حِكْمَةٌ سے فعلیل کے

وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب سے اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۱ يُغْشِيْكُمْ النُّعَاسَ: - وہ (اللہ تعالیٰ) تم پر اونگھ طاری کر رہا ہے (طاری کر رہا تھا)۔

(يُغْشِيْ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَغْشِيَةٌ۔

آیت نمبر (نُكْم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (نُعَاسُ) کے معنی اونگھ، ابتدائی نیند۔ باب ۱۰ فتح اور ۱۱ نصر سے مصدر نَعَس استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ اَهْنَةُ:۔ چھین، سکون۔ باب ۱۰ جمع سے مصدر ہے، مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۱ يَذْهَبْ عَنْكُمْ رِجْزُ الشَّيْطَانِ:۔ (تا کہ) وہ (اللہ تعالیٰ) تم سے شیطان کے دوسرے

کو دور کر دے۔ (يَذْهَبْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،

مصدر اذْهَاب۔ اس میں فعل مضارع لام تغلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (رِجْزُ) عذاب،

گناہ، ناپاکی، دوسرے، یہاں پر مراد دوسرے ہے۔ اس کی جمع: اَزْجَازُ ہے۔

۱۱ لِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ:۔ تا کہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے دلوں کو مضبوط کر دیں۔

(يَرْبِطُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يَرْبِطُ۔

(قُلُوبُ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔

۱۲ قَبِيحًا:۔ تم لوگ ثابت رکھو۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَبِيحٌ

۱۲ بَنَانٍ:۔ انگلیوں کے پور، انگلیوں کے کنارے۔ اس کا واحد: بَنَانَةٌ ہے۔

۱۲ مَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ:۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے۔

(يُشَاقِقِ) باب مغالطہ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب۔ یہ من شرطیہ کی

وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ فعل مضارع کو لفظ اللہ سے ملانے کے لیے آخر میں کسرہ دیا

گیا ہے۔ اس کا مصدر مُشَاقَّةٌ اور مُشَاقٌّ ہے۔

۱۳ وَحَقًّا:۔ جمع ہونے کی حالت میں۔ علامہ سیوطی نے اس کی تفسیر مُجْتَمِعِينَ کے ذریعہ کی

ہے۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے، اس کا لفظی ترجمہ گھسٹنا ہے، باب

فتح سے مصدر ہے۔

۱۵ لَا تَوَلُّوهُمْ الْأَذْبَارَ:۔ تم لوگ ان (کافروں) سے پیٹھ نہ پھيرو۔ (لَا تَوَلُّوْا) باب

تفعیل سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلَّى، (أَذْبَارُ) کا واحد: ذُبُو معنی پیٹھ۔

۱۶ مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ:۔ لڑائی کے لیے پیٹھ راہ لےنے والا۔ (مُتَحَرِّفًا) باب تفعیل سے اسم

آیت نمبر فاعل واحد مذکر، مصدر تَحَرُّفُ معنی پھر جانا اور اس سے مراد دشمنوں سے لڑائی کے وقت جنگی چال کے طور پر میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنا، جس سے دشمن کو غفلت میں ڈال کر اچانک حملہ کرنے کا ارادہ ہو۔ اس ارادہ سے پیٹھ پھیرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۶ مُتَحَيِّزٌ إِلَىٰ فِتْنَةٍ: جماعت کی طرف پناہ لینے والا۔ (مُتَحَيِّزٌ) باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر تَحَيُّزٌ معنی مل جانا، پناہ لینا۔ اس سے مراد میدان جنگ سے پیچھے ہٹنا تاکہ اپنی جماعت سے مل کر قوت حاصل کرے، پھر دوبارہ دشمنوں پر حملہ کرے، اس ارادہ سے پیٹھ پھیرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

۱۷ لِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ: تاکہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ایمان والوں پر احسان فرمائیں، تاکہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ایمان والوں پر انعام فرمائیں۔ (يُبْلِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ابلاؤ یہاں پر فعل مضارع لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۸ بَلَاءٌ حَسَنًا: اچھا انعام، اچھا احسان، یہ موصوف صفت دونوں مل کر مفعول مطلق واقع ہوگا۔

۱۹ اِنْ تَسْتَفْتِحُوا: اگر تم فیصلہ چاہتے ہو۔ (تَسْتَفْتِحُوا) یہ اصل میں تَسْتَفْتِحُونَ ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر استفتاح۔ (اِنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۲ اِسْتَجِیْبُوا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُولِ: تم لوگ اللہ اور رسول کا حکم مان لو۔ (اِسْتَجِیْبُوا) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر استجابۃ۔

۲۳ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحٰیئُکُمْ: جب وہ تم کو بلائیں ایسے کام کے لیے جس میں تمہاری زندگی ہے، جب وہ تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلائیں۔ حضرت سدیؒ نے فرمایا کہ زندگی بخش چیز سے مراد ایمان ہے۔ حضرت قتادہؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد قرآن کریم ہے۔ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد حق ہے۔ حضرت ابن اسحاقؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد جہاد ہے۔ صاحب تفسیر مظہریؒ نے کہا کہ اس میں وہ تمام باتیں داخل ہیں جن کی دعوت جناب

آیت نمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ (تفسیر مظہری) (دَعَاكُمْ) "دعَا" باب نصر سے ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دُعَاءُ، (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (يُخِيْكُمْ) "يُخِي" باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْيَاءُ، (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۶ مُسْتَضْعِفُونَ: کمزور سمجھے جانے والے، اس کا واحد مُسْتَضْعِفٌ اور مصدر اِسْتَضْعَفَ ۲۶ تَخَافُونَ اِنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ: تم ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اچک لیں، تم اندیشہ کرتے تھے کہ لوگ کوچ کھوٹ لیں۔ (تَخَافُونَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَوْفٌ، (يَتَخَطَّفُ) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر غائب، مصدر تَخَطَّفٌ، (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۶ اَوْكُمُ: اللہ تعالیٰ نے تم کو ٹھکانا دیا، اللہ تعالیٰ نے تم کو رہنے کی جگہ دی۔ (اَوْحٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِیْوَاءٌ، (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۷ لِيَسْتَوِيَنَّ: تاکہ وہ لوگ (کافر لوگ) آپ کو قید کر دیں۔ (يَسْتَوِيَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتَوَاتٌ، لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں اَوْنَ جمع ساقط ہو گیا ہے (ك) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۸ يَسْمَكُورُونَ: وہ لوگ (کافر لوگ) تدبیر کر رہے ہیں (کر رہے تھے)۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْوَرٌ،

۲۹ يَسْمَكُوا اللّٰهَ: اللہ تعالیٰ تدبیر فرما رہے ہیں (فرما رہے تھے) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَكْوَرٌ، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۰ اللّٰهُ خَيْرُ الْمَا كِرِينَ: اللہ تعالیٰ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر ہیں۔ (خَيْرٌ) یہ اسم تفضیل اَخْبَرُ کا مختلف ہے، یہاں اضافت کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ (الْمَا كِرِينَ)

اسم فاعل جمع مذکر سالم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مَکْرٌ

آیت نمبر اور مصدر مکتوب ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۱ اَسَاطِيرُ الْاَوَّلٰیْنَ :- پہلے لوگوں کے افسانے، پہلے لوگوں کی بے سند باتیں۔ (اَسَاطِيرُ) کا واحد اَسْطُورَةٌ ہے۔ اس کے معنی (بے اصل بات) کے ہیں۔ (الْاَوَّلٰیْنَ) کے معنی پہلے لوگ اس کا واحد الْاَوَّلُ ہے۔

۳۲ یَسْتَغْفِرُوْنَ :- وہ لوگ مغفرت طلب کرتے ہیں، وہ لوگ معافی مانگتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتَغْفَرًا۔
۳۳ مَا كَانُوا اَوْلِیَاءَ هٗ :- وہ لوگ اس کے (مسجد حرام کے) متولی نہیں ہیں۔ (اَوْلِیَاءَ) کا واحد وَلِیٌّ معنی متولی، ذمہ دار۔ (هٗ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۴ مُكَاۤءَ :- سیٹی بجانا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۳۵ تَصَدِیْقَ :- تالی بجانا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۳۶ لَیْسَ مِنَ اللّٰهِ الْخَبِیْثُ مِنَ الطَّیِّبِ :- تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دیں۔ ناپاک سے مراد کافر اور پاک سے مراد مومن ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (لَیْسَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هَیْزَ۔ (الْخَبِیْثُ) کے معنی ناپاک، یہ خبائثہ سے صفت مشبہ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے (الطَّیِّبُ) کے معنی پاک، یہ طیب سے صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۷ یَرْكُمُهُ جَمِیْعًا :- اللہ تعالیٰ ان سب کو ڈھیر کر دیں۔ (یَرْكُمُهُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَكَمَ معنی ڈھیر لگانا۔

۳۸ فَضَّتْ سُنَّتُ الْاَوَّلٰیْنَ :- پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے۔ (فَضَّتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَضَضْتُ فَضُوًّا۔ (سُنَّتْ) طریقہ، راستہ، جمع سُنَنٌ۔ (الْاَوَّلٰیْنَ) کے معنی پہلے لوگ، اس کا واحد الْاَوَّلُ ہے۔

﴿پارہ ۹ مکمل ہو گیا﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاعْلَمُوا پاره (۱۰) سورۃ انفال

آیت نمبر

- ۴۱ اَعْلَمُوا :- تم لوگ جان لو۔ باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَلِمَ۔
- ۴۲ غَنِمْتُمْ :- تم نے غنیمت حاصل کی۔ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غَنِمَ وَغَنِمَ وَغَنِمَةً۔
- غیر مسلموں سے جنگ و قتال کے ذریعہ جو مال حاصل ہو، اس کو مال غنیمت کہتے ہیں، اور غیر مسلموں سے جو مال صلح اور رضا مندی سے حاصل ہو جیسے جزیہ اور خراج وغیرہ اس کو مال فی کہا جاتا ہے۔
- ۴۳ الْيَتَامَى :- یتیم بچے۔ واحد يَتِيمٌ یتیم وہ نابالغ بچہ جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔
- ۴۴ الْمَسْكِينِ :- محتاج لوگ، غریب لوگ۔ واحد مَسْكِينٌ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔
- ۴۵ اِبنِ السَّبِيلِ :- مسافر۔ جمع اَبْنَاءُ السَّبِيلِ۔
- ۴۶ يَوْمَ الْفُرْقَانِ :- فیصلہ کا دن۔ اس سے مراد غزوہ بدر کا دن ہے، جس دن اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان فیصلہ فرمایا تھا۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع اَيَّامٌ (فُرْقَانٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی فیصلہ کرنا۔
- ۴۷ التَّقَى الْجَمْعَانِ :- دو جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ (التَّقَى) باب التعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر التَّقَاءُ یہ اصل میں التَّقَاۃُ ہے۔ یاد کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (جَمْعَانِ) جَمْعٌ کا تثنیہ ہے، اس کی جمع جَمُوعٌ ہے۔
- ۴۸ قَدِيرٌ :- بہت قدرت رکھنے والا۔ (قُدْرَةٌ) سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ

آیت نمبر تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۴۲ العُدْوَةُ الدُّنْيَا: - قریب والا کنارہ، اس سے مراد مدینہ منورہ سے قریب والا کنارہ ہے۔
حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کنارہ پر تھے جو مدینہ منورہ سے قریب تھا۔ (عُدْوَةُ) کے
معنی کنارہ، گوشہ، جانب۔ جمع: عُذَى و عِدَاء. (دُنْيَا) دُنُو سے اسم تفصیل مؤنث فعلی
کے وزن پر ہے۔ اس کی جمع: دُنَى ہے۔

۴۲ العُدْوَةُ الْقُصْوَى: - دور والا کنارہ۔ اس سے مراد مدینہ منورہ سے دور والا کنارہ ہے۔
کافر لوگ مدینہ منورہ سے دور والے کنارہ پر تھے۔ (عُدْوَةُ) کے معنی کنارہ، گوشہ، جانب۔
جمع: عُذَى و عِدَاء. (قُصْوَى) دور والا، اقصیٰ کی مؤنث ہے۔ اس کی جمع: قُصَى ہے۔
۴۲ الرِّكْبُ: - قافلہ، اونٹوں یا گھوڑوں کے سوار۔ بعض لوگوں نے کہا کہ لفظ "رِکْب" جمع
ہے۔ اس کا واحد رِکْب ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ یہ لفظ اسم جمع ہے۔ اس کی جمع:
ارِکْب و رِکُوب ہے۔

۴۲ لَوْ تَوَاعَدْتُمْ: - اگر تم ایک دوسرے سے وعدہ کرتے۔ (تَوَاعَدْتُمْ) باب تفاعل سے فعل
ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَاعَدَ.

۴۲ كَانَ مَفْعُولًا: - (جو) مقرر تھا، (جو) منظور تھا۔ (مَفْعُولًا) فعل سے اسم مفعول ہے۔ باب
فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی کیا ہوا۔ اور یہاں اس سے مراد مقرر اور منظور ہے۔

۴۲ سَمِيعٌ عَلِيمٌ: خوب سننے والا، خوب جاننے والا۔ سَمِعَ و عَلِمَ سے مبالغہ کے صیغے ہیں۔
سَمِعَ اور عَلِمَ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔
۴۳ يُؤَيِّكُمُ اللَّهُ: - اللہ تعالیٰ آپ کو وہ (کافر) لوگ دکھلا رہے ہیں (دکھلا رہے تھے)۔

(یُؤَيِّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَرَاءَ. (ك) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول اول ہے۔ اور (هُم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول ثانی ہے۔

۴۳ لَوْ اَرٰبِكُمْ اللّٰهُ: - اگر اللہ تعالیٰ آپ کو وہ لوگ دکھا دیتے۔ (اَرٰی) باب افعال سے فعل ماضی
معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَرَاءَ. (ك) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول اول ہے۔ اور

آیت نمبر (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول ثانی ہے۔

۳۶ قَتَفَسَلُوا:۔ ورنہ تم لوگ کم ہمت ہو جاؤ گے۔ فاء برائے سبب ہے۔ اس لئے کہ یہ فعل نہیں

کے جواب میں ہے۔ (تَفَسَلُوا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر،

مصدر فَسَلَ فاء کے بعد ان مقدرہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۳۶ تَذْهَبُ رِيحُكُمْ:۔ تمہاری ہوا جاتی رہے گی، تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، ہوا اکھڑنے

سے مراد رعب کا ختم ہو جانا ہے۔ (تَذْهَبُ) ان مقدرہ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے

باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ذَهَبَ (رِيحُ) کے معنی

ہوا۔ جمع رِيَا ح، اور اَرِيَا ح ہے۔

۳۷ بَطَرًا:۔ اتراتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ حال

ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۷ رِثَاءَ النَّاسِ:۔ لوگوں کو (اپنی شان و شوکت) دکھلاتے ہوئے۔ (رِثَاءُ) باب مفاعلة

سے مصدر ہے، اسم فاعل کے معنی میں ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۷ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ:۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکتے ہیں، (روکتے تھے)

(يَصُدُّونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر صَدَّ

(سَبِيلُ) کے معنی راستہ۔ جمع سَبِيلُ

۳۸ اِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ:۔ میں تمہارا حمایتی ہوں۔ (جَارٌ) کے معنی، پڑوسی، پناہ دینے والا، پناہ لینے

والا، حمایتی، مددگار۔ جمع جِیْرَانٌ، یہاں حمایتی اور مددگار مراد ہے۔

۳۸ تَوَرَّاتِ الْفِئَتِیْنِ:۔ دو جماعتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئیں۔ (تَوَرَّاتِ) باب

تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوَرَّأَ (جو اصل میں تَوَرَّأَ مَیْ

ہے) (الْفِئَتَانِ) کے معنی دو جماعتیں۔ یعنی مسلمانوں کی جماعت اور کافروں کی جماعت۔

(فِئَةً) کا شنیہ ہے، اس کی جمع فِئَاتٌ ہے۔

۳۸ نَكَصَ عَلٰی عَقْبَيْهِ:۔ (وہ شیطان) اپنی ایڑیوں پر لوٹا۔ وہ (شیطان) لئے پاؤں بھاگا۔

آیت نمبر (نکص) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نکص اور نکوص (عقبہ) اصل میں عقین ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اس کا واحد: عقب اور جمع: أعقاب ہے۔ ”عقب“ کے معنی اڑی۔

۳۹ غرہولاء:۔ ان (مسلمانوں) کو دھوکا دیا۔ (غر) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غرور (هولاء) اسم اشارہ جمع قریب کے لیے ہے، اس کا مشار الیہ (المسلمین) محذوف ہے۔

۴۰ عزیز حکیم:۔ بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عَزَّوَجَلَّ سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۰ یتوفی:۔ وہ جان نکالتا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یتوفی۔

۵۰ ذوقوا عذاب الحریق:۔ تم لوگ آگ کا عذاب چکھو۔ (ذوقوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ذوق (حریق) کے معنی آگ کا شعلہ، آگ کی بھڑک۔

۵۱ ظلام:۔ بہت ظلم کرنے والا۔ ظلم سے فاعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یہاں پر لفظ ظلام اسم فاعل ظالم کے معنی میں ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ ذاب:۔ حالت، عادت، اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۵۲ سمیع علیم:۔ بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔ سمع و علم سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ سمع اور علم باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۵۵ مَرَّ اِنَّہُ وَاَنبَا:۔ سب جان داروں سے بدتر، بدترین خلاق۔ (مَرَّ) اسم تفضیل ہے جو اَشْرُ کا مخفف ہے۔ (الدَّوَابُّ) کے معنی چوپائے۔ اس کا واحد ذابۃ ہے۔ یہ آیت کریمہ یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۵۶ عہذت:۔ آپ نے معاہدہ کیا۔ باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر

آیت نمبر حاضر، مصدر معاخذہ

۵۷ (اَمَّْا تَشَقَّقْنَهُمْ)۔ اگر آپ ان کو پائیں، یعنی اگر آپ ان پر قابو پائیں۔ (اِقْطَا) یہ اصل میں

ان شرطیہ اور باز انداز سے مرکب ہے، نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا۔
(تَشَقَّقْنِ) باب مع سے فعل مضارع معروف، بانون تاکید اُقیل، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر
تَقَفَّ، (هَمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۷ (تَشَقَّقْنَهُمْ)۔ آپ ان کے ذریعہ منتشر کر دیجئے، یعنی آپ ان کو سخت سزا دیجئے، جس کو
دیکھ کر دوسرے دشمن عبرت حاصل کریں، اور مقابلہ کرنے سے باز آجائیں۔ (تَشَقَّقْنِ) باب
تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَشَرَّدَ معنی بھگانا، منتشر کرنا۔

۵۷ (لَعَلَّهْم يَذْكُرُونَ)۔ تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں، تاکہ وہ لوگ عبرت حاصل کریں۔
(يَذْكُرُونَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذْكُرْ۔
(يَذْكُرُونَ) اصل میں (يَذْكُرُونَ) ہے، تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام
کر دیا گیا یَذْكُرُونَ ہو گیا۔ اِذْكُرْ اصل میں يَذْكُرْ ہے، تاء کو ذال سے بدل کر ذال کا
ذال میں ادغام کر دیا گیا، اور شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا اِذْكُرْ ہو گیا۔

۵۸ (فَانْذِرْهُمْ عَلَى سَوَاءٍ)۔ تو آپ (ان کا عہد) ان کی طرف پھینک دیجئے برابر ہونے کی
حالت میں، تو آپ (ان کا عہد) ان کو واپس کر دیجئے ایسی حالت میں کہ آپ اور وہ برابر
ہو جائیں۔ یعنی آپ معاہدہ کے ختم ہونے کی ان کو اطلاع کر دیجئے، کہ آپ اور وہ اس اطلاع
میں برابر ہو جائیں۔ فاء جزائیہ ہے۔ (اَنْذِرْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر،
مصدر نَذَرَ، (عَلَى سَوَاءٍ) ترکیب میں حال ہے، مَعْسُوبًا کے معنی میں ہے۔

۵۸ (الْخَائِنِينَ)۔ خیانت کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، فعل مذکور کا مفعول بہ
ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ واحد: خَائِنٌ اور مصدر خِيَانَةٌ ہے۔ باب ضرب
سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۰ اَعِدُّوا:۔ تم لوگ تیاری کرو، تم لوگ تیاری رکھو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

آیت نمبر حاضر، مصدر اَعْدَادَ.

۶۰ قُوَّةٌ: - طاقت۔ اس کی جمع قُوًى ہے۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”قوت“ تیر اندازی ہے، ”قوت“ تیر اندازی ہے، ”قوت“ تیر اندازی ہے۔ (مسلم شریف، بحوالہ تفسیر مظہری)۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں، تیر، تلوار، نیزے سے لڑائی ہوتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تیر اندازی ایک زبردست جنگی ہتھیار تھا، اس لیے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازی کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے، قرآن کریم میں لفظ ”قوت“ عام ہے جو ہر قسم کے جنگی ہتھیاروں کو شامل ہے۔

۶۰ رِبَاطُ الْخَيْلِ: - پلے ہوئے گھوڑے۔ (رِبَاطٌ) باب مفاعلة سے مصدر ہے، اس کے معنی باندھنا، دیکھ بھال کرنا، یہاں اسم مفعول کے معنی میں ہے۔ یا (رِبَاطٌ) رِبِيطٌ کی جمع ہے اس کے معنی پلا ہوا گھوڑا۔ (تفسیر مظہری)۔

۶۰ تُرْهَبُونَ: - تم لوگ ڈراتے ہو، تم لوگ رعب جماتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ارْهَبَ.

۶۰ يُؤَفِّ إِلَيْكُمْ: - تم کو (اس کا ثواب) پورا پورا دیا جائے گا۔ (يُؤَفِّ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفَّيْتُ. یہ اصل میں يُؤَفِّی ہے۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں الف (جو اصل میں یاء ہے) گر گیا ہے۔

۶۱ جَنَحُوا لِلْإِسْلَامِ: - اگر وہ (کفار) صلح کی طرف جھکیں۔ (جَنَحُوا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَنَحُوا. (سَلَمَ) کے معنی سلامتی مراد ”صلح“ ہے۔

۶۱ اجْنَحْ لَهَا: - آپ اس (صلح) کی طرف جھک جائیے۔ (اجْنَحْ) باب فتح سے فعل امر،

صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر جَنَحُوا. (لَهَا) اس میں ضمیر واحد مؤنث غائب ہے۔ اس کا مرجع سَلَمَ ہے، یہ لفظ کے اعتبار سے مذکر ہے، اس کی نقیض لفظ حرب پر اس کو محمول کر کے مؤنث کی ضمیر لائی گئی ہے (تفسیر مظہری)۔

- ۶۲ آیہ ذلک:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) آپ کو قوت عطا فرمائی۔ (ایضاً) باب التفعیل سے۔
ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قائلید، (لک) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔
- ۶۳ اَلْفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کے دلوں میں الفت پیدا فرمادی۔
(الف) باب التفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تـالـفـت۔
(قُلُوبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔
- ۶۴ عَزِيزٌ حَكِيمٌ:۔ بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عَزَّةٌ وَحَكْمَةٌ سے تفعیل کے وزن پر
مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عَزَّةٌ باب ضرب سے اور حَكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔
- ۶۵ حَرَضَ الْمُؤْمِنِينَ:۔ آپ مسلمانوں کو ترغیب دیجئے۔ (حَرَضٌ) باب التفعیل سے
فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَحْرِضُ۔
- ۶۶ لَا يَفْقَهُونَ:۔ وہ (کافر) لوگ سمجھتے نہیں، وہ (کافر) لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔
باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فقه۔
- ۶۷ خَفَّفَ اللَّهُ:۔ اللہ تعالیٰ نے ہلکا فرمادیا، اللہ تعالیٰ نے تخفیف فرمادی۔ (خَفَّفَ) باب
تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخْفِيفٌ۔
- ۶۸ ضَعُفًا:۔ کمزوری، ہمت کی کمی۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی کمزور ہونا۔ اَنْ حَرْفِ مِثْبَہ
بالفعل کا اسم ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
- ۶۹ اَسْرَى:۔ قیدی، قید کیے ہوئے لوگ۔ واحد: اَسِيرٌ۔
- ۷۰ حَتَّى يُشْخِنَ:۔ یہاں تک کہ وہ (نبی علیہ السلام) اچھی طرح (کافروں کی) خول ریزی کریں۔
(يُشْخِنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِشْخَانٌ۔
- ۷۱ عَرَضَ الدُّنْيَا:۔ دنیا کا سامان۔ (عَرَضٌ) کے معنی سامان۔ جمع: اَعْرَاضٌ۔
- ۷۲ لَوْلَا يَكْتُبُ:۔ اگر لکھی ہوئی بات نہ ہوتی۔ (يَكْتُبُ) باب نصر سے مصدر ہے، اسم مفعول
مَكْتُوبٌ کے معنی میں ہے۔

آیت نمبر ۶۸ لَمَسَّكُمْ :- یقیناً تم کو پہنچتا۔ شروع میں لام مفتوح ہر اے تاکید ہے۔

(مَسَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسَّ و مَسَّس۔
 ۶۹ حَلَالًا طَيِّبًا :- حلال پاک سمجھتے ہوئے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔
 (حَلَالًا) باب ضرب سے مصدر ہے، صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔ (طَيِّبٌ) باب طبع سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۰ غَفُورٌ رَحِيمٌ :- بہت بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے فاعول اور فاعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب سمع سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

أَمْكِنَ مِنْهُمْ :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو گرفتار کرا دیا۔ (أَمْكِنَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر أَمْكَنَ۔

۷۱ عَلِيمٌ حَكِيمٌ :- سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا۔ عَلِمٌ اور حَكْمَةٌ سے فاعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عَلِمٌ باب سمع اور حَكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۷۲ هَاجِرُوا :- ان لوگوں نے ہجرت کی۔ باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَاجَرُوا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے وطن کو چھوڑ دینے کا نام ہجرت ہے۔

أَوْوُوا :- ان لوگوں نے ٹھہرایا، ان لوگوں نے رہنے کی جگہ دی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر أَوْوُوا۔

۷۳ رِزْقٌ كَرِيمٌ :- عزت کی روزی، معزز روزی، اس سے مراد جنت میں ملنے والی روزی ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (رِزْقٌ) باب نصر سے مصدر ہے یہ اسم مفعول مَرْزُوقٌ کے معنی میں ہے۔ (كَرِيمٌ) باب کرم سے صفت مشبہ ہے۔

أُولُوا الْأَرْحَامِ :- رشتہ دار، یہاں اولوالارحام سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو ذی القربى

آیت نبر اور عصبات کے علاوہ ہیں، جن رشتہ داروں کے حصے قرآن کریم میں متعین کر دیئے گئے ہیں ان کو علم میراث کی اصطلاح میں ذوی الفروض کہا جاتا ہے، ذوی الفروض کے حصے دینے کے بعد جو مال باقی رہ جائے وہ میت کے عصبات کو درجہ بدرجہ دیا جاتا ہے (عصبات ایسے مروجہ جو میت کے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں اور درمیان میں کسی عورت کا واسطہ نہ آئے) اگر ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی موجود نہ ہو تو دوسرے رشتہ داروں کو وراثت کا مال دیا جاتا ہے، جن کو اصطلاح شرع میں ذوی الارحام کہتے ہیں جیسے ماموں اور خالہ وغیرہ۔ (تخصیص از معارف القرآن)۔ (أُولَئِذَا) خلاف قیاس، ذُو کی جمع ہے۔ ذُو کے معنی والا۔ (الْأَرْحَام) کا واحد رَحِمٌ، رَحِمٌ، رَحِمٌ اس کے معنی رشتہ داری کے ہیں۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ توبہ

سورہ توبہ مدنی سورت ہے، یہ قرآن کریم کی نویں سورت ہے۔ اس کے متعدد نام ہیں، اس کو سورہ برأت اور سورہ عذاب بھی کہتے ہیں۔ اس سورت کو سورہ توبہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں مسلمانوں کی توبہ قبول ہونے کا بیان ہے، اور اس کو سورہ برأت اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفار و مشرکین سے بری ہونے کا ذکر ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

اور اس کو سورہ عذاب اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں کفار و مشرکین کے لیے سخت عذاب کا تذکرہ ہے۔ قرآن کریم کی تمام سورتوں میں ”بسم اللہ“ لکھی ہوئی ہے لیکن اس سورت کے شروع میں ”بسم اللہ“ نہیں لکھی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام جب وحی لے کر تشریف لاتے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ بھی بتادیا کرتے تھے کہ یہ آیت فلاں سورت میں فلاں آیت کے بعد رکھی جائے، اسی کے مطابق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبین وحی کو بلا کر لکھوا دیتے تھے۔ اور جب ایک سورت ختم ہو کر دوسری سورت شروع ہوتی تو شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوتی تھی، لیکن سورہ توبہ کے شروع میں نہ بسم اللہ نازل ہوئی اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ لکھنے کا حکم فرمایا۔ اس لیے اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی ہے (تحفہ معارف القرآن)۔

آیت ۱۰ ﴿بَرَاءَةٌ﴾ - دست برداری، بے زاری۔ باب سمع سے مصدر ہے، اس سے مراد کافروں کے معاہدہ سے دست بردار ہونا اور اس کو ختم کر دینا ہے۔ لفظ ﴿بَرَاءَةٌ﴾ ترکیب میں (ہذیہ) مبتدا محذوف کی خبر ہے۔

۲ مَبِیْحُوا فِی الْأَرْضِ: - تم لوگ زمین میں چلو پھرو۔ (مَبِیْحُوا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَبِیْحٌ اور مَبِیْحَةٌ ہے۔

۳ مُخْزِی: - رسوا کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، مصدر اخْزَاؤٌ۔ یہ اصل میں اخْزَاؤِی ہے اس میں یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۳ اِذَا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ وَرَسُولُهُ: اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان۔ (اِذَا نَزَلَ) باب تفعیل سے مصدر ہے، معنی اعلان کرنا، آگاہ کرنا، خبر دینا۔ یہ ترکیب میں (هَذَا) مبتدا محذوف کی خبر ہے۔

۳ یَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ: بڑے حج کا دن۔ یہاں حج اکبر سے مراد حج ہے، چوں کہ عمرہ کو حج اصغر یعنی چھوٹا حج بھی کہا جاتا ہے۔ اس بناء پر عمرہ سے ممتاز کرنے کے لیے حج کی صفت اکبر لائی گئی ہے۔ جیسا کہ امام زہریؒ امام شعبہؒ اور حضرت عطاءؒ کی رائے ہے۔

(یَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ) سے کیا مراد ہے، اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں۔ حضرت عمر بن الخطاب، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اس سے مراد عرفہ یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ ہے۔ اور حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اس سے مراد یوم نحر یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہے۔ اور دونوں حضرات کا مستدل حدیث شریف ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۳ بَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا: آپ کافروں کو خوش خبری دے دیجئے۔ (بَشِّرِ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تبشیر۔

اس آیت کریمہ میں کافروں کو دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے، اور تبشیر کا لفظ تمکلم کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ تمکلم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ استعمال کر کے اس کے مخالف معنی کو مراد لیا جائے اس لیے یہاں تبشیر کا لفظ استعمال کر کے انذار کو مراد لیا گیا ہے یعنی آپ کافروں کو دردناک عذاب سے ڈرائیئے۔

۴ لَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ: ان لوگوں نے تمہارے مقابلہ میں (کسی دشمن کی) مدد نہیں کی۔ (لَمْ يُظَاهِرُوا) باب مغالطہ سے فعل مضارع معروف، نفی، جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مظاہرۃ۔

۵ اِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ: جب حرمت والے مہینے گزر جائیں۔ (الانسلخ) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر انسلخ۔ (اشْهُرُ) کا

آیت نمبر واحد: مشہور ہے معنی مہینہ۔ (حُرْمٌ) کا واحد: حُرَامٌ ہے، معنی حرمت والا۔ حرمت والے مہینے چار ہیں۔ (۱) ذی القعدہ (۲) ذی الحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان چار مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا۔ جمہور علماء کے نزدیک بعد میں اس کی حرمت منسوخ ہو گئی ہے۔ مشرکین مکہ جنہوں نے معاہدہ توڑ دیا تھا ان کو صرف اشہر حرم یعنی محرم و اس کے ختم تک مہلت دی گئی تھی۔

۵ أَحْضَرُواهُمْ:۔ ان کو قید کرو۔ (أَحْضَرُوا) باب نصر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَضَرَ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵ مَرُصِدٌ:۔ گھات کی جگہ، راستہ رَصْد سے اسم ظرف واحد ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: مَرَاصِدٌ ہے۔

۵ خَلَّوْا سَبِيلَهُمْ:۔ تم ان کا راستہ چھوڑ دو۔ یعنی ان کو قتل اور قید مت کرو۔ (خَلَّوْا) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَلَّیَ۔ (سَبِيلٌ) کے معنی راستہ۔ جمع: سَبُلٌ۔

۶ اسْتَجَارَكَ:۔ (اگر کوئی مشرک) آپ سے پناہ مانگے۔ (اسْتَجَارَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اسْتَجَارَ۔ اس کا مادہ جَوَرٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶ اَجْرُهُ:۔ آپ اس کو پناہ دیجئے۔ (اَجْرَ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَجَارَ۔ اس کا مادہ جَوَرٌ ہے۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶ اَبْلَغُهُ مَأْمَنَةً:۔ آپ اس کو اس کی امن کی جگہ پہنچا دیجئے۔ (اَبْلَغَ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَبْلَغَ۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (مَأْمَنٌ) امن سے اسم ظرف واحد ہے اس کے معنی امن کی جگہ۔ باب مع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷ مَا اسْتَقَامُوا:۔ جب تک وہ لوگ درست رہیں، جب تک وہ لوگ سیدھے رہیں۔ یعنی جب تک وہ عہد پر قائم رہیں۔ (مَا) برائے شرط ہے۔ (اسْتَقَامُوا) باب استفعال سے فعل

آیت نہر ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استقامۃ۔

۷ استقیموۃ:۔ تم لوگ درست رہو، تم سیدھے رہو۔ باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر استقامۃ۔

۸ اِنْ يَّظْهَرُوا عَلَيْكُمْ:۔ اگر وہ لوگ تمہارے اوپر غلبہ پا جائیں، اگر وہ لوگ تمہارے اوپر قابو پا جائیں۔ (يَّظْهَرُوا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظہور۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔

۸ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلَّا وَّ لَا ذِمَّةَ:۔ وہ لوگ تمہارے بارے میں نہ رشتہ داری کا لحاظ کریں اور نہ عہد کا۔ (لَا يَرْقُبُوا) باب نصر سے فعل مضارع متنی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رقبۃ۔ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (الام رشتہ داری، قرابت داری)۔ (ذمۃ) عہد، قول و قرار، جمع: ذمم۔

۸ يُرْضَوْنَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ:۔ وہ لوگ (مشرکین) اپنے منہ (کی باتوں) سے تم کو خوش کر دیتے ہیں۔ (يُرْضَوْنُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ارضاء۔ (نکم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (افواہ) کا واحد فم، معنی منہ۔

۸ تَابَىٰ قُلُوبُهُمْ:۔ ان (مشرکوں) کے دل انکار کرتے ہیں۔ (تَابَىٰ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ابناء۔ (قُلُوبٌ) کا واحد قلب، معنی دل۔

۱۰ الْمُعْتَدُونَ:۔ تجاوز کرنے والے، زیادتی کرنے والے۔ باب التعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا واحد الْمُعْتَدِي اور مصدر اعتداء ہے۔ یہ اصل میں اعتداء اور ہے۔ واو کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۱ فَكُتُّوا اِيْمَانُهُمْ:۔ (اگر) وہ لوگ اپنی قسموں (عہدوں) کو توڑ دیں۔ (فكُتُّوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نكث۔ (اِيْمَانٌ) کا واحد يَمِيْنٌ، معنی قسم۔

۱۲ طَعَنُوا فِي دِيْنِكُمْ:۔ (اگر) وہ لوگ تمہارے دین میں عیب لگائیں، (اگر) وہ لوگ تمہارے دین پر اعتراض کریں۔ (طَعَنُوا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر

آیت ہر غائب، مصدر طعن، (دین) کے معنی مذہب، ملت۔ جمع: اَذیان۔

۱۲ اِنَّمَ الْکُفْرَ :- کفر کے سردار، کفر کے پیشوا۔ (اِنَّشَہ) کا واحد اقام معنی سردار، پیشوا۔

۱۳ هَمُّوا بِاِخْرَاجِ الرُّسُولِ :- ان لوگوں نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (مکہ مکرمہ سے)

نکالنے کا ارادہ کیا۔ (هَمُّوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَمُّ۔

۱۴ يُخْزَوْنَهُمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو رسوا کرے گا۔ (يُخْزَوْنَهُمْ) باب افعال سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اخْزَأَ۔ یہ اصل میں اخْزَأَی ہے۔ یاء کو ہمزہ سے

بدل دیا گیا ہے۔ جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کی یاء ساقط ہو گئی ہے۔

(هَمُّ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۵ يُلْهِي غَيْظَ قُلُوبِهِمْ :- وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے دلوں کے شہ کو دور کر دے گا۔

(يُلْهِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اذْهَبَ۔

(غَيْظَ) کے معنی غصہ۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی غصہ والا۔

۱۵ عَلِيمٌ حَكِيمٌ :- بہت جاننے والا، بہت حکمت والا۔ عَلِمٌ اور حَكَمَةٌ سے فعل کے

وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عَلِمٌ باب سمع اور حَكَمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔

۱۶ وَلِيَّةٌ :- بھیدی، رازدار، دلی دوست۔ جمع: وَلِيَّاتٌ۔

۱۸ يَعْمرُ مَسْجِدَ اللَّهِ :- وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو آباد کرتا ہے۔ (يَعْمرُ) باب نصر سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر عَمَرَ و عَمَّارَةٌ۔ (مَسْجِدٌ) کا واحد:

مَسْجِدٌ اس کے معنی سجدہ کرنے کی جگہ، عبادت کرنے کی جگہ، ایسی جگہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت

کے لیے خاص کر دی جائے۔

۱۸ اَقَامَ الصَّلَاةَ :- (جو شخص) نماز کی پابندی کرے۔ (اَقَامَ) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَقَامَ۔ (الصَّلَاةُ) کے معنی نماز۔ جمع: صَلَوَاتٌ۔

(نماز) اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے۔ با وضو ہونے کی حالت میں قبلہ رخ

آیت نمبر ہو کر تکبیر تحریر، قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی ہیں۔

(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء۔

۱۸ اَنَسَى الزَّكَاةَ:۔ (جو شخص) زکوٰۃ دے۔ (اتنی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنتَاء۔ یہ اصل میں اِنسَی ہے۔ تاء سے پہلے والے ہمزہ کو یا، سے اور آخر کی یا، کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (الزَّكَاةُ) عاقل اور بالغ صاحب نصاب مسلمان پر اپنے مال کا چالیسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے غریب مسلمانوں پر خرچ کرنا فرض ہے، اصطلاح شرع میں اسی کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

۱۹ سِقَايَةُ الْحَاجِّ:۔ حاجیوں کو پانی پلانا۔ (سِقَايَةُ) کے معنی پانی پلانے کی جگہ، پانی پلانے کا برتن، یہاں مصدر کے معنی میں ہے۔ (السَّحَاجُ) حاجی، حَجَّج مصدر سے اسم فاعل ہے، باب نھر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ عِمَارَةُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ:۔ مسجد حرام کو آباد کرنا۔ (عِمَارَةُ) باب نھر سے مصدر ہے۔ (الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ) بیت اللہ شریف۔

۲۱ نَعِيمٌ مُّقِيمٌ:۔ دائمی نعمت۔ (نَعِيمٌ) کے معنی نعمت۔ (مُقِيمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِقَامَةُ ہے۔

۲۳ اِنْ اسْتَحْيُوا الْكُفْرَ:۔ اگر وہ لوگ کفر کو پسند کریں۔ (اسْتَحْيُوا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتَحْيَا۔

۲۳ مَنْ يَتَوَلَّاهُمْ:۔ جو شخص ان سے دوستی کرے گا۔ (يَتَوَلَّاهُمْ) باب التفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلَّى، "يتولّى" اصل میں يتولى ہے۔ (مَنْ) شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں آخر کا الف گر گیا جو اصل میں یا، ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۳ عَشِيرَتُكُمْ:۔ تمہارا خاندان، تمہارا کنبہ۔ (عَشِيرَةُ) کے معنی خاندان، قبیلہ۔ جمع: عَشَائِرُ۔

آیت نمبر ۲۲: اَمْوَالٌ نِ افْتَرَقْتُمْوهَا:۔ وہ مال جو تم نے کمائے۔ (اَمْوَالٌ) کا واحد: مَالٌ معنی مال و دولت۔ (افْتَرَقْتُمْوهَا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفْتِرَاقٌ اس میں میم جمع کے بعد واصل ہے، جو ضمیر و غیرہ سے ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۲: تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا:۔ وہ تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو، وہ تجارت جس کے مان گج نہ ہونے کا تم اندیشہ کرتے ہو۔ (تِجَارَةٌ) موصوف اور (تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا) پورا جملہ صفت ہے۔ (تَخْشَوْنَ) باب سجع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَشِيَ اور خَشِيَّةٌ۔ (كَسَادَهَا) كَسَادٌ باب نصر سے مصدر ہے، اس کے معنی بند ہو جانا، ٹھپ ہو جانا۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع تِجَارَةٌ ہے۔

۲۳: تَرَبَّصُوا:۔ تم لوگ انتظار کرو۔ باب تنعل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبَّصٌ۔

۲۴: مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ:۔ بہت مقامات، ترکیب میں موصوف اور صفت ہے۔ (مَوَاطِنَ) اسم ظرف جمع مکرر ہے، جمع منتحی الجموع ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اس لئے حالت جزم میں اس پر فتح ہے۔ اس کا واحد مَوَاطِنٌ ہے۔

۲۵: يَوْمَ حُنَيْنٍ:۔ حنین کے دن، حنین ایک مقام کا نام ہے، جو مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ہے۔ سوال ۸: یہاں قبیلہ ہوازن اور ثقیف سے مسلمانوں کی سخت جنگ ہوئی تھی، اسی میں اپنی تعداد کی زیادتی پر غرور کی وجہ سے شروع میں مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے خصوصی نصرت فرمائی تو مسلمانوں کو پورے طور پر فتح حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں غزوہ حنین کے موقع پر اپنی نصرت کا ذکر فرمایا ہے۔

۲۵: اَعْجَبَكُمْ كَثْرَتُكُمْ:۔ تمہاری کثرت نے تمہیں خوش کر دیا، تمہاری کثرت نے تمہیں غرور میں ڈال دیا۔ (اَعْجَبَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَعْجَبْتُ۔ (كَمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۵: لَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ:۔ اس (کثرت) نے تم کو فائدہ نہیں پہنچایا۔ (لَمْ تُغْنِ) باب افعال

آیت نمبر سے فعل مضارع معروف، نفی، جحد بہ لم، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اغْنَاءٌ، یہ اس فعل کا مصدر ہے۔
اغْنَاءُ ہے۔ یا، کو، حمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۵ بِمَارْحَبٍ: کشادہ ہونے کے باوجود۔ (وَحَبَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَحَبٌ اور حَابَةٌ، رَحَبَتْ فعل ماضی ما مصدر یہ کی وجہ سے، مصدر کے معنی میں ہو گیا ہے۔

۲۵ وَلَيْتُمْ مُذَبِّرِينَ: تم لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ (وَلَيْتُمْ) باب تشعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَوْلِيَّةٌ معنی پیٹھ پھیرنا۔ (مُذَبِّرِينَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال مؤکدہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُذَبِّرٌ اور مصدر اذْبَارٌ ہے۔

۲۶ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ: اللہ تعالیٰ نے اپنی تسلی نازل فرمائی۔ (اَنْزَلَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَنْزَالَ، (سَكِينَةً) کے معنی تسلی، تسکین، اطمینان، سکون۔

۲۷ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا: ایسے لشکر جن کو تم نے نہیں دیکھا۔ یہاں لشکر سے مراد فرشتے ہیں، جن کے ذریعہ غزوہ حنین میں اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی تھی۔ (جُنُودًا) کا واحد جُنْدٌ معنی لشکر۔ (لَمْ تَرَوْهَا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، نفی، جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَوَيْتَ، (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مشغول بہ ہے۔

۲۷ غَفُورٌ رَحِيمٌ: بہت بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ غَفُورٌ اور رَحِيمٌ سے فعول اور فعلیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ غَفُورٌ قَبَاب ضرب سے اور رَحِيمٌ باب کبح سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔

۲۸ اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ لَجَسٌ: بے شک مشرک لوگ ناپاک ہیں۔ یہاں باطنی ناپاک کی مراد ہے۔ تفسیر بیضاوی میں ہے لَجَسٌ بِأَطْنَبِهِمْ (مشرکوں کی نجاست) ان کے باطن کے ناپاک ہونے کی وجہ سے ہے، یعنی مشرک لوگ اپنے برے عقائد کی وجہ سے ناپاک ہیں۔

آیت نمبر (الْمُشْرِكُونَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُشْرِكٌ اور مصدر اشْرَکَ ہے۔ (مشرک) وہ شخص ہے جو عبادت کرنے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک ٹھہرائے۔ (نَجَسٌ) یہ صفت مشبہ ہے، واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہاں جمع کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ نَجَسٌ کی جمع: اَنْجَاسٌ آتی ہے۔

۲۸ اِنْ يَحْقُطْ عَيْلَةً :- اگر تم کو مغلسی کا اندیشہ ہو۔ (يَحْقُطْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَوْفٌ (عَيْلَةً) کے معنی مغلسی محتاجی۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی محتاج ہونا۔

۲۹ الْجَزِيَّةُ :- جزیہ، وہ ٹیکس جو غیر مسلموں سے ان کی جان و مال کی حفاظت کے عوض میں لیا جائے، جزیہ کی مقدار کے بارے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے دو قول منقول ہیں۔ (۱) مسلمانوں اور کافروں کے درمیان آپس کی رضا مندی سے مال کی جو مقدار طے ہو جائے وہی جزیہ کے طور پر وصول کی جائے گی۔

(۲) جزیہ کی مقدار مالدار لوگوں پر اڑتالیس (۳۸) درہم سالانہ ہے۔ ہر ماہ چار درہم لیے جائیں گے۔ متوسط لوگوں پر چوبیس (۲۴) درہم سالانہ ہے۔ ہر ماہ دو درہم لیے جائیں گے۔ اور کمانے والے غریب لوگوں پر بارہ (۱۲) درہم سالانہ ہے۔ ہر ماہ ایک درہم لیا جائے گا۔ (تفسیر مظہری) (جَزِيَّةٌ) کی جمع: جزئی اور جزئی ہے۔

۲۹ هُمْ صَاغِرُونَ :- ذلیل ہونے کی حالت میں۔ وہ لوگ ذلیل ہیں۔ پورا جملہ حال واقع ہے۔ (صَاغِرُونَ) باب کرم سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد صَاغِرٌ اور مصدر صَغُرَ، صَغَارٌ اور صَغَارَةٌ ہے۔

۳۰ يُضَاهَوْنَ :- وہ لوگ مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُضَاهَاةٌ۔

۳۰ اِنِّیْ یُؤْفِكُوْنَ :- وہ لوگ کہاں پھرے جاتے ہیں۔ (اِنِّیْ) برائے استفہام ہے۔ (یُؤْفِكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَفْکٌ اور اِفْکٌ۔

۳۲ یُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِقُوا نُورَ اللَّهِ :- وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور (دین اسلام) کو بجھا دیں۔ یعنی وہ لوگ چاہتے ہیں کہ دین اسلام کو مٹا دیں۔ (أَنْ يُطْفِقُوا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اطفاء ان ناصبہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا۔

۳۳ کَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ :- بہت سے علماء اور مشائخ۔ (الْأَحْبَار) کے معنی علماء، یہاں پر مراد یہودی علماء ہیں۔ اس کا واحد حبر اور حبر ہے۔ (الرُّهْبَانِ) کے معنی عبادت گزار، درویش لوگ۔ یہاں پر مراد نصرانی مشائخ ہیں۔ اس کا واحد راهب۔

۳۴ يَكْتَبِرُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ :- وہ لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں۔ (يَكْتَبِرُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كثر، (ذَهَبٌ) کے معنی سونا۔ جمع: أَذْهَابٌ اور ذُحُوبٌ ہے۔ (فِضَّةٌ) چاندی۔ جمع: فِضَضٌ اور فِضَضٌ ہے۔

۳۵ يَنْشُرُهُمْ بِعَذَابِ الْيَمِّ :- آپ ان کو دردناک عذاب کی خوش خبری دے دیجئے۔ (يَنْشُرُونَ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَنْشِيرٌ، (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: أَعْدَابٌ، (الْيَمِّ) مصدر سے صفت مشبہ ہے۔

اس آیت کریمہ میں تَنْشِيرٌ کا لفظ تنکیم کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، تنکیم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی لفظ بول کر اس کے خلاف معنی کو مراد لیا جائے، یہاں پر تَنْشِيرٌ کا لفظ بول کر اِنْذَارٌ کو مراد لیا گیا ہے، یعنی آپ ان کو دردناک عذاب سے ڈرائیے۔

۳۵ یَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا :- جس دن اس کو تپایا جائے گا، جس دن اس کو گرم کیا جائے گا۔ (یَوْمَ) کے معنی دن یہاں مراد قیامت کا دن ہے۔ اس کی جمع: أَيَّامٌ، (يُحْمَىٰ) باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر احماء، (عَلَيْهَا) جار اور مجرور مل کر فعل مجہول کا نائب فاعل ہے۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور ہے۔

۳۵ تُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ :- اس کے ذرا بعد ان کی پیشانیوں اور ان

آیت ثمر کے پہلوؤں اور ان کی پٹینھوں کو داغ دیا جائے گا۔ (تُکْوِی) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تکی، (جَبَّاهُ) کا واحد: جَبَّهَةٌ، معنی پیشانی۔ (جَنُوبُ) کا واحد: جَنُبٌ معنی پہلو۔ (ظُہُورُ) کا واحد: ظَہَرٌ، معنی پیٹھ۔

۳۶ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: - ان (بارہ مہینوں) میں سے چار حرمت والے (مہینے) ہیں۔ (۱) ذی القعدہ (۲) ذی الحجہ (۳) محرم (۴) رجب۔ ابتدائے اسلام میں ان چار مہینوں میں قتال کرنا حرام تھا، جمہور علماء کے نزدیک بعد میں یہ حرمت منسوخ ہو گئی۔ (حُرُمٌ) کا واحد: حُرَامٌ معنی حرمت والا۔

۳۶ الدِّینُ الْقِیَمُ: - سیدھا دین، صحیح دین۔ (دِیْنٌ) کے معنی مذہب، ملت۔ جمع: اَدِیَانٌ۔ (الْقِیَمُ) سیدھا، صحیح۔ (قِیَامٌ) مصدر سے صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔

۳۷ النَّسِیءُ: - مؤخر کرنا۔ یعنی ایک مہینہ کی حرمت کو دوسرے مہینہ کی طرف مؤخر کر دینا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں جب لوگ محرم میں قتل و قتال کرنا چاہتے تو محرم کی حرمت کو صفر کی طرف مؤخر کر دیا کرتے تھے اور وہ لوگ یہ اعلان کر دیتے تھے کہ اس سال محرم کا مہینہ حرام نہیں بلکہ صفر کا مہینہ حرام رہے گا۔ (تفسیر جلالین)۔

۳۷ یُحِلُّونَهُ عَامًا: - وہ لوگ (اس) حرمت والے مہینہ کو کسی سال حلال کر لیتے ہیں (حلال کر لیتے تھے)۔ (يُحِلُّونَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اخلال۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (عَامٌ) کے معنی سال۔ جمع: اَعْوَامٌ۔ یُحَرِّمُونَهُ عَامًا: - وہ لوگ اس (حرمت والے مہینہ) کو کسی سال حرام کر لیتے ہیں۔

(حرام کر لیتے تھے)۔ (يُحَرِّمُونَهُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تحريم۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (عَامٌ) کے معنی سال۔ جمع: اَعْوَامٌ۔

۳۷ لِيُؤْاطُوا: - تاکہ وہ لوگ موافقت کر لیں، تاکہ وہ لوگ پورا کر لیں۔ شروع میں لام مکسور لام تغلیل ہے۔ (لِيُؤْاطُوا) باب مناعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مؤاطاة لام تغلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

آیت نمبر ۳۸ اَنْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ :- تم لوگ اللہ کی راہ میں نکلو۔ (اَنْفِرُوا) باب ضرب سے فعل مضارع، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر انفرو۔

۳۸ اِنَّا قُلْنٰمُ اِلَى الْاَرْضِ :- تم زمین کی طرف بوجھل ہو جاتے ہو، تم زمین سے لگے جاتے ہو۔ یہ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔ (اِنَّا قُلْنٰمُ) باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِثْنَا قُلْنٰمُ۔ اصل میں تَنَاقَلْنٰمُ ہے۔ تاء کو ثاء سے بدل کر ثاء کا ثاء میں اوعام کر دیا گیا اور اس کے شروع میں ہرۃ واصل بڑھا دیا گیا۔ اِثْنَا قُلْنٰمُ ہو گیا۔ "اِثْنَا قُلْنٰمُ" مصدر میں بھی یہی تبدیلی ہوئی ہے۔

۳۹ اِلَّا تَنْصُرُوْا :- اگر تم نہیں نکلو گے۔ یہ اصل میں "اِنْ لَا تَنْصُرُوْا" ان شرطیہ کے ساتھ ہے۔ (اَلَا تَنْصُرُوْا) باب ضرب سے فعل مضارع منفي، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَنْصُرُوْا ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۴۰ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ :- اگر تم ان کی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) مدد نہیں کرو گے۔ یہ اصل میں "اِنْ لَا تَنْصُرُوْهُ" ان شرطیہ کے ساتھ ہے۔ (اَلَا تَنْصُرُوْهُ) باب نصر سے فعل مضارع منفي، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَصْرُوْا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مشغول بہ ہے، ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا۔

۴۱ ثَالِثِي الْاَنْبِيَا :- دو میں کا دوسرا۔ یہاں پر دو حضرات سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ثَالِثِي الْاَنْبِيَا) یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ (نَصْرُوْهُ) کی ضمیر منصوب سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (تفسیر مظہری) اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ :- جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ یہاں پر غار سے مراد غار ثور ہے۔ جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تین روز قیام فرمایا تھا۔ (الْغَارُ) کے معنی غار، گڑھا۔ جمع: اَغْوَارٌ اور غَيْرَانٌ ہے۔

۴۲ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ :- جس وقت وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے۔ (اِذْ) ظرفیہ ہے۔ (يَقُوْلُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ

آیت نمبر واحد مذکر غائب، مصدر قول (صاحب) کے معنی ساتھی۔ جمع: اصحاب اور صحابہ۔
حسن بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اس لیے کہ وہ نص قرآن کا منکر ہے، اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحابیت کا انکار کرنے والا بدعتی ہے (تفسیر مظہری)۔

۴۰ جُنُودٌ لَّمْ تَرَوْهَا:۔ ایسے لشکر جن کو تم نے دیکھا نہیں، یہاں لشکر سے فرشتے مراد ہیں۔
(جُنُودٌ) کے معنی لشکر۔ واحد: جُنْدٌ۔ (لَمْ تَرَوْهَا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، نفی جہد بہ لم، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رُوِيَ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۱ السُّفْلَى:۔ بہت پست، بہت نیچی۔ سُفُولٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۲ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا:۔ اللہ ہی کا بول بالا رہا۔ (كَلِمَةُ) کے معنی بات۔ جمع کَلِمَاتٌ (عُلْيَا) کے معنی بہت بلند، بہت اونچی۔ عَلُوٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مؤنث، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۳ عَزِيزٌ حَكِيمٌ:۔ بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عِزَّةٌ وَحِكْمَةٌ سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عِزَّةٌ باب ضرب سے اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں

۴۴ اِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا:۔ تم لوگ ہلکے اور بوجھل ہونے کی حالت میں نکلو۔ یعنی تمہارے پاس تھوڑا سا مان ہو یا زیادہ سا مان ہو۔ ہر حالت میں جہاد کے لیے نکلو۔

(اِنْفِرُوا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفَرَ۔ (خِفَافًا) کا واحد: خَفِيفٌ معنی ہلکا۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (ثِقَالًا) کا واحد ثَقِيلٌ معنی بوجھل۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۵ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا:۔ اگر سامان قریب ہوتا۔ یعنی مال غنیمت آسانی سے ملنے والا ہوتا۔
(عَرَضٌ) کے معنی سامان۔ جمع: اَعْرَاضٌ۔

۴۶ سَفَرًا قاصِدًا:۔ (اگر) درمیانی سفر (ہوتا)، (اگر) معمولی سفر (ہوتا)۔ (سَفَرٌ) کی جمع:

آیت نمبر اُسْفَارُ (فَاصِدٌ) باب ضرب سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر قَصَدُ ہے۔
میانہ روی اختیار کرنا۔

۳۲ الشُّقَّةُ: مسافت، وہ جگہ جہاں کا مسافر ارادہ کرے۔ جمع: شُقُقٌ۔

۳۵ اِرْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ: ان کے دل شک میں پڑ گئے۔ (اِرْتَابَتْ) باب افعال سے فعل

ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِرْتَابَتْ (قُلُوبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔

۳۵ يَتَرَدَّدُونَ: وہ لوگ بھٹک رہے ہیں، وہ لوگ حیران ہو رہے ہیں۔

باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَرَدَّدٌ۔

۳۶ اَعْدُوا لَهُ غَدَّةً: وہ لوگ اس کے لیے سامان تیار کرتے، یہ جملہ ترکیب میں جواب شرط

واقع ہے۔ (اَعْدُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَعْدَاؤٌ۔

(غَدَّةٌ) کے معنی سامان۔ جمع: غَدَدٌ۔

۳۶ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ: اللہ تعالیٰ نے ان کے (جہاد کے لیے) نکلنے کو ناپسند فرمایا۔ (كَرِهَ)

باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر كَرِهَ وَ كَرِهَةٌ وَ كَرَاهَةٌ۔

(اِنْبِعَاثٌ) باب افعال سے مصدر ہے، معنی جانا، نکلنا۔

۳۶ تَبْطِئُهُمْ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کو روک دیا۔ (تَبْطِئُ) باب تفعیل سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبْطِئُ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۷ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا: وہ لوگ تم کو نہ بڑھاتے مگر فساد کے اعتبار سے۔ یعنی وہ

لوگ صرف تمہاری پریشانی کو بڑھاتے۔ یہ ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔

(مَا زَادُوا) باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر زَادَ۔ (كُمْ) ضمیر جمع

مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (خَبَالٌ) کے معنی خرابی، نقصان، فساد۔ باب سمع سے مصدر ہے۔

۳۷ اَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ: وہ لوگ تمہارے درمیان گھوڑے دوڑاتے، وہ لوگ تمہارے

درمیان دوڑے دوڑے پھرتے۔ یہ ترکیب میں جواب شرط ہے۔ (اَوْضَعُوا) باب افعال

سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَوْضَاعٌ۔ (خِلَالٌ) کے معنی درمیان۔

آیت نمبر ۴۷ یَبْغُونَكُمْ الْفِتْنَةَ :- وہ لوگ تمہارے واسطے فتنہ پروازی کرتے ہیں، تمہارے ساتھ فتنہ پروازی کرتے ہوئے۔ ترکیب میں یہ جملہ حال واقع ہے۔ (یَبْغُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُغِيَئَةٌ، (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (الْفِتْنَةُ) فساد، خرابی، جمع: فِتْنٌ۔

۴۷ سَمْعُونُ :- بہت سننے والے، جاسوس۔ اس کا واحد سَمَاعٌ ہے۔ سَمِعَ سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

۴۸ ابْتَغُوا الْفِتْنَةَ :- ان لوگوں نے فتنہ پروازی کی۔ (ابْتَغُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ابْتَغَاءٌ، (فِتْنَةً) کے معنی فساد، خرابی۔ جمع: فِتْنٌ۔

۴۸ قَلِّبُوا لَكَ الْأُمُورَ :- آپ (کو نقصان پہنچانے) کے لیے کارروائیوں کی الٹ پھیر کرتے رہے۔ (قَلِّبُوا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَقْلِيبٌ، (أُمُورٌ) کا واحد: أَمْرٌ معنی حکم، کام۔

۴۹ اِذْنُ لِي :- آپ مجھے اجازت دیجئے، آپ مجھے رخصت دیجئے۔ (اِذْنٌ) باب مع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِذْنٌ۔

۴۹ لَا تَفْتِنَنِي :- آپ مجھے فتنہ میں نہ ڈالئے، آپ مجھے خرابی میں نہ ڈالئے۔ (لَا تَفْتِنَنِي) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر فَتَنَ وَفَتُونٌ، (فَنِي) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے اور آخر میں یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۵۰ اِنْ تُصِيبَكَ حَسَنَةٌ :- اگر آپ کو کوئی اچھی حالت پیش آتی ہے۔ (تُصِيبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِصَابَةٌ، (تُصِيبُ) اصل میں (تُصِيبُ) ہے، ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں باء ساکن ہو گئی اور یاء پہلے سے ساکن ہے۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی، تُصِيبُ ہو گیا۔ (حَسَنَةٌ) بھلائی۔ جمع: حَسَنَاتٌ۔

۵۰ تَسُوْهُمْ :- وہ ان کو بری لگتی ہے، وہ ان کو ٹھیکین کرتی ہے۔ (تَسُوْهُمْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَوَّءَ وَسَوَّءَةٌ وَنَزَّاءٌ، (هُمْ) ضمیر

آیت نمبر جمع مذکر غائب، منقول بہ ہے۔

۵۰ یَسْأَلُوا :- وہ لوگ پیٹھ پھیر لیتے ہیں۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَسَوَّلَ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۵۱ هُوَ مَوْلَانَا :- وہ ہمارا کارساز ہے۔ (مَوْلَانَا) مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ (مَوْلٰی) کے معنی کارساز، مالک۔ جمع: مَوَالِی

۵۲ هَلْ تَرَبُّصُونَ :- تم لوگ نہیں انتظار کرتے ہو۔ (هَلْ) نفی کے لیے ہے۔ (تَرَبُّصُونَ) اصل میں تَرَبُّصُونَ ہے۔ ایک تاء کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبَّصَ

۵۳ اِحْدَى الْحُسَيْنَيْنِ :- دو بھائیوں میں سے ایک بھائی۔ (اِحْدٰی) اَحَد کی مؤنث ہے۔ اس کے معنی ایک۔ (الْحُسَيْنَيْنِ) "حُسْنٰی" کا شکیہ ہے اور "حُسْنٰی" اَحْسَن اسم تفضیل کی مؤنث ہے۔

۵۴ تَرَبَّصُوا :- تم لوگ انتظار کرو۔ باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَرَبَّصَ

۵۵ اَنْفِقُوا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا :- تم لوگ خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے۔

(اَنْفِقُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَنْفَقَ (طَوْعًا) باب امر

سے مصدر ہے، معنی فرماں بردار ہونا۔ یہاں حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(طَائِعِينَ) کے معنی میں ہے۔ (کَرْهًا) باب کسب سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے

منصوب ہے۔ (کَارِهِينَ) کے معنی میں ہے۔

۵۶ هُمْ كَسَالَى :- وہ لوگ ست ہیں، ست ہونے کی حالت میں، یہ جملہ حال واقع ہے۔

(كَسَالَى) کا واحد: كَسَلَانٌ ہے۔

۵۷ لَا تُعْجِبْكَ :- وہ (یعنی منافقوں کے اموال و اولاد) آپ کو تعجب میں نہ ڈال دیں۔

(لَا تُعْجِبْ) باب افعال سے فعل نفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَعْجَبَ (كَ)

آیت نبر ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۵۵ تَزْهُقَ أَنْفُسَهُمْ :- (تاکہ) ان کی جان نکل جائے۔ (تَزْهُقَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زَهَّقَ "تَزْهُقَ" لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔ (أَنْفُسُ) کا واحد نَفْسُ معنی جان۔

۵۶ يَفْرُقُونْ :- وہ (منافق) لوگ ڈرتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَرَّقَ۔

۵۷ مَلَجَاْ :- پناہ کی جگہ۔ لَجَأَ سے اسم ظرف ہے۔ اس کی جمع مَلَجَاتُ ہے۔

۵۸ مَغْرَاتِ :- غار۔ واحد مَغَارَةٌ۔

۵۹ مَذْخَلًا :- داخل ہونے کی جگہ۔ باب افتعال سے اسم ظرف ہے۔ (مَذْخَلٌ) اصل میں مَذْخَلٌ ہے۔ افتعال کی تاء کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

۶۰ وَلَوْ اِلَيْهِ :- وہ لوگ پیٹھ پھیر کر اس کی طرف چل دیتے۔ یہ جملہ جواب شرط واقع ہے۔ (وَلَوْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلَّى۔

۶۱ يَجْمَحُونَ :- وہ لوگ سرکشی کرتے ہیں، سرکشی کرتے ہوئے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَمَحَ ترکیب میں یہ جملہ حال واقع ہے۔

۶۲ يَلْمِزُكَ :- وہ آپ پر عیب لگاتا ہے، وہ آپ پر طعن کرتا ہے۔ (يَلْمِزُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَمَزَ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۳ يَسْخَطُونَ :- وہ لوگ ناراض ہو جاتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَخَطَ، وَسَخَطَ۔

۶۴ الْفُقَرَاءُ :- غریب لوگ۔ واحد فَقِيرٌ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو۔

۶۵ الْمَسْكِينُ :- محتاج لوگ۔ واحد مَسْكِينٌ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ بھی مال نہ ہو۔

۶۶ الْمُؤَلَّفَةُ قُلُوبُهُمْ :- جنگی دل جوئی کی جائے۔ (الْمُؤَلَّفَةُ) باب تفعیل سے اسم مفعول مؤنث،

آیت نمبر مصدر تالیف۔ (قُلُوبٌ) کا واحد قلب معنی دل۔ موکفۃ القلوب کی چند قسمیں ہیں:

(۱) وہ مسلمان جن کو اسلام پر ثابت رکھنے کے لیے زکوٰۃ کا مال دیا جائے۔

(۲) وہ مسلمان جن کو مال دینے سے ان کے غیر مسلم ساتھیوں کے اسلام لانے کی توقع ہو۔

(۳) وہ کافر جن کو مال دینے سے ان کے مسلمان ہونے کی امید ہو۔

(۴) وہ کافر جن کو زکوٰۃ کا مال دیا جائے تاکہ وہ مسلمانوں کی طرف سے دفاع کریں۔ (تفسیر جلالین)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور قول یہ ہے کہ مصارف زکوٰۃ میں سے موکفۃ القلوب کا حصہ ساقط ہو گیا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غیر مسلموں کو اسلام کی ترغیب دینے کے لیے اور تو مسلموں کو اسلام پر پختہ کرنے کے لیے زکوٰۃ کا مال دے دیا جاتا تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب اسلام کو پورے طور پر قوت حاصل ہو گئی، اور کافروں کے شر سے بچنے اور تو مسلموں کو اسلام پر پختہ کرنے کے لیے اس تدبیر کی ضرورت نہیں رہی، تو وہ علت ختم ہو گئی اس لیے ان کا حصہ بھی ختم ہو گیا یعنی علت کے ختم ہونے سے معلول یعنی موکفۃ القلوب کا حصہ ساقط ہو گیا ہے۔

۶۰ فِی الرِّقَابِ :- گردنوں کے چھڑانے میں۔ یعنی غلاموں کے آزاد کرتے ہیں۔ اس کی اصل عبارت فِی فَلَکِ الرِّقَابِ ہے۔ (الرِّقَابِ) کا واحد رِقْبَةٌ معنی گردن۔ ”رِقْبَةٌ“ سے مجاز کے طور پر مکاتیب غلام اور باندی مراد ہیں۔ یعنی وہ غلام اور باندی جن سے ان کے آقا نے کہہ دیا ہو، کہ اتنا مال دے دو تو تم آزاد ہو۔ ایسے غلاموں اور باندیوں کو زکوٰۃ کا مال دینا درست ہے۔

۶۰ الْغُرَبَیْنِ :- قرض دار لوگ۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جزم میں ہے۔ اس کا واحد غَرَبٌ اور مصدر غَرَبٌ اور غَرَامَةٌ ہے۔

۶۰ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ :- اللہ تعالیٰ کے راستہ میں۔ اس سے مراد وہ مجاہد ہے جس کے پاس جنگ کا ضروری سامان خریدنے کے لیے مال نہ ہو، یا وہ شخص جس کے ذمہ حج فرض ہو چکا ہو، مگر کسی وجہ سے اس کے پاس مال نہ رہ گیا ہو۔ ان دونوں پر زکوٰۃ کا مال صرف کرنا درست

آیت نمبر ہے۔ علم دین حاصل کرنے والے طلبہ بھی اسی حکم میں شامل ہیں۔ (روح المعانی)

۶۰ اِبْنُ السَّبِيلِ :- مسافر۔ جمع : اَبْنَاءُ السَّبِيلِ ۔ اس سے مراد وہ مسافر ہے جس کے پاس سفر میں بقدر ضرورت مال نہ ہو، ایسے مسافر کو زکوٰۃ کا مال دینا درست ہے جس سے وہ اپنی ضرورت پوری کر سکے۔

۶۱ عَلِيمٌ حَكِيمٌ :- بہت علم والا، بہت حکمت والا۔ عَلِمٌ وَحِكْمَةٌ سے فعل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عَلِمٌ باب سمع سے اور حِكْمَةٌ باب کرم سے استعمال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔

۶۱ يُوْذُوْنَ النَّبِيَّ :- وہ لوگ (منافقین) نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں ایسی باتیں کہتے ہیں، کہ آپ کو سن کر تکلیف ہو۔ (يُوْذُوْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيْذَاءٌ۔ یہ اصل میں اِيْذَاءٌ ہے۔ ہمزہ افعال کے بعد والے ہمزہ کو یا ء سے اور آخر کی یا ء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (النَّبِيُّ) یہاں نبی سے مراد خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات القدس ہے۔ ۶۱ هُوَ اُذُنٌ :- (منافق لوگ کہتے تھے) وہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کان ہیں، یعنی ہر بات کان لگا کر سنتے اور مان لیتے ہیں۔ (اُذُنٌ) کے معنی کان جمع : اَذَانٌ۔

۶۳ مَنْ يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ :- جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے گا۔ (يُحَادِدُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَادَّةٌ من شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۶۴ يَخْتَرُ الْمُنْفِقُونَ :- منافق لوگ ڈرتے ہیں۔ (يَخْتَرُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَتَرَ۔ (الْمُنْفِقُونَ) باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد مُنْفِقٌ اَفْقٌ ہے۔ منافق وہ شخص ہے، جو اپنے دل میں کفر کو چھپائے ہو اور زبان سے ایمان کو ظاہر کرے۔

۶۵ كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ :- ہم لوگ بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے۔ (كُنَّا نَخُوضُ)

آیت نمبر باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر نحو ض۔ (كُنَّا نَلْعَبُ) باب (كُنَّا نَلْعَبُ) سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر نلعب۔

۶۶ لَا تَعْتَذِرُوا: تم لوگ بہانہ مت بناؤ، تم لوگ عذر نہ کرو۔ باب اعتال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اعتذر۔

۶۷ إِنْ تَعَفُّ عَنْ طَائِفَةٍ: اگر ہم ایک جماعت کو معاف کریں، اگر ہم ایک جماعت سے درگزر کریں۔ (تَعَفُّ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر عفو۔ تَعَفُّ اصل میں تَعْفُو ہے ان شرطی کی وجہ سے حالت جزم میں واو ساقط ہو گیا ہے۔ (طَائِفَةٍ) کے معنی جماعت۔ جمع: طوائف۔

۶۸ الْمُتَنَفِقُونَ: منافق مرد۔ باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد مُنَافِقٌ ہے۔ (منافق) وہ شخص ہے جو اپنے دل میں کفر کو چھپائے ہو، اور زبان سے ایمان کو ظاہر کرے۔

۶۹ الْمُتَنَفِقَاتُ: منافق عورتیں۔ باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد مُنَافِقَةٌ ہے۔

۷۰ يَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ: وہ لوگ اپنے ہاتھوں کو بند رکھتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں۔ (يَقْبِضُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قبض۔ (أَيْدِيَهُمْ) کا واحد يَدٌ معنی ہاتھ۔

۷۱ نَسُوا اللَّهَ: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے، یعنی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری نہیں کی۔ (تفسیر جلالین)۔ (نَسُوا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نسيان۔

۷۲ نَسِيَهُمْ: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو بھول گئے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان پر مہربانی نہیں فرمائی۔ (تفسیر جلالین)۔ یہاں بھولنے سے مراد مہربانی نہ کرنا ہے، اس لیے کہ نسيان کے حقیقی معنی کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہو سکتی ہے۔

۶۸ لَعَنَهُمُ اللَّهُ :- اللہ تعالیٰ نے ان پر لعنت فرمائی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت سے دور فرما دیا۔ (لَعَنَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَعَنَ (هُم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۸ عَذَابٌ مُّقِيمٌ :- دائمی عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف۔ جمع: عَذَابَةٌ۔ (مُقِيمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اقامۃ ہے۔

۶۹ اسْتَمْتَعُوا بِخُلُقِهِمْ :- ان لوگوں نے اپنے (دنیوی) حصہ سے فائدہ اٹھایا۔ (اسْتَمْتَعُوا) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استمتع (خُلُقٌ) کے معنی حصہ، اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۶۹ خُصِّصْتُمْ :- تم لوگ (بری باتوں میں) گھسے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر خَصَّصَ۔

۶۹ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ :- ان کے (اچھے) اعمال ضائع ہو گئے۔ (حَبِطَتْ) باب صرغ سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَبِطَ۔

۷۰ نُوحٍ :- حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۶/ سورہ نساء آیت ۱۶۳ میں دیکھئے۔

۷۰ عَادٍ :- قوم عاد کا تذکرہ پارہ ۸/ سورہ اعراف آیت ۶۵ میں دیکھئے۔

۷۰ ثَمُودَ :- قوم ثمود کا تذکرہ پارہ ۸/ سورہ اعراف آیت ۷۳ میں دیکھئے۔

۷۰ اِبْرَاهِيمَ :- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ ۱۱/ آیت ۱۲۳ میں دیکھئے۔

۷۰ اصْحَابِ مَدَیْنٍ :- اصحاب مدین کا تذکرہ پارہ ۸/ سورہ اعراف آیت ۸۵ میں دیکھئے۔

۷۰ الْمُؤْتَفِكَاتِ :- انہی ہوئی بستیاں۔ ان سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی بستیاں ہیں۔ ”قوم لوط“ کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کی بستیوں کو الٹ دیا گیا تھا۔

(الْمُؤْتَفِكَاتِ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا مصدر اتفك اور مادہ افك ہے۔

۷۱ عَزِيزٌ حَكِيمٌ :- بہت زبردست، بہت حکمت والا۔ عَزَؤٌ وَحِكْمَةٌ سے فعل کے وزن پر

آیت نمبر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ عَزَّوَجَلَّ باب ضرب سے اور حِکْمَةً باب کرم سے استعمال ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۷۲ مَسْكِنٌ طَيِّبَةٌ: - عمدہ مکانات۔ (مَسْكِنٌ) کا واحد مَسْكِنٌ معنی رہنے کی جگہ۔ (طَيِّبَةٌ) طَيِّبٌ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔

۷۲ جَنَّتِ عَذْنٌ: - ہمیشگی کے باغات، ہمیشگی کی جنتیں۔ (جَنَّتِ) کا واحد جَنَّتٌ ہے۔ (جنت) ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا، جس میں بے شمار اور بے مثال نعمتیں ہوں گی۔ (عَذْنٌ) کے معنی ہمیشگی، دائمی۔ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے معنی اقامت کرنا۔

۷۳ اُغْلِظْ عَلَيْهِمْ: - آپ ان پر (کافروں اور منافقوں پر) سختی کیجئے۔ (اُغْلِظْ) باب کرم سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر غَلِظَ وَ غِلْظَةٌ ہے۔

۷۳ مَا وَبَّهْمُ جَهَنَّمَ: - ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (مَا وَبَّی) کے معنی ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ، یہ اُوئی مصدر سے اسم ظرف ہے۔ جمع مَا وَبَّی. (جَهَنَّمَ) کے معنی دوزخ۔ جہنم ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد نافرمان لوگوں کا ٹھکانا ہوگا جس میں طرح طرح کے دردناک عذاب ہوں گے۔ لفظ جَهَنَّمَ علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۷۳ بَشْسَ الْمَصِيرُ: - وہ برا ٹھکانا ہے۔ (بَشْسَ) فعل ذم۔ (الْمَصِيرُ) اس کا فاعل ہے اور اس کا مخصوص بالذم۔ (ہی) ضمیر واحد مؤنث غائب محذوف ہے۔ اس ضمیر کا مرجع "جَهَنَّمَ" ہے۔ (الْمَصِيرُ) صِيْرُورَةٌ سے اسم ظرف واحد ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع مَصَائِرُ ہے۔

۷۴ هَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا: - ان لوگوں نے ایسی چیز کا ارادہ کیا جو حاصل نہ کر سکے۔ یعنی منافقوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ قتل کرنے کا ناپاک ارادہ کیا تھا لیکن وہ لوگ ناکام رہے۔ (هَمُّوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَمٌّ۔ (لَمْ يَنَالُوا) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی، لہجہ بہ لم، صیغہ جمع

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر نفیل۔

۷۴ مَا نَقْمُوا:۔ ان لوگوں نے بدلہ نہیں دیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی منفی، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر نفم۔

۷۴ وَلِيّ:۔ دوست، جمع اولیاء۔

۷۴ نَصِير:۔ مددگار، جمع: أَنْصَارُ۔

۷۵ لَنْتَصِدَّقَنَّ:۔ ہم ضرور صدقہ دیں گے، ہم ضرور خیرات کریں گے۔ باب تفعّل سے فعل

مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، مصدر اصَّدَّقَ۔ (لَنْتَصِدَّقَنَّ) اصل میں

لَنْتَصَدَّقَنَّ ہے۔ اس میں تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ (اصَّدَّقَ)

اصل میں تَصَدَّقَ ہے۔ تاء کو صاد سے بدل کر صاد کا صاد میں ادغام کر دیا گیا، اور شروع میں

ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۷۶ تَوَلَّوْا:۔ ان لوگوں نے پیٹھ پھیر لی۔ باب تفعّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر تَوَلَّى۔

۷۷ اَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) ان کا انجام نفاق کو بنا دیا۔ (اَعْقَبَ) باب

افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَعْقَبَ۔ (هَلُم) ضمیر جمع مذکر

غائب، مفعول اول ہے اور "نِفَاقًا" مفعول ثانی ہے۔ "نِفَاقًا" باب مفاعلة سے مصدر ہے،

مفاعلة کا مصدر فعال کے وزن پر بھی آتا ہے۔

۷۸ سِرَّوْهُمْ:۔ ان کا راز، ان کا بھید۔ (سِرَّ) کے معنی راز، بھید۔ جمع: اَسْرَارُ۔ (هَلُم) ضمیر جمع

مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۷۸ نَجَّوْهُمْ:۔ ان کی سرگوشی۔ (نَجَّوْی) باب نصر سے مصدر ہے، معنی سرگوشی کرنا۔

۷۸ عِلَامُ الْغُیُوبِ:۔ تمام چھپی ہوئی چیزوں کا بہت جاننے والا۔ (عِلَامُ) عَلِمَ سے فعال

کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (الْغُیُوبُ) کا واحد غَیْبٌ معنی چھپی ہوئی چیز۔ عِلَامُ

الْغُیُوبِ کی صفت اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

۷۸ یَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ: - وہ (منافق لوگ) نفلی صدقہ دینے والوں پر طعن کرنے لگتے ہیں۔
 وہ (منافق لوگ) نفلی صدقہ دینے والوں پر عیب لگاتے ہیں۔

(یَلْمِزُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر لَمَزَ۔
 (الْمُطَّوِّعِينَ) باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت نصب میں ہے یہ اصل میں مُطَّوِّعِينَ ہے، تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

۷۹ یَسْخَرُونَ مِنْهُمْ: - وہ لوگ ان سے مذاق کرتے ہیں۔ (یَسْخَرُونَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَخِرَ، سُخِرَ اور مُسْخَرٌ ہے۔

۸۰ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ: - اللہ تعالیٰ ان کو مذاق کرنے کا بدلہ دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو مذاق کرنے کی سزا دیں گے۔ (سَخِرَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَخِرَ، سُخِرَ اور مُسْخَرٌ ہے۔ معنی مذاق کرنا، ٹھٹھا کرنا، ہنسی اڑانا۔ اور یہاں پر مراد مذاق کرنے کی سزا دینا ہے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔

۸۱ فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ: - پیچھے رہ جانے والے لوگ خوش ہو گئے۔

(فَرِحَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فَرِحَ۔ (الْمُخَلَّفُونَ) باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد مُخْلَفٌ اور مصدر تَخْلِيفٌ ہے۔

۸۱ لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ: - تم لوگ گرمی میں مت نکلو۔ (لَا تَنْفِرُوا) باب ضرب سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَفَرَ، (الْحَرِّ) کے معنی گرمی۔

۸۲ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا: - تو وہ لوگ (دنیا میں) تھوڑے دنوں ہنس لیں۔ یہ جملہ انشائیہ خبر کے معنی میں ہے، یعنی ان منافقوں کا دنیا میں ہنسنا تھوڑے دنوں کا ہے۔ (لْيَضْحَكُوا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ضَحِكَ، (قَلِيلًا) کی اصل عبارت "زَمْنَا قَلِيلًا" ہے۔

۸۳ لْيَكُونَا كَثِيرًا: - وہ لوگ (آخرت میں) بہت دنوں روتے رہیں۔ یہ جملہ انشائیہ خبر کے

آیت نمبر معنی میں ہے، یعنی وہ منافق لوگ آخرت میں ہمیشہ روتے رہیں گے۔ (لَبِئْسَ كُفَرًا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُكَاءٌ۔

۸۵ لَا تُعْجِبْكَ: - آپ کو تعجب میں نہ ڈال دیں (ان کے اموال اور اولاد)۔

(لَا تُعْجِبْ) باب افعال سے فعل نہیں، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِعْجَابٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۸۵ تَزْهِقَ أَنْفُسُهُمْ: - ان کی جان نکل جائے۔ (تَزْهِقُ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر زَهْوَقٌ۔ (الْأَنْفُسُ) کا واحد نَفْسٌ معنی جان۔ "تَزْهِقُ" ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۶ أُولُوا الطُّوْلِ: - قدرت والے لوگ، استطاعت والے لوگ، مال دار لوگ۔

(أُولُوا) خلاف قیاس "ذُو" کی جمع ہے۔ (طُولٌ) کے معنی قدرت، استطاعت، مال داری۔

۸۶ ذُونَا: - آپ ہم کو چھوڑ دیجئے۔ (ذَر) باب سمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَذَرٌ معنی چھوڑنا اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہیں استعمال ہوتے ہیں۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۸۶ الْخَوَالِفِ: - پیچھے رہنے والی عورتیں، اس کا واحد خَالِفَةٌ۔ اور مصدر خَلَفَ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۷ طَبَعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ: - ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی۔ (طَبَعَ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر طَبَعَ۔ (قُلُوبٌ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔

۸۹ جَنَّتْ: - باغات، جنتیں۔ واحد: جَنَّةٌ۔ جنت ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا، اس میں بے شمار اور بے مثال نعمتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت نصیب فرمائیں۔ آمین۔

۸۹ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ: - بڑی کامیابی۔ (الْفَوْزُ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی کامیاب ہونا۔ (الْعَظِيمُ) عَظَمَ سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

- آیت نمبر ۹۰ الْمُعْذِرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ :- بہانہ کرنے والے دیہاتی، بہانہ باز دیہاتی۔
 (الْمُعْذِرُونَ) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ یہ اصل میں ”مُعْذِرُونَ“ ہے۔ تاہم افعال کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا ہے۔
 (الْأَعْرَابُ) کے معنی، عرب دیہات کے باشندے۔ اس کا واحد: أَعْرَابِيٌّ ہے۔
- ۹۱ الضُّعَفَاءُ :- کمزور لوگ۔ اس کا واحد: ضَعِيفٌ اور مصدر: ضَعُفٌ ہے۔
- ۹۱ الْمَرْضَى :- بیمار لوگ۔ اس کا واحد: مَرِيضٌ اور مصدر: مَرَضٌ ہے۔
- ۹۱ الْمُحْسِنِينَ :- نیک کام کرنے والے، اچھے کام کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُحْسِنٌ اور مصدر: احْسَنَ ہے۔
- ۹۱ غُفُورٌ رَحِيمٌ :- بہت بخشنے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفُورَةٌ اور رَحْمَةٌ سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔
 مَغْفُورَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب کسب سے استعمال ہوتے ہیں۔
- ۹۲ لَنُحْمِلَهُمْ :- تاکہ آپ ان کو سواری دے دیں۔ شروع میں لام مکسور تعلیل کے لیے ہے۔
 (نَحْمِلُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر: حَمَلَ۔
 (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
- ۹۲ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضٌ مِنَ الدَّمْعِ :- ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہہ رہی ہیں۔ یعنی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ آیت کریمہ میں مبالغہ کے لیے قلب کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔
 (أَعْيُنٌ) کا واحد: عَيْنٌ معنی آنکھ۔ (تَفِيضٌ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر: فَيَضُ، فَيُوضُ، فَيَضَانُ، (دَمْعٌ) کے معنی آنسو۔ جمع: دُمُوعٌ۔
- ۹۳ الْخَوَالِفُ :- پیچھے رہنے والی عورتیں۔ اس کا واحد: خَالِفَةٌ اور مصدر: خَلَفَ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
- ۹۳ طَبَعَ اللَّهُ :- اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی۔ (طَبَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر: طَبَعَ ہے۔

يَعْتَذِرُونَ: پارہ (۱۱) سورہ توبہ

آیت نمبر

۹۴ يَعْتَذِرُونَ: - وہ لوگ عذر پیش کریں گے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَعْتَذَرَ۔ یہ آیت کریمہ غزوہ تبوک سے واپسی کے بارے میں ہے۔

۹۴ لَا تَعْتَذِرُوا: - تم لوگ عذر پیش مت کرو۔ باب افعال سے فعل نبی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَعْتَذَرَ۔

۹۴ قَدْ بَيَّنَّا لِلَّهِ: - اللہ تعالیٰ نے ہم کو خبر دے دی ہے۔ (قَدْ بَيَّنَّا) باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب۔ مصدر قَبَّضَ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۹۴ تُرَدُّونَ: - تم لوگ لوٹائے جاؤ گے۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر رَدَّ۔

۹۵ سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ: - عنقریب وہ لوگ اللہ کی قسم کھائیں گے۔ (سَيَخْلِفُونَ) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لیے ہے۔ (يَخْلِفُونَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَلَفَ۔

۹۵ رَجَسَ: - گندے، ناپاک۔ اس کی جمع اَرْجَسَ ہے۔ لفظ رَجَسَ واحد اور جمع دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہاں پر جمع کے معنی میں ہے۔

۹۵ مَاؤُهُمْ: - ان کا ٹھکانا۔ (مَاؤُی) ٹھکانا، ٹھہرنے کی جگہ۔ یہ اُوئی مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع مَاؤِی ہے۔

۹۵ جَهَنَّمَ: - دوزخ، ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد نافرمان لوگوں کا ٹھکانا ہوگا۔ اور وہاں دردناک عذاب ہوں گے۔ (دار العذاب) لفظ جہنم علمیت اور تائید کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

آیت نمبر ۹۷: الْأَعْرَابُ: - عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: الْأَعْرَابِيُّ۔
 ۹۷: أَجَلًا: - زیادہ لائق۔ یہ جملہ ازاء سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ (باب کرم) سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۷: حَذُوذٌ: - احکام۔ واحد: حَذُوذٌ۔
 ۹۷: عَلِيمٌ حَكِيمٌ: - بہت جاننے والا، بہت حکمت والا۔ عَلِيمٌ (باب سج) سے اور حَكِيمٌ (باب کرم) سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔
 ۹۸: مَغَارِمًا: - ٹاوان، جرمانہ۔ جمع: مَغَارِمٌ۔
 ۹۸: يَنْتَرِضُ: - وہ انتظار کرتا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يَنْتَرِضُ۔

۹۸: الدَّوَائِرُ: - گردشیں، حوادث، مصائب۔ واحد: دَائِرَةٌ۔
 ۹۸: سَمِيعٌ عَلِيمٌ: - بہت سننے والا، بہت جاننے والا۔ سَمِيعٌ اور عَلِيمٌ (باب سج) سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔
 ۹۹: الْأَعْرَابُ: - عرب دیہات کے باشندے۔ واحد: الْأَعْرَابِيُّ۔
 ۹۹: قُرْبَاتٍ: - نزدیکیاں۔ اس کا واحد: قُرْبَةٌ ہے۔
 ۹۹: صَلَوَاتِ الرَّسُولِ: - رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعائیں۔ اس کا واحد: صَلَوةٌ ہے۔
 ۹۹: غُفُورٌ رَحِيمٌ: - بہت مغفرت فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفُورَةٌ (باب ضرب) اور رَحْمَةٌ (باب سج) سے فعول اور فعلیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۰۰: الْمُهَاجِرِينَ: - ہجرت کرنے والے۔ دین کے لیے اپنے وطن کو چھوڑنے والے۔ ان سے مراد وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، جنہوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی تھی۔ (الْمُهَاجِرِينَ) باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُهَاجِرٌ اور مصدر مُهَاجَرَةٌ ہے۔

آیت نمبر ۱۰۰ الانصار :- مدد کرنے والے۔ اس کا واحد انصار ہے۔ اصطلاح میں انصار سے مراد مدینہ منورہ کے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین صحابہ کی مدد فرمائی تھی۔

۱۰۰ جنت :- باغات، جنتیں۔ اس کا واحد جنة۔ ”جنت“ ایسے مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا۔ جس میں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (دار الثواب)

۱۰۱ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاق :- ان لوگوں نے نفاق پر عداوت کی، وہ لوگ نفاق پر جم گئے۔ (مَرَدُوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَرَدُوا، (النِّفَاق) باب مفاعلة سے مصدر ہے۔ ”نفاق“ کا مطلب یہ ہے کہ دل میں کفر کو چھپا کر زبان سے ایمان کو ظاہر کرنا۔

۱۰۲ اِغْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ :- ان لوگوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا۔ (اِغْتَرَفُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِغْتَرَفُوا، (ذُنُوبٌ) کا واحد ذَنْبٌ معنی گناہ۔ ۱۰۳ صَلَّى عَلَيْهِمْ :- آپ ان کو دعا دیجیے، آپ ان کے واسطے دعا کرو دیجیے۔ (صَلَّى) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قَضَلِيَّةٌ۔

۱۰۳ مَسْكَنٌ :- سکون، اطمینان۔ ہر وہ چیز جس سے سکون اور انس حاصل ہو۔ جمع: مَسْكَنَاتٌ۔ ۱۰۴ التَّوَابُ الرَّحِيمُ :- بہت توبہ قبول فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ تَوْبَةٌ (باب نصر) اور رَحْمَةٌ (باب سمع) سے فعال اور تفعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔

۱۰۶ مَرَجَوْا :- موخر کیے ہوئے لوگ، ملتوی کیے ہوئے لوگ۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مَرَجُوْا جلی اور مصدر ارجاء ہے۔

۱۰۷ ضَرَّارٌ :- نقصان پہنچانے کے لیے۔ یہ باب مفاعلة سے مصدر ہے، مفعول لہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ منافقوں نے مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کے لیے ایک مسجد

آیت ہمز بنائی تھی، اسی مناسبت سے اس کو مسجد ضرار کہتے ہیں۔

۱۰۷ اِرْضَادًا :- انتظار کرنے کے لیے، گھات لگانے کے لیے۔ باب افعال سے مصدر ہے۔

مفعول لہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۰۷ لِبِخِلْفٍ :- وہ لوگ ضرور قسم کھائیں گے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکید

بانوں تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خلف ہے۔

۱۰۸ لِمَسْجِدٍ أُبَسِّ عَلَى التَّحْوِي :- یقیناً جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔ یہاں جس

مسجد کا ذکر کیا گیا ہے، اس سے مراد مسجد نبوی یا مسجد قبا ہے۔ روایتوں میں دونوں کا ذکر کیا

گیا ہے، اس لیے ان میں سے ہر ایک کو مراد لینا درست ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ آیت

کریمہ کے سیاق و سباق سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے مراد مسجد قبا ہے، اس لیے کہ اس کے

شروع میں مسجد ضرار کا ذکر ہے، اور اس کے آخر میں "فَبَدَّلَ" میں اہل قبا کا ذکر ہے،

اور یہ دونوں چیزیں مسجد قبا سے متعلق ہیں۔ (مَسْجِدٌ) سَجُود سے اسم ظرف واحد ہے۔

اس کی جمع: مَسَاجِدُ ہے۔ (أُبَسِّ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر

غائب، مصدر تَأْبَسَّسُ۔

۱۰۸ الْمُطَهَّرِينَ :- پاک ہونے والے۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حالت

نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُطَهَّرٌ اور مصدر اَطْهَرُ ہے۔ (مُطَهَّرِينَ) اصل میں

مُتَطَهِّرِينَ ہے۔ تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اور اَطْهَرُ اصل

میں تَطْهَرُ ہے۔ تاء کو طاء سے بدل کر طاء کا طاء میں ادغام کر دیا گیا اور شروع میں ہمزہ

وصل بڑھا دیا گیا ہے۔

۱۰۹ اَنْشَسَ بُنْيَانَهُ :- اس نے اپنی عمارت کی بنیاد رکھی۔ (اَنْشَسَ) باب تفعیل سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَأْنَسَسَ . (بُنْيَانٌ) کے معنی عمارت، یہ باب ضرب

سے مصدر ہے، اور اسم مفعول کے معنی میں ہے۔

۱۰۹ شَفَا جُرْفٌ هَارٍ :- گرنے والی گھاٹی کا کنارہ۔ (شَفَا) کے معنی کنارہ، اس کا تثنیہ:

آیت نمبر شَفَوَان اور جمع: اَشْفَاءُ ہے۔ (جُرُف) کے معنی کھائی، کھائی۔ جمع: اَجْرَاف اور جُرُوف ہے۔ (هَار) کے معنی گرنے والا۔ باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہ اصل میں هَارُ یا هَارِ ہے اس میں قلب پایا جاتا ہے۔ یعنی خلاف قیاس راء کو مقدم کر دیا گیا ہے۔ اس کا مادہ هَوْر یا هَيْر ہے (اعراب القرآن)۔

۱۰۹ فَاَنْهَارٌ بہ:۔ اس کو (بنانے والے کو) لے کر گر پڑے۔ (اَنْهَار) باب انفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَنْهَارُ معنی گرنا، باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا ہے۔

۱۱۰ بَنَوْا:۔ ان لوگوں نے بنایا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَنَاءُ اور بُنَيَانٌ ہے۔

۱۱۰ رِيَّةٌ:۔ شک، شبہ، بے قراری، بے چینی۔ جمع رِيَبٌ۔

۱۱۰ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ:۔ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَقَطَّعَ (تَقَطَّع) اصل میں تَقَطَّعَ ہے۔ اس میں ایک تاء کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا گیا ہے۔ ان ناصبہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۱۱ اَوْفَى:۔ زیادہ پورا کرنے والا۔ و فاء مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۱ اِسْتَبَشِرُوا:۔ تم لوگ خوش ہو جاؤ۔ باب استفعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَبَشَارٌ ہے۔

۱۱۱ بَايَعْتُمْ:۔ تم نے بیع کا معاملہ کیا۔ باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مَبَايَعَةٌ ہے۔

۱۱۳ التَّائِبُونَ:۔ توبہ کرنے والے۔ تَوْبَةٌ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد تَائِبٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۱۲

السَّالِحُونَ: - روزہ رکھنے والے۔ مباحۃ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باسبب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۲ قَبْرًا: - وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) بے تعلق ہو گئے۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَبَرْتُ۔

۱۱۳ اَوْاهَ حَلِيمٌ: - (اَوْاهَ) بہت نرم دل، بہت توبہ کرنے والا۔ اَوْاهَ مصدر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ (حَلِيمٌ) بہت تحمل کرنے والا۔ حَلِمَ مصدر سے فاعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ آیت کریمہ میں یہ دونوں صفتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے بیان کی گئی ہیں۔

۱۱۴ لَقَدْ ثَابَ اللّٰهُ: - یقیناً اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی، یعنی اللہ تعالیٰ نے بڑی مہربانی فرمائی۔ (لَقَدْ ثَابَ) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ثَوَّبَ ہے یہ لفظ علی کے ساتھ توبہ قبول کرنے کے معنی میں آتا ہے۔

۱۱۵ كَذَّابٌ يَزِيغُ: - قریب تھا کہ (ایک جماعت کے دل) پھر جائیں۔ (يَزِيغُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يَزَيَّغُ۔

۱۱۸ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا: - وہ تین آدمی جن کو پیچھے رکھا گیا، وہ تین آدمی جن کا معاملہ ملتوی رکھا گیا۔ آیت کریمہ میں جن تین حضرات کا ذکر کیا گیا ہے، ان سے مراد حضرت کعب بن مالک، حضرت ہلال بن امیہ، حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہم ہیں۔ (تفسیر بیضاوی)۔

یہ تینوں انصاری صحابی ہیں، جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شرکت فرمائی تھی، لیکن کسی عذر کے بغیر اپنی سستی کی وجہ سے غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکے تھے، پھر پچاس دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ اس آیت کریمہ میں ان حضرات کو قبولیت توبہ کی خوش خبری دی گئی ہے۔

۱۱۸ ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ: - زمین ان پر تنگ ہو گئی۔ (ضَاقَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ضَاقَ۔

۱۱۸ بِمَارْحَبٍ: - کشادہ ہونے کے باوجود۔ باء حرف جرمع کے معنی میں ہے۔ اور (ہا)

آیت نمبر مصدر یہ کی وجہ سے رَحَبْتُ فعل ماضی، مصدر کے معنی میں ہو گیا ہے۔ (رَحَبْتُ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَحَابَةٌ۔

۱۲۰ مَلَجَا:۔ ٹھکانا۔ لَجَا مصدر سے اسم ظرف واحد ہے۔ اس کی جمع مَلَجَجٌ ہے۔

۱۲۰ ظَمَأَ:۔ پیاس۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی پیاسا ہونا۔

۱۲۰ نَصَبُ:۔ تکلیف، مشقت۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی تھکنا۔

۱۲۰ مَخْمَصَةٌ:۔ بھوک۔ باب کرم سے مصدر ہے معنی بھوکا ہونا۔

۱۲۰ لَا يَطْنُونَ مَوَاطِنًا:۔ وہ لوگ کسی مقام پر چلتے نہیں ہیں۔ (لَا يَطْنُونَ) باب سمع سے فعل

مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر وَطَنَ معنی روندنا۔ (مَوَاطِنٌ) اسم ظرف واحد ہے۔

۱۲۰ لَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ:۔ وہ لوگ دشمنوں سے چھیختے نہیں ہیں۔ (لَا يَنَالُونَ) باب سمع سے

فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَالَ (عَدُوٌّ) کے معنی دشمن، یہ لفظ مذکر،

مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَعْدَاءُ ہے۔

۱۲۱ لَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا:۔ وہ لوگ کوئی میدان طے نہیں کرتے ہیں۔ (لَا يَقْطَعُونَ) باب فتح

سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَطَعَ (وَادِيًا) جو حالت رفع میں وَاوِ پڑھا

جاتا ہے۔ اس کے معنی پہاڑوں اور ٹیلوں کے درمیان کی کشادہ جگہ جو سیلاب کی گذر گاہ ہو۔

اس کی جمع: اَوْدِيَةٌ۔ حضرت شیخ الہند اور حضرت تھانویؒ نے یہاں پر وادی کا ترجمہ میدان کیا ہے۔

۱۲۲ لَيَنْفِرُوا:۔ کہ وہ لوگ کوچ کریں۔ شروع میں لام مکسور لام متحد ہے۔ اس لام کے بعد ان

مقدرہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ (يَنْفِرُوا) باب ضرب سے

فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَفَرَ ہے۔

۱۲۲ لَيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ:۔ تاکہ وہ لوگ دین میں سمجھ پیدا کریں، تاکہ وہ لوگ دین کی سمجھ

حاصل کریں۔ اس کے شروع میں لام مکسور لام تعلیل ہے، اس لام تعلیل کی وجہ سے فعل

مضارع حالت نصب میں ہے۔ (يَتَفَقَّهُوا) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ

جمع مذکر غائب، مصدر تَفَقَّهَ۔

آیت نمبر ۱۲۲

لَعَلَّيْهِمْ يَحْذَرُونَ: تاکہ وہ لوگ بچتے رہیں، تاکہ وہ لوگ احتیاط رکھیں۔ (يَحْذَرُونَ)

باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حذر اس کے معنی بچنا، پرہیز کرنا۔

۱۲۳ الدِّينَ يَلُونَكُمْ: جو لوگ تمہارے آس پاس رہتے ہیں، جو لوگ تمہارے قریب رہتے ہیں۔

(يَلُونُ) باب ضرب اور حسب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ولّیٰ، یہ لفظ

باب ضرب سے قلیل الاستعمال ہے۔ (کُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۱۲۴ غِلْظَةً: سختی، باب کرم سے مصدر ہے، معنی سخت ہونا۔

۱۲۵ يَسْتَبْشِرُونَ: وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استبشار۔

۱۲۶ رَجَسًا: گندگی، ناپاکی۔ یہاں گندگی سے مراد کفر ہے۔ (آفسیر جلالین)۔ جمع: اَرْجَاسٌ۔

۱۲۷ يُفْتَنُونَ: وہ لوگ آزمائے جاتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر فتن۔

۱۲۸ لَا يَفْقَهُونَ: وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے ہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع منفي، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر فقه۔

۱۲۹ عَزِيزٌ عَلَيْهِ: ان پر (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر) بھاری ہے۔ (عَزِيزٌ) فاعیل کے

وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۰ مَا عَنِتُّمْ: تمہاری مشقت۔ شروع میں لفظ ما مصدر یہ ہے۔ (عَنِتُّمْ) باب سمع سے فعل

ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عننت۔

۱۳۱ رَوْفٌ رَحِيمٌ: بہت مہربان، بہت رحم والے۔ (رَوْفٌ) فاعل کے وزن پر اور (رَحِيمٌ)

فاعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ یہاں پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ

دونوں صفتیں ذکر کی گئی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ یونس

سورہ یونس مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی دسویں سورت ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام اور ان کی قوم کا مختصر تذکرہ فرمایا ہے، یہ سورت حضرت یونس علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، اس لیے یہاں پر حضرت یونس علیہ السلام کے مختصر حالات کا تحریر کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔

حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول ہیں، آپ کے والد کا نام مٹی ہے، آپ عراق کے مشہور شہر نینوی کے باشندوں کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام سات سال تک ان کو تبلیغ فرماتے رہے، اور توحید کی دعوت دیتے رہے، مگر ان لوگوں نے دعوت حق کی طرف کوئی توجہ نہیں کی، اور سرکشی کرتے ہوئے کفر و شرک پر اصرار کیا، اور حضرت یونس علیہ السلام کے پیغام حق کا مذاق اڑایا۔ اپنی قوم کی مسلسل مخالفت سے حضرت یونس علیہ السلام بہت ناراض ہوئے، اور ان کے لیے عذاب کی بددعا کر کے شہر سے باہر چلے گئے۔

اور اپنے بارے میں وحی الہی کا انتظار نہیں فرمایا، اس میں حضرت یونس علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں ہوئی تھی، بلکہ ایک اجتہادی غلطی تھی جو حضرت یونس علیہ السلام سے صادر ہو گئی تھی، وحی الہی کا انتظار کرنا حضرت یونس علیہ السلام کے لیے مناسب تھا۔ اس ترک مناسب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوئی۔ حضرت یونس علیہ السلام کے تشریف لے جانے کے بعد شہر پر عذاب کے آثار ظاہر ہوئے، اور ان لوگوں کو عذاب الہی کا یقین ہو گیا، تو ان لوگوں نے اپنے کفر و شرک سے توبہ کی، اور سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے، اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ فضل و کرم کا معاملہ فرمایا، اور جس عذاب کے آثار ان پر ظاہر ہوئے تھے اس سے ان کو نجات عطا فرمادی۔ حضرت یونس علیہ السلام شہر سے آنے کے بعد سفر کے لیے ایک کشتی میں سوار ہوئے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوئی، وہ کشتی ابھی تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ وہ سمندر میں ہچکولے کھانے لگی، اور اہل کشتی کو ڈوبنے کا یقین ہو گیا، تو وہ لوگ اپنے عقیدہ

کے مطابق کہنے لگے، کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ کر کشتی میں سوار ہو گیا ہے، اس کو چاہیے کہ خود اپنے بارے میں بتا دے ورنہ سارے مسافر غرق ہو جائیں گے۔ حضرت یونس علیہ السلام کو اپنی لغزش کا احساس ہوا کہ وحی الہی کا انتظار کیے بغیر شہر نینوی سے میرا چلا آنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں آیا ہے۔ اس لیے اہل کشتی سے فرمایا کہ تم لوگ مجھے سمندر میں ڈال دو کشتی والوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، پھر ان لوگوں نے تین مرتبہ قرعہ اندازی کی، تینوں مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام کے نام پر قرعہ نکلا۔ تو مجبوراً حضرت یونس علیہ السلام کو سمندر میں ڈال دیا گیا، اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک بڑی مچھلی نے ان کو نگل لیا، مچھلی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے۔

علامہ جلال الدین سیوطی کے قول کے مطابق حضرت یونس علیہ السلام ایک دن، یا تین دن، یا سات دن، یا بیس دن، یا چالیس دن، مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ اسی حالت میں حضرت یونس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو پکارا اور استغفار کرتے ہوئے دعا فرمائی "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ"۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی، اور اس پریشانی سے نجات عطا فرمادی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مچھلی نے سمندر کے کنارے آ کر اگل دیا۔ بے حد کمزوری کی وجہ سے کچھ دنوں تک سمندر کے کنارے ٹھہرے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر سایہ کے لیے ایک بیل دار درخت اگا دیا تھا، اور ایک پہاڑی بکری کا انتظام فرما دیا تھا، جو اپنے دودھ کے ذریعہ غذا پہنچا رہی تھی۔ صحت بحال ہونے کے بعد حضرت یونس علیہ السلام دوبارہ اپنی قوم کے پاس تشریف لے گئے، وہ لوگ آپ کے منتظر تھے، آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اور آپ کے دامن تربیت میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں مصروف ہو گئے۔ حضرت یونس علیہ السلام کی وفات شہر نینوی میں ہوئی۔ اور اسی سرزمین کو آپ کے مدفن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حضرت یونس علیہ السلام والی دعا مانگی اس کی دعا قبول کی جائے گی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت کے وقت "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ" کا پڑھنا بہت مفید اور مقبول ہے۔

آیت نمبر ۲: اَنْذَرُ :- آپ ڈرائیے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَنْذَرُ۔

۲ بَشِّرْ :- آپ خوش خبری دیجیے، باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبَشِّرْ۔

۲ قَدْ مِ صِدْقٍ :- سچا مقام، سچا مرتبہ، یعنی بلند مرتبہ۔ (قول حضرت عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ)

پہلے کیے ہوئے اعمال صالحہ کا اجر حسن (قول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) تفسیر مظہری

(قَدْ مِ) کے معنی پاؤں مراد مرتبہ ہے۔ یا مقدم کیے ہوئے اعمال۔ (صِدْقٍ) کے معنی سچائی۔

یہ صَادِقِ اسم فاعل کے معنی میں ہے۔

۲ سَاحِرٌ مُّبِينٌ :- صریح جادوگر، کھلا، ہوا جادوگر۔ (سَاحِرٌ) سَحَرٌ سے اسم فاعل واحد مذکر

ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ سَاحِرٌ کی جمع سَاحِرُونَ اور جمع مکسر مَسْحُورَةٌ

ہے۔ (مُبِينٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۳ اِسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ :- وہ (اللہ تعالیٰ) عرش پر قائم ہوا۔

امام بغوی نے فرمایا کہ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ (اِسْتَوٰی) اللہ تعالیٰ

کی ایک صفت ہے۔ جس کی کیفیت معلوم نہیں، اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک

رحمۃ اللہ علیہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ استواء معلوم

ہے اور اس کی کیفیت مجہول ہے۔ اور کیفیت کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

(اِسْتَوٰی) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتَوٰی۔

(الْعَرْشِ) کے معنی شاہی تخت۔ جمع: اَعْرَاشُ اور عُرُوشُ۔

۳ یُذَبِّرُ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تدبیر فرماتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَبَّرَ۔

۳ شَفِيعٌ :- سفارش کرنے والا۔ باب فتح سے صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر شَفَاعَةٌ ہے۔

۴ یَبْدُوْا الْخَلْقَ :- وہ (اللہ تعالیٰ) پہلی بار مخلوق کو پیدا فرماتے ہیں۔ (یَبْدُوْا) باب فتح سے

فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَدَأَ۔ (الْخَلْقَ) باب نصر سے مصدر

ہے، معنی پیدا کرنا۔ یہاں پر لفظ خَلَقَ اسم مشغول مَخْلُوقِ کے معنی میں ہے۔

آیت نمبر ۴: یُعِيدُهُ: - وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کو دوبارہ پیدا فرمائیں گے۔ (يُعِيدُ) باب افعال سے فعل مضارع

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اعادۃ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (الخلق) ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۴ شَرَابٌ حَمِيمٌ: - کھولتا ہوا پانی، نہایت گرم پانی۔ (شَرَابٌ) کے معنی پینے کی چیز۔ اس کی جمع نَشْرَبَةٌ۔ (حَمِيمٌ) کے معنی بہت گرم پانی۔ اس کی جمع: حَمَائِمٌ ہے۔

۵ قَلَدَرُهُ مَسَازِلَ: - اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس کے لیے (چاند کے لیے) منزلیں مقرر فرمائیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے چاند کے لیے اٹھائیس منزلیں مقرر فرمائی ہیں، چاند اٹھائیس راتوں میں اٹھائیس منزلیں طے کرتا ہے۔ پھر اگر مہینہ اسیس دن کا ہوتا ہے تو چاند ایک رات چھپ جاتا ہے، ورنہ دو رات چھپ کر نکلتا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۶ اِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ: - رات اور دن کا بدلنا۔ اس سے مراد رات اور دن کا آنا جانا، اور گھٹنا بڑھنا ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (اِخْتِلَافٌ) باب افعال سے مصدر ہے۔ (الليْلِ) کے معنی رات۔ جمع: اللَّيَالِي۔ (النَّهَارُ) کے معنی دن۔ جمع: الْأَنْهَارُ۔

۷ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَ نَا: - وہ لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہیں۔ (لَا يَرْجُونَ) باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رجاء۔ (لِقَاءُ) باب مفاعلة سے مصدر ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۸ مَا وَهُمْ النَّارُ: - ان کا ٹھکانا آگ ہے، ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ (مَا وَی) کے معنی ٹھکانا، باب ضرب سے اسم ظرف واحد ہے۔ اس کی جمع: مَاوِیٰ اور مصدر أَوِیٰ ہے۔ (النَّارُ) کے معنی آگ اس سے مراد دوزخ ہے۔ اس کی جمع: نَارٌ ہے۔

۸ يَكْسِبُونَ: - وہ لوگ عمل کرتے ہیں۔ (وہ لوگ عمل کرتے تھے)۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر کسب۔

۹ جَنَّاتِ النَّعِيمِ: - نعمت کی جنتیں، نعمت کے باغات۔ (جَنَّاتٌ) کا واحد: جَنَّةٌ جنت ایسے مقام کو کہتے ہیں جو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا دائمی ٹھکانا ہوگا، اس میں اللہ

آیت نمبر تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔

۱۰ دَعُوهُمْ:۔ ان کی (اہل جنت کی) دعاء۔ یہاں پر (دَعُوہی) دعا کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے مصدر مضاف ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع اہل جنت ہیں۔

۱۱ تَجِئُهُمْ:۔ ان کا (اہل جنت کا) سلام، ان کی (اہل جنت کی) ملاقات۔ (تَجِئَةُ) باب تفعیل سے مصدر مضاف ہے۔ اس کے معنی سلام کرنا، ملاقات کے وقت سلام کیا جاتا ہے۔ اس مناسبت سے شیخ البند مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحیۃ کا ترجمہ ملاقات کیا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۲ لَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ:۔ اگر اللہ تعالیٰ جلدی پہنچا دیتے۔ (لَوْ) شرطیہ ہے۔ (يُعَجِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَجَّلَ۔

۱۱ اَسْتَفْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ:۔ ان لوگوں کے بھلائی کو جلدی طلب کرنے کی طرح۔ (اَسْتَفْجَالَهُمْ) منصوب بزرع النافض ہے۔ اس کی اصل عبارت کَاَسْتَفْجَالَهُمْ ہے۔ اَسْتَفْجَالَ باب استفعال سے مصدر ہے۔ (خَيْرٌ) کے معنی بھلائی۔ اس کی جمع خَيْرٌ ہے۔ ”خَيْرٌ“ اسم تفضیلِ اخیر کا مخفف بھی ہے۔

۱۱ نَذَرٌ:۔ ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ باب منع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر وَذَرَ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتے ہیں۔

۱۱ فِی طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ:۔ وہ لوگ اپنی سرکشی میں بھٹک رہے ہیں۔ (طُغْيَانٌ) باب فتح اور مع سے مصدر مضاف ہے اس کا مادہ طَغَى ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (يَعْمَهُونَ) باب فتح اور مع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَمَّہُ ہے۔

۱۲ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ:۔ جب انسان کو (کوئی تکلیف) پہنچتی ہے۔ (مَسَّ) باب مع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسَّ وَمَسَّیْسُ۔

۱۲ دَعَا الْجَنَّةَ:۔ وہ ہم کو پہاؤ کے بل لیٹ کر پکارتا ہے، یہ جملہ جواب شرط واقع

آیت نمبر ہے۔ (ذَعَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَعَاءٌ۔ (نَامَ) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔ (جَنَبَ) کے معنی پہلو۔ جمع: أَجْنَابٌ اور جُنُوبٌ ہے۔ (لَجَنَبِهِ) مُضْطَجِعاً سے متعلق ہو کر حال واقع ہے۔

۱۲ لَمَّا كَشَفْنَا:۔ جب ہم دور کر دیتے ہیں۔ (كَشَفْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَشَفٌ۔

۱۲ الْمُسْرِفِينَ:۔ حد سے نکلنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مُسْرِفٌ اور مصدر اسراف ہے۔

۱۳ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ:۔ ہم نے جماعتوں کو ہلاک کیا، ہم نے گروہوں کو ہلاک کیا۔ (أَهْلَكْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر أَهْلَكَ۔ (الْقُرُونَ) کا واحد قَرْوٌ معنی جماعت، گروہ۔

۱۳ خَلِيفَ:۔ کا واحد خَلِيفَةٌ اس کے معنی نائب، جانشین۔ یہاں اس سے مراد ہلاک شدہ لوگوں کی جگہ پر دوسروں کو آباد کرنا ہے۔

۱۵ تُتْلَى عَلَيْهِمْ:۔ ان لوگوں کے سامنے (ہماری آیتیں) تلاوت کی جاتی ہیں۔ (تُتْلَى) باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تِلَاوَةٌ۔

۱۵ يَسْتَبْ:۔ واضح، ظاہر۔ اس کا واحد يَسْتَبْ ہے۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۵ لَا يَرْجُونَ:۔ وہ لوگ امید نہیں رکھتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر رَجَاءٌ۔

۱۵ أَنْتَ بِقُرْآنٍ:۔ آپ (اس کے علاوہ) قرآن لایئے۔ (أَنْتَ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر إِنْتَانٌ معنی آنا۔ باء حرف کی وجہ سے متعدی ہو گیا، معنی لا آنا۔

۱۵ مِنْ بَلَقَائِي نَفْسِي:۔ اپنی طرف سے۔ (بَلَقَائِي) لَقِيَ سے مصدر ہے۔ باب جمع سے آتا ہے، معنی ملاقات کرنا۔ پھر توسع کر کے طرف اور جانب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۱۵: اِنْ عَصَيْتُ:۔ اگر میں نافرمانی کروں گا۔ (عَصَيْتُ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف،

صیغہ واحد متکلم، مصدر عَصِيَانٌ، ان شرطیہ کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہو گیا ہے۔

۱۶: مَا تَلَوْتُمْ عَلَيْنَا:۔ میں تمہارے سامنے اس کی تلاوت نہ کرتا۔ (مَا تَلَوْتُمْ) باب نصر سے

فعل ماضی منفی، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَلَاوَةٌ، (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ ترکیب میں

جواب شرط واقع ہے۔

۱۶: لَا اَذْرِكُمْ:۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تم کو اطلاع نہ دیتے۔ (لَا اَذْرِكُمْ) باب افعال سے فعل

ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَذْرَاءُ، (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے،

ترکیب میں جواب شرط واقع ہے۔

۱۸: شَفَعَاءُنَا:۔ ہمارے سفارشی۔ (شَفَعَاءُ) کا واحد شَفِيعٌ معنی سفارشی۔ مصدر شَفَاعَةٌ ہے۔

باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۱۸: اَتَسْبِتُونَ:۔ کیا تم لوگ خبر دیتے ہو۔ (ا) ہمزہ استفہام۔ (تَسْبِتُونَ) باب تفعیل سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَسْبِيتٌ۔

۲۱: اِذَا آذَقْنَا:۔ جب ہم چکھا دیتے ہیں۔ (اِذَا) برائے شرط ہے۔ (آذَقْنَا) باب افعال سے

فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِذَاقَةٌ۔

۲۱: ضَرَّاءُ:۔ مصیبت، تکلیف، جانی اور مالی نقصان۔ یہ فعلاء کے وزن پر ہے، اس کا بار حضورؐ ہے۔

۲۱: مُكْرًا:۔ حیلہ، تدبیر، فریب، شرارت۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۲۱: اَسْرَعُ مُكْرًا:۔ (اللہ تعالیٰ) بہت جلد (شرارت کی) سزا دینے والے ہیں۔ (اَسْرَعُ)

اسم تفضیل واحد مذکر ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے، اس کا مصدر مُسْرَعَةٌ ہے۔

(مُكْرًا) باب نصر سے مصدر ہے۔ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، یہاں مکر سے مراد

مکر و فریب کی سزا دینا ہے۔

۲۲: يُسَبِّرْكُمْ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو چلاتے ہیں، وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو سفر کراتے ہیں۔

(يُسَبِّرُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْبِيرٌ۔

آیت نمبر (نکم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۲۲ الفُلُک: - کشتیاں۔ یہ لفظ مذکر اور مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

یہاں جمع کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۲۲ رِبِّح طَبِیۃ: - اچھی ہوا، خوش گوار ہوا، موافق ہوا۔ (رِبِّح) کے معنی ہوا۔ یہ مؤنث سماعی

ہے۔ اس کی جمع: اَرْبَاح اور رِبَاح ہے۔ (طَبِیۃ) طِبُّ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب

ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲ رِبِّح عَاصِف: - تیز ہوا، آندھی۔ (عَاصِف) اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر عَصَف

ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳ یَغُوۡن: - وہ لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر یَغُوۡن۔

۲۳ فُبِّحْکُمْ: - ہم تم کو خبر دیں گے، ہم تم کو بتا دیں گے۔ (فُبِّحْ) باب تفعیل سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر فُبِّحْ۔ (نکم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۲۳ اِخْتَلَطَ: - وہ مل گیا، یعنی وہ گنجان ہو گیا۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد

مذکر غائب، مصدر اِخْتَلَطَ۔

۲۳ نَبَاتُ الْاَرْضِ: - زمین کا پودا، زمین کا سبزہ۔ (نَبَات) کے معنی پودا، سبزہ۔ جمع نَبَاتَات۔

۲۳ الْاَنْعَامُ: - چوپائے۔ اس کا واحد نَعَم ہے۔

۲۴ زُخْرَفُہَا: - اس کی (اپنی) رونق، اس کی (اپنی) زینت۔ (زُخْرَف) کے معنی رونق،

زینت۔ جمع زُخْرَف۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع

الْاَرْضُ ہے۔

۲۴ اِزَّیْنَتْ: - وہ (زمین) مزین ہو گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث

غائب، مصدر اِزَّیْن۔ (اِزَّیْنَتْ) اصل میں تَزَّیْنَتْ ہے۔ تاء کو زاء سے بدل کر زاء کا زاء میں

ادغام کر دیا گیا، اور شروع میں ہمزہ وصل بڑھا دیا گیا ہے۔ اسی طرح مصدر میں بھی تبدیلی

آیت نمبر ہوئی ہے۔

۲۳ جَعَلْنَهَا حَصِيدًا :- ہم نے اس کو کٹی ہوئی کھیتی بنا دیا۔ (جَعَلْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جَعَلَ۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع الْأَرْضُ (زمین) ہے اور اس سے مراد زمین کی پیداوار ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (حَصِيدًا) صفت مشبہ ہے۔ مَحْصُودٌ کے معنی میں ہے۔ حَصَدٌ مصدر باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۴ كَانْ لَمْ تَغْنِ :- گویا کہ وہ ٹھہری نہیں، گویا کہ وہ موجود نہیں تھی۔ (كَانْ) یہ حرف مشبہ بالفعل ہے، اصل میں كَانَ ہے۔ اس کا اسم محذوف ہے، یعنی اصل عبارت كَانَهَا ہے۔ (لَمْ تَغْنِ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، نثی، جحد بہ لم، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غِنَى معنی ٹھہرنا، قیام کرنا۔

۲۵ دَارِ السَّلَامِ :- سلامتی کا گھر، اس سے مراد جنت ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۲۶ الْحُسْنَى :- بہت اچھا بدلہ۔ یہ صفت ہے، اس کا موصوف محذوف ہے۔ اصل عبارت (الْمَثْوِيَةُ الْحُسْنَى) ہے۔ (الْحُسْنَى) اسم تفضیل واحد مؤنث فعلی کے وزن پر ہے، یہاں اس سے مراد جنت ہے۔ (تفسیر جلالین اور مظہری)۔

۲۷ رِيَادَةٌ :- اس کے لغوی معنی زیادتی کے ہیں۔ اور یہاں اس سے مراد جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے۔

جیسا کہ صحیح مسلم اور ابن ماجہ کی حدیث شریف میں ہے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو کوئی زائد چیز دوں، اہل جنت عرض کریں گے، کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں فرمایا؟ کیا آپ نے ہم کو جنت میں داخل نہیں فرمایا؟ کیا آپ نے ہم کو جہنم سے نجات نہیں عطا فرمائی؟ پھر اللہ تعالیٰ پردہ اٹھائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز ان کو محبوب

آیت نمبر نہیں ہوگی، پھر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔
(لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ)۔ (تفسیر مظہری)۔

۲۶ لَا يَسْرَهُنَّ:۔ وہ (سیاہی) نہیں چھائے گی۔ باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَهَقَ۔

۲۶ قَتَرًا:۔ سیاہی، گرد و غبار۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ (قَتَرَتِ النَّارُ) کے معنی آگ دھوئیں والی ہوگئی۔

۲۷ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ:۔ ان لوگوں نے برے کام کیے۔ (كَسَبُوا) باب ضرب سے فعل ماضی

معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَسَبَ۔ (السَّيِّئَاتِ) کا واحد سَيِّئَةٌ بمعنی برائی، برا کام۔

۲۷ نَرَاهُمْ ذِلَّةً:۔ ان لوگوں پر ذلت چھا جائے گی، ان لوگوں کو رسوائی ڈھانک لے گی۔

(نَرَاهُمْ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَهَقَ۔ (هُمْ) ضمیر جمع

مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (ذِلَّةً) رسوائی۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ذلیل ہونا، رسوا ہونا۔

۲۷ عَصِمَ:۔ بچانے والا۔ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ مصدر عَصَمَ ہے۔ باب ضرب سے

استعمال ہوتا ہے۔

۲۷ أُغْشِيَتْ وَجُوهُهُمْ:۔ ان کے چہروں پر (تاریک رات کے ٹکڑے) لپیٹ دیئے گئے۔

(أُغْشِيَتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْشَاءَ۔ یہ

اصل میں اِغْشَاىَ ہے۔ یاء کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (وَجُوهٌ) کا واحد وَجْهٌ بمعنی چہرہ۔

(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۷ قِطْعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا:۔ تاریک رات کے ٹکڑے۔ (قِطْعًا) کا واحد قِطْعَةٌ بمعنی ٹکڑا۔

(مُظْلِمًا) کے معنی تاریک۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ لَیْلٌ سے حال

ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۲۸ مَكَانَكُمْ:۔ تم لوگ اپنی جگہ ٹھہرو۔ یہ فعل محذوف کا مفعول بہ ہے۔ اس کی اصل عبارت

(اَلزَّمُوا مَكَانَكُمْ) ہے۔ (مَكَانًا) کے معنی جگہ کے ہیں۔ یہ کَوْنٌ مصدر سے اسم ظرف

آیت نمبر ہے۔ اس کی جمع: اَمَّا كُنْ اور اَمْكِنَةُ ہے۔

۲۸ ذَيْلُنَا بَيْنَهُمْ: ہم نے ان کے درمیان پھوٹ ڈال دی، ہم نے ان کے درمیان تفریق کر دی۔ (ذَيْلُنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَوَّيْلٌ۔

۳۰ تَبَلُّوْا كُلَّ نَفْسٍ: ہر شخص جانچ لے گا۔ (تَبَلُّوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَلَّوْا اور بَلَاءٌ معنی آزمانا، تجربہ کرنا۔

۳۱ اَسْلَفْتُ: اس نے پہلے کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَسْلَفْتُ۔

۳۲ كَانُوا يَفْتَرُوْنَ: وہ لوگ جھوٹ باندھتے تھے، وہ لوگ جھوٹ گڑھتے تھے۔ باب افعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِفْتَرَاءٌ۔

۳۳ اَنِّیْ تُصْرَفُوْنَ: تم لوگ کہاں (حق سے) پھرے جاتے ہو۔ (اَنِّیْ) استفہامیہ بمعنی اَیْنَ (تُصْرَفُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر صَرَفٌ۔

۳۴ اَنِّیْ تُوَفَّكُوْنَ: تم لوگ کہاں (حق سے) پھرے جا رہے ہو۔ (اَنِّیْ) استفہامیہ بمعنی اَیْنَ (تُوَفَّكُوْنَ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَفْلَکٌ اور اِفْلَکٌ۔

۳۵ مَنْ لَا یَهْدِیْ: جو شخص راہ نہ پائے۔ (لَا یَهْدِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِهْتِدَاءٌ۔ (لَا یَهْدِیْ) اصل میں لَا یَهْدِیْ ہے۔ تاء کو وال سے بدل کر وال کا وال میں ادغام کر دیا گیا۔ ادغام میں پہلا حرف ساکن ہوتا ہے، اس لیے اجتماع ساکنین کی وجہ سے ہاء کو کسرہ دے دیا گیا، لَا یَهْدِیْ ہو گیا۔ (تفسیر مظہری)۔

۳۸ اِفْتَرَاہُ: (کافر لوگ کہتے ہیں کہ) انہوں نے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے) اس کو (یعنی قرآن کریم کو) گڑھ لیا۔ (اِفْتَرَاہُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتَرَاءٌ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع قرآن کریم ہے۔

۳۹ تَنَازَلْنٰہُ: اس کا انجام، یعنی قرآن کریم کی تکذیب کا انجام۔ (تَنَازَلْنٰہُ) باب تفعیل سے

آیت نمبر مصدر مضاف ہے۔ (۵) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۲ النُّصْمُ:۔ بہرے لوگ۔ (جو سنے پر قادر نہ ہوں)۔ واحد اَصْمٌ یہاں بہرے کے حقیقی معنی

مراؤ نہیں، بلکہ حق بات سننے سے اعراض کرنے کی وجہ سے ان کو بہرے قرار دیا گیا ہے۔

۴۳ النُّعْمَى:۔ اندھے لوگ۔ (جو لوگ دیکھنے پر قادر نہ ہوں) واحد: اَعْمَى۔ یہاں اندھے کے

حقیقی معنی مراؤ نہیں، بلکہ راہ حق سے اعراض کرنے کی وجہ سے ان کو اندھے قرار دیا گیا ہے۔

۴۴ اِنَّا نُرِيْنٰكَ:۔ اگر ہم آپ کو دکھلا دیں۔ (اِنَّا) اصل میں ان شرطیہ اور ماز اندہ سے مرکب

ہے۔ نون کو میم سے بدل کر میم کا میم میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ (نُرِيْنٰ) باب افعال سے فعل

مضارع معروف، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِزَاءَةٌ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر،

مفعول بہ ہے۔

۴۶ تَتَوَفَّيْنٰكَ:۔ (اگر) ہم آپ کو وفات دے دیں۔ (تَتَوَفَّيْنٰ) باب تفعیل سے فعل مضارع

معروف، بانون تاکید ثقیلہ صیغہ جمع متکلم، مصدر تَوَفَّيْ، (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۹ لَا يَسْتَاخِرُوْنَ:۔ وہ لوگ نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں، وہ لوگ نہ مؤخر ہو سکتے ہیں۔ باب

استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتِخَارَ۔

۴۹ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ:۔ وہ لوگ نہ آگے بڑھ سکتے ہیں، وہ لوگ نہ مقدم ہو سکتے ہیں۔ باب

استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتَقْدَمَ۔

۵۰ يَّسَاتَا:۔ رات میں۔ ظرف زمان ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ باب ضرب سے مصدر

ہے۔ معنی رات میں آنا۔

۵۱ كُنْتُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ:۔ تم لوگ اس کو (عذاب کو) جلدی طلب کر رہے تھے۔ كُنْتُمْ

تَسْتَعْجِلُوْنَ) باب استفعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَعْجَلَ۔

۵۳ يَسْتَنْبِئُوْنَكَ:۔ وہ لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں۔ (يَسْتَنْبِئُوْنَ) باب استفعال سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتَبْأَ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۵۳ اِنِّیْ وَرِیْیُ:۔ ہاں میرے پروردگار کی قسم۔ (اِنِّیْ) حرف ایجاب، ہاں کے معنی میں ہے۔ اور

آیت نہر واو قسم کے لیے ہے۔

۵۴ اَسْرُوا السَّدَامَةَ:۔ وہ لوگ پشیمانی کو چھپائیں گے، وہ لوگ چھپے چھپے پکچھتائیں گے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (اَسْرُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اسرار معنی چھپانا۔ (السَّدَامَةُ) باب سمع سے مصدر ہے، معنی پشیمان ہونا، شرمندہ ہونا۔

۵۷ مَوْعِظَةٌ:۔ نصیحت۔ جمع مَوَاعِظُ۔

۵۷ الصُّدُورُ:۔ کاواحد صدر معنی سینہ، یہاں اس سے مراد دل ہے۔

۶۱ شَأْنٌ:۔ حال۔ جمع شُؤْنٌ۔

۶۱ شُھُودًا:۔ حاضر، مطلع، نگہبان۔ واحد شَھِیدٌ۔

۶۱ تُفِیْضُونَ:۔ تم لوگ مشغول ہوتے ہو، تم لوگ مصروف ہوتے ہو۔ باب افعال سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِفَاضَہُ۔

۶۱ مَا یُعْزِبُ:۔ وہ غائب نہیں ہوتا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب،

مصدر عَزَّوَبٌ۔

۶۱ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ:۔ ذرہ برابر، چھوٹی چھوٹی کے برابر۔ (مِثْقَالٌ) مصدر مِثَقَلَ یعنی وزن کے

معنی میں ہے۔ اس کی جمع مِثَاقِیلُ۔ (ذَرَّةٌ) کے معنی ذرہ، چھوٹی چھوٹی۔ جمع ذَرَّاتٌ۔

۶۱ کُتِبَ مُبِینٌ:۔ واضح کتاب، روشن کتاب، یہاں اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔ (تفسیر جلالین

و مظہری) (کُتِبَ) کی جمع کُتِبَ۔ (مُبِینٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَہُ۔

۶۲ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ:۔ ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا۔ خَوْفٌ باب سمع سے مصدر ہے۔

خوف اس اندیشہ کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے پیش آنے سے پہلے ہوتا ہے۔ الْخَوْفُ

عَلَى الْمُتَوَقِّعِ۔ (تفسیر بیضاوی)۔

۶۲ لَاہُمْ یَحْزَنُونَ:۔ نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔ (یَحْزَنُونَ) باب سمع سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر حَزَنٌ۔ حزن اس غم کو کہتے ہیں جو کسی مصیبت کے

آیت نمبر پیش آنے کے بعد ہوتا ہے۔ الْحُزْنُ عَلَى الْوَاقِعِ (تفسیر بیضاوی)۔

۶۶ یَذْعُونَ: وہ لوگ عبادت کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر: ذَعَاءٌ۔

۶۶ یَخْرُصُونَ: وہ لوگ اندازہ کرتے ہیں، وہ لوگ قیاسی باتیں کرتے ہیں، وہ لوگ جھوٹ

بولتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرَصٌ معنی

قیاس کرنا، اندازہ کرنا۔

۶۷ مُبْصِرًا: دکھلانے والا، روشن کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر

إِبْصَارٌ۔ جَعَلَ کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۶۸ مُبْحَنَةً: وہ (اللہ تعالیٰ) پاک ہے۔ یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، اس کی اصل

عبارت "أَسْبَحَ اللَّهُ مُبْحَنَةً"۔

۶۸ الْغَنِيُّ: بے نیاز۔ (غنی) وہ ذات ہے جو کسی چیز میں کسی کی محتاج نہ ہو، اور تمام چیزیں اپنے

وجود و بقاء میں اس کی محتاج ہوں۔ (تفسیر مظہری)۔ (الغنی) فاعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اللہ

تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے، اس کا مصدر غِنَى ہے۔

۶۸ مُسْلَطِينَ: دلیل، حجت۔ جمع سَلَاطِينُ۔

۷۱ نَبَا نُوحٍ: (حضرت) نوح علیہ السلام کا واقعہ۔ (نبأ) کے معنی خبر، واقعہ۔ جمع: أَنْبَاءٌ۔ (نُوح)

حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۶) سورہ نساء آیت (۱۶۳) میں دیکھیے۔

۷۱ أَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ: تم لوگ اپنا کام مقرر کر لو، تم لوگ اپنی تدبیر پختہ کر لو۔ (أَجْمِعُوا) باب

افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِجْمَاعٌ۔ (أَمْرٌ) کے معنی کام، تدبیر۔ جمع: أُمُورٌ۔

۷۱ غُمَّةٌ: پوشیدہ، مشتبہ، جیسا کہ استعمال کیا جاتا ہے۔ غُمَّ عَلَيْهِ الْأَمْرُ غَمًّا، معنی پوشیدہ

ہونا، مشتبہ ہونا۔

۷۱ اِفْضُوا إِلَيَّ: تم لوگ میرے ساتھ کر گزرو (جو کچھ کرنا ہے)۔ (اِفْضُوا) باب ضرب

سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَضَاءٌ۔

آیت نمبر لَا تَنْظُرُونَ:- تم لوگ مجھ کو مہلت نہ دو۔ (لَا تَنْظُرُونَ) باب افعال سے فعل ثمی، صیغہ جمع

مذکر حاضر، مصدر انظار۔ (ن) اس میں اُن و اُن وقایہ ہے، اس کے بعد یائے متکلم محذوف ہے، یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے۔

۷۲ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ:- اگر تم اعراض کرو گے۔ (تَوَلَّيْتُمْ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلَّى۔

۷۳ اَلْقَلْبُ:- کشتی۔ یہ لفظ مذکر مؤنث، واحد جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۷۴ خَلِيفَ:- جانشین، نائب۔ واحد: خَلِيفَةٌ۔ یہاں اس سے مراد ہلاک شدہ لوگوں کی جگہ پر دوسروں کو آباد کرنا ہے۔

۷۵ الْمُنْذِرِينَ:- (عذاب الہی سے) ڈرائے ہوئے لوگ۔ یعنی کفار و مشرکین۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مُنْذِرٌ اور مصدر اَنْذَرَ ہے۔

۷۶ نَطِيعٌ:- ہم مہر لگا دیتے ہیں۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر طَعَّ۔

۷۷ الْمُفْتَدِينَ:- حد سے آگے بڑھنے والے، حد سے تجاوز کرنے والے۔ اس سے مراد کفار و مشرکین ہیں۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد الْمُفْتَدِي اور مصدر اِفْتَدَا ہے۔

۷۸ مَلَائِكَہ:- اس کے سردار۔ (مَلَائِكَہ) کے معنی جماعت، اشراف قوم، سرداران قوم کے آتے ہیں۔ اس کی جمع: مَلَائِكَہ ہے۔

۷۹ يَسْحَرُ مُبِينٌ:- صریح جادو، بکھلا، واجادو۔ (يَسْحَرُ) کے معنی جادو۔ ہر وہ چیز جس کا سبب پوشیدہ ہو۔ اور خلاف حقیقت کا خیال ہو۔ جادو کا مقصد دھوکا دینا ہوتا ہے، اس لیے لفظ سحر دھوکے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ ہر وہ کام جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقرب کی ضرورت ہو۔ اس کی جمع: اَسْحَارٌ۔ (يَسْحَرُ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِسْحَارٌ ہے۔

آیت نمبر ۷۷

لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ :- جادوگر کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ یعنی جادوگر جب نبوت کا دعویٰ کریں تو اپنی نشانی کو ظاہر کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ (لَا يُفْلِحُ) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر افلاح۔ (السَّاحِرُونَ) معنی جادوگر لوگ، اس کا واحد سَاحِرٌ اور مصدر سَحَرٌ ہے باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۸ لَتَلْفِتْنَا :- تاکہ آپ ہم کو ہٹا دیں۔ (لَتَلْفِتْنَا) شروع میں لام تعلیل ہے۔ (تَلْفِيتٌ) لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے، باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر لَفِيتٌ۔ (فَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۷۹ الْكِبَرُ يَأْتُ :- بڑائی، سروراری۔ اس کا مادہ کَبَرٌ ہے۔

۸۰ سَاحِرٌ عَلِيمٌ :- ماہر جادوگر۔ (سَاحِرٌ) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کی جمع سَحَرَةٌ اور مصدر سَحَرٌ ہے۔ (عَلِيمٌ) عَلِمٌ سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سح سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۱ الْقَوَا :- تم لوگ ڈالو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر الْقَاءُ۔

۸۲ مُلْقُونَ :- ڈالنے والے، باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا مصدر الْقَاءُ ہے۔ اس کی اصل مُلْقِيُونَ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا۔ نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، اور ماقبل کی حرکت زائل کر دی، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی مُلْقُونَ ہو گیا۔ اس کا واحد مُلْقٍ ہے۔ جو اصل میں مُلْقِيٌّ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا ساکن کر دیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی مُلْقٍ ہو گیا۔

۸۱ سَيُطْلَى :- وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو (جادو کو) ابھی مٹا دیں گے۔ (سَيُطْلَى) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے معنی کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ (يُطْلَى) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِطْلَا، (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۸۲ يُحِقُّ اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ ثابت فرمادیتے ہیں۔ (يُحِقُّ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْقَاقٌ۔

آیت نمبر ۸۳ اَنْ يَفْتِنَهُمْ :- کہ وہ ان کو تکلیف پہنچائے، کہ وہ ان کو فتنہ میں ڈال دے۔ (يَفْتِنُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فتنٌ۔ ان ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۸۳ الْمُسْرِفِينَ :- حد سے تجاوز کرنے والے، حد سے آگے بڑھنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مُسْرِف اور مصدر اسراف ہے۔

۸۴ تَبَوَّأُوا :- تم دونوں (حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام) برقرار رکھو (گھروں کو)، تم دونوں ٹھہرنے کی جگہ بنا لو (گھروں کو)۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ تشبیہ مذکر حاضر، مصدر تَبَوَّأَ۔

۸۵ اجْعَلُوا ابْنِيكُمْ قِبْلَةً :- تم لوگ اپنے گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو، تم لوگ اپنے گھروں کو قبلہ رو بنا لو۔ (اجْعَلُوا) باب فتح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر جَعَلَ۔ (بَنِيَّاتُ) کا واحد بَنِيَّةٌ معنی گھر۔ (قِبْلَةٌ) وہ جہت جس کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے۔

۸۸ اِطْمَسْ عَلَى اَمْوَالِهِمْ :- آپ ان کے مالوں کو ہلاک فرما دیجیے۔ (اِطْمَسَ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر طَمَسَ۔ (اَمْوَالُ) کا واحد مَعَالٌ معنی دولت۔

۸۸ اَشْدُّدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ :- آپ ان کے دلوں کو سخت کر دیجیے۔ (اَشْدُّدْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر شَدَّ۔ (قُلُوبُ) کا واحد قَلْبٌ معنی دل۔

۸۹ اُجِيتْ دَعْوَتُكُمَا :- تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی۔ (اُجِيتْ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِجَابَةٌ۔ (دَعْوَةٌ) کے معنی دعا۔ جمع دَعَوَاتٌ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی اور حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تھی، اس لیے دعا کی نسبت دونوں کی طرف کی گئی ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۹۰ جَاوَزْنَا :- ہم نے (بنی اسرائیل کو دریا سے) پار کر دیا۔ باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جَاوَزَ۔

۹۰ بَغْيًا وَعَدُوًّا :- ظلم اور زیادتی کرنے کے لیے۔ (بَغْيًا) باب ضرب سے مصدر ہے۔ (عَدُوًّا)

آیت نمبر باب نصر سے مصدر ہے۔ یہ دونوں حال یا مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں (تفسیر مظہری)

۹۰ اذْرِكْهُ الْغُرُقُ:۔ وہ (فرعون) ڈوبنے لگا۔ (اس کو ڈوبنا لاحق ہو گیا)۔ (اَذْرَكَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْرَاكَ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الْغُرُقُ) باب جمع سے مصدر ہے۔

۹۱ اَللّٰنَ:۔ کیا اب (ایمان لاتا ہے) یہ اصل میں (اَللّٰنَ) ہے۔ پہلا ہمزہ استفہام کے لیے ہے۔ دوسرا ہمزہ اور لام، تعریف (معرفہ بنانے) کے لیے ہے۔ (اللّٰنَ) فعل محذوف نُوْمِنُ کا ظرف مقدم ہے۔

۹۲ بَوَّأْنَا:۔ ہم نے جگہ دی، ہم نے ٹھہرایا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَوَّؤْنَا۔

۹۳ مَبُوءٌ صِدْقٍ:۔ اچھی جگہ، اچھا ٹھکانا۔ (مَبُوءٌ) کے معنی جگہ، ٹھکانا۔ تَبَوُّؤْنَا سے اسم ظرف واحد ہے۔ (صِدْقٍ) کے معنی سچائی، باب نصر سے مصدر ہے یہاں صدق کا ترجمہ عمدہ اور اچھا ہے۔

۹۴ الْمُصْتَرِينَ:۔ شک کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد الْمُصْتَرِیٰ اور مصدر اِصْتَرَا ہے۔

۹۵ كَشَفْنَا:۔ ہم نے دور کر دیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر كَشَفْنَا۔

۹۶ مَتَّعْنَاهُمْ:۔ ہم نے ان کو فائدہ پہنچا دیا۔ (مَتَّعْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَتَّعْنَاهُمْ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۰۰ الرّٰجِسَ:۔ گندگی، یہاں اس سے مراد عذاب یا رسوائی ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ اس کی جمع: اَرَجَاسٌ ہے۔

۱۰۱ مَا تَعْنِي الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ:۔ نشانیاں اور ڈرانے والے کچھ فائدہ نہیں پہنچاتے۔ (مَا) مافیہ ہے۔ (تُعْنِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَتَعْنَاءُ۔

آیت نبر (الآیث) نشانیاں، دلائل۔ واحد: آیتہ۔ (النُّذُن) ڈرانے والے لوگ۔ اس کا واحد نَذِیْر ہے۔

۱۰۳ یَسْرِفْکُمْ:۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تم کو وفات دیتا ہے۔ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہاری روح قبض کرتا

ہے۔ (یَتَوَلَّی) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلَّی۔

(کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۱۰۵ اَقِمُّ وَجْهَکَ:۔ آپ اپنے چہرہ کو قائم رکھیے۔ یعنی آپ اپنی ذات کو متوجہ رکھیے۔ (اَقِمُّ) باب

افعال سے فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَقَامَ۔ (وَجْهَ) کے معنی چہرہ۔ جمع نَوَاجِوۃ۔

۱۰۶ لَا تَذْعُ:۔ آپ مت عبادت کیجئے۔ باب نصر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ذَعَا۔

۱۰۷ الْغَفُورُ الرَّحِیْمُ:۔ بہت مغفرت فرمانے والے، بہت رحم فرمانے والے۔ مَغْفُورَۃ

(باب ضرب) اور رَحْمَۃ (باب سح) سے فعول اور فعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۱۰۸ مَنِ اهْتَدٰی:۔ جو شخص ہدایت اختیار کرے گا۔ (اهْتَدٰی) باب افتعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اهْتَدٰی۔

۱۰۸ وَکَیْلٌ:۔ نگہبان، نگراں و کَالٌ سے صفت مشبہ ہے۔

۱۰۹ خَیْرُ الْحَکِیْمِیْنَ:۔ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا۔ (خَیْرٌ) یہ اسم تفضیلِ اَخِیْر کا مخفف

ہے۔ (الْحَکِیْمِیْنَ) باب نصر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا

واحد: حَکِیْمٌ اور مصدر حُکِمَ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ ہود

سورہ ہود کی ہے، یہ قرآن کریم کی گیارہویں سورت ہے۔ اس سورت میں پچھلی قوموں پر نازل ہونے والے مختلف قسم کے عذاب الہی، پھر قیامت کے ہولناک واقعات کا ذکر خاص انداز میں کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کے کچھ بال سفید ہو گئے تھے، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اظہار غم کے طور پر عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ بوڑھے ہو گئے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں مجھے سورہ ہود نے بوڑھا کر دیا ہے۔ اور بعض روایتوں میں سورہ ہود کے ساتھ سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نبا اور سورہ تکویر کا بھی ذکر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہولناک واقعات کے خوف سے بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو گئے، اس سورت کی نسبت حضرت ہود علیہ السلام کی طرف کی گئی ہے۔

حضرت ہود علیہ السلام ایک مشہور نبی ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا تھا، قوم عاد نے معبود حقیقی کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش شروع کر دی تھی، حضرت ہود علیہ السلام نے نہایت شفقت و محبت کے ساتھ ان کو سمجھایا۔ اے میری قوم! ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اے میری قوم! اس تبلیغ پر میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا ہوں، میرا معاوضہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے۔ اے میری قوم! تم اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو، اور اس کی طرف پورے طور پر متوجہ ہو جاؤ۔ وہ تمہارے اوپر خوب بارش برسانے گا اور تمہاری قوت میں ترقی عطا فرمائے گا۔

ان لوگوں نے کہا اے ہود! آپ نے ہمارے سامنے کوئی دلیل پیش نہیں کی، اور آپ کے کہنے سے ہم اپنے معبودوں (بتوں) کو چھوڑنے والے نہیں۔ اور ہم کسی طرح آپ پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ہم تو صرف اتنا کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے آپ کو خرابی میں مبتلا کر دیا ہے، اس لیے آپ بہکی ہوئی باتیں کر رہے ہیں۔ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا

ہوں، اور تم لوگ بھی گواہ رہو، میں ان تمام چیزوں سے بیزار ہوں، جن کو تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو۔ تم سب مل کر میرے خلاف تدبیر اختیار کرو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو، میرا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے جو میرا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے۔ روئے زمین پر چلنے والے تمام لوگوں کی پیشانی اسی کے قبضہ میں ہے، لیکن قوم عاد اپنی نافرمانی پر جمی رہی۔ اور حضرت ہود علیہ السلام کی تکذیب کرتی رہی، اور سرکشی کرتے ہوئے حضرت ہود علیہ السلام سے عذاب الہی کے لانے کا مطالبہ کیا، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت عذاب آ گیا۔ سات رات اور آٹھ دن تک مسلسل طوفانی ہوا چلتی رہی۔ اس عذاب کے ذریعہ قوم عاد کے لوگ جن کو اپنی طاقت پر بڑا ناز تھا، ایسے تباہ و برباد ہوئے کہ ان کا ایک فرد بھی باقی نہیں رہا۔ قوم عاد کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”فَہَلْ تَرٰی لَہُمْ مِّنْ بَاقِیَۃٍ“ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کو محفوظ رکھیں۔ آمین۔

آیت نمبر ۱۱:۔ یہ حروف مقطعات میں سے ہے۔ جس کی مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان راز ہے۔ دوسرے لوگوں کو اس کی مراد نہیں بتائی گئی ہے۔

۱ اُحْکَمْتُ اِشْرَ:۔ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں۔ یہاں محکم کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں کو ایسے طریقے پر مرتب فرمایا ہے کہ ان میں کسی لفظی اور معنوی غلطی اور خرابی کا کوئی احتمال نہیں۔ (تفسیر مظہری)۔ (اُحْکَمْتُ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اُحْکَمْتُ۔ (آیات) کے معنی آیتیں۔ واحد: آیت۔ (۵) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع کتاب ہے۔

۱ حَکِیْمٌ خَبِیْرٌ:۔ بہت حکمت والے، بہت خبر رکھنے والے۔ حَکْمَةٌ (باب کرم) سے اور خُبْرٌ (باب کرم اور فتح) سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔

۲ فَبَشِّرُوْا بِشَیْرٍ:۔ ڈرانے اور خوش خبری سنانے والے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ناموں میں سے ہیں۔ لفظ (بَشِّرُوْا) فعلیل کے وزن پر باب افعال سے خلاف قیاس مصدر ہے۔ اسم فاعل کے معنی میں ہے اور قیاس کے مطابق اس کا مصدر اَنْذَارٌ ہے۔ اور

آیت نبر لفظ (بَشِيرٌ) بشارۃ سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۵ یَشْنُونَ صُدُورَهُمْ:۔ وہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کیے دیتے ہیں۔ (یَشْنُونَ) باب ضرب

سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ثنی، (صُدُورٌ) کا واحد: صدر معنی

سینہ۔ بعض حضرات نے کہا یہ آیت کریمہ منافقوں کے بارے میں ہے۔ جو اسلام اور

مسلمانوں کے خلاف باتیں کرتے وقت یہ دیت بنا لیتے تھے، تاکہ کسی کو ان کی باتوں کی خبر

نہ ہو۔

۵ یَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ:۔ وہ لوگ اپنے کپڑے لپیٹ لیتے ہیں۔ (یَسْتَغْشُونَ) باب

استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استغشاء یہ اصل میں

استغشائی ہے یا کوہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ثِيَابٌ) کے معنی کپڑے۔ واحد ثَوْبٌ۔

۵ يُسِرُّونَ:۔ وہ لوگ چھپاتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر اسرارٌ۔

۵ يُعْلِنُونَ:۔ وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر اعلانٌ۔

۵ عَلَيْنَا:۔ بہت جاننے والا۔ عَلِمٌ مصدر سے فعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع

سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔

﴿پارہ ۱۱ مکمل ہو گیا﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا مِنْ ذَا آبَةٍ: پارہ (۱۲) سورۃ ہود

آیت نمبر

۶ ذَا آبَةٍ: - زمین پر چلنے والا جاندار جمع: ذَوَاتٌ۔ ذَا آبَةٍ کے معنی مطلق جاندار کے ہیں۔ اور اس کا اطلاق ہر قسم کے حیوان پر ہوتا ہے۔

۶ مُسْتَقَرًّا هَآ: - اس کے ٹھہرنے کی جگہ۔ (مُسْتَقَرٌّ) باب استفعال سے ظرف مکان ہے۔ اس کا مصدر اِسْتَقَرَّ اَرَّ ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع ذَا آبَةٍ ہے۔ مستقر کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا اس سے مراد دنیا میں ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اس سے مراد رحم ماور ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے مراد جنت یا جہنم ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۶ مُسْتَوْدَعًا هَآ: - اس کے امانت رکھنے کی جگہ۔ (مُسْتَوْدَعٌ) باب استفعال سے ظرف مکان ہے۔ اس کا مصدر اِسْتَوْدَعَ اَع ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع ذَا آبَةٍ ہے۔ مستودع کی تفسیر میں بھی مختلف اقوال ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد قبر ہے جس میں مرنے کے بعد دفن کیا جائے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سے مراد باپ کی پشت ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۶ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ: کھلی کتاب، واضح کتاب۔ اس سے مراد لوح محفوظ ہے (تفسیر بیضلی اور تفسیر مظہری)۔
۷ سِتَّةَ اَیَّامٍ: - چھ دن۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا۔ اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے پارہ (۲۴) سورۃ حم سجدہ (آیت ۱۰-۱۱) میں بیان فرمائی ہے کہ دو دنوں میں زمین پیدا فرمائی، اور دو دنوں میں پہاڑ وغیرہ اور جانداروں کے لیے غذا اور بقاء کا سامان پیدا فرمایا، اور دو دنوں میں سات آسمان اور ستارے وغیرہ بنائے۔

۷ لَیْسَلُوْكُمْ: - تاکہ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارا امتحان لیں۔ (لَیْسَلُوْ) شروع میں لام تعلیل ہے۔ (لَیْسَلُوْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یَلْسَلُوْ اور

آیت نبر بلاء ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (کُـم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۷ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ:۔ تم لوگ دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے۔ (مَّبْعُوْثُوْنَ) باب فتح سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مَبْعُوْثٌ اور مصدر بَعَثَ ہے۔

۸ اُمَّةٌ مَّعْدُوْدَةٌ:۔ شمار کی ہوئی مدت، مقررہ وقت، اس سے مراد دنیوی زندگی ہے۔ (ہاں القرآن) (اُمَّةٌ) وقت، مدت۔ جمع: اُمَمٌ۔ (مَّعْدُوْدَةٌ) باب نصر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے۔ اس کا مصدر عَدَّ ہے معنی شمار کرنا۔

۸ مَابِخْبُتَةٍ:۔ اس کو (عذاب کو) کیا چیز روک رہی ہے۔ (مَا) برائے استفہام۔ (بِخْبُسٍ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَبَسَ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع العذاب ہے۔

۸ حَاقَ بِهِمْ:۔ وہ (عذاب) ان کو گھیر لے گا۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (حَاقَ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَاقَ۔

۹ لَنِیْنٌ اَذَقْنَا:۔ اگر ہم چکھا دیے ہیں۔ یہ جملہ شرط واقع ہے۔ (اَذَقْنَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اَذَقَّ۔

۹ نَزَعْنَهَا:۔ ہم (اس نعمت) کو چھین لیتے ہیں۔ یہ جملہ شرط واقع ہے۔ (نَزَعْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزَعَ۔ (ہاں) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع رَحْمَةٌ ہے۔

۹ یُسْوَسُ:۔ ناامید۔ یأس مصدر سے فَعُوْلُ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب یسع سے استعمال ہوتا ہے۔

۹ کُفُوْرٌ:۔ ناشکرا۔ کُفِرَ سے فَعُوْلُ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ نَعْمَاءٌ:۔ نعمت، راحت۔

آیت نمبر ۱۰ ضراء: - تکلیف، مصیبت۔

۱۰ فَرِحَ: - خوش ہونے والا، اترانے والا۔ فَرَحٌ مصدر سے فَعِلٌ کے وزن پر صفت مشبہ

ہے، باب کسب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ فَخُورٌ: - فخر کرنے والا، شخی بگھارنے والا۔ فَخُورٌ مصدر سے فَعُولٌ کے وزن پر صفت

مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ ضَائِقٌ: - تنگ ہونے والا۔ باب ضرب سے اسم فاعل واحد کر ہے اس کا مصدر ضَیْقٌ ہے۔

۱۲ وَكَيْلٌ: - پورا اختیار رکھنے والا۔ وَكَلٌ مصدر سے فَعِيلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۱۳ مُفْتَرِيَةٌ: - بنائی ہوئی (سورتیں)، گڑھی ہوئی (سورتیں)۔ باب افتعال سے اسم مفعول،

جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد مُفْتَرَاةٌ اور مصدر افْتَرَاةٌ ہے۔

۱۵ نُوْقِبَ إِلَيْهِمْ: - ہم ان کو پورا دیتے ہیں۔ (نُوقِبَ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

متکلم مصدر تَوْقِیَّةٌ جواب شرط ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں آخر سے یا وساقط ہو گئی ہے۔

۱۵ لَا يَخْسُونَ: - ان لوگوں کو بدلہ دینے میں کوئی کمی نہیں کی جاتی ہے۔ باب فتح سے فعل

مضارع مجہول منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر يَخْسُ.

۱۸ يُعْرِضُونَ عَلَى رَبِّهِمْ: - وہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ (يُعْرِضُونَ)

باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَرَضٌ معنی پیش کرنا۔

۱۸ يَقُولُ الشَّهَادُ: - گواہی دینے والے کہیں گے، یہاں گواہوں سے مراد فرشتے ہیں۔

(الشَّهَادُ) گواہی دینے والے۔ اس کا واحد شَهِيدٌ ہے۔

۲۲ لَا جَرَمَ: - یقینی بات، لازمی بات (جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں۔ لیکن لائے نفی

کے ساتھ (لا جَرَمَ) کا لفظ یقیناً اور حقا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۲ الْأَخْسَرُونَ: - بہت نقصان اٹھانے والے۔ خَسَارَةٌ سے اسم تفضیل جمع مذکر سالم ہے۔

اس کا واحد الْأَخْسَرُ ہے۔ باب کسب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۳۳: اٰخَبْتُوْا اِلٰی رَبِّہُمْ: - وہ لوگ اپنے پروردگار کی طرف جھک گئے۔ (اٰخَبْتُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اٰخَبَات۔

۳۳: هَلْ يَسْتَوِيْنَ مَثَلًا: - کیا حالت کے اعتبار سے دونوں برابر ہیں، کیا دونوں کا حال برابر ہے۔ (يَسْتَوِيْنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِسْتَوَاء۔ یہ اصل میں ہے اِسْتَوَاۤیَ ہے۔ یا کو، ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (مَثَلٌ) کے معنی حالت۔ جمع: اَمْثَال۔

۳۴: اَرَادْتُمْ: - ہمارے بہت رذیل لوگ، ہمارے بہت حقیر لوگ۔ (اَرَادْتُمْ) اسم تفضیل جمع مکسر ہے۔ اس کا واحد اَرَادْتُ ہے۔ اس کا مصدر رَذَالَةٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۳۵: بَادِيَ الرَّأْيِ: - سرسری رائے میں، ظاہری رائے میں۔ (بَادِيَ) اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر بَدُوْ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے۔ یعنی وَقْتُ حُدُوْثِ بَادِيَ الرَّأْيِ۔ اور اس کا عامل اِتَّبَعَكَ ہے۔

۳۸: عُمِيَّتْ عَلَيْكُمْ: - وہ (رحمت) تم سے پوشیدہ رکھی گئی، وہ (رحمت) تم سے چھپا دی گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَعِيْبَةٌ۔

۳۹: مَا اَنَابَطَارِدِ الدِّیْنَ اٰمَنُوْا: - میں ایمان والوں کو نکالنے والا نہیں ہوں۔ شروع میں ماضی کے لیے ہے۔ (طَارِدٌ) باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر طَرَدٌ ہے۔

۳۱: تَزُوْدِرِیْ اَعْيُنُكُمْ: - تمہاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں۔ (تَزُوْدِرِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَزْدَرَاۤءُ۔ (تَزُوْدِرِیْ) اصل میں تَزُوْدِرِیْ ہے، تاء ثانی جو افعال کی تاء ہے اس کو وال سے بدل دیا گیا۔ تَزُوْدِرِیْ ہو گیا ہے۔ (اَعْيُنٌ) کے معنی نگاہیں۔ اس کا واحد اَعْيُنٌ ہے۔

۳۲: یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیْكُمْ: - (اگر اللہ تعالیٰ) تم کو گمراہ کرنا چاہیں۔ (یُّغْوِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْوَاۤءُ ہے یہ اصل میں اِغْوَاۤیْ ہے یا کو

آیت نمبر ۳۵ ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ یہاں فعل مضارع ان ناصبہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مُکَمِّمٌ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۳۵ عَلٰی اِجْرَامِہِیْ:۔ میرا جرم مجھ پر ہے۔ (اِجْرَامٌ) باب افعال سے مصدر ہے، یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔ ترکیب میں علیٰ ضمیر مقدم اور اِجْرَامِہِیْ مبتدأ مؤخر ہے۔

۳۶ لَا تَبْتَئِسْ:۔ آپ غم نہ کریں۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ابتئس۔

۳۷ اصْنَعِ الْفُلْکَ:۔ آپ کشتی بنائیے۔ (اصْنَعِ) باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صنع (الْفُلْکَ) کے معنی کشتی، یہ لفظ مذکر مؤنث، واحد جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۳۸ لَا تَخَاطِبْنِیْ:۔ آپ مجھ سے بات نہ کیجیے (ظالموں کے بارے میں)۔ (لَا تَخَاطِبْ) باب مشاعلہ سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مخاطبة آخر میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۹ یُخْزِیْہِ:۔ وہ (عذاب) اس کو رسوا کر دے گا۔ (یُخْزِیْ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اخزاء۔ یہ اصل میں اخزائی ہے یاہ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۹ یَجْلُ عَلَیْہِ:۔ وہ (وائی عذاب) اس پر نازل ہوگا۔ (یَجْلُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حجل۔

۳۹ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ:۔ وائی عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع ناعلیٰ۔ (مُّقِیْمٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اقامۃ ہے۔

۴۰ فَارَ التَّنُّوْرُ:۔ تنور نے جوش مارا، یعنی تنور سے پانی ابلنے لگا۔ (فَارَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر فوڑ۔ (التَّنُّوْرُ) تنور کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ تنور وہ ایک خاص قسم کا مٹی کا برتن ہے۔ جس کو زمین کے گڑھے میں لگا کر روٹی پکا کی جاتی ہے، اور بعض مفسرین کی رائے یہ ہے کہ تنور سے مراد سطح زمین ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ "تَنُّوْرٌ" کی جمع تنائیر ہے۔

آیت نمبر اِحْمِلْ :- آپ سوار کر لیجیے۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر حَمَلَ۔
 ۴۰ مَجْرِيهَا :- اس کا (کشتی کا) چلنا۔ (مَجْرِي) مصدر میمی مضاف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر جَوَّی ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع فَلْک ہے۔

۴۱ مَرَسَهَا :- اس کا (کشتی کا) ٹھہرنا۔ (مَرَسَی) مصدر میمی مضاف ہے یہ باب افعال سے ہے، اس کا مصدر اِرْسَاء ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع فَلْک ہے۔

۴۲ مَعْزِل :- علیحدہ مقام، الگ مقام۔ عَزَلَ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۳ مَسَاوِی :- میں ابھی پناہ لے لوں گا۔ (مَسَاوِی) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (اَوِی) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَوَّی۔

۴۴ یَغْصِمُنِی :- وہ (پہاڑ) مجھ کو بچالے گا۔ (یَغْصِمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد کر غائب، مصدر غَصَمَ۔ (نِی) نون وقایہ اور یائے متکلم مشغول بہ ہے۔

۴۵ اَبْلَعِ :- (اے زمین) تو نگل جا۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر بَلَغَ۔

۴۶ اَقْلَعِ :- (اے آسمان) تو کھم جا۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اَقْلَعَ۔

۴۷ غِیْضُ الْمَاءِ :- پانی گھٹ گیا۔ (غِیْضُ) باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غِیْضُ۔

۴۸ اِسْتَوَتْ عَلَی الْجُودِی :- وہ (کشتی) جو دی (پہاڑ) پر ٹھہر گئی۔ (اِسْتَوَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِسْتَوَاءَ۔ (الْجُودِی) شہر موصل کے قریب جزیرہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۴۹ اِهْبِطْ بِسَلَمٍ :- آپ سلامتی کے ساتھ اترے۔ (اِهْبِطْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ

آیت نمبر واحد مذکر حاضر، مصدر ھَبْـوْطٌ۔ (سلام) کے معنی سلامتی، باب سمع اور باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۴۸ سَنَقِیْبُهُمْ:۔ عنقریب ہم ان کو فائدہ دیں گے۔ (سین) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے ساتھ خاص کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (نُصَبِعُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَصَبِعُ۔ (ھُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۰ عَادَ:۔ قوم عاد کے حالات پارہ (۸) سورہ اعراف آیت (۶۵) میں دیکھیے۔

۵۰ ھُوْنَا:۔ حضرت: وہ علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۸) سورہ اعراف آیت (۶۵) میں دیکھیے۔

۵۲ مَلْدَارًا:۔ بہت برسنے والا، موسلا دھار برسنے والا۔ قرآن مصدر سے مفعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ لَا تَقُولُوا:۔ تم لوگ اعراض مت کرو۔ باب تفعیل سے فعل نہیں صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر قَوْلٌ۔

۵۳ اِغْتَرَاكَ:۔ آپ کو (خرابی میں) مبتلا کر دیا ہے۔ (اِغْتَرَاكَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْتَرَاكَ۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۵۵ کَیْدُوْنِیْ:۔ تم لوگ میرے خلاف تدبیر کرو، تم لوگ میرے ساتھ داء کرو۔ (کَیْدُوْنِیْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر کَیْدٌ معنی مکر کرنا، فریب کرنا۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۵۵ لَا تَنْظُرُوْنَ:۔ تم لوگ مجھ کو مہلت نہ دو۔ (لَا تَنْظُرُوْنَ) باب افعال سے فعل نہیں، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْظَارٌ۔ (نِیْ) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے بعد یائے متکلم محذوف ہے، یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۵۷ اِنْ تَوَلَّوْا:۔ اگر تم لوگ اعراض کرو گے۔ (تَوَلَّوْا) اصل میں تَوَلَّوْا ہے۔ پہلی تاء کو تخفیف کیلئے حذف کر دیا گیا، اور ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا۔ (تَوَلَّوْا) ہو گیا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَوَلَّوْا ہے۔

۵۷ یَسْتَخْلِیْفُ رَبِّیْ:۔ میرا پروردگار قائم مقام بنائے گا، میرا پروردگار زمین میں آباد کرے گا۔

آیت نمبر (یَسْتَخْلِفُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر استخلاف (رَبُّ) کے معنی پروردگار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۷ حَفِیْظٌ:۔ نگہبان۔ حفظ سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۵۸ عَذَابٌ غَلِیْظٌ:۔ سخت عذاب۔ (عَذَابٌ) کے معنی تکلیف، سزا۔ جمع: اَعْدَابَةٌ۔ (غَلِیْظٌ) غَلِیْظَةٌ سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب نصر، ضرب اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۹ جَحَدُوا:۔ ان لوگوں نے انکار کیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جَحَدُوا اور جُحُوْذٌ ہے۔

۵۹ جَبَّارٌ:۔ سرکش، ظالم۔ باب نصر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر جَبَرٌ اور جَبُوْرٌ ہے۔

۵۹ عَنِیْدٌ:۔ مخالف، ضدی۔ باب نصر اور ضرب سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس کی جمع: عُنْدٌ اور مصدر عُنُوْذٌ ہے۔

۶۱ ثَمُوْدٌ:۔ قوم ثمود کے حالات پارہ (۸) سورہ اعراف آیت (۷۳) میں دیکھیے۔

۶۱ صٰلِحًا:۔ حضرت صالح علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۸) سورہ اعراف آیت (۷۳) میں دیکھیے۔

۶۱ اَنْشَاْکُمْ:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو پیدا فرمایا۔ (اَنْشَاْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْشَاءٌ، (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۱ اِسْتَغْمِرْکُمْ:۔ اس نے (اللہ تعالیٰ نے) تم کو آباد فرمایا۔ (اِسْتَغْمِرْ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتِغْمَرٌ، (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۱ مُجِیْبٌ:۔ قبول کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِجَابَةٌ

آیت نمبر ہے۔ مُجِيبُ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۶۲ مَرْجُوًّا:۔ امید کیا ہوا، جس سے امید قائم ہو، جس میں صلاحیت اور قابلیت کے آثار

پائے جائیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے (مَرْجُوًّا) کا ترجمہ (ہونہار) کیا ہے۔ یہ

رَجَاءٌ مصدر سے اسم مفعول ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۳ مُرِيبٌ:۔ بے قرار کرنے والا، تردد میں ڈالنے والا۔ یہ ترکیب میں صفت ہے۔ اس کا

موصوف شَلْبٌ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔ اس کی اصل عبارت شَلْبٌ مُرِيبٌ ہے۔ لفظ

”مُرِيبٌ“ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر رَاَبَةً اور مادہ رِيبٌ ہے۔

۶۴ ذُرُّوْهَا:۔ تم لوگ اس (اونٹنی) کو چھوڑ دو۔ (ذُرُّوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر

حاضر، مصدر و ذُرٌّ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال

ہوتے ہیں۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۵ عَقَرُوْهَا:۔ ان لوگوں نے اس (اونٹنی) کے پاؤں کاٹ دیے، ان لوگوں نے اس (اونٹنی)

کو مار ڈالا۔ (عَقَرُوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَقَرُوْ

۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۶۵ تَسْتَعُوْا:۔ تم لوگ فائدہ حاصل کرو۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

تَسْتَعُ

۶۶ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ:۔ بہت قوت والا، بہت غلبہ والا۔ قُوَّةٌ (باب سمع) سے اور عِزَّةٌ (باب

ضرب) سے فعلیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔

۶۷ الصَّيْحَةُ:۔ سخت آواز، ہولناک آواز۔ یعنی حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک چیخ ماری۔

(تفسیر مظہری)۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی چیخنا، چلانا۔

۶۷ جَسِيْمٌ:۔ اونڈھے پڑے ہوئے، اونڈھے گرے ہوئے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔

أَصْبَحُوا کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد جَسِيْمٌ اور مصدر

جَسِمٌ اور جَسَمٌ ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت ۶۸ لَمْ يَغْنَوْا:۔ وہ لوگ بے نہیں، وہ لوگ رہے نہیں۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، ضمیر جمع مذکر غائب، مصدر غنى معنی قیام کرنا، بٹھہرنا۔

۶۹ جَاءَتْ رُسُلُنَا:۔ ہمارے بھیجے ہوئے (یعنی فرشتے) آئے۔ (جَاءَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر جِئْتُ و جِئْتِ، مَجِئْتُ و مَجِئْتِ۔ (رُسُلٌ) بھیجے ہوئے۔ اس سے مراد فرشتے ہیں، اس کا واحد رُسُولٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔

۶۹ الْبَشَرِی:۔ خوش خبری، یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے یعنی اسحاق علیہ السلام اور پوتے یعنی یعقوب علیہ السلام کی خوش خبری دی گئی تھی۔

۶۹ سَلَامًا:۔ سلام۔ یہ جملہ فعلیہ ہے۔ اس کی اصل عبارت (نُسَلِّمُ عَلَيْكَ سَلَامًا) ہے یعنی ہم آپ کو سلام کرتے ہیں۔ لفظ سَلَامٌ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۹ سَلِّمُ:۔ سلام۔ یہ جملہ اسمیہ ہے۔ اس کی اصل عبارت (عَلَيْكُمْ سَلَامٌ) ہے۔ (سَلَامٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۶۹ هَالِكٌ:۔ انہوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) دیر نہیں لگائی۔ باب سمع سے فعل ماضی منفی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَبِثٌ اور لَبِثٌ۔

۶۹ عَجَلٌ حَنِیْدٌ:۔ تلا ہوا پگھڑا۔ (عَجَلٌ) پگھڑا (گائے کا بچہ)۔ جمع عَجُولٌ، حَنِیْدٌ باب ضرب سے صفت مفعولی ہے۔ اس کا مصدر حَنَدٌ ہے۔

۷۰ نَكَّرَهُمْ:۔ انہوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) ان (فرشتوں) کو پہچانا نہیں۔ (نَكَّرَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَكَّرَ و نَكَّرَ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۰ اَوْجَسَ:۔ انہوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) محسوس کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَوْجَسَ۔

۷۲ یُوَیِّلُنِی:۔ ہائے تعجب۔ (یُوَیِّلُنِی) یہ اصل میں یُوَیِّلُنِی ہے۔ یائے متکلم (جو مضاف الیہ

آیت نمبر ہے) اس کو الف سے بدل دیا گیا۔ یونینٹی ہو گیا۔ کسی تعجب والی چیز کے پیش آنے پر یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۷۲ اَنَا عَجُوزٌ:۔ میں بڑھیا ہوں۔ (عَجُوزٌ) کے معنی بوڑھی عورت۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جمع: عَجَائِزُ۔

۷۲ هَذَا بَعْلِي:۔ یہ میرے شوہر ہیں۔ (بَعْلٌ) کے معنی شوہر۔ جمع: بَعَالٌ۔

۷۳ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ:۔ بہت لائق تعریف، بہت بزرگی والا۔ حَمْدٌ اور مَجْدٌ سے فعل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ حَمْدٌ بابِ مَجْع سے اور مَجْدٌ بابِ نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۴ الرُّوعُ:۔ ڈر، خوف۔ بابِ نصر سے مصدر ہے۔

۷۴ يُجَادِلُنَا:۔ وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) ہم سے بحث کرنے لگے، وہ (ابراہیم علیہ السلام) ہم سے جھگڑنے لگے۔ اس کے متعلق تفسیر مظہری میں ہے۔ قَالَ عَامَّةُ أَهْلِ التَّفْسِيرِ مَعْنَاهُ يُجَادِلُ رُسُلَنَا۔ اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ ”يُجَادِلُنَا“ يُجَادِلُ رُسُلَنَا کے معنی میں ہے۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام ہمارے فرشتوں سے جھگڑنے لگے۔ (يُجَادِلُ) بابِ مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۷۵ خَلِيمٌ:۔ بہت تحمل والا۔ حَلَمٌ سے فعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بابِ مَجْع سے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں یہ لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صفت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

۷۵ أَوْاهُ:۔ بہت توبہ کرنے والا۔ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ) نرم دل (رحمۃ اللہ علیہ) بہت آہ و زاری کرنے والا، آوہ سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بابِ نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۵ مُنِيبٌ:۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا۔ تفسیر مظہری میں ہے۔ (رَاجِعٌ إِلَى اللَّهِ)۔ (مُنِيبٌ) بابِ افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِنَابَةٌ اور مادہ نَوْبٌ ہے۔

۷۶ مِيسِيءٌ بِهِمْ:۔ وہ (یعنی لوط علیہ السلام) ان کی وجہ سے غمگین ہوئے۔ بابِ نصر سے فعل

آیت نمبر ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مسوء، معنی غمگین کرنا۔ فعل مجہول ہونے کی وجہ سے لازم کے معنی میں ہو گیا۔

۷۷ ضَاقَ بِهِمْ ذُرْعًا:۔ وہ (یعنی لوط علیہ السلام) ان (فرشتوں کے آنے) کی وجہ سے تنگ دل ہوئے۔ (ضَاق) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ضَيَّقَ، (ذُرْع) کے اصل معنی ہاتھ کے ہیں۔ قوت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہاں پر ذُرْع سے دل مراد ہے۔ ضَاقَ ذُرْعُهُ قَالَ الْبَغَوِيُّ قَلْبُهُ۔ (ضَاقَ ذُرْعًا) نسبت سے تمیز ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۷۸ يَوْمَ عَصِيبٍ:۔ بھاری دن، سخت دن۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع: أَيَّامٌ، (عَصِيبٌ) کے معنی سخت، دشوار، عَصِيبٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ معنی لپیٹنا، باندھنا۔

۷۹ يُهْرَعُونَ:۔ دوڑتے ہوئے، جلدی کرتے ہوئے۔ (قوم) دوڑتی ہوئی، (قوم) جلدی کرتی ہوئی۔ باب افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِهْرَاعٌ معنی جلدی کرنا۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔

۸۰ لَا تُخْزَوْنَ:۔ تم لوگ مجھے رسوا نہ کرو۔ (لَا تُخْزَوْنَ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اخْزَاءٌ۔ یہ اصل میں اخْزَاوْا ہے۔ یا، کو، ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ن) اس میں نون وقایہ کے بعد یائے متکلم محذوف ہے۔ یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۸۱ اَوْحَى:۔ میں پناہ لیتا۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَوْحَى یہ ترکیب میں شرط واقع ہے۔

۸۲ رُكْنٍ شَدِيدٍ:۔ مضبوط خاندان۔ (رُكْنٌ) کے معنی، عزت، قوت، غلبہ، خاندان۔ جمع: أَرْكَانٌ۔ (شَدِيدٌ) کے معنی سخت، مضبوط۔ شَدَّةٌ سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۸۳ أَسْرِ بِأَهْلِكَ:۔ آپ اپنے گھر والوں (یعنی اپنے متعلقین) کو رات میں لے چلیے۔

آیت نمبر (۸۱) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِسْرَاءٌ۔ یہ اصل میں اِسْرَیَ۔ ہے یاہ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (اَهْلٌ) گھر والے۔ رشتہ دار۔

جمع: اَهْلُوْنَ۔ اور اَهَالٍ۔ (لک) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۸۲ سَجِیلٌ مِّنْضُودٍ:۔ تہ بہ تہ کنکر، لگاتار کنکر۔ (سَجِیلٌ) کے معنی کنکر۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا کہ یہ سنگ گل کا معرب ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

(مَنْضُودٌ) کے معنی مرتب کیا ہوا۔ تہ بہ تہ رکھا ہوا۔ یہ اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر نَضَدٌ ہے باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۳ مَسْوَمَةٌ:۔ (پتھر) نشان لگائے ہوئے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مؤنث اور مصدر مَسَوْنِمٌ ہے۔ یہ حِجَارَقٌ سے حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۸۴ مَذِیْنٌ:۔ قوم مدین کی تحقیق پارہ (۸) سورہ اعراف آیت (۸۵) میں دیکھیے۔

۸۴ شُعْبًا:۔ حضرت شعیب علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۸) سورہ اعراف آیت (۸۵) میں دیکھیے۔

۸۴ لَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ:۔ تم لوگ ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ (لَا تَنْقُصُوا) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نَقَصَ۔ (الْمِكْيَالُ) ناپنے کا آلہ (پیمانہ)۔

کَيْلٌ سے اسم آلہ ہے۔ جمع نَقَیْلٌ یہاں حاصل مصدر کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (الْمِيزَانُ) تولنے کا آلہ (ترازو) وزن سے اسم آلہ ہے۔ جمع: مِيزَانٌ۔

مِيزَانٌ۔ یہاں حاصل مصدر کے معنی میں ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵ اَوْفُوا:۔ تم لوگ پورا کرو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَوْفَى۔ یہ اصل میں اَوْفَى۔ ہے اس میں واؤ کو یاہ سے اور آخر کی یاہ کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۸۵ لَا تَبْخُسُوا:۔ تم لوگ نہ گھٹاؤ۔ باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَخَسَ۔

۸۵ لَا تَفْسُوا:۔ تم لوگ فساد نہ کرو۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَفَسَ، عَفَى، عَثَانٌ ہے۔

آیت نمبر ۸۷

الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ :- عقل مند، دین دار۔ حَلِمٌ (باب کرم) سے اور رَشِيدٌ (باب نصرت) سے فعل کے وزن پر یہ دونوں صفت مشبہ ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام سے استہزاء کے طور پر کافروں نے یہ بات کہی تھی۔

۸۸

إِلَيْهِ أُنِيبُ :- میں اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (اُنِيبُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِنَابَةٌ اور مادہ نَوْبٌ ہے۔

۸۹

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ :- تم کو ہرگز آمادہ نہ کرے۔ (لَا يَجْرِمَنَّ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَرَمٌ، (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۰

وَذُوْدُ :- بہت محبت فرمانے والا۔ باب سمع سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ مصدر وُذِّیَ :- اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔

۹۱

رَهْطُكَ :- تمہارا خاندان۔ (رَهْطُ) کے معنی آدمی کا قبیلہ اور خاندان۔ تین سے دس تک کی جماعت جس میں کوئی عورت نہ ہو۔ اس لفظ کا واحد نہیں ہے۔ اس کی جمع اَرْهَاطٌ اور اَرْهَاطٌ ہے۔ (ك) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۹۲

ظَهْرِيًّا :- پیٹھے پیچھے ڈالا ہوا، فراموش کیا ہوا۔

۹۳

يُخْزِيهِ :- وہ (عذاب) اس کو رسوا کر دے گا۔ (يُخْزِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْزَاةٌ، یہ اصل میں اِخْزَاةٌ ہے یا کوہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹۴

ارْتَقِبُوا :- تم لوگ انتظار کرو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِرْتَقَابٌ۔

۹۵

رَقِيبٌ :- انتظار کرنے والا۔ باب نصر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر رُقُوبٌ اور رِقَابَةٌ ہے۔

آیت نمبر ۹۴ الصّٰیحَةُ: - سخت آواز (حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آواز تھی تفسیر جلالین)۔ یہ باب

ضرب سے مضبوط ہے۔

۹۳ جہنمیں :- اوندھے پڑے ہوئے، اوندھے گرے ہوئے۔ اسم فاعل جمع مذکر ہمالہ ہے۔

اصبح حوا کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصیب میں ہے۔ اس کا واحد جہائم ہے اور مصدر جہم و جثوم ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۵ لَمْ يَفْتُوا :- وہ لوگ ایسے نہیں، وہ لوگ رہے نہیں۔ باب جمع سے فعل مضارع معرُوف، نفی
مجدہ لم، حیثہ جمع مذکر غائب، مصدر غنی، معنی قیام کرنا، ٹھہرنا۔

۹۶ لَقَدْ أَرْسَلْنَا - البتہ۔ یقیناً ہم نے بھیجا، اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ (لَقَدْ أَرْسَلْنَا)
باب افعال سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر ارسال۔

۹۶ مُوسٰی :- حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۱) سورۃ بقرہ آیت (۵۱) میں دیکھئے۔

۹۶ سُلْطَنٍ مُّبِينٍ :- روشن دلیل، واضح دلیل، (سُلْطَنٌ) کے معنی دلیل۔ (مُبِينٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۹۷ فِرْعَوْنُ: - فرعون کے حالات پارہ (۹) سورہ اعراف آیت (۱۲۳) میں دیکھیے۔

۹۷ مَلَائِکَہ :- اس کے سردار۔ (مَلَاءَ) کے معنی سرداران قوم، اشراف قوم۔ اس کی جمع: اَمَلَاءُ ہے (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع فِعْلُ غَوَاں ہے۔

۹۸ اُور دھم:۔ وہ (فرعون) ان کو (اپنی قوم کو) اتارے گا، وہ ان کو پہنچا دے گا۔ (اُور د)

باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ایوآڈ، اس کے معنی گھاٹ پر حاضر کرنا، پھر مطلقاً حاضر کرنے کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ (منجد)۔ ہم ضمیر جمع

مذکر غائب مفعول بہ ہے یہ خبر قیامت کے دن واقع ہوگی۔ اس لئے یہ فعل ماضی فعل مضارع کے معنی میں ہے، اس کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لئے فعل مضارع کی جگہ

فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۹۸ السَّوْرَةُ السَّوْرَةُ: گھاٹ جس پر پہنچایا جائے، اترنے کی جگہ جس پر اتارا جائے۔

(السَّوْرَةُ) کے معنی گھاٹ، اترنے کی جگہ۔ جمع: اَوْرَادُ۔ (السَّوْرَةُ) باب ضرب سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر سَوَّرُوْهُ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ اَتَّبِعُوا: ان لوگوں کے پیچھے لگا دی گئی (لعت)۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَتَّبَعَ۔

۹۹ الرِّفْدُ الرِّفْدُ: انعام جو دیا گیا، دیا ہوا انعام۔ (الرِّفْدُ) کے معنی انعام، بخشش۔ جمع: اَرْفَادُ۔ (الرِّفْدُ) مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ رَفَدَ کے معنی دینا، مدد دینا، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۰ نَقَضَ: ہم اس کو بیان کرتے ہیں۔ (نَقَضَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَقَضَ۔

۱۰۰ حَصِيدٌ: (بعض آبادیاں) کٹی ہوئی۔ یعنی بعض آبادیاں پورے طور پر مٹ گئی ہیں۔ (حَصَادٌ) مصدر سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ حَصِيدٌ، مَحْصُودٌ کے معنی میں ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۱ مَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ: ان کو (ان کے معبودوں نے) فائدہ نہیں پہنچایا۔ (مَا أَغْنَتْ) باب افعال سے فعل ماضی منثی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اِغْنَاءٌ۔ یہ اصل میں اِغْنَاءٌ ہے یا کوہنہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۱۰۱ تَشْيِبٌ: ہلاک کرنا، برباد کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔

۱۰۳ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ: حاضری کا دن، پیشی کا دن، حاضری والا دن، پیشی والا دن۔ (يَوْمٌ) کے معنی دن۔ جمع: اَيَّامٌ۔ (مَّشْهُودٌ) مشہود مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔ یوم مشہود سے مراد قیامت کا دن ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۰۴ أَجَلٌ مُّعَدُّودٌ: شمار کیا ہوا وقت، شمار کی ہوئی مدت۔ مراد تھوڑی مدت۔ (أَجَلٌ) کے معنی وقت، مدت۔ جمع: اَاجَالٌ۔ (مُعَدُّودٌ) عَدَّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر

آیت نمبر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۵ شَقِیٌّ: - بد بخت۔ شَقَاوَةٌ مصدر سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: الشَّقِیَاء ہے۔

۱۰۵ سَعِیدٌ: - نیک بخت۔ سَعَادَةٌ مصدر سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: السُّعَدَاء ہے۔

۱۰۶ شَقُّوا: - وہ لوگ بد بخت ہوئے۔ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شَقَاوَةٌ (شَقُّوا) اصل میں شَقِیُّوا تھا۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، اور ماقبل کی حرکت زائل کر دی، پھر یاء اور واو میں اجتماع ساکنین ہو گیا، یاء گر گئی ہے شَقُّوا ہو گیا۔

۱۰۶ زَفِیرٌ: - چیخنا۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ حاصل مصدر کے اعتبار سے ترجمہ چیخ ہے۔

۱۰۶ شَهِیقٌ: - گدھے کا رینگنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ یعنی ابل دوزخ کو گدھے کی طرح آواز نکالنا اور چلانا ہوگا۔

۱۰۸ سَعِدُوا: - وہ لوگ نیک بخت ہوئے۔ باب سمع سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَعَادَةٌ۔

۱۰۸ غَیْرُ مَجْدُوذٍ: - غیر منقطع، بے انتہاء، دائمی۔ (مَجْدُوذٌ) کے معنی کاٹا ہوا۔ جَذُّ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نھر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۹ لَا تَلْکَ فِیْ مَوْبِقٍ: - آپ شک نہ کریں، آپ شبہ نہ کریں۔ (لَا تَلْکَ) تَکُوْنُ مصدر سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، باب نھر سے استعمال ہوتا ہے۔ (لَا تَلْکَ) اصل میں لَا تَتَکُوْنُ ہے۔ لائے نہیں کی وجہ سے نون ساکن ہو گیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گیا، لَا تَتَکُوْنُ ہو گیا۔ پھر تخفیف کے لیے آخر سے نون کو حذف کر دیا گیا لَا تَلْکَ ہو گیا۔ (مَوْبِقٌ) کے معنی شک، شبہ۔

۱۰۹ اِنَّا لَمُوقُّوْهُمْ: - بے شک ہم ان کو پورا دینے والے ہیں۔ (لَمُوقُّوْا) شروع میں لام تاکید ہے "مُوقُّوْا" باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، یہ اصل میں مُوقِّوْنَ ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (مُوقِّوْنَ)

آیت نمبر اصل میں مُوقِفِیُونَ ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، اور ماقبل کا مفعول ہو گیا۔
زائل کر دیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی، مُوقِفُونَ ہو گیا۔

۱۰۹ غَیْرَ مَنقُوضٍ :- کم نہ کیا ہوا، بے کم و کاست، پورا پورا۔ (مَنقُوضٌ) نقص مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نہر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰ مُرِیْبٌ :- تردد میں ڈالنے والا، بے قرار کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر رَاۓۃ اور مَادِرِیْبٌ ہے۔

۱۱۱ لَمَّا :- اس آیت کریمہ میں (لَمَّا) نافیہ، شرطیہ اور استثنائیہ نہیں ہو سکتا ہے، اس لیے اس کو مرکب قرار دیا گیا ہے۔ (لَمَّا) اصل میں لَمَنْ مَّا ہے۔ ادغام کرنے کے لیے نون کو میم سے بدل دیا گیا، پھر تین میم جمع ہو گئے۔ پہلے میم کو حذف کر دیا گیا، لَمَّا ہو گیا۔ اس میں مازائدہ ہے اس اعتبار سے اس کی اصل عبارت لَمَنْ لَیُوقِفْنَهُمْ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۱۱ لَیُوقِفْنَهُمْ :- وہ (پروردگار) ان کو پورا پورا (حصہ) دے گا۔ (لَیُوقِفْنِ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیل، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَقَّفَ۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۱۲ لَا تَطْغَوْا :- تم لوگ حد سے نہ بڑھو۔ باب فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طَغَىٰ اور طَغَیَانٌ۔

۱۱۳ لَتَرْکُوْنَ :- تم لوگ کمال نہ ہو۔ باب سجع اور فتح سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر مصدر رُکِنَ لَہْرٌ رُکُونٌ ۱۱۴ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ :- آپ نماز کی پابندی رکھیے۔ (اَقِمِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَقَامَ۔ (الصَّلٰوۃُ) کے معنی نماز۔ جمع صَلَوَاتٌ ہے۔

”نماز“ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ ہے، پاک ہونے کی حالت میں قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ، قیام قراءت، رکوع، سجدہ اور قعدہ اخیرہ ادا کرنے کو اصطلاح شرع میں نماز کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پانچ وقت کی نمازیں فرض کی گئی ہیں۔

۱۱۴ طَرَفِی النَّہَارِ :- دن کے دونوں طرف۔ یعنی صبح اور شام کے وقت۔ صبح کے وقت فجر کی نماز

آیت نمبر ہے، اور شام کے وقت ظہر اور عصر کی نماز ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (طُرُقُی) طُرُق کا تثنیہ ہے۔ جو اصل میں طُرُقِیْن ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ اس کی جمع: اَطْرَاف ہے۔ (نَهَارُ) کے معنی دن۔ جمع اَنْهَارُ ہے۔

۱۱۳ زُلْفَاۤءِ اللَّیْلِ سرات کے کچھ حصوں میں اس سے مراد مغرب اور عشا کی نماز ہے (تفسیر جلالین)

(زُلْفُ) کا واحد زُلْفَةٌ معنی رات کا ایک حصہ (اللَّیْلِ) کے معنی رات، اس کی جمع: اللَّیَالِیُّ ہے۔

۱۱۴ یُذْهِبُنَّ: وہ (نیکیاں) مٹا دیتی ہیں، وہ (نیکیاں) دور کر دیتی ہیں۔ باب افعال سے فعل

مضارع معروف، صیغہ جمع مؤنث غائب، مصدر اِذْهَابٌ۔

۱۱۶ اُولُوۤا۟ اَبْقِیَّةٍ: سمجھ دار لوگ، دین دار لوگ۔ (اُولُوۤا) خلاف قیاس ذو کی جمع ہے۔

(بَقِیَّةٌ) باقی ماندہ چیز، یہاں اس سے مراد سمجھ داری اور دین داری ہے۔

۱۱۶ اَتُرَفُّوۤا: وہ لوگ نعمت دیئے گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَتَرَفٌ۔

۱۱۹ لَاۤ اَمْلَسُنَّ: میں ضرور بھر دوں گا۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون

تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر مَلَا۔

۱۲۰ نَقُصُّ عَلَیْكَ: ہم آپ سے بیان کرتے ہیں۔ (نَقُصُّ) باب نصر سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصٌ۔

۱۲۰ نَثَبْتُ: ہم ثابت رکھتے ہیں، ہم مضبوط رکھتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع متکلم، مصدر تَثَبِیْتُ۔

۱۲۰ مَوْعِظَةٌ: نصیحت۔ جمع مَوَاعِظُ۔

۱۲۰ ذِکْرُی: یادداشت، یاد دہانی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۱۲۱ اَعْمَلُوۤا عَلٰی مَکَانَہِکُمْ: تم لوگ اپنی حالت پر کام کرتے رہو۔ (اَعْمَلُوۤا) باب مع

سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَمَلَ۔ (مَکَانَةٌ) کے معنی حالت۔ جمع مَکَانَاتٌ۔

۱۲۲ تَوَكَّلْ عَلَیْہِ: آپ اس پر (یعنی اللہ تعالیٰ پر) بھروسہ رکھیے۔ (تَوَكَّلْ) باب تفعیل سے

فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَكَّلَ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ یوسف

سورہ یوسف مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی بارہویں سورت ہے، اس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا حیرت انگیز واقعہ ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کا شان نزول یہ ہے کہ کچھ یہودیوں نے آزمائش کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو بتلائیے، کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ کیا ہے؟ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ملک شام سے مصر کی طرف کیوں منتقل ہوئی تھی؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ پوری سورت نازل فرمائی۔ اسی کے ذریعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام واقعات صحیح طریقہ پر بیان فرمادیئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے، حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بے مثال حسن و جمال سے نوازا تھا، اور آپ کی مبارک پیشانی نور نبوت سے منور تھی، اس لیے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے بارہ صاحبزادوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت یوسف علیہ السلام سے فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کے دس بڑے بھائی آپ سے بغض و حسد رکھنے لگے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند میرے سامنے سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے خواب کی تعبیر بیان کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا۔ بیٹا یہ خواب دوسرے بھائیوں سے بیان نہ کرنا، ورنہ وہ لوگ تمہارے خلاف کوئی تدبیر کریں گے، اللہ تعالیٰ تم کو منتخب فرمائیں گے اور خواب کی تعبیر سکھائیں گے اور بہت سی نعمتوں سے سرفراز فرمائیں گے۔

آخر کار بھائیوں نے مل کر مشورہ کیا کہ یوسف کو قتل کر دیا دور دراز جگہ میں پھینک دو تا کہ باپ کی پوری توجہ ہم لوگوں کو حاصل ہو جائے۔ حسب مشورہ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق والد صاحب سے اجازت لی۔ اور ان کو اپنے ساتھ لے جا کر بھائیوں نے کنعان کے ایک تارک اور خشک کنویں میں ڈال دیا۔ مصر جانے والے ایک قافلہ نے ان کو کنویں سے نکالا اور مصر کے بازار میں عزیز

مصر کے ہاتھ معمولی قیمت میں بیچ دیا۔ اس طریقہ سے حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر کے محل میں قیام پذیر ہو گئے۔ اسی دوران عزیز مصر کی بیوی زلیخا آپ پر فریفت ہو گئی۔ اس نے آپ کو پھسلانے کی بے انتہا کوشش کی۔ یہاں تک کہ گناہ کرنے پر آمادہ کرنا چاہا، لیکن معصوم ہستی حضرت یوسف علیہ السلام نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی۔ اور اپنے دامن عصمت کو بچانے کے لیے دروازے کی طرف بھاگے، بھاگتے ہوئے آپ کے پچھلے دامن کو زلیخا نے پھاڑ دیا، لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی حفاظت فرمائی۔ عزیز مصر کو حضرت یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کا یقین تھا، اس کے باوجود کچھ مصلحت کے طور پر اپنی بیوی کے کہنے کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اکثر مفسرین کے قول کے مطابق سات سال جیل خانہ میں رہے، پھر بادشاہ نے ایک عجیب خواب دیکھا، جس کی تعبیر درباریوں میں سے کوئی نہیں بتا سکا، حضرت یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی سچی تعبیر اور اس کے متعلق عمدہ تدبیر بیان فرمادی۔ جس سے بادشاہ کو بڑی مسرت ہوئی اور اس نے اپنے قاصد کے ذریعہ جیل خانہ سے رہائی کی خوش خبری بھیجی لیکن حضرت یوسف علیہ السلام پورے طور پر اپنی برأت اور پاک دامنی ظاہر ہونے کے بعد جیل خانہ سے باہر تشریف لائے۔ آپ کی پرکشش اور باکمال شخصیت کو دیکھ کر بادشاہ نے تمام اختیارات آپ کو سپرد کر دیے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے نہایت عدل و انصاف کے ساتھ حکومت مصر کا انتظام فرمایا، پھر قحط کے زمانہ میں آپ کے بھائی بھی مصر سے غلہ لے گئے، آخر کار حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین اور تمام بھائیوں کو مصر آنے کی دعوت دی۔ اور ان حضرات کی آمد پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا، اس کے بعد جب حضرت یوسف علیہ السلام دربار میں تشریف لائے، تو اس وقت کے دستور کے مطابق تمام اہل دربار اور والدین اور گیارہ بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے سجدہ کیا۔ (یہ سجدہ تعظیمی تھا، جو انبیاء سابقین کی شریعتوں میں جائز تھا۔ شریعت اسلام میں ذریعہ شرک ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے)۔ تو آپ نے فرمایا اے میرے باپ یہ میرے خواب کی تعبیر ہے جو میں نے دیکھا تھا، کہ گیارہ ستارے، اور سورج اور چاند میرے سامنے سجدہ کر رہے ہیں، پھر حضرت یعقوب علیہ السلام اور آپ کے تمام صاحبزادے مصر میں قیام پذیر ہو گئے۔

آیت نمبر ۱۔ یہ حروف مقطعات میں سے ہے، اس کے متعلق جمہور صحابہ اور تابعین کا مسئلہ یہ ہے کہ حروف مقطعات اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان راز ہیں۔ دوسرے لوگوں کو ان کی مراد نہیں بتائی گئی۔

۲ اَنْزَلْنَاهُ: ہم نے اس کو (قرآن مبین کو) نازل کیا۔ (اَنْزَلْنَاهُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اَنْزَالَ۔

۳ نَقْصُ: ہم بیان کرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصَ۔

۴ يٰۤاَيُّهَا: اے میرے باپ۔ یہ اصل میں يٰۤاَيُّہی ہے۔ يٰۤاَيُّہی متکلم کے عوض میں تاء تانیث لائی گئی ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔

۵ اَحْذِ عَشْرَ كَوْكَبًا: گیارہ ستارے۔ ان سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی ہیں۔ (تفسیر جلالین اور مظہری)۔ اَحْذِ عَشْرَ کے معنی گیارہ، یہ مرکب بنائی ہے۔ (کَوْكَبًا) کے معنی ستارہ۔ اس کی جمع: کَوْاِكِبٌ ہے۔

۶ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ: سورج اور چاند۔ ان سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ اور ماں یا خالہ ہیں۔ (تفسیر مظہری)۔ (شَّمْسٌ) کے معنی سورج۔ جمع شَمْسُوْنَ۔ (قَمَرٌ) کے معنی چاند۔ جمع: اَقْمَارٌ۔

۷ يَكِيدُوا: وہ لوگ فریب کریں گے، وہ لوگ تدبیر کریں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَيْدٌ۔ یہ اصل میں يَكِيدُوْنَ ہے جو اب نہی کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۸ يَجْعَلُكَ: وہ (پروردگار) آپ کو منتخب کرے گا۔ (يَجْعَلُكَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اجْعَلَاءٌ۔ یہ اصل میں اجْعَلَاءُ ہے یا وہ ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹ تَاوِيلُ الْاَحَادِيثِ: باتوں کی تفسیر۔ اس سے مراد خوابوں کی تعبیر ہے۔ (تفسیر مظہری)

- آیت نمبر (تَاوِيلُ) باب تَفْعِيل سے مصدر ہے۔ (اَخَادِيثُ) کے معنی باتیں۔ واحد: خَدِيثٌ۔
- ۶ يَعْثُوبُ:۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۲) میں دیکھیے۔
- ۶ اِبْرَاهِيمَ:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۳) میں دیکھیے۔
- ۶ اِسْحٰقَ:۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کے مختصر حالات پارہ (۱) آیت (۱۳۶) میں دیکھیے۔
- ۶ عَلِيمٌ حَكِيمٌ:۔ بہت علم والا، بہت حکمت والا۔ عَلِمٌ اور حَكَمَ سے تَفْعِيل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہیں۔
- ۷ آيَاتُ:۔ نشانیاں، دلائل۔ واحد: آيَةٌ۔
- ۸ غَضَبَةٌ:۔ جماعت۔ جمع: غَضَبٌ۔
- ۹ اِطْرَحُوْهُ:۔ تم لوگ ان کو (یوسف علیہ السلام کو) پھینک دو۔ باب فِطْح سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر طَرَحَ۔ (ه) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔
- ۹ يَخْلُ لَكُمْ:۔ تمہارے لیے خالص ہو جائے گی۔ (تمہارے باپ کی توجہ)۔ (يَخْلُ) باب لَصْرِ سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَلَّاءٌ اور خُلُوٌّ ہے۔ (يَخْلُ) اصل میں يَخْلُو ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں واؤ ساقط ہو گیا ہے۔
- ۹ صٰلِحِيْنَ:۔ نیک لوگ۔ صٰلِح سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: صٰلِح ہے۔ باب کَرَم سے استعمال ہوتا ہے۔
- ۱۰ الْقُوَّةُ:۔ تم لوگ ان کو (یوسف علیہ السلام کو) ڈال دو۔ (الْقُوَا) باب اِفْعَال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر الْقَاءُ۔ (ه) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
- ۱۰ غِيَبَتِ الْجُبِّ:۔ کنویں کی گہرائی۔ (غِيَابَةٌ) باب ضَرْب سے مصدر ہے، اس کے معنی چھپ جانا، یہاں اس کا ترجمہ گہرائی ہے، اس لیے کہ اس میں بھی آدمی چھپ جاتا ہے۔ (جُبٌّ) کے معنی کنواں، گڑھا۔ جمع: اَجْيَابٌ۔
- ۱۰ يَلْقِطُهُ:۔ وہ (یعنی کوئی مسافر) اس کو اٹھا لے گا۔ (يَلْقِطُ) باب اِفْعَال سے فعل مضارع

آیت نمبر معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر التَّقَاطُ . جواب امر ہونے کی وجہ سے حالت مجوز میں ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۰ بَعْضُ السَّيَّارَةِ:۔ کوئی مسافر۔ (بَعْضُ) کے معنی کسی چیز کا ایک حصہ، کبھی ایک فرد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جمع: أَبْعَاضُ . (السَّيَّارَةُ) مسافر لوگ، سفر کرنے والے لوگ۔ سِرٌّ سے علامۃ کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ لَا تَأْمَنَّا:۔ آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے ہیں۔ (لَا تَأْمَنَّا) اصل میں لَا تَأْمَنَّا ہے۔ دونوں کے جمع ہونے کی وجہ سے پہلے نون کو ساکن کر کے نون کا نون میں اوغام کر دیا گیا، لَا تَأْمَنَّا ہو گیا۔ (لَا تَأْمَنُّ) باب سمع سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر أَمَّنَ اور أَمَّانٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔

۱۲ نَاصِحُونَ:۔ خیر خواہ لوگ۔ نَصَحَ سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: نَاصِحٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳ يَوَقِعُ:۔ وہ (یوسف علیہ السلام) خوب کھائیں۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رَوَعَ اس کے معنی فراخی کے ساتھ کھانا پینا۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۴ يَبْكُونَ:۔ روتے ہوئے۔ ترکیب میں یہ فعل مضارع حال واقع ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَكَاءُ، معنی رونا۔

۱۵ ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ:۔ ہم لوگ آپس میں دوڑنے لگے، ہم لوگ دوڑنے میں مقابلہ کرنے لگے۔ یہاں پر "ذَهَبْنَا" افعال مقاربہ میں سے ہے۔ فعل ماضی معروف، جمع متکلم، مصدر ذَهَبَ ہے۔ (نَسْتَبِقُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَسَبِقُ، معنی دوڑنا۔

۱۸ سَوَّلْتُ:۔ اس نے (تمہارے نفسوں نے) بات بنالی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَوَّلَ، معنی مزین کرنا، بات بنانا۔

۱۸ اَللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ:۔ اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ (الْمُسْتَعَانُ) جس سے مدد

آیت نمبر طلب کی جائے۔ باب استفعال سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر استغاثۃ اور مادہ غوٹ ہے۔

۱۸ نَصِفُونُ:۔ تم لوگ بیان کرتے ہو۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وُصِفَ۔

۱۹ جَاءَتْ سَيَّارَةٌ:۔ ایک قافلہ آیا۔ (جاءَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر جِئْتُ وَ جِئْتِ، مَجِئْتُ وَ مَجِئْتِ، (سَيَّارَةٌ) کے معنی قافلہ۔ جمع: سَيَّارَاتُ۔

۱۹ أَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ:۔ ان لوگوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا۔ (أَرْسَلُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر أَرْسَلْتُ، (وَارِدٌ) کے معنی پانی پر اترنے والا۔ یہاں اس سے مراد پانی لانے والا ہے۔ وَرُودٌ سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۹ أَذْلَى ذُلُّوهُ:۔ اس نے اپنا ڈول لٹکایا۔ (أَذْلَى) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر أَذْلَيْتُ، (ذُلُّوهُ) کے معنی ڈول۔ جمع: ذُلٌّ۔

۱۹ أَسْرَوْهُ بِضَاعَةً:۔ ان لوگوں نے ان کو مال (تجارت) سمجھ کر چھپا لیا۔ (أَسْرَوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر أَسْرَأْتُ، (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ (بِضَاعَةً) کے معنی پونجی، سرمایہ۔ جمع: بَضَائِعُ۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۲۰ شَرَوْهُ:۔ ان لوگوں نے ان کو (یوسف علیہ السلام کو) بیچ دیا۔ (شَرَوْا) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر شَرَّوْا، یہ اصل میں شَرَّائِی ہے یا، کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲۰ ثَمَنٍ بَخْسٍ:۔ ناقص قیمت، معمولی قیمت۔ (ثَمَنٌ) کے معنی قیمت۔ جمع: ثَمَنَاتٌ۔ (بَخْسٍ) باب فتح سے مصدر ہے، اس کے معنی گھٹانا، یہاں پر یہ مصدر اسم مفعول کے

آیت نمبر معنی میں ہے۔

۲۰ الزَّاهِدِينَ: بے رغبتی کرنے والے، ناقدری کرنے والے۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع

مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد زَاهِدٌ اور مصدر زَاهَدٌ ہے۔

۲۱ اَكْرَمَنِي مَثْوًى: تم ان کو (یوسف علیہ السلام کو) عزت سے رکھو۔ (اَكْرَمَنِي) باب افعال

سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اَكْرَمَ۔ (مَثْوًى) ٹھہرنے کی جگہ، ٹھکانا، مقام۔

جمع: مَثَاوٍ۔ یہ ثَوَا مصدر سے اسم ظرف ہے، مصدر مَثَى کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے۔ (ه) ضمیر

واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۲۱ مَكَّنَا: ہم نے جگہ دی، ہم نے قوت دی۔ باب تشعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع

متکلم، مصدر مَكَّنَ۔

۲۲ بَلَغَ أَشُدَّهُ: وہ (یوسف علیہ السلام) اپنی جوانی کو پہنچے۔ (بَلَغَ) باب نصر سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَلَغَ۔ (أَشُدُّ) کے معنی قوت، طاقت، جوانی۔

علامہ زحشری نے لکھا ہے کہ یہ ایسی جمع ہے جس کا واحد استعمال نہیں ہوتا ہے۔ (ه) ضمیر

واحد مذکر، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۲۳ رَاوَدْتُهُ: اس (عورت) نے ان کو (یوسف علیہ السلام کو) پھسایا۔ (رَاوَدْتُ) باب

مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر رَاوَدَ۔

۲۳ غَلَقْتُ الْأَبْوَابَ: اس (عورت) نے دروازے بند کر دیئے۔ (غَلَقْتُ) باب تفعیل

سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَغَلَّقَ۔ (أَبْوَابٌ) کا واحد بَابٌ

معنی دروازہ۔

۲۳ هَيَّئْتُ لَكَ: آؤ میں تم سے کہہ رہی ہوں۔ یہ هَيَّئْتُ اور لَكَ دو کلموں سے مرکب ہے۔

(هَيَّئْتُ) اسم فعل بمعنی امر یعنی آؤ اور لَكَ مخاطب کو بیان کرنے کے لیے ہے۔ اس میں لام

حرف جار اور لَكَ مجرور ہے۔ جار مجرور سے مل کر اَقُولُ فعل محذوف سے متعلق ہو جائے گا۔

(لَكَ) کی اصل عبارت اَقُولُ لَكَ ہے۔

آیت ۲۳: مَعَاذَ اللَّهِ: اللہ کی پناہ۔ (مَعَاذُ) مصدر مسمیٰ ہے۔ یہاں مفعول مطلق واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ مَعَاذًا“ ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔ یہ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۳۔ لَقَدْ هَمَّتْ بِهِ: البتہ تحقیق اس (عورت) نے ان کا (یوسف علیہ السلام کا) ارادہ کیا۔ زلیخا کا ارادہ بہت پختہ اور عزم کے درجہ میں تھا جو گناہ میں داخل اور قابل مؤاخذہ ہے۔ اسی لیے اس نے گناہ کے تمام اسباب اختیار کیے تھے۔ (لَقَدْ هَمَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر هَمَّ معنی ارادہ کرنا۔ (بہ) اس میں باء حرف جر ہے اور (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مجرور ہے، اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۲۴۔ هَمَّ بِهَا: انھوں نے (حضرت یوسف علیہ السلام نے) اس عورت کا ارادہ کیا، حضرت یوسف علیہ السلام کا ارادہ غیر اختیاری میلان اور وسوسہ کے درجہ میں تھا۔ جیسے گرمی کے روزے میں پانی کی طرف طبعی میلان ہوتا ہے اور یہ گناہ میں داخل نہیں ہے۔ طبعی میلان کے باوجود گناہ سے بچنا قابل تعریف کام اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔ (هَمَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر هَمَّ۔ (بِهَا) اس میں باء حرف جر اور (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب مجرور ہے۔

۲۵۔ اسْتَبَقَا: وہ دونوں دوڑے۔ باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر استَبَقَا۔

۲۵۔ قَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ: اس (عورت) نے اُن کا کرتہ پھاڑ دیا۔ (قَدَّتْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قَدَّتْ۔ (قَمِيصٌ) کے معنی کرتہ۔ جمع: قَمِيصَاتٌ۔ (دُبُرٍ) کے معنی پچھلا حصہ، پشت۔ جمع: اَذْبَارٌ۔

۲۵۔ الْفَيَا: ان دونوں نے پایا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر الْفَاءُ۔ یہ اصل میں الْفَاءُ ہے یا کو ہمزہ سے بدل دیا گیا ہے۔

۲۶۔ رَاوَدْنِي: اس (عورت) نے مجھ کو پھسلا یا۔ (رَاوَدَتْ) باب مفاعلة سے فعل ماضی

آیت نمبر معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُرَاوَدَةٌ۔ (فی) اس میں نون وقایہ ہے اور لام کے مکمل مفعول بہ ہے۔

۲۶ شَهِدَ شَهِدًا: ایک گواہ نے گواہی دی۔ وہ ایک شیر خوار (دودھ پیتا) بچہ تھا، جس کو اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی عطا فرمائی تھی۔ اور وہ اس عورت کا چچا زاد یا ماموں زاد بھائی تھا۔ (تفسیر مظہری)۔ (شَهِدَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَهِادَةٌ۔ (شَهِدَ) کے معنی گواہ۔ جمع: شَهِادَاتٌ وَ شَهِوَدٌ ہے۔

۲۷ اِمْرَاَتُ الْعَزِيزِ: عزیز کی بیوی۔ عزیز مصر کا نام "قُطْفُفِير" اور اس کی بیوی کا نام "زَاعِيل" یا "زُلَيْخَا" تھا۔ (تفسیر مظہری)۔

۲۸ تَرَاوَدْتِهَا: وہ عورت اپنے غلام کو پھسلاتی ہے۔ (تَرَاوَدَ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَرَاوَدَةٌ۔ (فَتَى) کے معنی غلام۔ جمع: فَتَيَانٌ۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۹ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا: اس (غلام) کی محبت اس عورت کے دل میں پیوست ہو گئی ہے۔ (شَغَفَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَغَفًا اس کے معنی دل کے پردہ میں پہنچنا۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ (حُبًّا) یہ اصل میں فاعل ہے، جس کو تمیز بنا دیا گیا ہے۔ اس کی اصل عبارت (دَخَلَ حُبُّهُ شَغَافَ قَلْبِهَا أَى غِلَافَ قَلْبِهَا) (تفسیر جلالین)۔ یعنی اس غلام کی محبت اس عورت کے دل کے پردہ میں داخل ہو گئی ہے۔

۳۰ سَمِعْتُ بِمَكْرِهِنَّ: اس عورت نے ان عورتوں کی غیبت سنی۔ (سَمِعْتُ) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر سَمِعَ وَ سَمَاعٌ، (مَكْرٌ) کے معنی فریب، باب نصر سے مصدر ہے۔ (هُنَّ) ضمیر جمع مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۱ اَعْتَدْتُ لَهُنَّ مَتَكًا: اس عورت نے ان عورتوں کے لیے تکیہ لگایا، اس عورت نے ان عورتوں کے لیے کھانا تیار کیا۔ (اَعْتَدْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد

آیت نمبر مؤنث غائب، مصدر اعتاد۔ (مَتَكَا) کے معنی تکیہ جس پر ٹیک لگا لی جائے۔ یہ اتکاء مصدر سے، اتم ظرف ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد کھانا ہے۔ اس زمانہ میں ٹیک لگا کر کھانے کی عادت تھی، اس لیے کھانے کے لیے (مَتَكَا) کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ ٹیک لگا کر کھانے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

۳۱ حَاشَ لِلّٰہ:۔ پاکی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ یہ کلمہ تنزیہ اور تعجب کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی صفات عجز سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے اور اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر تعجب ظاہر کرنے کے لیے اس کلمہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی)۔ (حَاشَ) یہ اسم ہے جو تنزیہ یعنی پاکی بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے، اور مفعول مطلق ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔ (حاش اصل میں حاشا ہے۔ تخفیف کے لیے آخر کا الف حذف کر دیا گیا، یہ مُحَاشَاہ مصدر کے معنی میں ہے۔ (لِہ) گناہ سے متعلق ہو کر حال واقع ہے۔ (اعراب القرآن از نجی الدین درویش)۔

۳۲ لَمُتْسِی:۔ تم غور توں نے مجھے ملامت کی۔ (لَمُتْسِی) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مؤنث حاضر، مصدر لَوَمَ (لَمِ) اس میں نون وقایہ اور یاء متکلم مفعول ہے۔

۳۳ اسْتَغْصَمَ:۔ وہ پاک صاف رہا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اسْتَغْصَمَ۔

۳۴ الصَّغْرِینِ:۔ ذلیل لوگ، بے عزت لوگ۔ صغیر مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد صَاغِرٌ ہے۔ باب مع سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۵ اَصْبَ الْیَہُنَّ:۔ میں ان کی طرف نائل ہو جاؤں گا۔ (اَصْبَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَصْبُوْ۔ "اَصْبَ" اصل میں اَصْبُوْ ہے جو اب شرط کی وجہ سے حالت جزم میں واؤ (حرف علت) ساقط ہو گیا ہے۔

۳۶ اَعْصِرْ خَمْرًا:۔ میں شراب پھوڑتا ہوں۔ (اَعْصِرْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر عَصَرَ۔ (خَمْرٌ) کے معنی شراب۔ جمع: خُمُور یہاں

آیت نمر شراب سے مراد انگور ہے مایول کے اعتبار سے اس کو شراب کہہ دیا گیا ہے۔

۳۶ نَبِّئْنَا بِتَاوِيلِهِ: آپ ہم کو اس (خواب) کی تعبیر بتلا دیجیے۔ (نَبِّئْنَا) باب تفعیل سے فعل

امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَنْبِئْتُ، (نَا) ضمیر جمع متکلم مفعول بہ ہے۔ (تَاوِيلُ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔ معنی تفسیر کرنا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۳۷ يَصْحَابِ السِّجْنِ: اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! (يَصْحَابِ) باب تفعیل سے فعل

(صَاحِبِ) اصل میں صَاحِبِین ہے۔ جو صاحب کا تثنیہ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ (السِّجْنِ) کے معنی قید خانہ، جیل خانہ۔ اس کی جمع سُجُونٌ ہے۔

۳۸ يَسْقَى رَبَّهُ: وہ اپنے آقا کو پلائے گا۔ (يَسْقَى) باب ضرب سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقَى، (رَبُّ) کے معنی آقا۔ جمع اَرْبَابٌ

۳۹ يُضْلَبُ: وہ سولی دیا جائے گا۔ باب نصر سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب،

مصدر ضَلَبَ

۴۰ تَسْتَفْتِينَ: تم دونوں پوچھتے ہو۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ تثنیہ

مذکر حاضر، مصدر اسْتَفْتَاءٌ

۴۱ نَاجٍ: نجات پانے والا۔ (نَجَاةٌ) سے اسم فاعل واحد مذکر حالت رفع میں ہے۔ یہ اصل

میں نَاجِی فاعل کے وزن پر ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کر دیا۔ اجتماع ساکنین کی وجہ

سے یاء گر گئی نَاج ہو گیا۔ اس کا مصدر نَجَاةٌ وَرَنْجُو ہے۔ باب نصر سے آتا ہے۔

۴۲ اَنَسَهُ الشَّيْطَانُ: شیطان نے اس کو بھلا دیا۔ (اَنَسَى) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَنَسَاءٌ، (الشَّيْطَانُ) سرکش، نافرمان۔

جمع شَيَاطِينُ

۴۳ بِضْعَ مِائِينَ: چند سال۔ (بِضْعٌ) کا لفظ تین سے دس تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اکثر مفسرین کا قول یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات سال جیل خانہ میں رہے۔

(تفسیر مظہری)۔ (مِائِينَ) سنہ کی جمع حالت جر میں ہے۔ حالت رفع میں اس کی جمع

آیت نمبر مستون استعمال ہوتی ہے۔

۴۳ بَقَرَاتِ سَمَان: - موٹی گائیں۔ (بَقَرَات) کا واحد بَقْرَةٌ معنی گائے۔ (سَمَان) کا واحد سَمِينَةٌ معنی موٹی۔

۴۳ عَجَاف: - وہلی، کمزور، لاغر۔ اس کا واحد عَجْفَاء ہے۔

۴۳ سُنْبُلَاتِ خَضِر: - ہری بالیں۔ (سُنْبُلَات) کا واحد سُنْبُلَةٌ معنی بال۔ (خَضِر) کا واحد خَضْرَاءُ معنی ہری۔

۴۳ یَسِب: - خشک، سوکھی۔ یہ اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد يَابِسَةٌ اور مصدر يَبَسُ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۳ اَفْتُونِي: - تم لوگ مجھے بتاؤ، تم لوگ مجھے خبر دو۔ (اَفْتُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَفْتَاءُ۔ (لَئِي) اس میں نون وقایہ، یا کے متکلم مشغول یہ ہے۔

۴۳ تَغْبِرُونَ: - تم لوگ تعبیر بتاتے ہو۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غَبْرٌ معنی تعبیر بیان کرنا۔

۴۴ اَضْغَاثُ اَحْلَام: - پریشان خواب۔ اس سے مراد جھوٹے خواب ہیں۔ (تفسیر بیضاوی)۔ (اَضْغَاث) کا واحد ضِغْثُ اس کے معنی تراور خشک گھاس کا مٹھا۔ (اَضْغَاثُ اَحْلَام) ایسی مخلوط باتیں جن کی کوئی حقیقت نہ ہو۔ (اَضْغَاثُ اَحْلَام) ایسے پریشان خواب جن کی کوئی تعبیر نہ دی جاسکے۔ ترکیب میں یہ مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ اصل عبارت (هَذِهِ اَضْغَاثُ اَحْلَام) ہے۔

۴۵ اِذْ كَرَبَعْدُ اُمَّة: - اس (ساقی) نے ایک مدت کے بعد یاد کیا۔ (اِذْ كَر) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِذْ كَارٌ۔ (اِذْ كَر) اصل میں اِذْ ذَكَرَ ہے۔ ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں اوغام کر دیا گیا، اِذْ كَر ہو گیا۔ اِذْ كَارٌ مصدر میں بھی یہی تبدیلی ہوئی ہے۔ (اُمَّة) کے معنی مدت، وقت۔ جمع اُمَمٌ۔

۴۶ الصِّدْقُ: - صدق جسم، بہت سچا۔ صِدْقٌ سے فاعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب

آیت نیر نظر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۶ اَفْتَسَا:۔ آپ ہم کو بتا دیجیے، آپ ہم کو خبر دیجیے۔ (اَفْتَسَا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَفْتَسَا۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مفعول بہ ہے۔

۴۷ تَزْرَعُونَ:۔ تم لوگ کھیتی کرو گے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَرَعَ۔ علامہ زقشری نے لکھا ہے کہ، یہ فعل مضارع، فعل امر کے معنی میں ہے، مبالغہ کے طور پر فعل مضارع کی صورت میں ذکر کیا گیا ہے، یعنی فعل امر کے ذریعہ کسی کام کو لازم کرنا ہوتا ہے، گویا کہ اس کام کو پہلے ہی سے تم اپنے اوپر لازم سمجھ رہے ہو، اس لیے اس کا حکم دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ فعل مضارع کے ذریعہ اس کی خبر دی جا رہی ہے۔

۴۸ ذَابَا:۔ متواتر، لگاتار۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی لگاتار کوشش کرنا۔ یہاں حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ حال کے اعتبار سے اس کی اصل عبارت (ذَابَيْنَ) ہے۔ یا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مفعول مطلق ہونے کے اعتبار سے اس کی اصل عبارت (تَذَابُونَ ذَابَا) ہے۔

۴۹ مَا حَصَدْتُمْ:۔ جو تم نے فصل کاٹی۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (حَصَدْتُمْ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر حَصَدَ، حَصَادٌ و حَصَادٌ ہے۔

۵۰ ذَرَوْهُ:۔ تم لوگ اس کو چھوڑ دو۔ (ذَرَوْا) باب سمع سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر وَذَرٌ معنی چھوڑنا۔ اس معنی میں صرف فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی استعمال ہوتے ہیں۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ تَحْصِنُونَ:۔ تم لوگ محفوظ کر لو گے، تم لوگ ذخیرہ کر لو گے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَحْصَنَ۔

۵۲ يُغَاثُ النَّاسُ:۔ لوگوں پر بارش کی جائے گی۔ (يُغَاثُ) باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر غَاثَ۔ (النَّاسُ) کے معنی لوگ۔ یہ لفظ قوم و رَہْطَ کی طرح جمع کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ خلاف قیاس اس کا واحد: إِنْسَانٌ ہے۔ (منجہ)۔

آیت ۳۹: یَغْصِرُونَ: وہ لوگ چھڑیں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غَصَرَ معنی چھوڑنا۔

۵۰ اِنْتَوٰی بِہ: تم ان کو میرے پاس لے آؤ۔ (اِنْتَوٰی) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِنْتَوٰی معنی آنا۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔ معنی لانا۔ (نئی) اس میں نون وقایہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ (بہ) میں ب حرف جر اور (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مجرور ہے۔ اس ضمیر کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۵۱ مَا خَطْبُکُمْ: تم عورتوں کا کیا حال ہے تم عورتوں کا کیا معاملہ ہے۔ (مَا) اسم استفہام ہے۔ (خَطْبُ) کے معنی حالت، معاملہ۔ جمع خُطُبَاتٌ۔ (کُمْ) ضمیر جمع مؤنث حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۵۱ حَاشَ لِلّٰہ: پاکی اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس کی تفصیل سورہ یوسف آیت (۲۱) میں دیکھیے۔
۵۱ حَصْحَصَ الْحَقُّ: حق بات ظاہر ہو گئی۔ (حَصْحَصَ) باب فعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَصْحَصَ۔ (الْحَقُّ) کے معنی سچ، سچی بات، یقینی بات، ثابت شدہ چیز، ثابت شدہ حصہ۔ جمع حَقُوقٌ۔

۵۱ اِنَّا رَاوْذُوْہُ: میں نے ان کو پھسایا۔ (رَاوْذُوْہُ) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر رَاوْذُوْہُ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
۵۱ الصّٰدِقِیْنَ: سچے لوگ۔ صِدْق سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد صَادِقٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ لَمۡ یَخْنٰہُ: میں نے اس سے خیانت نہیں کی۔ (لَمۡ یَخْنٰہُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، نئی، لَمْ صیغہ واحد متکلم، مصدر یَخْنٰہُ۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَا أُبْرِئُ نَفْسِيْ پارہ (۱۳) سورۃ یوسف

آیت نمبر

۵۳ مَا أُبْرِئُ :- میں بری نہیں کرتا ہوں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف منفی، صیغہ واحد متکلم، مصدر تَبْرِئَةٌ ہے۔

۵۳ اِمَارَةٌ :- بہت حکم دینے والا۔ یہ فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر اَمَرٌ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ غَفُورٌ رَّحِیْمٌ :- بہت مغفرت فرمانے والا۔ بہت رحم فرمانے والا۔ مَغْفِرَةٌ اور رَحْمَةٌ سے فاعل اور فاعیل کے وزن پر مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ مَغْفِرَةٌ باب ضرب اور رَحْمَةٌ باب کسب سے استعمال ہوتے ہیں۔

۵۳ اِنْتَوْنِیْ بِہ :- تم ان کو (یوسف علیہ السلام کو) میرے پاس لے آؤ۔ (اِنْتَوَا) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَتَوَّیْتُ اَنْیَ اَنَا۔ (باء) حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔ معنی لانا۔ (نِیْ) اس میں نون وقایہ اور یاء متکلم مفعول بہ ہے۔ اس کے بعد (بِہ) میں (ب) حرف جر ہے (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مجرور ہے۔

۵۳ اَسْتَخْلِصُ :- میں ان کو (یوسف علیہ السلام کو) خالص کر لوں گا۔ (اَسْتَخْلِصُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اِسْتَخْلَصْتُ۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔

۵۴ فَکِیْنٌ :- عزت والا، معزز۔ یہ فاعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر فَکَّانَةٌ ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ معنی مرتبہ والا ہونا۔

۵۴ اٰمِیْنٌ :- امانت دار، معتبر۔ یہ فاعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر اٰمَنَةٌ ہے۔

آیت نمبر معنی امانت دار ہونا۔ یہ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۶ مَكْنًا :- ہم نے ٹھہرایا، ہم نے قدرت دی۔ باب تشعیل سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر تمکین ہے۔

۵۷ يَتَّبِعُوا :- وہ ٹھہریں۔ باب تشعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تبوء ہے۔

۵۸ مُنْكَرُونَ :- انکار کرنے والے، نہ پہچاننے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْكَرٌ اور مصدر انکار ہے۔

۵۹ جَهَّزَهُمْ بِجَهَّازِهِمْ :- انھوں نے (یوسف علیہ السلام نے) ان کا سامان (غلہ) تیار کر دیا۔ (جَهَّزَ) باب تشعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تجهیز ہے۔

(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (جهاز) کے معنی سامان۔ جمع: أَجْهَازَةٌ ہے۔
۵۹ أَوْفَى :- میں پورا کرتا ہوں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر إيفاء ہے۔ اس کا مادہ و ف ی ہے۔

۵۹ الْمُنْزِلِينَ :- مہمان نوازی کرنے والے، اتارنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مُنْزِلٌ اور مصدر انزال ہے۔

۶۱ نَسْرًا وَدُعْنَهُ :- عنقریب ہم ان کو طلب کریں گے، عنقریب ہم ان کو مانگیں گے۔ (نَسْرَ) فعل مضارع کو مستقبل کے معنی کے ساتھ خاص کرنے کے لیے ہے۔ (نَسْرًا وَدُعْنَهُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَسْرًا وَدُعْنَهُ ہے۔

۶۲ بِضَاعَتُهُمْ :- ان کی پونجی، ان کا سرمایہ۔ (بِضَاعَةٌ) کے معنی پونجی، سرمایہ۔ جمع: بَضَائِعُ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۲ رَحَالَهُمْ :- ان کے سامان، ان کے کجاوے۔ (رَحَالٌ) کا واحد رَحْلٌ معنی کجاوہ، سامان۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۳ مِّنْعَنَا الْكَيْلُ :- ہم سے غلہ روک دیا گیا۔ (مِّنْعٌ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ

آیت نہر واحد مکر غائب، مصدر منع ہے۔ (الکفیل) باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ناپنا۔
یہاں (کفل) سے مراد قلعہ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۶۳ نَكْتَلُ :- ہم غلہ لائیں گے۔ ہم ناپ کر غلہ لائیں گے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر انکیتال ہے۔ یہ اصل میں نکتال ہے جو اب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ الف اور لام میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف ساقط ہو گیا۔ نکتل ہو گیا ہے۔

۶۴ هَلْ اَمْنُكُمْ :- میں تمہارا اعتبار نہیں کروں گا۔ (هل) برائے نشی ہے۔ (امن) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر آمن اور امن ہے۔ (کم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۵ مَا نَبْغِي :- ہم کو کیا چاہئے۔ (ما) برائے استفہام۔ (نبغی) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بغی ہے۔

۶۵ لَمِيرُ اَهْلِنَا :- ہم اپنے گھر والوں کے لیے غلہ لائیں گے۔ (لمیر) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر میرو ہے۔ (اهل) کے معنی گھر والے، رشتہ دار۔ جمع: اهلون اور اھالی۔ (نا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۶۶ حَتَّى تَوْتُوْا :- یہاں تک کہ تم مجھ کو دو۔ (حتى) ناصبہ غایت کے لیے ہے۔ (توتوا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ایتاء ہے۔ (توتوا) یہ اصل میں (توتون) ہے حتیٰ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع ساقط ہو گیا۔ (توتوا) ہو گیا۔ (ن) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے بعد یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔

۶۶ مَوْثِقًا :- پختہ وعدہ، مضبوط عہد۔ اس کی جمع موائق ہے۔

۶۶ وَكِيلٌ :- نگہبان۔ فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ وکیل مصدر باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۹ اَوَىٰ اِلَيْهِ :- انہوں نے (یوسف علیہ السلام نے) ان کو (بنیامین کو) اپنے پاس ٹھہرایا۔

آیت نمبر (اوی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ایوآء ہے۔
 ۶۹ لَا تَبْتَئِسْ : - آپ غمگین مت ہوں۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر۔
 مصدر (ابتئس) ہے۔

۷۰ السَّقَابَةُ : - پیالہ، پانی پینے کا برتن۔ جمع: سِقَايَاتٌ ہے۔
 ۷۰ اَذَّنَ : - اس نے پکارا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَأَذَّنَ ہے۔
 ۷۰ الْعَيْرُ : - قافلہ۔ یہ لفظ مؤنث سماعی ہے۔ جمع: عَيْرَاتٌ ہے۔
 ۷۱ اقْبِلُوا عَلَيْهِمْ : - وہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ (اقْبِلُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اقْبَلْ ہے۔
 ۷۱ تَفْقَدُونَ : - تم لوگ تلاش کرتے ہو۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفَقَّدَ ہے۔

۷۲ صُورَاعَ الْمَلِكِ : - بادشاہ کا پیانہ، شاہی پیانہ۔ (صُورَاعَ) کے معنی پیانہ۔ جمع: صِیْعَانُ (الْمَلِكِ) کے معنی بادشاہ۔ جمع: مَمْلُوكٌ ہے۔
 ۷۲ زُعِيمٌ : - فہر دار، ضامن۔ جمع: زُعَمَاءُ۔ زُعَمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۵ رَحِلِهِ : - اس کا کجاوہ، اس کا سامان۔ جمع: رَحَالٌ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔
 ۷۶ وَغَاءٌ : - برتن، تھیلا۔ جمع: اَوْعِيَةٌ ہے۔

۷۶ كَذَبْنَا : - ہم نے تدبیر فرمائی۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم مصدر كَذَبَ۔
 ۷۷ اَسْرَاهَا : - انھوں نے (یوسف علیہ السلام نے) اس کو چھپایا۔ انھوں نے اس کو پوشیدہ رکھا۔
 (اَسْرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَسْرَأَ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع وہ بات ہے جو یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہی تھی، یعنی یوسف علیہ السلام کی طرف چوری کی نسبت۔

۸۰ اِسْتَأْنَسُوا : - وہ لوگ مایوس ہو گئے۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع

آیت نمبر مذکر غائب، مصدر اِستَیَّاسٌ ہے۔

۸۰ خَلَّصُوا :- وہ لوگ الگ ہو گئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَلَّوْضٌ اور خَلَّاصٌ ہے۔

۸۱ نَجَّيَا :- سرگوشی کرنے والا۔ یہ مصدر اسم فاعل مُتَنَجِّيْنَ کے معنی میں ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (تفسیر بیضاوی) اس کا مصدر نَجَّوْا اور نَجَّوْی ہے۔ باب نصر سے ہے

۸۲ فَرَّطْتُمْ :- تم نے کوتاہی کی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفَرُّطٌ ہے۔

۸۳ لَنْ اَبْرَحَ :- میں ہرگز جدا نہیں ہوں گا۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، نفی تاکید پہ لن، صیغہ واحد متکلم، مصدر بَرَحَ ہے۔

۸۴ اَلْعَبْرُ :- قافلہ۔ یہ لفظ مؤنث سہمی ہے۔ جمع عِبْرَاتٌ ہے۔

۸۵ اَقْبَلْنَا :- ہم آئے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِقْبَالٌ ہے۔

۸۶ سَوَّلْتُ :- اس نے (تمہارے نفسوں نے) بات بنائی، اس نے مزین کیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسْوِيلٌ ہے۔

۸۷ صَبْرٌ جَمِيلٌ :- اچھا صبر، وہ صبر جس میں شکایت نہ ہو۔ ترکیب میں یہ خبر ہے، اس کا مبتدا محذوف ہے یا یہ مبتدا ہے اس کی خبر محذوف ہے اس کی اصل عبارت "اَمْرٌ صَبْرٌ جَمِيلٌ" یا "صَبْرٌ جَمِيلٌ اَجْمَلٌ" ہے (تفسیر مظہری)۔

۸۸ تَوَلَّی :- اس نے رخ پھیر لیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَلَّی ہے۔

۸۹ يٰۤاَسْفٰی :- ہائے افسوس۔ اس میں آخر کا الف یائے متکلم سے بدلا ہوا ہے۔ یعنی اس کی اصل عبارت یٰۤاَسْفٰی ہے۔ یاہ متکلم کو الف سے بدل دیا گیا یٰۤاَسْفٰی ہو گیا۔

۹۰ اَبْيَضَّتْ عَيْنَاهُ :- ان کی (یعقوب علیہ السلام کی) دونوں آنکھیں سفید ہو گئیں۔ (اَبْيَضَّتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر اَبْيَضَّاصٌ

آیت نمبر ہے۔ (عِيسَاهُ) عیسیٰ کا تثنیہ ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے ساقط ہو گیا۔ جمع: عِيسَاۥہُ۔

ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں۔

۸۴ کَظِيمٌ:۔ غمگین، رنجیدہ، غم سے کھٹنے والا۔ کَظِمٌ مصدر سے فعل کے وزن پر صفت

مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵ تَفْتُوْا تَذْكُرْ:۔ آپ برابر یاد کرتے رہیں گے۔ (تَفْتُوْا) اس کی اصل لَا تَفْتُوْا ہے اس

میں لائے لفظی محذوف ہے۔ (تفسیر مظہری) یہ باب سمع سے افعال ناقصہ میں سے ہے۔

فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔ اس میں فعل ماضی اور مضارع کے علاوہ

کوئی دوسرا فعل مستعمل نہیں ہے۔ (تَذْكُرْ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، واحد مذکر

حاضر، مصدر ذِکْرٌ ہے۔

۸۵ حَرَضًا:۔ بیمار، ہلاکت کے قریب، وہ شخص جس کو غم گھلا دے۔ یہ باب سمع سے مصدر

ہے، صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔

۸۶ بَقِيْ:۔ میرا غم۔ (بَقِيْ) کے معنی سخت غم جس پر صبر نہ ہو سکے یہاں تک کہ اس کو لوگوں کے

سامنے بیان کر دیا جائے۔ (تفسیر جلالین) بَقِيْ باب نصر سے مصدر ہے معنی بیان کرنا۔

۸۷ فَحَسُّوْا:۔ تم لوگ تلاش کرو، باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر فَحَسٌّ

۸۷ لَا تَآيِسُوْا:۔ تم لوگ ناامید مت ہو۔ باب سمع سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

آيَسٌ اور اِيَاسٌ ہے۔

۸۷ رُوْحُ اللّٰهِ:۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ (رُوْحٌ) کے معنی رحمت، مہربانی۔

۸۸ بِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ:۔ ناقص پونجی، حقیر سامان، ٹکمی چیز۔ (بِضَاعَةٌ) کے معنی پونجی، ہر مایہ جمع:

بِضَاعٌ ہے۔ (مُزْجَاةٌ) باب افعال سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے، اس کا مصدر اَزْجَا ہے

معنی ہانکنا، واپس کرنا۔ بِضَاعَةٌ مُّزْجَاةٌ کے معنی ایسی پونجی جو واپس کر دی جائے۔

۸۸ اَوْفِ:۔ آپ پورا کر دیجیے۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِنْفَاء ہے۔

۸۸ الْكَيْلِ:۔ ناپ اس سے مراد غلہ ہے۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی ناپنا۔

۸۸ تَصَدَّقْ: آپ بخشش کر دیجیے، آپ خیرات (سمجھ کر) دے دیجیے۔ باب تفعیل سے امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تصدَّق ہے۔

۹۱ اَثَرَكَ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ نے آپ کو فضیلت عطا فرمائی۔ (اَثَرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِثَارَ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۹۲ لَا تُشْرِبْ عَلَیْكُمْ: تم پر کوئی ملامت نہیں، تم پر کوئی الزام نہیں۔ (تُشْرِبْ) باب تفعیل سے مصدر ہے، معنی ملامت کرنا، مذمت کرنا۔

۹۳ الْقَوَّۃُ: تم اس کو ڈال دو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر۔ مصدر الْقَاءَ ہے (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع قَبِیض ہے۔

۹۴ فَصَلَّتِ الْعِیْرُ: قافلہ چلا۔ قافلہ جدا ہوا۔ (فَصَلَّتِ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر فَصَلَ ہے (الْعِیْرُ) کے معنی قافلہ یہ لفظ مؤنث سماعی ہے، جمع عِیْرَات۔

۹۵ لَوْلَا اَنْ تَفْنَدُوْنَ: اگر تم مجھ کو بڑھا پے میں، ہلکی ہوئی باتیں کرنے والا نہ سمجھو۔ (تَفْنَدُوْا) یہ اصل میں تُفْنِدُوْنَ ہے۔ ان ناصبہ کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع سا قیہ ہو گیا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَفْنِیْدُ ہے۔ (ن) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے بعد یائے متکلم محذوف، مفعول بہ ہے۔ یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لئے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۹۶ الْبَشِیْرُ: خوش خبری دینے والا۔ یہ فاعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کی جمع بُشْرَاءُ اور مصدر بُشِّرَ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ اَوْحٰی اِلَیْہِ: انھوں نے (حضرت یوسف علیہ السلام نے) اپنے پاس جگہ دی۔ (اَوْحٰی) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَوْحٰی ہے۔

۱۰۰ خَرُّوا۟ اِلَیْہِ: وہ سب لوگ ان کے (یوسف علیہ السلام کے) سامنے (سجدہ میں) گر گئے۔ (خَرُّوا۟) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خَرَّ اور خَرُّوْا۔

۱۰۰ مُجَدَّأ :- سجدہ کرتے ہوئے، سجدہ کرنے والے، اس کا واحد، مساجد اور مصدر مُسْجِدٌ

ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہاں سجدہ اپنے حقیقی معنی میں ہے، (یعنی زمین پر پیشانی رکھنا) لیکن یہ سجدہ عبادت نہیں تھا، جو ہر شریعت میں حرام ہے۔ بلکہ سجدہ تعظیمی تھا۔ جو انبیائے سابقین کی شریعتوں میں جائز تھا، اور اسلامی شریعت میں ذریعہ شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع ہو گیا ہے۔ (تلمیخ از معارف القرآن)

۱۰۰ یَنَابِت :- اے میرے باپ ایسا اصل میں یَنَابِیْ ہے۔ اس میں یائے مشکلم کو تاء سے بدل دیا گیا ہے۔ (تفسیر بیضاوی) اس کے شروع میں (یا) حرف نداء ہے۔ (اب) کے معنی باپ، جمع: آباء ہے۔

۱۰۰ الْبَدْو :- گاؤں، دیہات۔ اس کی جمع نہیں آتی ہے۔

۱۰۰ نَزَعَ الشَّيْطَانُ :- شیطان نے جھگڑا ڈال دیا، شیطان نے فساد ڈال دیا۔ (نَزَعَ) باب فتح اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَزَعَ ہے۔

۱۰۰ لَطِيفٌ :- عمدہ تدبیر کرنے والا۔ لَطَفٌ سے فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ باب نصر اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۱ تَأْوِيلُ الْأَحَادِيثِ :- باتوں کی تفسیر، اس سے مراد خوابوں کی تعبیر ہے۔ (تَأْوِيلٌ) باب تفعیل سے مصدر ہے، معنی تفسیر کرنا۔ (الْأَحَادِيثُ) کا واحد: حَدِيثٌ معنی بات۔

۱۰۱ فَاطِرٌ :- پیدا کرنے والا۔ باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر فَطَرَ ہے۔

۱۰۱ وَلِيٌّ :- میرا کارساز۔ وَلِيَ مضاف اور یائے مشکلم مضاف الیه ہے۔ یہ فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ باب حسب سے استعمال ہوتا ہے، اس کا مصدر وَلَّى ہے۔

۱۰۱ تَوَفَّيْنِي :- آپ مجھ کو وفات دیجیے۔ (تَوَفَّيْ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَفَّيْتُ ہے (نی) اس میں نون وقایہ اور یائے مشکلم مفعول بہ ہے۔

۱۰۲ يَمْكُرُونَ :- وہ لوگ تدبیر کر رہے ہیں۔ (تَدْبِيرٌ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔

آیت نمبر ۱۰۵ یَمُوتُونَ :- وہ لوگ گذرتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر مہرور۔

۱۰۷ غَاشِيَةٌ :- احاطہ کرنے والی (آفت) گھیرنے والی (مصیبت) غَشِيَ سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۷ بَسْفَعَةٌ :- اچانک، یکایک۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (اعراب القرآن) باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ مصدری معنی اچانک آنا۔

۱۰۸ سُبْحَنَ اللّٰہ :- اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے، اس کی اصل عبارت اَللّٰہُ سُبْحَنَ اللّٰہ ہے (اعراب القرآن)۔

۱۱۰ اِسْتَايَسَ الرُّسُلُ :- پیغمبر مایوس ہو گئے۔ (قوموں کے ایمان لانے سے) تفسیر مظہری۔ (اِسْتَايَسَ) باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتَايَسَ

(الرُّسُلُ) کا واحد رُسُولٌ ہے۔ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں، جس کو اللہ تعالیٰ نے بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا ہو، اور نئی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۱۱۰ نَجَّیْ :- اس کو نجات دی گئی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَنْجِیۃ ہے۔

۱۱۰ بَاۤسُنَا :- ہمارا عذاب۔ (بَاسٌ) کے معنی عذاب۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مضاف الیہ ہے۔

۱۱۱ اُولٰٓئِی الْاَلْبَابِ :- عقل مند لوگ۔ (اُولٰٓئِی) جمع حالت جر میں ہے۔ خلاف قیاس اس کا واحد ذُو ہے۔ (اَلْبَابُ) کا واحد بَابٌ معنی عقل اور دانش۔

۱۱۱ حَدِیثًا یُّفْتَرٰی :- تراشی ہوئی بات، گڑھی ہوئی بات۔ (حَدِیثٌ) کے معنی بات، جمع: اَحَادِیثُ (یُّفْتَرٰی) باب افتعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِفْتَرٰء ہے۔

۱۱۱ یُؤْمِنُوْنَ :- وہ لوگ ایمان رکھتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِیْمَانٌ ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی بتلائی ہوئی تمام باتوں کو یقینی طور پر مان لینے کا نام ایمان ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ رعد

سورہ رعد قرآن کریم کی تیرہویں سورت ہے۔ یہ سورت مدنی ہے، اس میں کل پینتالیس آیتیں ہیں۔ اس سورت میں قرآن مجید کا کلام الہی اور اس کا حق ہونا بیان کیا گیا ہے، پھر تو حید و رسالت کے دلائل ذکر کیے گئے ہیں، اور تو حید و رسالت کے متعلق شبہات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

(رعد) ایک فرشتہ کا نام ہے، جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے **يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ** یعنی رعد فرشتہ سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھتا رہتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رعد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایک فرشتہ ہے جس کو بادلوں پر مقرر کیا گیا ہے اس کے ساتھ آگ کے کوڑے ہیں جن کے ذریعہ وہ بادلوں کو ہنکاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

اس سورت میں رعد فرشتہ کا ذکر کیا گیا ہے اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورہ رعد ہے۔

آیت نمبر ۱ **اَنْزَلَ** :- وہ (قرآن کریم) نازل کیا گیا۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر انزال ہے۔

۲ **رَفَعَ** :- اس نے (اللہ تعالیٰ نے) بلند فرمایا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر رفع ہے۔

۳ **عَمَدٍ** :- کھمبے، ستون۔ واحد عماد ہے۔

۴ **اِسْتَوٰی عَلٰی الْعَرْشِ** :- وہ (اللہ تعالیٰ) عرش پر قائم ہوا۔ امام بغوی نے فرمایا کہ تمام اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ "اِسْتَوٰی" اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے، جس کی کیفیت معلوم نہیں ہے۔ اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استواء کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا کہ استواء معلوم ہے، اور اس کی کیفیت مجہول ہے، اور کیفیت کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔ (تفسیر مظہری) (استوٰی) باب

آیت نبر افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر استیواء۔ (الغرض) کے معنی تحت شاہی۔ اس کی جمع: اَعْرَاشٌ اور عُرُوشٌ ہے۔

۲ مَسْخَرٌ: اس نے کام میں لگا دیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسَخَّرٌ ہے۔

۲ أَجَلَ مُسَمًّى: معین وقت، مقررہ مدت۔ (أَجَلَ) کے معنی وقت، مدت۔ (مُسَمًّى) مقرر کیا ہوا، معین کیا ہوا۔ باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر مصدر تَسْمِیَةٌ ہے۔

۲ یُقَصِّلُ الْآیَاتِ: وہ (اللہ تعالیٰ) دلائل بیان فرماتے ہیں۔ (یُقَصِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْصِیل۔ (الآیات) کے معنی دلائل، نشانیاں۔ اس کا واحد: آیۃ ہے۔

۳ مَدَّ الْأَرْضَ: اس نے (اللہ تعالیٰ نے) زمین کو پھیلا دیا۔ (مَدَّ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَدَّدَ ہے۔ (الْأَرْضُ) کے معنی زمین۔ جمع: الْأَرْضُونَ اور الْأَرَاضِی۔

۳ زَوَاسِیَ: پہاڑ۔ اس کا واحد: زَاسِیۃ ہے۔

۳ النَّهَارَ: نہریں۔ اس کا واحد: نَهْرٌ ہے۔

۳ زَوْجَیْنِ: دو قسمیں، یعنی ہر قسم کے پہاڑوں میں سے اللہ تعالیٰ نے دو دو قسمیں بنائی ہیں۔ جسے میٹھا اور کھٹا، سفید اور سیاہ، چھوٹا اور بڑا۔ (تفسیر بیضاوی) اس کا واحد: زَوْجٌ اور جمع: اَزْوَاجٌ ہے۔

۳ یُغْشِی: وہ چھپا دیتا ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِغْشَاءٌ ہے۔ اس کا مادہ غَشِی ہے۔

۴ قِطْعٌ مُتَجَاوِرٌ: ایک دوسرے سے ملے ہوئے ٹکڑے۔ (قِطْعٌ) کے معنی ٹکڑے۔ اس کا واحد: قِطْعَةٌ ہے۔ (مُتَجَاوِرٌ) باب تفاعل سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُتَجَاوِرَةٌ اور مصدر تَجَاوَرَ ہے۔

آیت نمبر ۴ نَجِيلٌ صِنَوَانٌ :- کھجور کے درخت جن کی جڑ ایک ہو۔ (نَجِيلٌ) کے معنی کھجور کے درخت۔

اس کا واحد: نَجِيلَةٌ ہے۔ (صِنَوَانٌ) ایسے درخت جن کی جڑ ایک ہو۔ اس کا واحد: صِنَوٌ ہے۔

۲ یُسْقَى :- اس کو سیراب کیا جاتا ہے۔ اس کو پانی دیا جاتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یُسْقَى ہے۔

۳ الْأَكْلُ :- میوہ، پھل۔ اس کی جمع: آکَالٌ ہے۔

۵ الْأَغْلُلُ :- طوق۔ اس کا واحد: غُلٌّ ہے۔

۵ أَعْنَاقُهُمْ :- ان کی گردنیں۔ (أَعْنَاقُ) کا واحد: عُنُقٌ معنی گردن۔

۶ الْمُثَلَّاتُ :- سزائیں۔ سزا کے واقعات۔ واحد: مُثَلَّةٌ ہے۔

۸ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ :- پیٹ جو سکڑتے اور بڑھتے ہیں۔ (ترجمہ شیخ الہند) رحم میں جو کمی اور بیشی ہوتی ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی) (مَا) موصولہ یا مصدر یہ ہے۔

(تَغِيضُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غِيضٌ

ہے۔ (أَرْحَامُ) کا واحد: رَحِمٌ اور رَحِمٌ اور رَحِمٌ معنی بچہ والی۔ (تَزْدَادُ) باب افتعال سے

فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ازْدِيَاذٌ یا اصل میں ازْتِيَاذٌ ہے۔

اس میں تاء افتعال کو وال سے بدل دیا گیا ہے۔

۹ الْمُتَعَالِ :- بہت بلند، بہت برتر، بہت عالی شان۔ باب تفاعل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ یہ

اصل میں الْمُتَعَالِیٰ ہے۔ تخفیف کے لیے آخر سے یا حذف کر دی گئی ہے اس کا مادہ غُلُوٌّ ہے۔

۱۰ أَسْرَ الْقَوْلِ :- اس نے آہستہ بات کہی۔ (أَسْرَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَسْوَارٌ۔ (قَوْلٌ) کے معنی بات، جمع: اقْوَالٌ ہے۔

۱۰ جَهْرَبَهُ :- اس نے پکار کر بات کہی۔ اس نے بلند آواز سے بات کہی۔ (جَهْرَبَ) باب فتح سے

فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر جَهْرَبَ (بہ) میں خمیر کا مرجع قول ہے۔

۱۰ مُسْتَخْفٍ :- چھپنے والا۔ باب استفعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر

اِسْتَخْفَاءٌ اور مادہ خَفِيَ ہے۔ (مُسْتَخْفٍ) اصل میں مُسْتَخْفِيٌّ ہے۔ ضمہ یاء پر دُشوار تھا،

آیت نمبر اس لیے یاء کو ساکن کر دیا۔ پھر یاء اور تنوین دوساکن جمع ہو گئے۔ (اس لیے کہ تنوین کو تنوین ساکن کو کہتے ہیں) اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی مُسْتَحْفَہ ہو گیا۔

۱۰ سَارِبٌ: راستہ میں چلنے والا۔ باب نصر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر سُرُوبٌ ہے۔

۱۱ مُعَقِّبٌ: باری باری آنے والے (فرشتے) یکے بعد دیگرے آنے والے (فرشتے) یعنی دن میں حفاظت کرنے والے فرشتے الگ ہیں، اور رات میں حفاظت کرنے والے فرشتے الگ ہیں جو باری باری آتے رہتے ہیں۔ (مُعَقِّبٌ) باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد مُعَقِّبَةٌ اور مصدر تَعَقَّيْبٌ ہے۔

۱۲ لَا مَرَدٍّ لَهُ: اس کے لیے لوٹنا نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جس مصیبت کے بھیجنے کا ارادہ فرما لیتے ہیں۔ وہ لوٹنے والی نہیں ہے۔ (مَرَدٌّ) مصدر مہمی ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱ وَال: مددگار، کارساز۔ وَلَا يَهُ مُصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (وال) اصل میں والی ہے۔ اس میں قاضی کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا، اس لیے یاء کو ساکن کر دیا۔ یاء اور تنوین دوساکن جمع ہو گئے۔ (اس لیے کہ تنوین نوون ساکن کو کہتے ہیں) اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ وَال ہو گیا۔

۱۲ يُنْشِئُ: وہ (اللہ تعالیٰ) بلند فرماتے ہیں۔ وہ (اللہ تعالیٰ) پیدا فرماتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر انشاء ہے۔

۱۲ السَّحَابُ الثَّقَالُ: بھاری بادل، (پانی سے) بھرے ہوئے بادل۔ (سَحَابٌ) کے معنی بادل، اس کی جمع سُحُبٌ ہے۔ بادل کے ایک ٹکڑے کو سَحَابَةٌ کہتے ہیں۔ (ثَقَالٌ) کا واحد ثَقِيلٌ معنی بھاری، بوجھل۔

۱۳ الرُّعْدُ: رعد ایک فرشتہ کا نام ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بادلوں پر مقرر فرمایا ہے۔ اس کے پاس آگ کے کوڑے ہیں، جن سے بادلوں کو ہنکاتا ہے۔ (تفسیر مظہری بحوالہ ترمذی شریف)

آیت نمبر ۱۳ الضَّوَاعِقُ :- بجلیاں، اس کا واحد: ضَاعِقَةٌ ہے۔

۱۳ يُجَادِلُونَ :- وہ لوگ جھگڑتے ہیں۔ باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔

۱۳ مُشْدِدٌ الْمَحَال :- بڑی قوت والا۔ سخت تدبیر کرنے والا۔ (مُشْدِدٌ) شدَّة سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ (محال) فعال کے وزن پر باب مفاعلة سے مصدر ہے۔ معنی تدبیر کرنا۔ قوت استعمال کرنا اس کا مادہ مُجَلٌّ ہے۔

۱۳ لَا يَسْتَجِيبُونَ :- وہ لوگ درخواست قبول نہیں کرتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استجابة ہے۔

۱۳ مَكْسِطٌ كَفَّيْهِ :- جیسے اپنے دونوں ہاتھوں کو (پانی کی طرف) پھیلانے والا۔ شروع میں کاف حرف جر برائے تشبیہ ہے۔ (مَكْسِطٌ) مَسَطَ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (كَفَّيْهِ) اصل میں كَفَّيْنِ ہے۔ (ہ) ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے نون تنزیہ گر گیا ہے اس کا واحد كَفٌّ اور جمع: كُفُوفٌ ہے۔

۱۴ لِيُصْلِحَ فَاَهُ :- تاکہ وہ (پانی) اس کے منہ تک پہنچ جائے۔ (لِيُصْلِحَ) اس کے شروع میں لام لتغلیل ہے۔ (يُصْلِحَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بُلُوغٌ ہے۔ یہ فعل مضارع اُن مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہے۔ (فَاَهُ) يُصْلِحَ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس میں (فَا) مضاف اور (ہ) ضمیر مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع بسیط ہے۔ (فُو) اسمائے ستہ مکمرہ میں سے ہے۔ اس کا اعراب حالت رُفْعی میں واو، حالت نَصْبی میں الف اور حالت جری میں یاء کے ساتھ آتا ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ واحد ہو اور یاے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو۔

۱۵ طَوَّعًا وَكَرْهًا :- خوشی اور مجبوری سے، خوشی اور مجبوری کی حالت میں۔ یعنی فرشتے اور مومنین خوشی سے اور منافقین اور مجبور کیے ہوئے مشرکین مجبوری سے سجدہ کرتے ہیں۔ (تفسیر مظہری) یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی اصل عبارت طَائِعِينَ

آیت نمبر و کارہین ہے۔

۱۵ الْغُدُو وَالْآصَالُ: - صبح اور شام کے وقتوں میں۔ (الْغُدُو) کا واحد غُدُوہ بمعنی صبح کا وقت۔

(الْآصَالُ) کا واحد آصیل ہے۔ معنی شام کا وقت۔

۱۶ الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ: - اندھا اور دیکھنے والا۔ یہ کافر اور مومن کی مثال ہے۔ (الْأَعْمَى)

اندھا۔ (یہ کافر کی مثال ہے) اس کی جمع عَمًی ہے۔ (الْبَصِيرُ) کے معنی دیکھنے والا (یہ

مومن کی مثال ہے) اس کی جمع بَصُوراء ہے۔

۱۷ الظُّلُمْتُ وَالنُّورُ: - اندھیرے اور روشنی۔ (یہ کافر اور ایمان کی مثال ہے)۔ (الظُّلُمْتُ)

کا واحد ظُلْمَةٌ ہے معنی تاریکی مراد کفر ہے۔ (النُّورُ) کے معنی روشنی مراد ایمان ہے۔ اس کی

جمع انوار ہے۔

۱۸ مَالَتْ أَوْدِيَةٌ: - نالے بنے لگے۔ یہاں پر بہتا پانی کی صفت ہے۔ اور نالے کی طرف

بننے کی نسبت مجاز کے طور پر ہے۔ (مَالَتْ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد

مؤنث غائب، مصدر سِيلَ اور سِيلَانٌ ہے۔ (أَوْدِيَةٌ) کا واحد وَادٍ معنی نالہ۔

۱۹ اخْتَمَلَ السَّيْلُ: - سیلاب (خس و خاشاک کو) بہا لایا۔ (اِخْتَمَلَ) باب افتعال سے فعل

ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتَمَالَ ہے معنی اٹھانا۔ (سَيْلٌ) کے معنی

سیلاب۔ جمع سُيُولٌ ہے۔

۲۰ زَبَدًا رَابِيًا: - پھولا ہوا جھاگ۔ مراد خس و خاشاک (کوڑا کرکٹ) (زَبَدًا) کے معنی

جھاگ، جمع اَزْبَادٌ (رَابِيًا) باب نصر سے اسم فاعل ہے۔ اس کا مصدر بَاءٌ اور رُبُوٌ ہے معنی

چڑھنا، اوپر آنا۔

۲۱ يُوقِظُونِ: - وہ لوگ تپاتے ہیں، وہ لوگ جلاتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِيقَظَ معنی جلانا۔

۲۲ اِيتِغَاءَ حُلِيَّةٍ: - زیور طلب کرنے کے لیے۔ (اِيتِغَاءَ) باب افتعال سے مصدر ہے۔ معنی

طلب کرنا۔ (حُلِيَّةٌ) کے معنی زیور، جمع حُلًی اور حُلًی ہے۔ (اِيتِغَاءَ) یہاں پر مفعول لہ۔

آیت نمبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۷ یَذْهَبُ جُفَاءً :- وہ پھینک دیا جاتا ہے۔ (یَذْهَبُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَهَابٌ ہے۔ (جُفَاءً) بے کار، ناکارہ، پھینکا ہوا۔ وہ کوڑا جس کو پانی کا بہاؤ پھینک دیتا ہے۔

۱۸ اسْتَجَابُوا :- ان لوگوں نے کہنا مان لیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استجابة ہے۔

۱۸ الْحُسْنٰی :- اچھا بدلہ، اس سے مراد جنت ہے۔ (حُسْنٰی) یہ فعلی کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے۔ یہاں پر صفت واقع ہے اس کی اصل عبارت الثَّوْبَةُ الْحُسْنٰی ہے۔

۱۸ بَنَسَ الْمِهَادُ :- وہ برا ٹھکانا ہے۔ (بَنَسَ) فعل ذم ہے۔ جو کسی چیز کی برائی بیان کرنے کیلئے آتا ہے۔ (الْمِهَادُ) ترکیب میں فاعل ہے، اور (بَنَسَ) فعل ذم کا مخصوص بالذم محذوف ہے، اس کی اصل عبارت بَنَسَ الْمِهَادُ هِيَ ہے۔ ہمی غنمیر کا مرجع جہنم ہے۔ جو ماقبل میں مذکور ہے۔ (الْمِهَادُ) کے معنی آرام گاہ، قرار گاہ، ٹھکانا۔ جمع مِهَادٌ اور مِهَادٌ اور امِهَادَةٌ ہے۔

۱۹ يَذْكَرُ :- وہ نصیحت حاصل کرتا ہے۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذَكَرٌ ہے۔

۲۲ يَذْرَءُ وَنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ :- وہ لوگ برائی کو بھلائی سے ٹال دیتے ہیں۔ یعنی بد سلوکی کے بدلہ میں حسن سلوک کرتے ہیں۔ (يَذْرَءُ وَنَ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ذَرَأَ ہے۔ (الْحَسَنَةُ) کے معنی بھلائی۔ جمع حَسَنَاتٌ ہے۔ (السَّيِّئَةُ) کے معنی برائی۔ جمع سَيِّئَاتٌ ہے۔

۲۲ عُقْبَى الدَّارِ :- آخرت کا گھر۔ اس صورت میں یہ اضافت منقولہ ہے، یعنی عقبی اصل کے اعتبار سے مضاف الیہ ہے، اس کو مضاف بنا دیا گیا ہے۔ (عُقْبَى) کے معنی آخرت۔ (دَارُ) کے معنی گھر۔ جمع دُورٌ، اذوار اور دِیَارٌ ہے۔ علامہ سیوطی نے "عُقْبَى الدَّارِ" کا

آیت نمبر مطلب ”دار آخرت میں اچھا انجام“ بیان کیا ہے۔

۲۶ یَبْسُطُ:۔ وہ کشادہ کرتا ہے، وہ زیادہ دیتا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یَبْسُطُ ہے۔

۲۷ یَقْدِرُ:۔ وہ تنگ کرتا ہے، وہ گھٹا دیتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یَقْدِرُ ہے۔

۲۷ اَنَابَ:۔ وہ متوجہ ہوا۔ وہ مائل ہوا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنَابَةٌ ہے۔

۲۹ طُوبٰی:۔ خوش حالی۔ (طوبٰی) جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سایہ میں سوار سوسال تک چلے گا۔ پھر بھی اس کا سایہ ختم نہیں ہوگا۔ (تفسیر جلالین)۔ (طوبٰی) طِبُّ سے فعلی کے وزن پر اسم تفضیل مؤنث ہے۔

۲۹ حُسْنُ مَآبٍ:۔ اچھا ٹھکانا۔ (حُسْنُ) مصدر ہے۔ یہ حُسْنُ بھفت مشبہ کے معنی میں ہے۔ (مَآبٍ) کے معنی ٹھکانا۔ یہ اَوْبُ مصدر سے اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ ۳۰ مَتَابٍ:۔ میرا لوثا، میرے لوٹنے کی جگہ۔ تَوْبٌ سے مصدر مِیہی یا اسم ظرف ہے۔ یہ اصل عبارت کے اعتبار سے مَتَابِیٰ ہے۔ اس کے آخر سے یاہ متکلم کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے، تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۳۱ اَقْلَمُ یٰۤاٰیْمٰنُ الدِّیْنِ اٰمَنُوْا:۔ کیا ایمان والوں کو دل جمعی نہیں ہوئی (ترجمہ تحفانوی) کیا ایمان والوں نے جانا نہیں۔ علامہ سیوطی نے (لَمْ یٰۤاٰیْمٰنُ) کا ترجمہ لَمْ یَعْلَمُ کیا ہے۔ (اٰمَنُوْا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اٰیْمَانٌ ہے۔

۳۱ قَارِعَةٌ:۔ حادثہ، صدمہ، مصیبت۔ جمع قَوَارِعُ ہے۔

۳۱ اَلْمِیْعَادُ:۔ وعدہ، عہد۔ جمع اَمْوَاعِیْدُ اس کا مادہ و وعدہ ہے۔

۳۲ اُسْتَهْزِیْءٌ:۔ اس سے مذاق کیا گیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اُسْتَهْزِیْءٌ ہے۔

آیت نمبر ۳۱ اَفْلَيْتُ :- میں نے مہلت دی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم۔ مصدر اِمْلَأَ ہے۔

۳۲ عِقَاب :- میری سزا۔ یہ اصل میں عقابی ہے۔ آخر سے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے۔ (عِقَابُ) فعال کے وزن پر باب مفاعلة سے مصدر ہے۔ معنی سزا دینا۔

۳۳ هَادٍ :- راستہ بتلانے والا، رہنمائی کرنے والا۔ یہ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر هَدَىٰ اور هِدَايَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (هَادٍ) اصل میں هَادِي (هَادِيْن) ہے۔ ضمیر یاہ پر دشوار تھا، ساکن کر دیا، پھر یاہ اور تَوِيْن کے درمیان اجتماع ساکنین ہو گیا، یاہ گر گئی هَادٍ ہو گیا۔

۳۴ وَاَقِي :- بچانے والا۔ یہ اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر وُقَايَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں لفظ هَادٍ کی طرح تعلیل ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل آیت (۳۳) میں دیکھیے۔

۳۵ اُكْلُهَا ذَالِمٌ :- اس کا (جنت کا) پھل ہمیشہ رہے گا۔ (اُكْلُ) کے معنی پھل۔ جمع : اَكَالٌ۔ (هَا) ضمیر مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ (ذَالِمٌ) یہ دَوَام مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۶ مَالٍ :- میرا لوٹنا، میرے لوٹنے کی جگہ۔ اس کی اصل مَالِی ہے۔ آخر سے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا۔ اور یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے۔ یہ لفظ اَوْبُ سے مصدر مسمیٰ یا اسم ظرف ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۷ اُمُّ الْكِتَابِ :- اصل کتاب۔ اس سے مراد لوح محفوظ ہے۔

۳۸ لَا مُعَقِّبٌ :- کوئی ہٹانے والا نہیں۔ اس کے شروع میں لائے نفی جنس ہے۔ (مُعَقِّبٌ) باب تفعیل سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر تَعَقَّبٌ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ ابراہیم

سورۃ ابراہیم مکی ہے۔ یہ قرآن مجید کی چودھویں سورت ہے۔ اس سورت کے شروع میں قرآن کریم کی حقانیت اور نبوت و رسالت کا بیان ہے۔ پھر توحید کا مضمون اور اس کے دلائل کا ذکر ہے، اسی سلسلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ ابراہیم ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۴) میں دیکھئے۔

آیت نمبر ۱: **الْعَزِيزُ** :- بہت زبردست، بہت غالب۔ **عِزَّةٌ** سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔

۱ **الْحَمِيدُ** :- بہت قابل تعریف، بہت لائق تعریف، سب خوبیوں والا۔ **حَمْدٌ** سے فعیل کے وزن

پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔

۲ **يَسْتَجِيبُونَ** :- وہ لوگ پسند کرتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر استجاب ہے۔

۳ **عَوَجًا** :- کجی، ٹیڑھا پن۔ باب سمع سے مصدر ہے۔ یہ حال یا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے

منصوب ہے۔

۵ **ذِكْرُهُمْ** :- آپ ان کو یاد دلایئے، (ذِکْرٌ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر،

مصدر نذکر ہے (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵ **اٰیَمَ اللّٰهِ** :- اللہ تعالیٰ کی نعمتیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا

کہ آیام اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ حضرت مقاتل نے فرمایا۔ اس سے مراد اللہ

تعالیٰ کے واقعات (نعمت اور عذاب جو پہلی امتوں میں پیش آئے۔) (تفسیر مظہری)

۵ **صَبَّارٌ** :- بہت صبر کرنے والا۔ **صَبْرٌ** مصدر سے فاعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب

ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۵ شُكُوْرٌ :- بہت شکر کرنے والا۔ شُكْرٌ مصدر سے فَعُول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶ یُسُوْءُوْكُمْ :- وہ لوگ تم کو تکلیف پہنچاتے ہیں (پہنچاتے تھے یُسُوْءُوْكُمْ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر سَوَمٌ، (کُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶ یَسْتَحْيُوْنَ :- وہ لوگ زندہ رکھتے ہیں (رکھتے تھے) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اسْتَحْيَا ءُ ہے۔

۷ تَسَادَّنْ :- اس نے (پروردگار نے) اطلاع فرمادی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَادَّنْ ہے۔

۸ غَنِيٌّ :- بے نیاز، بے احتیاج۔ غَنَى مصدر سے فَعِيل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب مع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۸ حَمِيْدٌ :- بہت قابل تعریف، بہت لائق تعریف، سب خوبیوں والا۔ حَمْدٌ مصدر سے فَعِيل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب مع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۹ مُوْبٍ :- تردد میں ڈالنے والا، بے قرار کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اَوْبٌ ہے۔

۱۰ سُلْطٰنٌ :- دلیل، مجرہ۔ جمع سُلٰطٰنٌ ہے۔

۱۰ یَمُنْ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) احسان فرماتے ہیں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَنٌ ہے۔

۱۵ اِسْتَفْتَحُوْا :- ان لوگوں نے فیصلہ طلب کیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتَفْتَحَ ہے۔

۱۵ نَحَابٌ :- وہ ناکام ہوا، وہ بے مراد ہوا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَحَبٌ ہے۔

آیت نمبر ۱۵

استعمال ہوتا ہے۔

۱۶ عَنِيْدٌ: - ضدی، مخالف۔ عُنُوْدٌ مصدر سے فعلی کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۷ يُسْقَى: - اس کو پلایا جائے گا۔ باب ضرب سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَقَى۔

۱۸ صَدِيْدٌ: - پیپ اور خون، وہ پیپ اور خون جو اہل جہنم کی کھالوں اور پیٹوں سے نکلے گا، وہی جہنم والوں کو پلایا جائے گا۔ (تفسیر مظہری)

۱۹ يَتَجَرَّعُهُ: - وہ اس کو گھونٹ گھونٹ کر پئے گا۔ (يَتَجَرَّعُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَجَرَّعَ (ه) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع صَدِيْدٌ (پیپ) ہے۔

۲۰ لَا يَكَاذُ يُسِيغُهُ: - وہ اس کو آسانی کے ساتھ گلے سے اتار نہیں سکے گا۔ (لَا يَكَاذُ) یہ فعل مضارع منفي افعال مقار بہ میں سے ہے اس کا مصدر كَوَّذَ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (يُسِيغُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَسَاغَةُ معنی خوشگوار بنانا۔ (ه) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے اس ضمیر کا مرجع صَدِيْدٌ (پیپ) ہے۔

۱۸ رَمَادٌ: - راکھ۔ جمع: أَرْمَدَةٌ ہے۔

۱۸ عَصِيفٌ: - تیز ہوا، آندھی۔ جمع: عَوَاصِفٌ ہے۔

۲۰ عَزِيْزٌ: - دشوار، مشکل۔ عَزَمَ مصدر سے فعلی کے وزن پر صرف مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۱ بَرَزُوا لِلَّهِ: - وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ (بَرَزُوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَرَزَ وَزَّ ہے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے۔ اس لیے کہ قیامت کے دن اس کا وقوع ہوگا، لیکن اس خبر کے یقینی ہونے کو بیان

آیت نمبر کرنے کے لیے یہاں فعل مضارع کے بجائے فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ جس طرح زمانہ ماضی میں جو چیز ہو چکی ہے اس کا پایا جانا یقینی ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن اس خبر کا پیش آنا یقینی ہے۔

۲۱ مُغْتَوُونَ: ہٹائے والے، بچانے والے، دور کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مُغْتَنٍ اور مصدر اغْتَاء ہے۔ (اَغْنَى عَنْهُ) کے معنی دور کرنا۔

۲۱ اَجْزِ غَنَاءٍ: خواہ ہم بے صبری کریں۔ (۱) ہمزۃ استفہام تسویہ یعنی برابری کے لیے ہے۔ (جز غنا) باب جمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر جز غ ہے۔

۲۱ مَحِيصٍ: نجات کی جگہ۔ رہائی کی جگہ۔ باب ضرب سے اسم ظرف ہے۔ اس کا مصدر حَيَصَ ہے۔ اس میں مصدر مسمیٰ کا بھی احتمال ہے۔

۲۲ اسْتَجِیْتُمْ: تم نے کہنا مان لیا۔ باب استفعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر استجاء ہے۔

۲۲ لَا تَلْمُؤْاُنِی: تم لوگ مجھ کو ملامت نہ کرو۔ (لا تَلْمُؤْاُنِی) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر لَوْم ہے۔ (نہی) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۲۲ مُضَرَّجُكُمْ: تمہارا مددگار۔ (مضرج) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر اور مصدر اضراخ ہے۔ یہاں پر یہ مضاف واقع ہے۔ اور باء حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔ (کم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۲ مُضَرَّجِی: میرے مددگار۔ یہ اصل میں مضرجین ہے۔ یائے متکلم کی طرف اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا، پھر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا گیا مضرجی ہو گیا۔ یہ باء حرف جر کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔

۲۳ کَلِمَۃٌ طَیْبَۃٌ: پاکیزہ بات، اس سے مراد کلمہ توحید ہے، یعنی اخلاص لے ساتھ لا الہ الا اللہ کہنا۔ (تفسیر مظہری) کَلِمَۃٌ کے معنی بات۔ جمع: کَلِمَاتٌ، طَیْبَۃٌ کے معنی پاکیزہ۔ یہ طَیْبٌ مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۲۴

شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ: پاکیزہ درخت۔ اس سے مراد کھجور کا درخت ہے جیسا کہ ترمذی اور سائیکس کی حدیث شریف میں ہے۔ (تفسیر مظہری) (شَجَرَةٌ) کے معنی درخت۔ جمع: اشجار۔

(طَيِّبَةٌ) طیب مصدر سے صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۵

كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ: خراب بات، گندی بات۔ اس سے مراد کلمہ کفر ہے۔ (تفسیر جلالین)

(كَلِمَةٍ) کے معنی بات، جمع: کلمات (خَبِيثَةٍ) خُبث مصدر سے صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶

شَجَرَةٌ خَيْثُہ: خراب درخت، گند اور خت۔ اس سے مراد حنظل (یعنی اندرائن) کا درخت ہے۔ (تفسیر جلالین اور تفسیر مظہری) شَجَرَةٌ اور خَيْثُہ کی تحقیق اوپر گزر چکی ہے۔

۲۷

أُجِثَّتْ: اس کو (درخت حنظل کو) اکھاڑ لیا گیا۔ باب التعلال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر أُجِثَّتْ ہے۔

۲۷

الْقَوْلُ الثَّابِتُ: مضبوط بات۔ اس سے مراد کلمہ توحید ہے۔ (تفسیر جلالین)۔ (قَوْلُ) کے معنی بات۔ جمع: أقوال۔ (ثَّابِتُ) ثَبُوت مصدر سے اسم فاعل ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸

أَخْلَوْا: ان لوگوں نے اتارا، ان لوگوں نے پہنچا دیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اخلا ہے۔

۲۸

دَارَ الْبَوَارِ: ہلاکت کا گھر، اس سے مراد جہنم ہے۔ اس آیت کریمہ میں دَارَ الْبَوَارِ کے بعد جہنم کا لفظ عطف بیان کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ (دَارُ) کے معنی گھر۔ جمع: ديار۔ بوار

۲۹

باب نصر سے مصدر ہے معنی ہلاک ہونا۔

۳۰

تَمَتُّعُوا: تم لوگ فائدہ حاصل کرو۔ باب تفعّل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتُّع ہے۔

۳۱

يُبَّعْ: خرید و فروخت۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے۔ خرید اور فروخت دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۳۱ حَلَّالٌ :- دوستی۔ یہ فعال کے وزن پر باب مفاعلة سے مصدر ہے۔

۳۲ سَخَّرَ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تابع بنا دیا، اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کام میں

لگا دیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قسم خیر ہے۔

۳۳ ذَآئِبٍ :- دونوں الگ تار چلنے والے۔ یہ اسم قائل تشبیہ مذکر ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ

سے منصوب ہے۔ اس کا واحد ذائب اور مصدر ذائب ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۴ لَا تُحْصَوْهَا :- تم لوگ اس کو (یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمت کو) شمار نہیں کر سکتے ہو۔

(لَا تُحْصُوا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر احصاء ہے۔ (ہا) ضمیر

واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع نِعْمَةُ اللّٰهِ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۳۵ ظَلَمُوا :- بہت ظلم کرنے والا، بہت نا انصافی کرنے والا۔ ظَلَمَ مصدر سے فاعل کے وزن

پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۶ كَفَّارٌ :- بہت ناشکری کرنے والا۔ كَفَرَ مصدر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔

باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۷ الْبَلَدُ :- شہر، اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ جمع بِلَادٌ ہے۔

۳۸ أُجْنِبْنِي :- آپ مجھ کو دور رکھیے۔ (أُجْنِبْ) باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر،

مصدر جَنْبٌ ہے۔ (نہی) اس میں نون وقایہ ہے، اس کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۹ اَسْكَنْتُ :- میں نے ٹھہرا دیا، میں نے آباد کر دیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف،

صیغہ واحد متکلم، مصدر اَسْكَنْتُ ہے۔

۴۰ اَفْنِدَةٌ :- دل۔ اس کا واحد اَفْنُوَادٌ ہے۔

۴۱ تَهْوِي إِلَيْهِمْ :- وہ (دل) ان کی طرف مائل ہو جائیں۔ (تَهْوِي) باب ضرب سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَهْوِي ہے۔

۴۲ وَهَبَ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) عطا فرمایا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَهَبَ اور هَبَةٌ ہے۔

آیت نمبر ۴۱: مُقِيمِ الصَّلَاةِ: نماز کی پابندی کرنے والا، نماز کا اہتمام کرنے والا۔ (مُقِيمِ) باب افعال

سے اسم فاعل واحد مذکر، اس کا مصدر اقامۃ ہے۔ (صلوۃ) کے معنی نماز۔ جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

۴۲ یُوَخِّرُهُمْ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو (ظالموں یعنی کافروں کو) مہلت دے رہے ہیں۔

(یُوَخِّرُ) باب التعلیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یأخیر ہے۔

(هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۲ تَشْخِصُ فِيهِ الْاَبْصَارُ: اس میں (یعنی قیامت کے دن) نگاہیں پھنسی رہ جائیں گی،

اس میں آنکھیں کھلی رہ جائیں گی۔ (تَشْخِصُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ

واحد مؤنث غائب، مصدر شَخَّصَ ہے۔ (الْاَبْصَارُ) کا واحد بَصْرٌ معنی نگاہ، آنکھ۔

۴۳ مُهْطِعِينَ: دوڑنے والے (دوڑتے ہوئے) باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے

حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد: مُهْطِعٌ اور مصدر اِهْطَاعٌ ہے۔

۴۳ مُفْضِعِي رُءُؤٍ وَبِهِمْ: اس حال میں کہ وہ اپنے سر اوپر کو اٹھائے ہوں گے۔ (مُفْضِعِي)

اصل میں مُفْضِعِينَ ہے۔ نون جمع انصاف کی وجہ سے گر گیا ہے۔ باب افعال سے اسم فاعل

جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا مصدر اِفْضَاعٌ ہے۔ یہ حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(رُءُؤٍ) کے معنی سر، اس کا واحد رَأْسٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

۴۳ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ: ان کی نظر ان کی طرف نہیں لوٹے گی۔ یعنی آنکھیں نہیں جھپکے گی۔

(لَا يَرْتَدُّ) باب التعلال سے فعل مضارع منفي، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِرْتَدَّ ہے۔

(طَرَفٌ) کے معنی آنکھ، نگاہ۔ اس کی جمع: اطراف ہے۔

۴۳ اَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ: ان کے دل اڑ رہے ہوں گے، ان کے دل بدحواس ہوں گے۔

(اَفْئِدَةٌ) کے معنی دل۔ اس کا واحد: فُؤَادٌ ہے۔ (هَوَاءٌ) خلاء کے معنی میں ہے، یعنی ان کے

دل عقل و فہم سے خالی ہوں گے۔ (تفسیر منظرہ)

۴۴ اَنْذِرِ النَّاسَ: آپ لوگوں کو ڈرائیے۔ (اَنْذِرِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر

حاضر، مصدر اَنْذَرُ ہے۔ (النَّاسُ) کے معنی لوگ۔ یہ اسم ہے جو رُحْطٌ اور قَوْمٌ کی طرح جمع

آیت نمبر کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ اس کا واحد: اِنْسَانٌ ہے۔

۴۳ اٰخِرُنَا:۔ آپ ہم کو مہلت دے دیجیے۔ (اٰخِرٌ) باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اٰخِرٌ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، مشغول بہ ہے۔

۴۴ نَجِبْ دَعْوَتَكَ:۔ ہم آپ کے بلانے کو قبول کر لیں گے۔ ہم آپ کا کہنا مان لیں گے۔ (نَجِبٌ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِجَابَةٌ ہے۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (دَعْوَةٌ) کے معنی بلانا، پکارنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۵ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ:۔ ہم رسولوں کی پیروی کریں گے، ہم پیغمبروں کا اتباع کریں گے۔ (نَتَّبِعُ) باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِتَّبَاعٌ ہے۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (الرُّسُلُ) کا واحد رَسُوْلٌ ہے۔ رسول ایسے مقدس انسان کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرمایا، واورنی شریعت بھی عطا فرمائی ہو۔

۴۶ زَوَالٍ:۔ جدا ہونا، یعنی دنیا سے آخرت کی طرف منتقل ہونا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۷ سَكَنُكُمْ:۔ تم لوگ ٹھہرے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر سَكَنٌ ہے۔

۴۸ تَبَيَّنَ:۔ وہ ظاہر ہو گیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَيَّنَ ہے۔

۴۹ فَكُورًا:۔ ان لوگوں نے تدبیریں کیں۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَكَّرَ ہے۔

۵۰ تُبَدِّلُ الْاَرْضَ:۔ زمین بدل دی جائے گی۔ پہلی مرتبہ صور پھونکنے سے موجودہ زمین و آسمان ٹوٹ پھوٹ جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ دوسرے آسمان و زمین بنائیں گے جیسا کہ حدیث شریف میں بھی ہے۔ (تُبَدِّلُ) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَبَدَّلَ ہے۔

۵۱ بَرْزًا لِلّٰہِ:۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ (بَرْزًا) باب نصر سے فعل

آیت نمبر ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بُسُوْزٌ ہے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے، اس لیے کہ قیامت کے دن اس کا وقوع ہوگا، لیکن اس خبر کے یقینی ہونے کو بیان کرنے کے لیے فعل مضارع کی جگہ فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔

۴۹ مَقْرُونٍ: - جکڑے ہوئے، بندھے ہوئے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مَقْرُونٌ اور مصدر مقرون ہے۔

۴۹ الْأَصْفَادِ: - زنجیریں۔ اس کا واحد صَفَدٌ ہے۔

۵۰ سَرَّابِلُهُمْ: - اُن کے کرتے۔ (سَرَّابِلٌ) کے معنی کرتے۔ اس کا واحد سَرَّابِلٌ ہے۔ (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۵۰ قَطْرَانِ: - درخت چیر کاروغن جس میں آگ جلدی اور تیزی کے ساتھ لگتی ہے۔ گندھک، تارکول۔ آیت کریمہ میں ہے کہ ان کے کرتے قطران کے ہوں گے، یعنی ان کے پورے بدن پر قطران لگا دیا جائے گا۔

۵۰ تَغْشَى: - وہ (آگ) ڈھانک لے گی۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر غَشَى ہے۔

۵۱ سَرِيعُ الْحِسَابِ: - جلدی حساب لینے والا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے دنوں میں سے آدھے دن کی مقدار میں پوری مخلوق کا حساب لے لیں گے۔ (تفسیر جلالین)۔ (سَرِيعٌ) سُرْعَةٌ مصدر سے فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (حِسَابٌ) فعال کے وزن پر باب مفاعلة سے مصدر ہے۔

۵۲ اُولُوا الْاَلْبَابِ: - عقل مند لوگ، دانش مند لوگ۔ (اُولُوا) خلاف قیاس ذو کی جمع ہے۔ (الْاَلْبَابُ) کا واحد اَلْبٌ ہے۔ اس کے معنی عقل و دانش کے ہیں۔

﴿پارہ (۱۳) مکمل ہو گیا ہے﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رُبَّمَا يَوَدُّ پارہ (۱۴) سورۃ حجر

سورۃ حجر قرآن کریم کی پندرہویں (۱۵) سورت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قرآن ہدین کا تذکرہ فرمایا، پھر دین اسلام کے نعمت عظمیٰ ہونے کا ذکر فرمایا کہ قیامت کے دن کافر لوگ بار بار تمنا کریں گے، کاش وہ مسلمان ہوتے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کے نزول اور اس کی حفاظت کا وعدہ پھر اپنی قدرت کاملہ اور علم محیط کو بیان فرمایا۔ اسی سے متصل انسانوں اور جنوں کی پیدائش اور جنت و جہنم کا ذکر ہے۔ پھر انبیاء سابقین کی قوموں اور ان کی نافرمانی پر عذاب شدید کا بیان ہے۔ انھیں قوموں میں اللہ تعالیٰ نے حجر والوں کا ذکر فرمایا، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ حجر ہے۔

(حجر) مدینہ اور شام کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔ اسی میں قوم شمود آباد تھی، قوم شمود کو اصحاب حجر کہا جاتا ہے۔ یہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم تھی، قوم شمود کی فرمائش پر اللہ تعالیٰ نے اونٹنی کی نشانی ظاہر فرمائی تھی۔ پھر بھی ان لوگوں نے نافرمانی کی یہاں تک کہ اس اونٹنی کو قتل کر دیا اور حضرت صالح علیہ السلام سے عذاب لانے کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر سخت عذاب نازل فرمایا۔ سات رات اور آٹھ دن تک لگاتار طوفانی ہوا چلتی رہی، اسی کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام کی سخت آواز ہوئی۔ اس دردناک عذاب کے ذریعہ مقام حجر میں رہنے والی قوم (قوم شمود) تباہ و برباد ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے عذاب سے ہم سب کو محفوظ رکھیں۔ آمین۔

آیت نمبر

۲ رُبَّمَا يَوَدُّ :- وہ بار بار آرزو کرے گا۔ یعنی کافر لوگ قیامت کے دن اپنے مسلمان ہونے کی بار بار آرزو کریں گے۔ (رُبَّمَا) رُبَّ اور ما زائدہ سے مرکب ہے۔ (رُبَّ) تشدید اور

آیت نمبر تخفیف دونوں طریقے پر استعمال ہوتا ہے۔ اور اس میں تکثیر اور تقلیل دونوں معنی پائے جاسکتے ہیں، تکثیر کے اعتبار سے بار بار اور تقلیل کے اعتبار سے کبھی کبھی کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (یسوٰۃ)

باب جمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وُذِّ وُذِّ ہے۔

۳ ذَرُّهُمْ :- آپ ان کو چھوڑ دیجیے۔ (ذَرَّ) باب جمع سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر

وَذَرَّ ہے۔ معنی چھوڑنا، اس معنی میں فعل مضارع، فعل امر اور فعل نہی کے علاوہ کوئی فعل استعمال

نہیں ہوتا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳ يَتَمَتَّعُوا :- (کہ) وہ فائدہ حاصل کریں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر تَمَتَّعَ ہے۔ (يَتَمَتَّعُوا) یہ اصل میں يَتَمَتَّعُونَ ہے جواب امر واقع ہونے

کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔

۳ يُلْهِهِمُ الْأَمَلُ :- امید ان کو غافل کر دے۔ (يُلْهِ) باب افعال سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر الْهَاءُ ہے اور مادہ لُهِوْ ہے۔ (يُلْهِ) اصل میں يُلْهِی ہے۔

جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں یاء گر گئی ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ

ہے۔ (الْأَمَلُ) کے معنی امید۔ جمع: آمَالٌ ہے۔

۵ مَا تَسْبِقُ :- (کوئی جماعت) آگے نہیں بڑھتی ہے، (کوئی جماعت) مقدم نہیں ہوتی ہے۔

(مَا) نفی کے لیے ہے۔ (تَسْبِقُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث

غائب، مصدر سَبَقَ ہے۔

۵ مَا يَسْتَخِرُونَ :- وہ لوگ پیچھے نہیں رہتے ہیں، وہ لوگ مؤخر نہیں ہوتے ہیں۔ (مَا) نفی

کے لیے ہے۔ (يَسْتَخِرُونَ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر اسْتَخَارَ ہے۔

۸ مُنْظَرِينَ :- مہلت دیئے ہوئے لوگ، باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ کَانُوا

کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُنْظَرٌ اور مصدر انْظَرَ ہے۔

۹ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ :- ہم نے نصیحت اتاری، ہم نے قرآن کو نازل کیا۔ (نَزَّلْنَا) باب تفعیل سے

آیت نمبر ۹ فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَنْزِيلُ ہے۔ (الذَّكْرُ) کے معنی نصیحت، یہاں اس سے مراد قرآن کریم ہے۔

۱۰ شِيعَ الْأَوَّلِينَ :- پہلے لوگوں کی جماعتیں، پہلے لوگوں کے فرقے۔ (شِيعَ) کے معنی جماعتیں بنانے۔ اس کا واحد شِيعَةٌ ہے۔ (الْأَوَّلِينَ) کے معنی پہلے لوگ، اس کا واحد الْأَوَّلُ ہے۔

۱۱ يَسْتَهْزِءُونَ :- وہ لوگ ہنسی کرتے ہیں، وہ لوگ مذاق کرتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استهزاء ہے۔

۱۲ نَسَلُكَ :- ہم اس کو (یعنی استہزاء کو دلوں میں) داخل کر دیتے ہیں۔ (نَسَلُكَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَسَلْتُ اور نَسْلُوْكَ ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس ضمیر کا مرجع استہزاء ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۱۳ ظَلُّوا فِيهِ يَوْمَئِذٍ :- وہ لوگ دن کے وقت اس (دروازہ) میں چڑھ جائیں، وہ لوگ سارے دن اس میں چڑھتے رہیں۔ (ظَلُّوا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظَلَّ اور ظَلُّوا ہے۔ معنی دن میں کوئی کام کرنا، سارے دن لگے رہنا۔ (يَوْمَئِذٍ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر يَوْمِئِذٍ ہے۔

۱۵ سَكَّرَتْ أَبْصَارُنَا :- ہماری نظر بندی کر دی گئی۔ (سَكَّرَتْ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَسَكَّرَتْ ہے۔ (أَبْصَارُنَا) کے معنی آنکھیں، نگاہیں، اس کا واحد بَصْرٌ ہے۔

۱۵ مَسْحُورُونَ :- جادو کیے ہوئے لوگ۔ مصدر منسحر منسحور سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد مَسْحُورٌ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶ بُرُوجًا :- برجیں، منزلیں۔ اس کا واحد بُرْجٌ ہے۔ شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سورہ حجر کے فوائد میں تحریر فرماتے ہیں۔ آسمان مشرق سے مغرب تک اور مغرب سے مشرق تک بارہ پھاٹک (حصہ) ہے جیسے خربوزہ، وہی بارہ برج ہیں۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

آیت لہر نے بارہ برجوں کے نام حسب ذیل تحریر فرمائے ہیں:

- (۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزاء (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت (تفسیر جلالین)۔

۱۶ زَيْنَهَا :- ہم نے اس کو (آسمان کو) رونق دی، ہم نے اس کو آراستہ کیا۔ (زَيْنًا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَزَيَّنَ ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع سَمَاء ہے۔

۱۷ حَفِظْنَهَا :- ہم نے اس کی (آسمان کی) حفاظت فرمائی۔ (حَفِظْنَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَفِظَ ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔

۱۸ مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ :- جو (شیطان) چوری سے سن لے۔ (اسْتَرَقَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اسْتَرَاقَ ہے، معنی چرائنا۔ اسْتَرَاقَ السَّمْعَ کے معنی چھپ کر سننا۔ (سَمْعَ) باب سمع سے مصدر ہے۔ ترکیب میں یہ جملہ شرط واقع ہے۔

۱۸ فَاتَّبَعَهُ :- تو اس (شیطان) کا پیچھا کرتا ہے۔ فاء جزائیہ ہے۔ (اتَّبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اتَّبَعَ ہے۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔

۱۸ شِهَابٌ مُبِينٌ :- چمکتا ہوا انگارا، روشن شعلہ (ٹوٹا ہوا روشن تارا) شِهَاب کے معنی انگارا، شعلہ، ٹوٹا ہوا تارا۔ اس کی جمع اشْهُبٌ ہے۔ (مُبِينٌ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر ابَانَہ ہے۔

۱۹ مَذْنُهَا :- ہم نے اس (زمین) کو پھیلا یا۔ (مَذْنًا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَذَّ ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع الْأَرْض ہے۔

۱۹ الْفَيْئَا :- ہم نے ڈال دیا، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر الْفَاء ہے۔

۱۹ رَوَّاصِي :- بھاری پہاڑ، مضبوط پہاڑ۔ اس کا واحد رَاصِيہ ہے۔

۱۹ اَنْبَتَا :- ہم نے اگایا، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اَنْبَتَ ہے۔

- آیت نمبر ۲۰ مغایش :- سامان زندگی، زندگی گزارنے کے سامان۔ اس کا واحد: مغیشتہ ہے۔
- ۲۱ لواقح :- بادلوں کو پانی سے بھرنے والی ہوائیں، پانی سے بھرے ہوئے بادلوں کو اٹھانے والی ہوائیں، بارش لانے والی ہوائیں۔ اس کا واحد: لاقحہ اور لاقحۃ ہے۔
- ۲۲ اسقینکم وہ :- ہم نے تم کو وہ (پانی) پلایا۔ ہم نے تم کو وہ (پانی) پینے کا دیا۔
(اسقینا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اسقاء ہے۔ (کموہ) اس میں کس ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول اول ہے۔ اور میم جمع کے بعد واو وصلہ ہے جو دوسرے لفظ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے، اور آخر میں (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول ثانی ہے۔
- ۲۳ خازنین :- جمع کرنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، باء حرف جر کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: خازن اور مصدر خزن ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
- ۲۴ المستقدمین :- آگے بڑھنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے اس کا واحد: مستقیم اور مصدر استقدیم ہے۔
- ۲۵ المستأخرون :- پیچھے رہنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے اس کا واحد: مستأخر اور مصدر استأخار ہے۔
- ۲۶ صلصال :- بجتی ہوئی مٹی، کھٹکھٹاتی ہوئی مٹی۔
- ۲۷ حملاً مستنون :- سڑا ہوا گارا، سنا ہوا (گوندھا ہوا) گارا۔ (حملاً) کے معنی گارا۔ (مستنون) سڑا ہوا بدبودار۔ باب نصر سے اسم مفعول واحد مذکر اس کا مصدر سن ہے۔
- ۲۸ نار السموم :- لو کی آگ، آگ جو ایک گرم ہوا ہے (ہوا تھیں)۔ (نار) کے معنی آگ۔ جمع: نیوان ہے۔ (سموم) کے معنی لو، گرم ہوا۔
- ۲۹ اذا مسرئتہ :- جب میں اس کو (آدم علیہ السلام کو) پورا بنادوں۔ (مسرئت) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر مسریت ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔
- ۳۰ انظرونی :- آپ مجھ کو مہلت دیجیے۔ (انظرو) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر انظار ہے۔ (نی) اس میں نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۶ یُعْثُونَ - وہ لوگ دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع مجہول، جمع مذکر غائب، مصدر یُعْثُ ہے۔

۳۷ الْمُنْظَرِينَ - مہلت دیئے ہوئے لوگ، باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد مُنْظَرٌ اور مصدر انْظَارٌ ہے۔

۳۸ اَغْوَيْتَنِي - آپ نے مجھ کو گمراہ کیا۔ (اَغْوَيْتَ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَغْوَاءٌ ہے۔ اور اس کا مادہ (غَوَى) ہے۔ (نہی) اس میں اَوْن و قَا یہ اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۳۹ مُسْلَطِينَ - تسلط، غلبہ، زور۔

۴۰ الْغَوِينَ - گمراہ لوگ۔ باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: الْغَاوِي اور مصدر غَوًی اور غَوَايَةٌ ہے۔

۴۱ جُزْءٌ مَقْسُومٌ - الگ کیا ہوا حصہ، بانٹا ہوا حصہ۔ جُزْءٌ کے معنی حصہ۔ جمع نَجْزَاءٌ ہے۔ (مَقْسُومٌ) باب ضرب سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر قَسَمَ ہے۔

۴۲ جَنَّتْ - باغات، جنتیں۔ اس کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔

۴۳ اٰمِنِينَ - مامون ہونے کی حالت میں، محفوظ ہونے کی حالت میں۔ باب سمع سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: اٰمِنٌ اور مصدر اٰمَنَ، اٰمِنٌ اور اٰمَانٌ ہے۔

۴۴ نَزَعْنَا - ہم نے دور کر دیا، ہم نے نکال دیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نَزَعَ ہے۔

۴۵ غَلَّ - کینہ، ننگی، رنجش۔ یہ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی کینہ والا ہونا۔

۴۶ اِخْوَانًا - بھائی بھائی ہونے کی حالت میں۔ یہ ترکیب میں فی ضَرْوَرِہُمْ کی ضمیر سے حال واقع ہے۔ (اعراب القرآن) اس کا واحد: اِخٌ ہے۔

۴۷ عَلٰی سُوْر - تختوں پر۔ (سُوْر) کا واحد: سُوْرٌ ہے۔

آیت نمبر ۴۷: آٹھ سائے ایک دوسرے کے مقابلہ میں۔ باب تفاعل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد: مُتَقَابِلٌ اور مصدر تَقَابَلَ ہے۔

۴۸ نَصَبٌ: تکلیف، مشقت۔ یہ باب جمع سے مصدر ہے۔ معنی تھکنا اور تکلیف اٹھانا۔
۴۹ نَبَسِي: آپ خبر دے دیجیے۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر تَنَبَّأ ہے۔

۴۹ الْغُفُورُ الرَّحِيمُ: بہت مغفرت فرمانے والا، بہت رحم فرمانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ (الْغُفُورُ) مَغْفِرَةٌ مصدر سے فعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (الرَّحِيمُ) رَحْمَةٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۱ ضَيْفٌ اِبْرَاهِيمَ: ابراہیم (علیہ السلام) کے مہمان۔ لفظ ضیف واحد، جمع اور مذکر و مؤنث ہر ایک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں ضیف یعنی مہمانوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے اور پوتے کی خوش خبری دینے اور حضرت لوط علیہ السلام کی کافروں کو ہلاک کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ (تفسیر مظہری)

۵۱ اِبْرَاهِيمَ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک حالات پارہ (۱) آیت (۱۲۲) میں دیکھیے۔
۵۲ قَالُوا سَلَامًا: ان (فرشتوں) نے سلام کہا یعنی سلام کیا۔ (سَلَامًا) کی اصل عبارت نُسَلِّمُ يَاسَلِّمُنَا سَلَامًا ہے۔ (یعنی فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے) تفسیر مظہری۔

۵۲ وَجِلُّونَ: ڈرنے والے۔ وَجَلٌ مصدر سے صفت مشبہ جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: وَجِلٌّ ہے۔ باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ لَا تَوَجِّلْ: آپ مت ڈریئے۔ باب جمع سے فعل نہیں، صیغہ واحد مذکر حاضر مصدر وَجَلٌ ہے۔
۵۳ عَلِيمٌ عَلِيمٌ: بہت علم والا لڑکا، بہت علم والا فرزند۔ یہاں غَلَامٌ کے معنی لڑکا، فرزند۔ جمع: غُلَمَانٌ ہے۔ (عَلِيمٌ) عَلِمٌ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۵۵

الْقَانِطِينَ: - ناامید ہونے والے، مایوس ہونے والے۔ باب جمع سے اسم فاعل جمع کا۔
سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: قَانِطًا اور مصدر قَنُوطًا ہے۔

۵۷

مَا خَطَبُكُم: - تمہارا کیا حال ہے، تمہاری کیا مہم ہے۔ (خَطَبٌ) کے معنی حالت و معاملہ۔
جمع: خُطُوبٌ۔ (کم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۵۹

مُنَجِّوهُمْ: - ان لوگوں کو نجات دینے والے۔ (مُنَجِّو) اصل میں مُنَجِّوْنَ ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ یہ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنَجِّجٌ اور مصدر تَنْجِیۃ ہے۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۰

قَدَرْنَا: - ہم نے تجویز کر دیا، ہم نے مقرر کر دیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْدِیرٌ ہے۔

۶۱

الْغَیْرِینَ: - باقی رہنے والے، گزرنے والے۔ باب نھر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: غَایِرٌ اور مصدر غُبُورٌ ہے۔

۶۲

مُنْكَرُونٌ: - اجنبی لوگ۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے۔ اس کا واحد: مُنْكَرٌ اور مصدر اِنْكَارٌ ہے۔

۶۳

(كَانُوا) یَمْتَرُونَ: - وہ لوگ شک کرتے تھے۔ باب افتعال سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِمْتَرَأَ ہے۔

۶۵

اَنْسِرْ بِاَهْلِكَ: - آپ اپنے گھر والوں کو لے کر چلے جائیے۔ (اَنْسِرْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَنْسَرَأَ ہے۔ (اَهْلٌ) کے معنی کنبہ، رشتہ دار، گھر والے۔ اس کی جمع: اَهْلُوْنَ اور اَهَالٍ ہے۔ (ک) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۶۵

اَتَّبِعْ اَذْبَارَهُمْ: - آپ ان کے پیچھے چلئے۔ (اَتَّبِعْ) باب افتعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِتَّبَاعٌ ہے۔ (اَذْبَارٌ) کا واحد: ذُبْرٌ معنی پیچھے۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۵

اِمضُوا: - تم لوگ چلے جاؤ۔ باب ضرب اور نھر سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

آیت نبر مضیٰ اور مضو ہے۔ یہ لفظ معتل یا نئی اور واوی دونوں ہے۔

۶۶ ذابو:۔ پچھلا حصہ، جز، بنیاد۔ اس کی جمع: ذوابو ہے۔

۶۶ مُصْبِحِينَ:۔ صبح میں داخل ہونے والے، جمع ہونے کی حالت میں۔ باب افعال سے

اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا

واحد: مُصْبِحٌ اور مصدر اَصْبَحَ ہے اس کے معنی صبح میں داخل ہونا۔

۶۷ يَسْتَبِشِرُونَ:۔ خوش ہوتے ہوئے، اس حال میں کہ وہ لوگ خوش ہوتے ہیں۔ باب

استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتَبَشَرَ ہے۔

۶۸ لَا تَفْضَحُونَ:۔ تم لوگ مجھ کو رسوا مت کرو۔ (لَا تَفْضَحُوا) باب فتح سے فعل نہی، صیغہ

جمع مذکر حاضر، مصدر فَضَحَ ہے۔ (ن) یہ نون وقایہ ہے اس کے بعد یائے متکلم محذوف

مفعول بہ ہے۔ یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۶۹ لَا تَخْزُونَ:۔ تم لوگ مجھ کو ذلیل مت کرو۔ (لَا تَخْزُوا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ

جمع مذکر حاضر، مصدر اَخْزَأَ ہے۔ اس کا مادہ خِزِی ہے (ن) یہ نون وقایہ ہے۔ اس کے

بعد یائے متکلم محذوف مفعول بہ ہے۔ یائے محذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون وقایہ پر

کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۷۰ أَوَلَمْ نُنْهَكْ:۔ کیا ہم لوگوں نے آپ کو منع نہیں کیا۔ (أ) ہمزہ استفہام برائے انکار

ہے۔ (واو) حرف عطف ہے۔ (لَمْ نُنْهَكْ) فعل مضارع معروف، نفی، جحد بہ لم، صیغہ جمع متکلم،

مصدر نَهَيْتُ ہے۔ (ك) ضمیر واحد مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔

۷۲ لَعَمْرُكَ:۔ آپ کی زندگی کی قسم۔ اس کی اصل عبارت لَعَمْرُكَ قَسَمِی ہے۔ عَمْرُكَ

مبتداء اور قَسَمِی خبر ہے۔ (تفسیر بیضاوی) اس کے شروع میں لام مفتوح قسم کی تمہید کے

لیے لایا گیا ہے۔ عَمْرُكَ کے معنی زندگی۔ جمع: اَعْمَارُ ہے۔

۷۳ مَسْكُورِهِمْ:۔ ان کی مستی، ان کا نشہ۔ (مَسْكُورَةُ) کے معنی نشہ، مستی۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر

غائب، مضاف الیہ ہے۔

آیت نمبر ۷۲ یَغْمَهُونَ :- وہ لوگ حیران ہو رہے ہیں۔ باب فتح اور جمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غمہ ہے۔

۷۳ الصَّيْحَةُ :- سخت آواز۔ (وہ حضرت جبریل علیہ السلام کی آواز تھی)

۷۴ مُشْرِقِينَ :- سورج نکلنے ہوئے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد : مُشْرِقٌ اور مصدر اشراق ہے۔ معنی سورج نکلنا۔

۷۵ سَجِيلٍ :- کنکر۔ یعنی وہ مٹی جس کو پکا کر پتھر بنا دیا گیا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور

حضرت سعید بن جبیرؓ نے فرمایا کہ: اس کی اصل (سَجَلٌ کَلٌّ) ہے۔ (تفسیر مظہری)

۷۵ الْمُتَوَيْمِينَ :- دیکھنے والے (حضرت ابن عباسؓ)۔ فراست والے (حضرت

مجاہد)۔ غیرت حاصل کرنے والے (حضرت قتادہ)۔ غور فکر کرنے والے (حضرت

مقاتل) (تفسیر مظہری)۔ باب تفعیل سے اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جزم میں ہے۔ اس کا

واحد: مُتَوَيْمٌ اور مصدر تَوَيْمٌ ہے۔

۷۶ سَبِيلٍ مُّقِيمٍ :- سیدھا راستہ۔ (سَبِيلٌ) کے معنی راستہ۔ جمع: سُبُلٌ۔ (مُقِيمٌ) کے معنی

سیدھا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِقَامَ ہے۔

۷۸ أَصْحَابُ الْاَيْكَةِ :- بن والے۔ ان سے مراد حضرت شعیب علیہ السلام کی امت

ہے۔ (أَصْحَابٌ) کا واحد: صَاحِبٌ۔ اس کے معنی ساتھی کے ہیں۔ اور والا کے معنی میں

بھی استعمال ہوتا ہے۔ (اَيْكَةٌ) کے معنی بن، جنگل، گنجان درخت۔ اس کی جمع: اَيْكٌ ہے۔

۷۹ اِمَامٌ مُّبِينٌ :- کھلا ہوا راستہ، کھلی ہوئی سڑک۔ (اِمَامٌ) کے معنی راستہ، سڑک۔ (مُبِينٌ) کے

معنی واضح، کھلا ہوا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِبَانَ ہے۔

۸۰ أَصْحَابُ الْجُجُرِ :- حجر والے۔ ان سے مراد قوم ثمود ہے۔ (أَصْحَابٌ) کا واحد:

صَاحِبٌ اس کے معنی ساتھی کے ہیں۔ اور والا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(الْجُجُرُ) مدینہ اور شام کے درمیان ایک وادی کا نام ہے (تفسیر بیضاوی)۔

آیت نمبر ۸۲: كَانُوا يَنْجُوتُونَ :- وہ لوگ تڑاشتے تھے۔ باب فتح سے فعل ماضی استمراری صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نَجَتْ ہے۔

۸۳: مُصْبِحِينَ :- صبح ہوتے ہوئے، صبح ہونے کے وقت۔ باب افعال سے صیغہ جمع مذکر سالم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد : مُصْبِحٌ اور مصدر اُصْبَحَ ہے۔ اس کے معنی صبح کے وقت میں داخل ہونا۔

۸۵: اِصْفَحْ :- آپ درگزر کیجیے۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر صَفَحَ ہے۔

۸۶: الْخَلْقُ :- بہت پیدا کرنے والا۔ خَلَقَ مصدر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۶: الْعَلِيمُ :- بہت جاننے والا۔ عَلِمَ مصدر سے فعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب کسح سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۷: سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي :- سات آیتیں جو (نماز میں) مکرر (پڑھی جاتی) ہیں۔ اس سے مراد

سورۃ فاتحہ ہے۔ یہی اکثر مفسرین کا قول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ یہی سبع مثنائی ہے

(تفسیر کبیر)۔ (سبع) کے معنی سات ہیں۔ (المثنائی) کا واحد : الْمَثَاةُ ہے اس کے معنی

ایسی سورت جو بار بار پڑھی جائے۔ سورۃ فاتحہ میں سات آیتیں ہیں اور نماز کی ہر رکعت میں

یہ سورت پڑھی جاتی ہے، اس لیے سورۃ فاتحہ کو سبع مثنائی کہا جاتا ہے۔ بعض مفسرین کا قول

ہے کہ مثنائی سے مراد پورا قرآن کریم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے (الْاٰلُ

نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَبِهًا مَّثَانِي) اس صورت میں سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي میں

من تعریفیہ ہے اور پہلی صورت میں من زائدہ ہے۔

۸۸: لَا تَمُدَّنْ عَيْنَكَ :- آپ اپنی نگاہیں نہ ڈالئے۔ (لَا تَمُدَّنْ) باب نصر سے فعل نہی بانون

تاکید ثقلیہ، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَدَّ ہے۔ (عَيْنَكَ) عین کا تشبیہ حالت نصب میں

ہے۔ اصل میں عَيْنَيْنِ ہے، اضافت کی وجہ سے نون تشبیہ گر گیا ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر

آیت نمبر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۸۸ مَتَعْنَا: ہم نے فائدہ پہنچایا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَتَعَّع ہے۔

۸۸ اَزَّوَاجًا: مختلف قسمیں۔ اس کا واحد: زَوْج ہے۔

۸۸ اخْفِضْ جَنَاحَكَ: آپ اپنا بازو جھکا دیجیے، یعنی شفقت کرتے رہئے۔ (اخْفِضْ)

باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر۔ مصدر خَفَضَ ہے۔ (جَنَاحُ) کے معنی بازو،

پہلو۔ اس کی جمع: اَجْنِحَةٌ ہے۔

۸۹ النَّذِيرُ الْمُنِينُ: کھلم کھلا ڈرانے والا۔ (النَّذِيرُ) خلاف قیاس باب افعال سے مصدر ہے،

جو اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ قیاس کے مطابق باب افعال سے مصدر اَنْذَارُ اور خلاف قیاس

نَذِيرُ ہے۔ (الْمُنِينُ) باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِبَانَةٌ ہے۔

۹۰ الْمُقْتَسِمِينَ: تقسیم کرنے والے، بانٹنے والے۔ ان سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔

جنہوں نے قرآن کریم کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ جو اپنی مرضی کے موافق ہوا، اس

کو مان لیا اور جو مرضی کے خلاف ہوا اس کا انکار کر دیا۔ (الْمُقْتَسِمِينَ) باب افعال سے

اسم فاعل جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: مُقْتَسِمٌ اور مصدر اِقْتِسَامٌ ہے۔

۹۱ عَصِينَ: مختلف حصے، مختلف ٹکڑے۔ یہ جمع مذکر سالم حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد

: عَصَةٌ ہے۔

۹۲ اِصْدَعْ: آپ کھول کر سنا دیجیے، آپ کھلم کھلا بیان کر دیجئے۔ باب فتح سے فعل امر، صیغہ

واحد مذکر حاضر، مصدر صَدَعَ ہے۔

۹۵ اِنَّا كَفَيْنَاكَ: ہم آپ کی طرف سے کافی ہیں۔ (كَفَيْنَا) باب ضرب سے فعل ماضی

معروف، صیغہ جمع متکلم۔ مصدر كَفَايَةٌ ہے۔

۹۷ يَضِيقُ: وہ تنگ ہوتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر

غائب۔ مصدر ضَيَّقَ اور ضَيَّقُ ہے۔

۹۹ الْيَقِينُ: یقینی بات۔ یہاں یقین سے مراد موت ہے (تفسیر بیضاوی)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ نحل

سورہ نحل مکی ہے۔ یہ قرآن کریم کی سولہویں سورت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کو بیان فرمایا ہے اور قدرت کی عجیب و غریب صنعت کے سلسلے میں نحل یعنی شہد کی مکھیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورہ نحل رکھا گیا ہے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بے شمار نعمتوں اور مہربانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ اسی لئے اس سورت کا دوسرا نام سورہ نغم بھی ہے۔

آیت نمبر ۱ اَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ: اللہ تعالیٰ کا حکم یعنی عذاب (قریب) آ گیا۔ (اَتَىٰ) باب ضرب سے فعلی ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَتَىٰ ہے (اَمْرٌ) کے معنی حکم۔ جمع: اُمُور ہے۔
لَا تَسْتَغْفِرُوا: تم لوگ اس کو (حکم الہی کو) جلدی مت طلب کرو۔ (لَا تَسْتَغْفِرُوا) باب استفعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَسْتَغْفَر ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۲ الرُّوحُ: وحی، حکم الہی، پیغام خداوندی۔ جمع: اَرْوَاحُ ہے۔
۲ اَنْذِرُوا: تم لوگ ڈراؤ۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَنْذَر ہے۔
۲ اِتَّقُوا: تم لوگ مجھ سے ڈرو۔ (اِتَّقُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِتَّقَا ہے، جو اصل میں اَوْتَقَاء ہے۔ واؤ کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا گیا اِتَّقَاء ہو گیا۔ اس کا مادہ و قسی ہے۔ (ن) یہ نون وقایہ ہے اس کے بعد یائے متکلم مخذوف ہے، یائے مخذوفہ پر دلالت کرنے کے لیے نون پر کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

۳ تَعَالَى: وہ بہت بلند و برتر ہے۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالَى ہے۔

۴ نُطْفَةٍ: منی، قطرہ منی۔ جمع: نُطْفٌ ہے۔

آیت نمبر ۴ - خَصِيمٌ مُّبِينٌ: - کھلم کھلا جھگڑنے والا۔ (خَصِيمٌ) خَصَمٌ مصدر سے فعل کے وزن کے

صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع خَصَمَاءُ ہے۔ (مُبِينٌ)

باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر، مصدر ابانۃ ہے۔

۵ الْأَنْعَامُ: - چوپائے۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

۵ دَفَّاءٌ: - گرمی حاصل کرنے کا سامان۔ جمع: اَذْفَاءٌ ہے۔

۵ مَنَافِعُ: - فائدے۔ اس کا واحد: مَنَفْعَةٌ ہے۔

۶ جَمَالٌ: - خوبصورتی، رونق۔ باب کرم سے مصدر ہے۔

۶ تَسْرِحُونَ: - تم لوگ شام کو چرا کر لاتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ

جمع مذکر حاضر، مصدر از احق ہے۔

۶ تَسْرَحُونَ: - تم لوگ صبح کو چرانے لے جاتے ہو۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مسرَحٌ ہے۔

۷ بَالِغِيهِ: - اس (شہر) تک پہنچنے والے۔ اسم فاعل جمع مذکر سالم، حالت نصب میں ہے۔ یہ

اصل میں (بَالِغِينَ) ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ اس کا مصدر يَبْلُغُ ہے۔

باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (۵) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع

يَلْدُ ہے۔

۷ شِقَى الْأَنْفُسِ: - جانوں کو مشقت میں ڈالنا۔ (شِقَى) کے معنی مشقت۔ (الْأَنْفُسِ) کا واحد:

نَفْسٌ معنی جان۔

۷ رَاءُ وَفٍّ رَحِيمٌ: - بہت شفقت والا، بہت رحمت والا۔ (رَاءُ وَفٍّ) باب فتح سے فعول

کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ اس کا

مصدر رَأْفَةٌ ہے۔ (رَحِيمٌ) باب سمع سے فعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ اس کا مصدر رَحَمَةٌ ہے۔

۸ الْخَيْلُ: - گھوڑے۔ اس کی جمع: خِيُولٌ اور اَخْيَالٌ ہے۔ مجاز کے طور پر خیل کا اطلاق

آیت نمبر سواروں پر بھی ہوتا ہے۔

۸ الْبَغَالُ :- نچر۔ (وہ جانور جو گدھے اور گھوڑی کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے) اس کا واحد: بَغْلٌ ہے۔

۸ الْحَمِيرُ :- گدھے۔ اس کا واحد: حِمَارٌ ہے۔

۹ قَصْدُ السَّبِيلِ :- سیدھا راستہ۔ (قَصْدٌ) باب ضرب سے مصدر ہے، صفت مشبہ کے معنی میں ہے۔ اس کے معنی سیدھا، درست۔ (السَّبِيلُ) کے معنی راستہ۔ جمع: سُبُلٌ ہے۔

۹ جَانِثٌ :- ٹیڑھا، حق سے ہٹا ہوا۔ جَوْرٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔

۱۰ شَرَابٌ :- پینے کی چیز۔ جمع: اشْرِبَةٌ ہے۔

۱۰ تُسَيِّمُونَ :- تم لوگ پھراتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْمَاءَةٌ ہے۔

۱۱ الزَّرْعُ :- کھیتی۔ جمع: زُرُوعٌ ہے۔

۱۱ النَّخِيلُ :- کھجور کے درخت، اس کا واحد: نَخِيلَةٌ ہے۔

۱۱ الْأَعْنَابُ :- انگور، اس کا واحد: عَنَبٌ ہے۔ انگور کے ایک دانہ کو عنبۃ کہتے ہیں۔

۱۲ مَسَخَرٌ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) کام میں لگا دیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسَخَرٌ ہے۔

۱۲ النُّجُومُ :- ستارے۔ اس کا واحد: نَجْمٌ ہے۔

۱۲ مُسَخَّرَاتٌ :- (ستارے) کام میں لگے ہوئے۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا واحد: مُسَخَّرَةٌ اور مصدر تَسْخِيرٌ ہے۔

۱۳ ذُرَاً :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) پیدا فرمایا۔ (ذُرَاً) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ذُرَاً ہے۔

۱۳ يَنْذَغُرُونَ :- وہ لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر يَنْذَغُرُ ہے۔ (يَنْذَغُرُونَ) اصل میں يَنْذَغُرُونَ ہے۔ تاء کو ذال

آیت نمبر سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا اِنَّذُكْرُوْنَ ہو گیا۔

۱۴ لَحْمًا طَرِيًّا: - تازہ گوشت۔ اس سے مراد مچھلی ہے۔ (لَحْمٌ) کے معنی گوشت۔ جمع:

لَحُومٌ ہے۔ (طَرِيٌّ) کے معنی تازہ۔ طَرَاوَةٌ سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب

نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۴ جِلِيَّةٌ: - گہنا، زیور۔ جمع: جَلِيٌّ اور حُلِيٌّ ہے۔

۱۴ تَلْبَسُوْنَهَا: - تم لوگ اس کو (گہنا کو) پہنتے ہو۔ یعنی تمہاری عورتیں اس کو پہنتی ہیں۔ اس

آیت کریمہ میں زیور پہننے کی نسبت مردوں کی طرف اس لیے کی گئی ہے کہ عورتیں بھی

انسانوں کے مجموعہ میں سے ہیں، یا عورتوں کا زینت اختیار کرنا مردوں کے لیے ہوتا ہے۔

(تفسیر مظہری) (تَلْبَسُوْنَ) باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

لَبَسَ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع جِلِيَّةٌ ہے۔

۱۴ اَلْفُلُكَ: - کشتیاں۔ یہ لفظ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے، یہاں

جمع کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

۱۴ مَوَاجِرَ: - پانی کو چیرنے والی، پانی کو چیرتی ہوئی۔ اس کا واحد: مَاجِرَةٌ ہے۔ اور مصدر

مَجَرَ اور مَجُوْرٌ ہے۔ باب فتح اور نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (مَوَاجِرَ) ترکیب نحوی میں

حال واقع ہے۔

۱۵ رَوَّاسِي: - مضبوط پہاڑ۔ اس کا واحد: رَاسِيَةٌ ہے۔

۱۵ اَنْ تَجِيْدَ بِكُمْ: - کہ وہ (زمین) تم کو لے کر حرکت نہ کرنے لگے، کہ وہ (زمین) تم کو

لے کر ڈلگائے نہ لگے۔ (اَنْ تَجِيْدَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث

غائب، مصدر مَیْدٌ ہے۔ اس میں لائے نفی مقدر ہے، اس کی اصل عبارت اَنْ لَا تَجِيْدَ ہے۔

۱۵ اَنْهَرَا: - نہریں، ندیاں۔ اس کا واحد: نَهْرٌ ہے۔

۱۵ سُبُلًا: - راستے۔ اس کا واحد: سَبِيلٌ ہے۔

۱۸ اِنْ تَعُدُّوْا: - اگر تم شمار کرو گے۔ (تَعُدُّوْا) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

آیت نمبر مذکر حاضر، مصدر عَدَّ ہے۔ (تَعْدُوا) کی اصل تَعْدُون ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع گر گیا ہے۔

۱۸ لَا تُخْصَوْهَا: تم لوگ اس کو (نعمت الہی کو) شمار نہیں کر سکو گے۔ (لَا تُخْصَوْا) باب افعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اخْصَاء ہے۔ یہ فعل مضارع جواب شرط واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع نِعْمَةٌ ہے۔

۱۹ تُبْـرِئُونَ: تم لوگ چھپاتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَبْرَأَ ہے۔

۱۹ تُعْلِنُونَ: تم لوگ ظاہر کرتے ہو۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَعْلَنَ ہے۔

۲۱ اَمْوَاتٌ: مردے۔ اس کا واحد مَيِّت ہے۔

۲۱ اَحْيَاءٌ: زندہ۔ اس کا واحد حَيٌّ ہے۔

۲۱ اَيَّانَ يَبْعَثُونَ: وہ لوگ کب زندہ کیے جائیں گے۔ (اَيَّانَ) اسم استفہام برائے زمان ہے۔ (يَبْعَثُونَ) باب فتح سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر بَعَثَ ہے۔

۲۳ لَا جَرَمَ: یقینی بات، لازمی بات۔ (جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں، لیکن لائے لُغی کے ساتھ (لَا جَرَمَ) کا لفظ یقیناً اور حقا کے معنی میں ہے۔ اس کے بارے میں جمہور کا مسلک یہی ہے۔

۲۳ الْمُسْتَكَبِرِينَ: تکبر کرنے والے۔ باب استفعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد مُسْتَكْبِرٌ اور مصدر اِسْتَكْبَارٌ ہے۔

۲۴ اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ: پہلے لوگوں کے افسانے، پہلے لوگوں کی کہانیاں۔ (اَسَاطِيرُ) کا واحد: اُسْطُورَةٌ ہے۔ معنی افسانہ، کہانی۔ (الْاَوَّلِينَ) جمع مذکر سالم حالت جزم میں ہے۔ اس کا واحد: الْاَوَّلُ ہے۔

۲۵ اَوْزَارَهُمْ: ان کے (اپنے) بوجھ۔ اس سے مراد گناہوں کا بوجھ ہے۔ (اَوْزَارُ) کا واحد:

آیت نمل وِزْرُ ہے۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۲۵ یَزِرُونُ :- وہ لوگ اٹھائیں گے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر وِزْرٌ اور وِزْرٌ ہے۔

۲۶ قَدْ مَكَرَ :- البتہ تدبیر کی۔ باب نصر سے فعل ماضی قریب، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر

مَكَرٌ ہے۔

۲۷ اَتَى اللّٰهُ :- اللہ تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم) آگیا۔ (اَتَى) باب ضرب سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَتَىٰ ہے۔

۲۸ الْقَوَاعِدُ :- بنیادیں۔ اس کا واحد قَاعِدَةٌ ہے۔

۲۹ خَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ :- ان پر چھت گر گئی۔ (خَرَّ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر خَرَّ اور خَرُّوْرٌ ہے۔ (السَّقْفُ) کے معنی چھت۔

اس کی جمع : سُقُوفٌ ہے۔

۳۰ يُخَوِّضُهُمْ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو رسوا کرے گا۔ (يُخَوِّضُ) باب افعال سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اخْوَضَ آخَا اور مادہ خَوَّضٌ ہے۔ (ہم) ضمیر جمع

مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۳۱ كُنْتُمْ تُشَاقِقُونَ :- تم لوگ جھگڑتے تھے۔ باب مضارع سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع

مذکر حاضر، مصدر مُشَاقَقَةٌ اور مُشَاقٌّ ہے۔

۳۲ تَتَوَقَّعُهُمُ الْمَلَائِكَةُ :- فرشتے ان کی جان نکالتے ہیں۔ (تَتَوَقَّعُ) باب تفعیل سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوَقَّعٌ ہے۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب،

مفعول بہ ہے۔ (الْمَلَائِكَةُ) کا واحد : مَلَكٌ ہے۔ معنی فرشتہ۔ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی نورانی

مخلوق ہیں جو کسی کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت

اور فرماں برداری میں لگے رہتے ہیں۔

۳۳ اتَّقُوا السَّلَامَ :- وہ لوگ فرماں برداری پیش کریں گے، وہ لوگ اطاعت ظاہر کریں گے۔

آیت نمبر (الْقَوَا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر القاء ہے۔ یہ فعل ماضی، فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (السلم) کے معنی اطاعت و فرمانبرداری۔

۲۹ فُشْوِی: - ٹھکانا۔ اس کی جمع: فُشَاوِی ہے۔ اس کا مصدر فُشْوَاوُ اور فُشْوِی ہے معنی ٹھہرنا۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۳۱ جَنَّتْ عَذْنُ: - ہمیشہ رہنے کے باغات۔ (جَنَّتْ) کا واحد: جَنَّةٌ ہے۔ جنت اس مقام کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ٹھکانا ہوگا، جہاں اللہ تعالیٰ بے شمار اور بے مثال نعمتوں سے نوازیں گے۔ (عَذْنُ) باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے۔ معنی اقامت کرنا اور وطن بنانا۔

۳۳ هَلْ يَنْظُرُونَ: - وہ لوگ نہیں انتظار کر رہے ہیں۔ (هَلْ) نفی کے لیے ہے۔ (يَنْظُرُونَ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر نظرو اور نظرو ہے۔ ۳۴ حَاقَّ بِهِمْ: - ان لوگوں کو گھیر لیا۔ (حَاقَّ) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر حَقَّقَ ہے۔

۳۶ بَعَثَا: - ہم نے بھیجا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعَثَ ہے۔ ۳۷ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ: - تم لوگ شیطان سے بچو۔ (اجْتَنِبُوا) باب التعلال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اجْتَنَبَ ہے (الطَّاغُوتَ) کے معنی، شیطان، سرکش، نافرمان، حد سے تجاوز کرنے والا، معبود باطل۔ جمع: طَوَاغِیْتُ ہے۔

۳۸ اَفْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ: - ان لوگوں نے بہت زور لگا کر اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں۔ (اَفْسَمُوا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب۔ مصدر اَفْسَمَ ہے۔ (جَهْدَ) کے معنی کوشش کرنا۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ (اَيْمَانُ) کے معنی قسمیں۔ اس کا واحد: یَمِیْنٌ ہے۔

۴۱ هَاجَرُوا فِي اللّٰهِ: - ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے واسطے اپنا وطن چھوڑ دیا۔ (هَاجَرُوا) باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر هَاجَرَهُ هَاجَرَةً ہے۔

آیت نمبر ۴۱ لَبُّوْا نَہُمْ:۔ ہم ان کو ضرور ٹھکانا دیں گے۔ (لَبُّوْا نَہُمْ) باب تفعیل سے فعل مضارع غائب، مفعول بہ ہے۔

۴۳ اَہْلَ الذِّکْرِ:۔ یاد رکھنے والے، اہل کتاب، اہل علم، کتب سابقہ کے جاننے والے۔ یہاں اہل ذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ (اَہْلَ) کے معنی کنبہ، رشتہ دار۔ یہاں (والے) کے معنی میں ہے۔ (الذِّکْرُ) کے معنی یاد کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۴۴ اَلْبَیِّنَاتِ:۔ دلائل، معجزات۔ اس کا واحد: اَلْبَیِّنَةُ ہے۔

۴۵ اَلزُّبُرِ:۔ کتابیں، صحیفے۔ اس کا واحد: اَلزُّبُورُ ہے۔

۴۶ اَلذِّکْرُ:۔ یادداشت۔ اس سے مراد قرآن کریم ہے۔ (الذِّکْرُ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی یاد کرنا۔

۴۷ مَكْرُوۡا السَّیِّاۡتِ:۔ ان لوگوں نے بری تدبیریں کیں۔ (مَكْرُوۡا) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرُ ہے۔ (السَّیِّاۡتِ) کے معنی برائیاں۔ اس کا واحد: السَّیِّئَةُ ہے۔

۴۸ یَخۡحِیۡفُ اللّٰہُ:۔ اللہ تعالیٰ دھندلا دے (یَخۡحِیۡفُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یَخۡحِیۡفُ ہے۔ (یَخۡحِیۡفُ) اُن نامہ کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۹ تَقَلَّبَہُمْ:۔ ان کا چلنا پھرنا، ان کا آنا جانا۔ (تَقَلَّبَ) باب تفعیل سے مصدر ہے۔ (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۵۰ تَخَوُّفِ:۔ گھٹاتے گھٹاتے۔ تھوڑا تھوڑا گھٹانا۔ (تَخَوُّفِ) کے معنی ڈرنا، ڈرانا، تھوڑا تھوڑا گھٹانا۔ یہاں اس سے مراد تھوڑا تھوڑا گھٹانا ہے۔ (عَلٰی تَخَوُّفِ) فاعل یا مفعول یہ سے حال ہے۔

۵۱ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ:۔ بہت شفقت والا، بہت رحمت والا۔ (رَءُوۡفٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ رَءُوۡفٌ مصدر سے فاعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ (رَّحِیۡمٌ) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ رَحِیۡمٌ مصدر سے

آیت نمبر فاعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸ یَتَفَيَّنُوا ظِلَّاللَّهِ:۔ اس کے سائے جھک جاتے ہیں۔ (یَتَفَيَّنُوا) باب تفعیل سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تنقیی ہے۔ (ظلال) کے معنی سائے۔ اس

کا واحد: ظِلَّ ہے۔ (ذ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع مَا خَلَقَ

اللَّهُ ہے۔ اس میں ضمیر کو واحد لانا، ماموصولہ کے لفظ کی رعایت کی وجہ سے ہے۔

۲۸ الشَّمَالِ:۔ بائیں طرف۔ اس کا واحد: شِمَالٌ ہے۔

۲۸ ذَاخِرُونَ:۔ ذلیل ہونے والے، حقیر ہونے والے۔ اس کا واحد: ذَاخِرٌ اور مصدر ذُخِرَ

ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔ (هُمْ ذَاخِرُونَ) یہ جملہ خالیہ ہے۔ ماموصولہ کے

معنی کی رعایت کی وجہ سے جمع کی ضمیر لائی گئی ہے۔

۵۱ اِیَّایَ فَاَرْهَبُونَ:۔ تم لوگ صرف مجھ سے ڈرو۔ اس کی تحقیق اور ترکیب پارہ (۱) آیت

(۴۰) میں دیکھیے۔

۵۲ اَلَّذِیْنَ:۔ اطاعت، فرماں برداری۔ باب ضرب سے مصدر ہے معنی فرماں برداری کرنا۔

۵۲ وَاَصْبَا:۔ دائمی طریقہ پر، دائمی ہونے کی حالت میں۔ وَصُوبٌ مصدر سے اسم فاعل ہے۔

حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ:۔ جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (اِذَا) زمانہ مستقبل کے لیے ظرف ہے۔

اور شرط کے معنی کو بھی شامل ہوتا ہے۔ یہاں شرط کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (مَسَّكُمْ)

مَسَّ باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسَّ اور مَسَّیْسٌ ہے۔

معنی چھونا، پہنچنا، لاحق ہونا۔ (كُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (الضُّرُّ) تکلیف،

مصیبت، پریشانی۔ جمع: اَضْرَآءٌ ہے۔

۵۳ تَجَسَّرُونَ:۔ تم لوگ فریاد کرتے ہو۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر

حاضر، مصدر جَارٌّ ہے۔ معنی فریاد کرنا، گڑ گڑانا۔

۵۳ اِذَا كُشِفَ الضُّرُّ:۔ جب وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تکلیف کو ہٹا دیتے ہیں۔ (اِذَا) زمانہ

آیت نمبر مستقبل کے لیے ظرف ہے۔ اور شرط کے معنی کو بھی شامل ہوتا ہے، یہاں شرط کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (کشف) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب،

مصدر کشف ہے۔ (ضَرَّ) کے معنی تکلیف، مصیبت، پریشانی، نزع، اضطراب ہے۔

۵۵ نَمْتَعُوا:۔ تم لوگ فائدہ اٹھاؤ، تم لوگ عیش اڑالو۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر تَمَتَّعَ ہے۔

۵۸ إِذَا بُشِّرَ:۔ جب خوش خبری دی جاتی ہے۔ (إِذَا) زمانہ مستقبل کے لیے ظرف ہے، اور شرط کے معنی کو بھی شامل ہوتا ہے۔ یہاں شرط کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (بُشِّرَ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَبَشَّيرٌ ہے۔

۵۸ ظِلٌّ وَجْهَهُ مُسَوِّدًا:۔ اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے، اس کا چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ یہ جواب شرط واقع ہے۔ (ظَلَّ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر ظَلَّ ہے۔ معنی ہمیشہ رہنا۔ (ظَلَّ) یہاں پر افعال ناقصہ میں سے ہے۔ (وَجْهَهُ) چہرہ۔ جمع: وَجُوهُ ہے۔ (مُسَوِّدًا) باب افعال سے اسم مفعول ہے، اس کا مصدر اسْوَدَّ اذ ہے۔ ظِلٌّ کی خبر ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۵۸ كَظِيمٌ:۔ دل میں گھٹنے والا، رنجیدہ ہونے والا۔ كَظِيمٌ مصدر سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۹ يَسْـُٔوْرِي:۔ وہ چھپتا پھرتا ہے۔ باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَارَى ہے۔

۵۹ اَيْمِسِكُهُ عَلٰی هُوْنٍ:۔ کیا وہ اس کو ذلت کے ساتھ روک لے۔ یعنی اس کو زندہ ہونے کی حالت میں اپنے پاس باقی رکھے۔ (اَيْمَسِكُ) استفہام ہے۔ (اَيْمَسِكُ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَمْسَكَ ہے۔ (هُوْنٍ) ضمیر واحد مذکر غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع مَسْـُٔوْرٍ ہے یعنی لڑکی ہے۔ (هُوْنٍ) ذلت و رسوائی۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ (عَلٰی هُوْنٍ) ترکیب میں فاعل یا مفعول بہ سے حال

آیت نمبر واقع ہے۔ اس کی اصل عبارت تَكَاثُرًا عَلٰی هٰذَا ہے۔

۵۹ يَلْمُزُهُ فِي الثَّرَابِ :- وہ اس کو مٹی میں گاڑ دے۔ (يَلْمُزُ) باب نصر سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر دس ہے۔ (ه) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

اس کا مرجع مَا بُشِّرَ بِهِ یعنی لڑکی ہے۔ (الثَّرَابُ) کے معنی مٹی۔ جمع: التُّرَابُ اور تُرَابَانِ ہے۔

۶۱ يُؤَخِّرُهُمْ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کو مہلت دے رہے ہیں۔ (يُؤَخِّرُ) باب تفعیل سے

فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تاخیر ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب

مفعول بہ ہے۔

۶۱ أَجَلٌ مُّسَمًّى :- مقررہ مدت، مقررہ وقت۔ (أَجَلٌ) کے معنی مدت، وقت۔ جمع: أَجَالٌ

ہے۔ (مُسَمًّى) باب تفعیل سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر تَسْمِيَةٌ ہے۔

۶۱ لَا يَسْتَأْخِرُونَ :- وہ لوگ مؤخر نہیں ہوں گے، وہ لوگ پیچھے نہیں ہٹ سکیں گے۔ باب

استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استأخَرَ ہے۔

۶۱ لَا يَسْتَقْدِمُونَ :- وہ لوگ مقدم نہیں ہوں گے، وہ لوگ آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ باب

استفعال سے فعل مضارع منفی، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استَقْدَمَ ہے۔

۶۲ نَصِيفُ أَلْسِنَتِهِمْ :- ان کی زبانیں (جھوٹ) بیان کرتی ہیں۔ (نَصِيفُ) باب ضرب

سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَصَفَ ہے۔ (أَلْسِنَةُ) کے معنی

زبانیں، اس کا واحد: لِسَانٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۲ لَا جَرَمَ :- یقینی بات، لازمی بات۔ (جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں۔ لیکن لائے نفی کے ساتھ لفظ

(لَا جَرَمَ) یقیناً اور حقا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اس کے بارے میں جمہود کا مسلک یہی ہے۔

۶۲ هُمْ مُفْرَطُونَ :- وہ لوگ بڑھائے جا رہے ہیں۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔

(مُفْرَطُونَ) بڑھائے ہوئے لوگ۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم ہے، اس کا

واحد: مُفْرَطٌ اور مصدر افْرَاطٌ ہے۔

۶۶ الْأَنْعَامَ :- چوپائے۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔

آیت نمبر ۶۶: عِبْرَةٌ: نصیحت۔ اس کی جمع: عِبْرٌ ہے۔

۶۶: تُسْقِيكُمْ: ہم تم کو پلاتے ہیں۔ (تُسْقِي) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اسْقَاء ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۶۶: قُرْبٌ: گوبر۔ جمع: قُرُوْث ہے۔

۶۶: دَمٌ: خون۔ جمع: دِمَاء ہے۔

۶۶: سَالِفًا: خوش گوار، خوش ذائقہ۔ سَوَّغ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۷: ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ: کھجوروں اور انگوروں کے پھل۔ (ثَمَرَات) کے معنی پھل۔ اس کا واحد: ثَمْرَةٌ ہے۔ (النَّخِيلُ) کھجور کے درخت۔ اس کا واحد: نَخْلَةٌ ہے۔ (الأعْنَابُ) کے معنی انگور۔ اس کا واحد: عَنَب ہے۔ انگور کے ایک دانے کو عنبۃ کہتے ہیں۔

۶۷: مَسْكْرًا: نشہ کی چیز، نشہ آور چیز۔ باب سَمِعَ سے مصدر ہے۔ معنی مست ہونا، مدہوش ہونا۔

۶۸: النَّخْلُ: شہد کی مکھیاں۔ اس کا واحد: نَخْلَةٌ ہے۔

۶۸: يَغْرُسُونَ: وہ لوگ بلند کرتے ہیں، وہ لوگ عمارت بناتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غَرَس ہے۔

۶۹: كَلْبِي: تو کھالے، یعنی تو چوس لے۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر اَكَلَ ہے۔ اس میں شہد کی مکھی سے خطاب ہے۔

۶۹: اَسْلُكِي: تو چل، باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مؤنث حاضر، مصدر سَلَكَ اور سَلُوْكَ ہے۔

۶۹: ذُلُلًا: نرم، آسان، مطیع، فرماں بردار۔ اس کا واحد: ذُلُوْلٌ ہے۔

۶۹: شَرَابٌ: پینے کی چیز۔ یہاں اس سے مراد شہد ہے۔ اس کی جمع: أَشْرِبَةٌ ہے۔

۷۰: يَتَوَفَّكُم: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تمہاری جان قبض کرتا ہے۔ (يَتَوَفَّي) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَفَّي ہے۔ (کُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر،

آیت ثمر مفعول بہ ہے۔

۷۰ ارْذُلْ الْعُمْرَ: - ناکارہ عمر، نکمی عمر۔ (ارْذُلْ) رَذَالَة مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔
باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: ارْذُلْ اور ارْذُلُوْا ہے۔ (عُمْر) کے معنی
زندگی۔ اس کی جمع: اَعْمَار ہے۔

۷۱ عَلِيمٌ قَدِيرٌ: - بہت علم والا، بڑی قدرت والا۔ (عَلِيمٌ) عَلِم سے فاعل کے وزن پر مبالغہ کا
صیغہ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔
(قَدِيرٌ) قُدْرَة سے فاعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔

۷۲ يَجْحَدُوْنَ: - وہ لوگ انکار کرتے ہیں۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر
غائب، مصدر جَحَدًا اور جَحُوْد ہے۔

۷۳ اَزْوَاجًا: - بیویاں۔ اس کا واحد: زَوْج ہے۔ لفظ زوج شوہر اور بیوی دونوں معنی کے لیے
استعمال ہوتا ہے، یہاں بیوی کے معنی میں ہے۔

۷۴ بَنِيْنَ: - بیٹے۔ یہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ حالت رفع میں بَنُوْنَ
استعمال ہوتا ہے۔ اس کا واحد ابْن ہے۔

۷۵ حَفْدَةٌ: - پوتے۔ اس کا واحد: حَفِيْد ہے۔

۷۶ لَا يَسْتَطِيعُوْنَ: - وہ لوگ قدرت نہیں رکھتے ہیں۔ باب استفعال سے فعل مضارع منفی،
صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اسْتَطَاعَة اور مادہ طَوَّع ہے۔

۷۷ هَلْ يَسْتَوُوْنَ: - کیا وہ لوگ برابر ہیں۔ یعنی وہ لوگ برابر نہیں ہو سکتے ہیں۔ (هَلْ)
استفہامیہ برائے نفی ہے۔ (يَسْتَوُوْنَ) باب اتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر
غائب، مصدر اسْتَوَا اور مادہ سَوَى ہے۔

۷۸ اَبْكُمْ: - گونگا۔ اس کی جمع: بُكُمْ ہے۔

۷۹ كَلَّ عَلَى مَوْلِيْهِ: - (وہ) اپنے آقا پر بوجھ ہے۔ (وہ) اپنے۔ اک پر وبال چلن

آرت نمبر ہے۔ (کَلَّ) کے معنی بوجھ۔ اصل میں کَلَّ مصدر ہے معنی تھک جانا۔ باب ضرب سے

استعمال ہوتا ہے۔ (مَوَالِی) کے معنی آقا، مالک۔ اس کی جمع: مَوَالِی ہے، جو اصل میں مَوَالِی

ہے ضمہ یاء پر شوار تھا، ساکن کرویا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی۔ مَوَالِی ہو گیا۔

۷۶ اَيْنَمَا يُوْجِهُ:۔ وہ (آقا) اس کو جہاں بھیجتا ہے۔ (اَيْنَمَا) اسم شرط ہے۔ (يُوْجِهُ) باب

تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَوَجَّهَ ہے۔ (اَيْنَمَا) اسم

شرط کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع

(اَبْنُکُمْ) ہے۔

۷۷ السَّاعَةِ:۔ قیامت۔ روز قیامت کو ساعت اُس لیے کہا جاتا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ

بندوں کا حساب اس قدر جلدی لے گا، گویا کہ ایک ساعت یعنی تھوڑی دیر میں حساب لیا گیا

ہے۔ جیسا کہ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ سے معلوم ہوتا ہے۔ (امام راغب اصفہانی)۔

۷۸ کَلَّمَاحِ الْبَصَرِ:۔ آنکھ جھپکنے کی طرح۔ شروع میں کاف حرف جر برائے تشبیہ ہے۔ (لَمَحَ)

باب فتح سے مصدر ہے، معنی نگاہ ڈالنا۔ (الْبَصَرُ) کے معنی آنکھ، نگاہ۔ جمع: أَبْصَارُ ہے۔

۷۸ السَّمْعِ:۔ کان۔ اس کی جمع: أَسْمَاعُ ہے۔

۷۸ الْأَبْصَارِ:۔ آنکھیں۔ اس کا واحد: بَصْرٌ ہے۔

۷۸ الْآفِئِدَةِ:۔ دل۔ اس کا واحد: قَلْبٌ ہے۔

۷۹ مُنْخَرِتٍ:۔ معلق، تالغ۔ باب تفعیل سے اسم مفعول جمع مؤنث سالم ہے۔ اس کا

واحد: مُنْخَرَةٌ اور مصدر مُنْخَرٌ ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۷۹ جَوِّ السَّمَاءِ:۔ آسمان کی فضا۔ (جَوٌّ) کے معنی فضا۔ آسمان اور زمین کا درمیانی حصہ۔ جمع

: أَجْوَاءُ ہے۔ (السَّمَاءُ) کے معنی آسمان۔ جمع: سَمَوَاتٌ ہے۔

۷۹ مَا يُضِیْکُھُنَّ:۔ ان (پرندوں) کو روکتا نہیں ہے۔ (مَا) نفی کے لیے ہے۔ (يُضِیْکُ)

باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَضَاكَ ہے۔ (هُنَّ)

ضمیر جمع مؤنث غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع الطَّيْرُ ہے۔

- ۸۰ سَكَنًا: رہنے کی جگہ۔ باب نصر سے مصدر ہے معنی رہنا۔
- ۸۰ جُلُودُ الْأَنْعَامِ: جانوروں کی کھالیں۔ (جُلُودٌ) کے معنی کھالیں۔ اس کا واحد: جِلْدٌ ہے۔ (الْأَنْعَامِ) کے معنی چوپائے، جانور۔ اس کا واحد: نَعَمٌ ہے۔
- ۸۰ تَمْتَحِنُوْنَهَا: تم لوگ ان (گھروں یعنی خیموں) کو ہلکا (بھلکا) پاتے ہو۔ (تَمْتَحِنُوْنُ) باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر استخفاف ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع بیوت ہے۔
- ۸۰ يَوْمَ ظَعْنِكُمْ: تمہارے (اپنے) سفر کے دن۔ (ظَعْنٌ) باب فتح سے مصدر ہے۔ معنی سفر کرنا، کوچ کرنا۔
- ۸۰ أَصْوَفِيْهَا: ان (بھیڑوں) کی اون۔ (أَصْوَفٌ) کا واحد: صُوفٌ ہے۔ اس سے مراد بھیڑ کی اون ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع الْأَنْعَامُ ہے۔
- ۸۰ أَوْبَارِهَا: ان (اونٹوں) کے بال (أَوْبَارٌ) کا واحد وَبْرٌ ہے۔ اس سے مراد اونٹ کے بال ہیں۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع الْأَنْعَامُ ہے۔
- ۸۰ أَشْعَارِهَا: ان (بکریوں) کے بال۔ (أَشْعَارٌ) کا واحد: شَعْرٌ ہے۔ یہاں اس سے مراد بکری کے بال ہیں۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع الْأَنْعَامُ ہے۔
- ۸۰ الثَّلَاثُ: گھر کا سامان۔ اس کی جمع: اَثَلٌ ہے۔
- ۸۰ مَتَاعًا: فائدہ اٹھانے کی چیز۔ اس کی جمع: اَمْتَعَةٌ ہے۔
- ۸۱ ظِلَالًا: سائے۔ اس کا واحد: ظِلٌّ ہے۔
- ۸۱ الْجِبَالُ: پہاڑ۔ اس کا واحد: جَبَلٌ ہے۔
- ۸۱ اَكْنَانًا: چھپنے کی جگہیں۔ اس کا واحد: كِنٌّ ہے۔
- ۸۱ سَرَابِيلٌ: کرتے۔ اس کا واحد: سَرَبَالٌ ہے۔
- ۸۱ تَقِيْكُمْ الْحَرَّ: وہ (کرتے) تم کو گرمی سے بچاتے ہیں۔ (تَقِيْ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وقی اور وقایۃ ہے۔ (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر

آیت نمبر مفعول بہ ہے۔ (الْحَرِّ) کے معنی گرمی، یہ باب نصر اور ضرب سے مصدر ہے معنی گرم ہونا۔

۸۱ سَوَّابِلَ: کرتے۔ اس سے مراد (زر ہیں) ہیں۔ اس کا واحد: سَوَّابِلٌ ہے۔

۸۱ تَقِيْكُمْ بِأَسْكُمْ: وہ (کرتے یعنی زر ہیں) تمہاری لڑائی سے تمہاری حفاظت کرتے

ہیں، وہ (کرتے) تمہاری لڑائی میں تمہارا بچاؤ کرتے ہیں۔ (تَقِيْ) باب ضرب سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَقِيٌّ اور وَفَايَةٌ ہے۔ (كُم) ضمیر جمع مذکر

حاضر مفعول بہ ہے۔ (بِأَسْ) کے معنی لڑائی۔ جمع: أَبْوَسٌ ہے۔

۸۱ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ: تاکہ تم لوگ فرماں بردار ہو جاؤ۔ (لَعَلَّ) حروف مشبہ بالفعل میں سے

ہے۔ تعلیل یعنی علت بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر

(لَعَلَّ) کا اسم ہے۔ (تُسْلِمُونَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر،

مصدر اسْلَمَ ہے۔ یہ فعل ترکیب فحوی میں لعلن کی خبر ہے۔

۸۴ نَبِّئْ: ہم قائم کریں گے، ہم مقرر کریں گے۔ باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ

جمع متکلم، مصدر نَبَّئْتُ ہے۔

۸۴ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ: ان (کافروں) سے (اللہ تعالیٰ کو) راضی کرنے کی فرمائش نہیں کی

جائے گی۔ یعنی قیامت کے دن کافروں سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کو

راضی کر لو، اس لیے کہ قیامت کے دن توبہ کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوں گے۔

(يُسْتَعْتَبُونَ) باب استفعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اسْتَعْتَبْتُ

اور مادہ عَتَبٌ ہے۔

۸۵ لَا يُخَفَّفُ: وہ (عذاب) ہلکا نہیں کیا جائے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول منفی،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَخَفَّفٌ ہے۔

۸۵ يُنْظَرُونَ: (نہ) ان لوگوں کو مہلت دی جائے گی۔ باب افعال سے فعل مضارع مجہول،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِنْظَارٌ ہے۔

۸۶ كُنَّا نَدْعُوْا: ہم لوگ عبادت کرتے تھے۔ باب نصر سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع

آیت نمبر ۸۶ تکلم، مصدر دَعَوُ، دَعْوًا اور دُعَاء ہے۔

۸۶ الْقَوْلُ إِلَيْهِمُ الْقَوْلُ:۔ وہ لوگ ان کی طرف کلام کو متوجہ کریں گے۔ یعنی وہ لوگ ان سے کلام کریں گے۔ (الْقَوْلُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر الْقَاءَ ہے۔ یہ فعل ماضی جواب شرط پر عطف کی وجہ سے مستقبل کے معنی میں ہے۔ (الْقَوْلُ) کے معنی بات۔ جمع: اقْوَال ہے۔

۸۹ تَبَيَّنَا:۔ بیان کرنے والا۔ باب ضرب سے مصدر ہے، معنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔ اس آیت کریمہ میں تَبَيَّنَا لِكُلِّ شَيْءٍ قرآن کریم کے لیے ذکر کیا گیا ہے۔ یہ مصدر لازم ہے۔ اور اسم فاعل متعدی کے معنی میں ہے۔ یعنی قرآن کریم دین کی تمام باتوں کو بیان کرنے والا ہے۔

۹۰ الْعَذْلُ:۔ انصاف، اعتدال۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
 ۹۰ الْإِحْسَانُ:۔ بھلائی کرنا، اچھا کام کرنا۔ باب افعال سے مصدر ہے۔
 ۹۰ الْفَحْشَاءُ:۔ بے حیائی۔ وہ قول یا فعل جس کی برائی شدید اور سخت ہو (تفسیر مظہری)۔
 فَحْشٌ سے فعلاء کے وزن پر صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔
 ۹۰ الْمُنْكَرُ:۔ برائی۔ وہ قول یا فعل جس کو شریعت اور عقل سلیم برا سمجھے (تفسیر مظہری)۔
 (مُنْكَرٌ) باب افعال سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ اس کی ضد معروف ہے۔ اس کی جمع مُنْكَرَات اور مُنْكَرٌ ہے۔

۹۰ الْبَغْيُ:۔ ظلم، سرکشی۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔
 ۹۰ يَعْظُمُكُمْ:۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تم کو نصیحت فرماتے ہیں۔ (يَعْظُمُ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر وَّعَظًا اور عِظَةً ہے۔ (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۹۱ أَوْفُوا:۔ تم لوگ پورا کرو۔ باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَوْفَىٰ اور مَادَ وَفَىٰ ہے۔

آیت نمبر ۹۱

لَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ: تم لوگ قسموں کو نہ توڑو۔ (لَا تَنْقُضُوا) باب نصر سے فعل

صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر نقض ہے۔ (اَيْمَانَ) کے معنی قسمیں۔ اس کا واحد: اَيْمَانٌ ہے۔

۹۱ بَعْدَ تَوَكُّبِهَا: ان (قسموں) کو مضبوط کرنے کے بعد۔ (تَوَكُّبِهَا) باب تفعیل سے

مصدر ہے، اس کے معنی مضبوط کرنا۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ اس کا

مرجع الْاَيْمَانَ ہے۔

۹۱ كَفِيلًا: ضامن، ذمہ دار۔ فعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر کفیل اور

کفالة ہے۔ باب نصر اور کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۲ نَقَضَتْ غَزْلَهَا: اس عورت نے اپنے کاتے ہوئے سوت کو توڑ ڈالا۔ (نَقَضَتْ) باب

نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نقض ہے۔ (غَزْلًا) باب

ضرب سے مصدر ہے معنی سوت کا تنا۔ یہ مصدر یہاں اسم مفعول مَغْزُول کے معنی میں ہے۔

(ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۹۲ اَنْكَاثًا: ٹکڑے ٹکڑے۔ اس کا واحد: نَكَثٌ ہے اس کے معنی ادھیڑا ہوا سوت۔

۹۲ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبَعٌ مِنْ اُمَمٍ: ایک جماعت دوسری جماعت سے زیادہ ہے (زیادہ ہو)

(اُمَّةٌ) جماعت، گروہ۔ جمع: اُمَمٌ ہے۔ (اَرْبَعٌ) کے معنی زیادہ، یہ اسم تفضیل ہے۔ باب نصر

سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مصدر بَنَاءٌ اور بُنُو ہے۔

۹۲ يَلْبِسُكُمْ اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش فرماتے ہیں۔ (يَلْبِسُ) باب نصر سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يَلْبَسُ اور يَلْبَاسٌ ہے۔ (كُكُمْ) ضمیر جمع مذکر حاضر،

مفعول بہ ہے۔

۹۳ لَا تَخْلُدُوا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا: تم لوگ اپنی قسموں کو فساد کا ذریعہ مت بناؤ۔ یعنی تم لوگ

اپنی قسموں کو مت توڑو۔ اس لیے کہ قسموں اور عہدوں کا توڑنا فساد کا ذریعہ ہے۔

(لَا تَخْلُدُوا) باب افعال سے فعل نہی، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَتَخَذَ ہے۔ جو اصل

میں اَتَّخَذَ ہے۔ ہمزہ کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا گیا اَتَّخَذَ ہو گیا۔

آیت نمبر (اَیْمَانُ) کے معنی قسمیں۔ اس کا واحد: یَمِینُ ہے۔ (دَخَلَ) کے معنی فساد لاق ہونا۔ یہ باب جمع سے مصدر ہے۔

۹۴ فَنَزَلَ قَدَمُ: - ورنہ قدم پھسل جائے گا۔ (نَزَلَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر نَزَلَ ہے۔ فاء کے بعد ان مقدرہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔ (قَدَمُ) کے معنی پیر۔ اس کی جمع: اَقْدَامُ ہے۔

۹۴ بِمَا ضَدَّذْتُمْ: - تمہارے اعراض کرنے کی وجہ سے۔ باء سببیہ اور ما مصدریہ ہے۔ (ضَدَّذْتُمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ضَدَّذُوا ہے۔ ما مصدریہ کی وجہ سے فعل مضارع مصدر کے معنی میں ہو گیا۔

۹۶ يَنْفُذُ: - وہ ختم ہو جائے گا۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَفَذَ ہے۔

۹۷ لَنُحْيِيَنَّ: - ہم ضرور اس شخص کو زندگی دیں گے۔ (لَنُحْيِيَنَّ) باب افعال سے فعل مضارع لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ جمع متکلم، مصدر اَحْيَا ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع من ہے جو ماقبل میں مذکور ہے۔

۹۷ حَيَوۃٌ طَيِّبَةٌ: - اچھی زندگی، پاکیزہ زندگی۔ جمہور مفسرین کے نزدیک حیات طیبہ سے مراد دنیا کی پاکیزہ اور عمدہ زندگی ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مومن صالح کو کبھی تنگ دستی اور بیماری پیش نہیں آئے گی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ایسا نور عطا فرمادیں گے کہ وہ ہر حال میں شاکر اور صابر رہے گا۔ حضرت ابن عظیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مومنین صالحین کو حق تعالیٰ دنیا میں بھی ایسی فرحت و مسرت اور پر لطف زندگی عطا فرماتے ہیں جو کسی حالت میں بدلتی نہیں ہے۔ (تفہیم المعارف القرآن) (حَيَوۃٌ طَيِّبَةٌ) ترکیب میں موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔ (حَيَوۃٌ) باب سمع سے مصدر ہے، اور (طَيِّبَةٌ) طیب سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۸ اِسْتَعِذْ بِاللّٰهِ: - آپ اللہ کی پناہ مانگ لیجیے۔ (اِسْتَعِذْ) باب استفعال سے فعل امر، صیغہ

آیت نمبر واحد مذکر حاضر، مصدر استبعادہ ہے۔

۹۸ الرَّجِيمُ: - مردود، دھتکارا ہوا۔ رَجُمَ سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ یہ اسم مفعول

مَرَجُومٌ کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ سُلْطٰنٌ: - قدرت، قابو، زور، غلبہ۔

۱۰۰ يَتَوَلَّوْنَهُ: - وہ لوگ اس کو (شیطان کو) دوست سمجھتے ہیں۔ وہ لوگ اس سے تعلق رکھتے

ہیں۔ (يَتَوَلَّوْنُ) باب تفعّل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَوَلَّى

ہے۔ (ه) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع شَيْطَانٌ ہے۔

۱۰۱ مُفْتَرٍ: - افتراء کرنے والا، گڑھنے والا۔ باب افتعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا

مصدر افْتَرَىٰ آء اور مادہ فَرَّی ہے۔

۱۰۲ رُوحُ الْقُدُسِ: - پاک روح۔ اس سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ (رُوح) کے

معنی جان۔ اس کی جمع: اَرْوَاحٌ ہے۔ (الْقُدُسُ) کے معنی پاک۔ (رُوحُ الْقُدُسِ)

ترکیب اضافی ہے۔ یہ اصل کے اعتبار سے موصوف اور صفت ہے اس میں موصوف کی

اضافت صفت کی طرف کر دی گئی ہے۔

۱۰۳ يُلْحِذُونَ: - وہ لوگ نسبت کرتے ہیں۔ باب افعلال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع

مذکر غائب، مصدر اِلْحَازٌ ہے۔

۱۰۴ اَعْجَمِيّ: - عجمی۔ جو عجم کی طرف منسوب ہو۔ غیر عربی۔ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری

زبان کا بولنے والا۔

۱۰۵ اَسْتَجَبُوا: - ان لوگوں نے پسند کیا۔ ان لوگوں نے ترجیح دی۔ باب استفعال سے فعل

ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِسْتَجَابَ ہے۔

۱۰۸ طَبَعَ اللّٰهُ: - اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی۔ (طَبَعَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد

مذکر غائب، مصدر طَبَعَ ہے۔

۱۰۹ لَا جَرَمَ: - یقینی بات، لازمی بات۔ (جَرَمٌ) کے معنی خطا اور گناہ کے ہیں۔ لیکن لائے نفی

آیت نمبر کے ساتھ (لَا جُرْمَ) کا افظہ یقیناً اور حقا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں جمہور کا مسلک یہی ہے۔

۱۱۰ فُتِنُوا:۔ ان لوگوں کو تکلیف پہنچائی گئی۔ ان لوگوں کو فتنہ میں ڈالا گیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فتن ہے۔

۱۱۰ غُفُورٌ رَّحِيمٌ:۔ بڑی مغفرت کرنے والا، بڑی رحمت کرنے والا۔ (غُفُورٌ) فاعول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر مَغْفِرَةٌ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ (رَّحِيمٌ) فاعیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا مصدر رَحْمَةٌ ہے۔ باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔

۱۱۱ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا:۔ وہ اپنے بارے میں بحث کرے گا، وہ اپنی طرف داری میں گفتگو کرے گا۔ یعنی صرف اپنی جان کی فکر ہوگی۔ (تُجَادِلُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر مُجَادَلَةٌ ہے۔ (نَفْسٌ) کے معنی جان۔ جمع: أَنْفُسٌ اور نَفُوسٌ ہے۔

۱۱۱ تُؤْفَى كُلُّ نَفْسٍ:۔ ہر شخص کو پورا بدلہ دیا جائے گا۔ (تُؤْفَى) باب تفعیل سے فعل مضارع مجہول، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تَوْفِيَةٌ ہے۔

۱۱۲ رَغَدًا:۔ فراخی، آسودگی، کشادگی۔ باب سمع سے مصدر ہے، معنی خوش حال ہونا۔ مفعول مطلق یا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اگر مفعول مطلق ہو تو اس کی اصل عبارت

اَيَّانَا رَغَدًا ہو جائے گی اور اگر حال واقع ہو تو لفظ رَغَدًا رَاغَدًا کے معنی میں ہو جائے گا۔ (اعراب القرآن)

۱۱۲ تَكْفُرَتْ:۔ ان لوگوں نے (بستی والوں نے) نافرمانی کی، ان لوگوں نے ناشکری کی۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كُفِّرَ اور كُفِّرَانٌ ہے۔ اس میں ضمیر مستتر بھی کا مرجع قَرِيَّةٌ ہے اور اس سے مراد اہل قریہ ہیں۔

۱۱۲ اَذَاقَهَا اللّٰهُ:۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو (اہل قریہ کو) چکھایا۔ (اَذَاقَ) باب افعال سے فعل

آیت نمبر ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اذاقۃ ہے۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع قرینۃ ہے۔ اور اس سے مراد اہل قریہ ہیں۔

۱۱۳ حَلَالًا طَيِّبًا :- حلال پاک۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ اور اس کو (تَحَلَّلُوا) فعل امر کا مفعول بہ بنانا بھی درست ہے۔ (اعراب القرآن)۔ (حَلَالًا) باب ضرب سے مصدر ہے۔ (طَيِّبًا) طیب مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

مَا أَهْلٌ لِّغَيْرِ اللَّهِ بِہ :- جس (جانور) پر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا نام لیا گیا ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا گیا۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (أَهْلٌ) باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اہلال معنی آواز بلند کرنا، پکارنا۔

۱۱۵ مَنِ اضْطُرَّ :- جو شخص بے قرار ہو جائے۔ (اضْطُرَّ) باب افتعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اضْطَرَّ اڑ ہے۔ یہ اصل میں اضْطَرَّ اڑ ہے۔ اس میں تاء افتعال کو طاء سے بدل دیا گیا ہے اس کا مادہ ضَرَّ ہے۔

۱۱۵ غَيْرِ بَاغٍ وَلَا عَادٍ :- اس حال میں کہ لذت طلب کرنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو۔ یہ ترکیب نحوی میں حال واقع ہے۔ (بَاغٍ) بُغِيَۃ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ یہ اصل میں بَاغِی ہے۔ ضمہ یاء پر دشوار تھا۔ ساکن کر دیا۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی بَاغ ہو گیا۔ (عَادٍ) عَذُو مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (عَادٍ) اصل میں عَادُو ہے۔ واؤ کلمہ کے آخر میں ہے اور ماقبل مکسور ہے۔ اس لیے واؤ کو یاء سے بدل دیا عَادِی ہو گیا۔ پھر ضمہ یاء پر دشوار تھا، ساکن کر دیا، یاء اور تنوین کے درمیان اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء گر گئی عَادِ ہو گیا۔

۱۱۷ يَفْتَرُونَ :- وہ لوگ گڑھتے ہیں، وہ لوگ تہمت لگاتے ہیں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر افتراء اور مادہ فَرَّی ہے۔

۱۱۸ هَادُوا :- وہ لوگ یہودی ہوئے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب،

آیت نمبر مصدر ہوؤ ہے۔

۱۱۸ قَصَصْنَا :- ہم نے بیان کیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَصَصْ ہے۔ معنی بیان کرنا۔

۱۱۹ اَصْلَحُوا :- ان لوگوں نے (اپنے اعمال) درست کر لیے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اصْلَحْ ہے۔

۱۲۰ كَانْ اُمَّةً :- وہ (یعنی ابراہیم علیہ السلام) امام تھے، وہ مقتدا تھے، وہ پیشوا تھے۔ (تفسیر جلالین)۔ (اُمَّة) کے معنی جماعت، گروہ، امام اور پیشوا کے ہیں۔ یہاں امام اور پیشوا کے معنی میں ہے۔ جمع: اُمَمٌ ہے۔

۱۲۰ قَاتِلًا :- فرماں بردار۔ قَتُولٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲۱ حَنِيفًا :- دین حق کو اختیار کرنے والا۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے حَنَفٌ مصدر سے فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: حُنَفَاءُ ہے۔

۱۲۰ اجْتَبَاهُ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) ان کو (یعنی ابراہیم علیہ السلام کو) منتخب فرمایا۔ (اجْتَبَى) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اجْتَبَا ہے۔ (ہ) غمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۱۲۴ السَّبْطُ :- ہفتہ کا دن، سنیچر کا دن۔ (جمعہ اور اتوار کے درمیان کا دن) ہفتہ کے دن یہودیوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا، اور شکار کرنے سے منع کر دیا گیا تھا، لیکن ان میں سے کچھ لوگوں نے نافرمانی کی، اور منع کرنے کے باوجود سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر ان کو بندر بنادیا، پھر تین روز کے بعد وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھیں۔ آمین۔

۱۲۵ الْحِجْمَةُ :- دَاشِ مندی، سمجھداری۔ جمع: حِجَمٌ ہے۔

آیت نمبر ۱۳۵ الْمَوْعِظَةُ الْحَسَنَةُ: - اچھی نصیحت۔ (مَوْعِظَةٌ) کے معنی نصیحت۔ جمع: مَوْاعِظُ۔

(حَسَنَةٌ) حُسْنُ سے صفت مشبہ واحد مؤنث ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۳۵ جَادِلْهُمْ: - آپ ان سے بحث کیجیے۔ (جَادِلٌ) باب مفاعلاتہ سے فعل امر، صیغہ واحد

مذکر حاضر، مصدر مُجَادِلَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس ضمیر کا مرجع

کفار اور مشرکین ہیں۔

۱۳۵ الْمُهْتَدِينَ: - ہدایت پانے والے۔ باب التعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ باء

حرف جر کی وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: الْمُهْتَدِي اور مصدر إِهْتِدَاءٌ ہے۔

۱۳۶ إِنْ عَاقَبْتُمْ: - اگر تم بدلہ لو۔ (عَاقَبْتُمْ) باب مفاعلاتہ سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر

حاضر، مصدر مُعَاقَبَةٌ اور عِقَابٌ ہے۔

۱۳۶ عُوقِبْتُمْ: - تمہیں تکلیف پہنچائی گئی۔ باب مفاعلاتہ سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر

حاضر، مصدر مُعَاقَبَةٌ اور عِقَابٌ ہے۔

۱۳۶ الصَّابِرِينَ: - صبر کرنے والے۔ باب ضرب سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ لام جبارہ کی

وجہ سے حالت جر میں ہے۔ اس کا واحد: صَابِرٌ اور مصدر صَبْرٌ ہے۔

۱۳۷ يَمْكُرُونَ: - وہ لوگ تدبیریں کرتے ہیں۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ

جمع مذکر غائب، مصدر مَكْرٌ ہے۔

۱۳۸ مُحْسِنُونَ: - اچھے کام کرنے والے، نیک کام کرنے والے۔ باب افعال سے اسم فاعل

جمع مذکر سالم حالت رفع میں ہے۔ اس کا واحد: مُحْسِنٌ ہے اور مصدر إِحْسَانٌ ہے۔

☆☆☆☆☆

پارہ (۱۳) مکمل ہو گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبْحَنَ الَّذِي پاره (۱۵) سورۃ بنی اسرائیل

یہ قرآن کریم کی ستر (۱۷) سورت ہے۔ جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورت کے دو نام ہیں۔ ایک نام سورۃ بنی اسرائیل ہے۔ اور دوسرا نام سورۃ اسراء ہے۔ اس سورت کا نام بنی اسرائیل اس وجہ سے ہے کہ اس میں بنی اسرائیل کے دو مرتبہ شرارت کرنے اور سزا پانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تورات میں کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل دو بار شرارت کریں گے۔ اس کی جزا میں دشمن ان کے ملک پر غالب ہوں گے۔ اسی طرح ہوا۔ ایک بار جالوت غالب ہوا۔ پھر حق تعالیٰ نے اس کو حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ سے ہلاک کیا۔ پیچھے (یعنی اس واقعہ کے بعد) بنی اسرائیل کو اور قوت زیادہ دی۔ دوسری بار حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت میں فارسی لوگوں میں بخت نصر غالب ہوا تب سے ان کی سلطنت نے قوت نہ پکڑی (موضح قرآن) علامہ شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے کہ بعض علماء نے پہلے وعدہ سے بخت نصر کا حملہ مراد لیا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے پانچ سو ستاسی (۵۸۷) سال پہلے ہے۔ اور دوسرے وعدہ سے طیطوس رومی کا حملہ مراد لیا ہے۔ جو رفع مسیح علیہ السلام کے ستر سال بعد ہے (تفسیر عثمانی)

اس سورت کا دوسرا نام اسراء ہے علماء کی اصطلاح میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کے سفر کو اسراء کہتے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک کے سفر کو معراج کہتے ہیں۔ اور بسا اوقات دونوں سفرؤں کے مجموعہ کے لئے اسراء یا معراج کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جمہور اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ اللعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری کی حالت میں جسم مبارک کے ساتھ معراج ہوئی ہے۔ اس کا ثبوت احادیث مبارکہ سے

ہے۔ اور اس پر امت کا اجماع بھی ہے۔ اور آیت کریمہ سُبْحَنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بَعْدَہٗ میں عبد کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں عبد سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ اور عبد (یعنی بندہ) روح اور جسم کے مجموعہ کا نام ہے۔ ان تمام دلائل سے روز روشن کی طرح یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو روح اور جسم کے ساتھ معراج ہوئی ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے واقعہ اسراء کو بڑے اہتمام سے درخشاں عنوان کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اسی مناسبت سے اس سورت کا دوسرا نام سورۃ اسراء ہے۔

آیت نمبر مَبْحَث: پاک ہے۔ یا سم (مصدر) ہے جو تسبیح یعنی پاکی بیان کرنے کے معنی میں ہے۔ یہ ترکیب میں مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت مَبْحُوْا اللّٰہُ مَبْحَنَ یَاْ مَسْبَحُ اللّٰہُ مَبْحَنَ ہے (تفسیر مظہری) اس لفظ کے ذریعہ ہر قسم کے ضعیف و عجز اور نقص و عیب سے اللہ تعالیٰ کے پاک ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

اَسْرٰی بَعْدَہٗ: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اپنے بندہ کو رات میں لے گیا۔ (اسری) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْرَاءٌ ہے۔ معنی رات میں چلنا۔ باء حرف جر کی وجہ سے متعدی ہو گیا ہے۔ متعدی ہونے کی صورت میں اس کے معنی لے جانا (عَبْدٌ) کے معنی بندہ۔ جمع: عِبَادٌ ہے یہاں عبد سے مراد سید الانبیاء والمرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔

اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ: مسجد حرام، حرمت والی مسجد، عظمت والی مسجد، اس سے مراد وہ مبارک مسجد ہے جو کعبہ شریف کے چاروں طرف بنی ہوئی ہے۔ جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر حاصل ہوتا ہے۔ (الْمَسْجِدِ) کے معنی مسجد کرنے کی جگہ، باب نصر سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر مَسْجُوْدٌ ہے۔ معنی مسجد کرنا، شریعت کی اصطلاح میں تعظیم کی نیت سے پیشانی کو زمین پر رکھنا مسجد کہلاتا ہے۔ مَسْجِدٌ کی جمع مَسَاجِدٌ ہے (الْحَرَامِ) باب سمع سے مصدر ہے معنی حرام ہونا۔ اس مسجد کی عظمت کی وجہ سے اس میں کسی انسان کو مارنا، شکار کو قتل کرنا، گھاس کا ٹٹا وغیرہ کو حرام کر دیا گیا

آیت نمبر ۲۔ اس لئے اس مسجد کو مسجد حرام کہتے ہیں۔

۱۔ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى :- مسجد اقصیٰ۔ بیت المقدس جو ملک شام میں ہے۔ یہ مبارک مسجد حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کرائی تھی۔ مسجد اقصیٰ کے معنی بہت دور والی مسجد۔ مکہ مکرمہ سے بہت دور ہونے کی وجہ سے اس کو مسجد اقصیٰ کہتے ہیں (مَسْجِدُ) کے معنی جگہ کرنے کی جگہ مُسْجُوْدٌ سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع مَسَاجِدُ ہے۔ (اقصى) کے معنی بہت دور۔ فَضُوْ مصدر سے اسم تفصیل واحد مذکر ہے۔

۱۔ لِنُورِهِ :- تاکہ ہم ان کو (یعنی اپنے بندہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دکھلائیں، اس کے شروع میں لام مکسور تعلیل یعنی علت بیان کرنے کے لیے ہے۔ (نُورِ) فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِزَاءَةٌ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۔ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ :- بہت سننے والا، بہت چھاننے والا۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہیں۔ (السَّمِيعُ) فعلیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب سمع سے آتا ہے، اس کا مصدر سَمِعَ اور سَمَاعٌ ہے۔ (الْعَلِيمُ) فعلیل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب سمع سے آتا ہے، اس کا مصدر عَلِمَ ہے۔

۲۔ وَكَيْلًا :- کارساز۔ وَكَّل مصدر سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

۳۔ نُوْحٌ :- حضرت نوح علیہ السلام کے مختصر حالات سورۃ نساء پارہ (۶) آیت (۱۶۳) میں دیکھئے۔

۳۔ عَبْدًا شَكُورًا :- بہت شکر گزار بندہ۔ (عَبْدٌ) کے معنی بندہ۔ جمع عِبَادٌ ہے۔ (شَكُورٌ) شُكْر مصدر سے فعلول کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ قَضِيْنَا :- ہم نے بیان کر دیا، ہم نے بتلادیا۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر قَضَاءٌ ہے۔

۴۔ بَنِي إِسْرَآئِيلَ :- بنی اسرائیل، یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔ تفسیر مظہری ۱/۱۵۷ ہے کہ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے، یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے ۵ کے معنی عبد

آیت نمر اللہ کے ہیں (اسرا کے معنی عبد اور ایل کے معنی اللہ) حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ صاحبزادے تھے، اور ان کی نسل سے یہودیوں کے بارہ قبیلے ہوئے، اس لیے یہودیوں کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے، لفظ اسرائیل علمیت اور عجمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

۴ ثَسْفِدُنْ:۔ تم لوگ ضرور فساد کرو گے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکیدیہ بانون تاکیدیہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر افساد ہے۔

۴ تَغْلُنْ:۔ تم لوگ ضرور سرکشی کرو گے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، لام تاکیدیہ بانون تاکیدیہ، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر غلو ہے۔

۵ بَعَثْنَا:۔ ہم نے بھیجا، ہم نے مسلط کر دیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف صیغہ جمع متکلم، مصدر بعث ہے۔

۵ جَامِسُوا:۔ وہ لوگ گھس پڑے۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر جوس ہے۔ فساد مچانا۔

۵ جَلَّ الدِّیَارُ:۔ گھروں کے درمیان۔ (جَلَّالٌ) کے معنی درمیان، بیچ۔ اس کا واحد: جَلَلٌ ہے۔ جس کے معنی دو چیزوں کے درمیان کی کشادگی کے ہیں۔ (دِیَارٌ) کا واحد: دَارٌ ہے۔ جس کے معنی گھر کے ہیں۔

۵ وَغَدَا مَفْعُولًا:۔ کیا ہوا وعدہ، ایسا وعدہ جو پورا ہو کر رہے۔ (وَعْدًا) کے معنی وعدہ کے ہیں، یہ مصدر ہے۔ مصدری معنی وعدہ کرنا۔ بعض لوگوں کے نزدیک وَعْدٌ کی جمع نہیں آتی ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک اس کی جمع وُعُودٌ آتی ہے۔ (مَفْعُولًا) یہ فعل مصدر سے اسم مفعول ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے اس کے معنی کیا ہوا۔

۶ الْکُرَّةُ:۔ غلبہ، قوت، جمع: کُرَاتٌ ہے۔

نَفِیْرًا:۔ جماعت، گروہ، لشکر۔ بعض لوگوں نے کہا نَفِیْرٌ کی جمع نَفِیْرٌ ہے جیسے عَبْدٌ کی جمع

۷ اِنْ اَمَرْتُ:۔ اگر تم پرے کام کرو گے۔ (اَسَاتَمْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ

آیت نمبر جمع مذکر حاضر، مصدر اِسَاءَ ؕ ہے۔

۷ لَیْسُوۡۤا۟ اَوْجُوۡہُکُمْ: تاکہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (لَیْسُوۡۤا۟) اس میں لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر مَسُوۡۤءَ ؕ ہے۔ (وَجُوۡہُ) کا واحد: وَجْہٌ ہے۔ اس کے معنی چہرہ کے ہیں۔

۸ لَیْتَسُوۡۤا۟ وَاَصَاغَلُوۡۤا: تاکہ وہ لوگ برباد کریں جس پر وہ غالب ہوں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (لَیْتَسُوۡۤا۟) اس میں لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔ یہ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَتَسَوۡۤو۟ ہے۔ (وَاَصَاغَلُوۡۤا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر عَاغَلُوۡۤا ہے، اس کے معنی بلند ہونا اور غالب ہونا۔

۸ اِنَّا عٰثٰیۡتُکُمْ: اگر تم لوگ دوبارہ کرو گے۔ (عٰثٰیۡتُکُمْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر عَوَّدَ ؕ معنی لوٹنا۔

۸ حَصِیۡرًا: جیل خانہ، قید خانہ حَصْرٌ مصدر سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے جو اسم فاعل کے معنی میں ہے، اس لیے کہ جیل خانہ بھی روکنے والا ہوتا ہے۔ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۹ اَقُوۡمُ: بہت سیدھا، بہت درست۔ قِیَامٌ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ اَعْتٰدَۡنَا: ہم نے تیار کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْتٰدَ ؕ ہے۔

۱۱ یَذْعُ الْاِنۡسَٰنُ: انسان مانگتا ہے، انسان درخواست کرتا ہے۔ (یَذْعُ) یہ اصل میں یَذْعُوۡۤا ہے۔ پڑھنے میں اس کا واؤ اجتماع ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو گیا، اور لکھنے میں خلاف قیاس توفیقی طور پر واؤ حذف کر دیا گیا ہے۔ (یَذْعُ) فعل مضارع معروف، صیغہ واحد

آیت ہر مذکر غائب، مصدر دُعَاء ہے۔ (النَّسَاء) کے معنی آدمی۔ جمع: آناسی۔

۱۱ عَجُوْلًا:۔ جلد باز، بہت جلدی کرنے والا۔ عَجَل مصدر سے فاعول کے وزن پر مبالغہ کا

صیغہ ہے۔ باب سَمْع سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۲ مَحْوَنًا آيَةُ اللَّيْلِ:۔ رات کی نشانی کو ہم نے دھندلا بنایا، رات کی نشانی کو ہم نے تاریک

بنایا، یعنی رات کو ہم نے تاریک بنایا۔ (آيَةُ اللَّيْلِ) میں اضافت بیانہ ہے۔ جس میں مضاف

کا مطلب مضاف الیہ کے ذریعہ بیان کر دیا جاتا ہے، یعنی یہاں آیت سے لیل مراد ہے۔

(مَحْوَنًا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر مَحْوَنٌ ہے اس کے معنی مٹانا۔

اور یہاں پر مراد تاریک بنانا ہے۔ (آيَةُ) کے معنی نشانی۔ جمع: آیات ہے۔ (لَّيْلِ) کے

معنی رات، اس کی جمع لیل ہے۔

۱۲ مُبْصِرَةٌ:۔ روشن ہونے والی، روشن کرنے والی۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث

ہے۔ مصدر ابصار ہے۔ جَعَلْنَا کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۲ لَتَبْتَغُوا:۔ تاکہ تم لوگ تلاش کرو۔ (تَبْتَغُوا) اصل میں تَبْتَغُونَ ہے۔ شروع میں لام تعلیل

کی وجہ سے آخر سے لَوْن جمع ساقط ہو گیا ہے، یہ باب افعال سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر ابْتَغَا اور اس کا مادہ بَغَى ہے۔

۱۳ الزَّيْمَةُ طَبْرَةٌ:۔ ہم نے اس کے عمل کو اس پر لازم کر دیا۔ (الزَّيْمَةُ) باب افعال سے فعل

ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر الزَّام ہے۔ (طَبْرَةٌ) کے معنی پرندہ اس کی جمع: طُيُور اور

طُيُور ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ طائر سے مراد عمل ہے (اچھا ہو یا برا)

لفظ طائر بول کر اچھے یا برے عمل کو اس لیے مراد لیا گیا ہے کہ پرندہ کے ذریعہ اہل عرب

نیک فالی اور بد فالی لیا کرتے تھے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۳ كَتَابًا:۔ نامہ اعمال، اعمال نامہ، لکھی ہوئی چیز۔ اس کی جمع: كُتُب ہے۔

۱۳ يَلْقَاهُ مَنشُورًا:۔ وہ اس (نامہ اعمال) کو کھلا ہوا پائے گا۔ (يَلْقَاهُ) باب سَمْع سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر لَقِيَ اور مادہ لَقَى ہے۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب ہے،

آیت نمبر اس کا مرجع کتاباً (ثامۃ ائمال) ہے۔ (مَنْشُوراً) باب نصر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۴ حَسِيبًا:۔ حساب لینے والا، حساب کرنے والا۔ حَسِبَ مصدر سے فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۵ لَا تَنْزِرْ وَازِرَةً:۔ کوئی شخص بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (لَا تَنْزِرْ) باب ضرب سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر وَزَرَ اور وَزَرٌ ہے۔ (وَازِرَةً) وَزَرَ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، اس کی اصل عبارت نَفْسٌ وَازِرَةٌ ہے۔ (تفسیر جلالین)۔

۱۵ وَزَرَ أَخْرَجِي:۔ کسی دوسرے شخص کا بوجھ، یہاں بوجھ سے مراد گناہ کا بوجھ ہے۔ اس کی اصل عبارت وَزَرَ نَفْسٍ أَخْرَجِي ہے۔ (جلالین) وَزَرَ کے معنی بوجھ۔ جمع: أَوْزَارٌ ہے۔

۱۵ رَسُولًا:۔ بھیجا ہوا، پیغمبر، رسول۔ اس کی جمع رُسُلٌ ہے۔ قاضی بیضاوی نے لکھا ہے کہ رسول وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نئی شریعت عطا فرمائی ہوتا کہ وہ لوگوں کو اس کی طرف دعوت دے اور نبی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نئی شریعت عطا فرمائی ہو یا سابق شریعت کو برقرار رکھنے کے لیے مبعوث فرمایا ہو جیسے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان مبعوث ہوئے۔ رسول اور نبی کے درمیان عام خاص مطلق کی نسبت ہے۔ رسول خاص ہے اور نبی عام ہے۔

۱۶ مُتَرَفِّعًا:۔ اس (بستی) کے خوش حال لوگ۔ (مُتَرَفِّعًا) اصل میں (مُتَرَفِّعِينَ) ہے۔ باب افعال سے اسم مفعول جمع مذکر سالم مضاف ہے۔ نون جمع اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد: مُتَرَفِّعٌ اور مصدر تَرَفَّعَ ہے۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب مضاف الیہ ہے۔ اس کا مرجع قُرْبَانَةٌ ہے۔

۱۶ فَسَقُوا:۔ وہ لوگ نافرمانی کرتے ہیں۔ جواب شرط پر عطف کی وجہ سے یہ فعل ماضی فعل مضارع کے معنی میں ہے۔ (فَسَقُوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَسَقَ ہے۔

آیت نمبر ۱۶ دَقَرْنَهَا:۔ ہم ان کو برباد کر دیتے ہیں۔ جواب شرط پر عطف کی وجہ سے یہ فعل ماضی فعل

مضارع کے میں ہے۔ (دَقَرْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر

تَدْمِيرُ ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب مفعول بہ ہے اس کا مرجع قرینہ ہے۔

۱۷ الْقُرُونُ:۔ جماعتیں، قومیں۔ اس کا واحد: قَرْنٌ ہے۔ اس کے معنی ایک زمانہ کے لوگ اور

قُرُونُ کے معنی مختلف زمانے کے لوگ۔

۱۸ الْعَاجِلَةُ:۔ دنیا۔ اس کی اصل عبارت الدَّارُ الْعَاجِلَةُ ہے۔ (عَاجِلَةُ) عَجَلَ مصدر سے

اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ اس کے معنی جلدی آنے والی چیز اور اس سے مراد دنیا اور اس کا

ساز و سامان ہے۔

۱۸ يَصْلُهَا:۔ وہ اس (جہنم) میں داخل ہوگا۔ (يَصْلِي) باب سمع سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر صِلٰی ہے۔ معنی آگ میں جلنا۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث

غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع جہنم ہے۔

۱۸ مَذْخُورًا:۔ دور کیا ہوا، دھتکارا ہوا۔ ذَخِرَ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب فتح سے

استعمال ہوتا ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۱۹ مَشْكُورًا:۔ مقبول، قدر کیا ہوا۔ شَكَرَ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر سے

استعمال ہوتا ہے۔

۲۰ نَمِذًا:۔ ہم بد کرتے ہیں۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر

اِمْدَادٌ ہے۔

۲۰ فَحَظُّورًا:۔ روکا ہوا، بند کیا ہوا، منع کیا ہوا۔ حَظَرَ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔

باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۲ فَخَذُّوْا:۔ بے مددگار۔ جس کی مدد چھوڑ دی جائے۔ (خَذَّ لَاؤ) مصدر سے اسم مفعول

واحد مذکر ہے۔ خَذَّ لَاؤ کے معنی مدد چھوڑنا باب نصر سے ہے۔

۲۳ اَفِي:۔ ہوں، افسوس۔ یہ کلمہ کراہت اور نفرت کے لیے ہے۔ کسی چیز پر ناگواری اور

آیت نہر ناپسندیدگی ظاہر کرنے کے لیے یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے، والدین کے متعلق اولاد کو ایسی بات کہنے سے بھی منع کر دیا گیا ہے، جس سے ناگواری ظاہر ہو، اور بعض لوگوں نے لفظ اُف کو اسم فعل قرار دیا ہے۔ یعنی لفظ کے اعتبار سے اسم اور معنی کے اعتبار سے فعل اکوہ کے معنی میں ہے۔

۲۳ لَا تَنْهَرُوهُمْ:۔ تو ان دونوں (یعنی ماں باپ) کو مت جھڑک، تو ان دونوں کو مت ڈانٹ۔ (لَا تَنْهَرُوهُمْ) باب فتح سے فعل ثنی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تنهَر ہے۔ (هُمَا) ضمیر تثنیہ مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع (والدین) ہے۔

۲۴ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ:۔ تو ان دونوں کے لیے انکساری کا بازو جھکا دے۔ یعنی ماں باپ کے ساتھ نرمی اور انکساری کا معاملہ کرو۔ (اخْفِضْ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَفَضَ (جَنَاح) کے معنی بازو اور پہلو اس کی جمع: اَجْنِحَةٌ ہے۔ (ذُلٌّ) کے معنی عاجزی اور انکساری۔ باب ضرب سے مصدر ہے، ذلیل ہونا۔

۲۵ رَبَّيْنِي صَغِيرًا:۔ ان دونوں نے بچپن میں مجھ کو پالا۔ (رَبَّيْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر رَبَّيْنَا ہے۔ (نِي) اس کے شروع میں نون وقایہ ہے، اس کے بعد یائے متکلم مفعول بہ ہے۔ (صَغِيرًا) باب نصر سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲۵ الْأَوَّابِينَ:۔ بہت رجوع کرنے والے۔ یعنی بہت توبہ کرنے والے، اس کا واحد اَوَّابٌ ہے۔ اَوَّابٌ مصدر سے فعال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۶ لَا تَبْذُرُوا:۔ تو فضول خرچی نہ کرو۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَبَذَّرَ ہے۔ تبذیر کا مطلب گناہ کے کاموں میں مال کو خرچ کرنا ہے۔ (تفسیر مظہری)

۲۷ اخْوَانُ الشَّيْطَانِ:۔ شیطانوں کے بھائی۔ یعنی فضول خرچی کرنے والے لوگ شیطانوں کے مشابہ ہیں۔ (اِخْوَانٌ) کے معنی بھائی، اس کا واحد اَخٌ ہے۔ (شَّيْطَانِ) کا واحد شَيْطَانٌ ہے۔ اس کے معنی ابلیس۔

آیت ۲۷ کُفُّورًا:۔ بڑا ناشکرا، بہت ناشکری کرتے والا۔ کُفُّر مصدر سے فعل کے وزن پر مبالغہ کی صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸ قَوْلًا قَيِّسُورًا:۔ نرم بات، آسان بات۔ (قَوْلًا) کے معنی بات جمع: اقوال۔ (قَيِّسُورًا) مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (قَوْلًا قَيِّسُورًا) موصوف اور صفت مل کر مفعول مطلق واقع ہے۔

۲۹ مَغْلُوبَةً:۔ بندھی ہوئی۔ (بندھا ہوا) مغل مصدر سے اسم مفعول واحد مؤنث ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ مفعول ثانی واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۲۹ مَلُومًا:۔ ملامت کیا ہوا۔ لَوْم مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مَلُومًا) اصل میں مَلُومٌ ہے۔ اس میں پہلا واؤ مضموم ہے، ماقبل میں حرف صحیح ساکن ہے، واؤ کا ضم نقل کر کے ماقبل کو دے دیا، پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے واؤ گر گیا مَلُومٌ ہو گیا۔

۲۹ مَحْضُورًا:۔ تھکا ہوا، عاجز، خالی ہاتھ، جس کے پاس کچھ بھی مال نہ بچا ہو۔ حُضُور مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳۰ يَسُطُ الرِّزْقُ:۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) روزی کو کھول دیتا ہے، زیادہ رزق دیتا ہے۔ (يَسُطُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يَسُطُ ہے۔ (رِزْقُ) کے معنی روزی۔ جمع: أرزاق۔

۳۰ يَغْلِيْرُ:۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تنگی کر دیتا ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر يَغْلِيْرُ ہے۔

۳۱ إِمْلَاقٍ:۔ مفلسی، ناداری، محتاجی۔ باب افعال سے مصدر ہے۔ مصدری معنی مفلس ہونا، محتاج ہونا۔

۳۱ حِطًّا كَبِيرًا:۔ بڑا گناہ، بڑی غلط۔ (حِطًّا) باب سح سے مصدر ہے، معنی گناہ کرنا۔ (كَبِيرًا)

آیت نمبر باب کرم سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر کبر ہے۔

۳۲ فاحشۃ :- بے حیائی، سخت گناہ۔ جمع فحواش

۳۳ لولئہ :- اس کے وارث کے لیے۔ (ولئ) کے بہت سے معانی ہیں۔ یہاں وارث کے معنی میں ہے۔ جمع اولیاء ہے۔

۳۴ مُلَظَنًا :- قوت، غلبہ، اختیار۔

۳۵ لَا یُسْرِفُ :- وہ حد سے تجاوز نہ کرے۔ باب افعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اسراف ہے۔

۳۶ حَتّٰی یَبْلُغَ أَشُدَّهُ :- یہاں تک وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔ (یَبْلُغ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر یَبْلُغُ ہے۔ (أَشُدُّ) مضاف۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔ (أَشَدُّ) کے معنی طاقت اور قوت کا زمانہ۔ اس کا واحد : شَدٌّ ہے۔ جیسے فِلَسُّ کی جمع : أَفْلَسُ ہے۔ اور بعض حضرات نے کہا کہ یہ واحد ہے، جو جمع کے وزن پر ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۳۷ أَوْفُوا الْكَيْلَ :- تم لوگ ناپ کو پورا کرو، یعنی پورا ناپ کر دو۔ (أَوْفُوا) باب افعال سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَوْفَى ہے۔ (الْكَيْل) ناپنے کا آلہ، جمع : اَكْبَالٌ۔ لفظ کَیْلُ باب ضرب سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی ناپنا۔

۳۸ إِذَا بَلَغْتُمْ :- جب تم ناپو۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَلَغَ ہے۔

۳۹ زِنُوا :- تم لوگ تولو۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَنَى ہے۔

۴۰ الْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ :- صحیح ترازو، درست ترازو۔ (الْقِسْطَاسُ) ترازو۔ حضرت مجاہد کا

قول ہے کہ یہ رومی لفظ ہے جس کو عربی میں استعمال کیا گیا ہے، اکثر مفسرین کی رائے یہ ہے

کہ یہ لفظ عربی ہے جو قِسْطٌ سے ماخوذ ہے۔ اور قِسْطٌ کے معنی عدل و انصاف کے ہیں۔

(تفسیر مظہری)۔ (الْمُسْتَقِيمِ) کے معنی سیدھا درست، صحیح۔ باب استفعال سے اسم فاعل واحد

مذکر ہے، اس کا مصدر اسْتَقَامَ ہے۔

آیت ۳۶ احسن تاولا:۔ انجام کے اعتبار سے اچھا۔ (احسن) حسن مصدر سے اسم واحد مذکر ہے۔ باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔ (تاولا) اول سے مشتق ہے۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔ تمیز ہونے کی وجہ سے منسوب ہے اس کے معنی لوٹانا، واپس کرنا۔ یہاں تاولل سے مراد انجام ہے۔

۳۶ لا تقف:۔ تو پیچھے نہ پڑ۔ باب نصر سے فعل نئی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر قفوف ہے۔

۳۶ السمع:۔ کان۔ جمع: اسماع ہے۔

۳۶ البصر:۔ آنکھ۔ جمع: ابصار ہے۔

۳۷ الفؤاد:۔ دل۔ جمع: افئدة ہے۔

۳۹ صرخا:۔ اتر اٹا ہوا، اترانے کی حالت میں۔ باب صج سے مصدر ہے، حال ہونے کی وجہ سے منسوب ہے۔

۳۹ ملوما:۔ اس کی تفصیل سورہ بنی اسرائیل آیت (۲۹) میں دیکھئے۔

۴۰ مذخورا:۔ اس کی تفصیل سورہ بنی اسرائیل آیت (۱۸) میں دیکھئے۔

۴۰ اصفکم:۔ اس نے (یعنی تمہارے پروردگار نے) تم کو چن لیا۔ اس نے تم کو خاص کر لیا۔ (اصف) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اصفاء اور ماوہ صفو ہے۔ (کم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۴۰ البین:۔ بیٹے۔ یہ جمع مذکر سالم حالت جر میں ہے، اس کا واحد ابن ہے۔

۴۱ الائن:۔ بیٹیاں۔ اس کا واحد انثی ہے۔

۴۱ قد صرفنا:۔ ہم نے طرح طرح سے بیان کیا ہے، ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا ہے۔ باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تضریف ہے۔

۴۱ لیدکروا:۔ تاکہ وہ لوگ نصحت حاصل کریں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (یدکروا)

باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اذکرو ہے۔ یہ اصل میں

تذکر ہے۔ تا، کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیا گیا اور شروع میں ہمزہ وصل

آیت نمبر بڑھا دیا گیا اذْکُرْ ہو گیا۔

۴۱ نَفُوراً :- نفرت، دوری۔ باب ضرب اور نصر سے مصدر ہے۔ مصدری معنی بد کنا، دور ہونا۔

۴۲ لَا تَبْتَغُوا :- البتہ وہ لوگ تلاش کر لیتے۔ شروع میں اام تاکید ہے، لو کے جواب میں واقع

ہے۔ (ابْتَغُوا) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ابْتَغَاء

اور مادہ بَغَى ہے۔ (اِذَا لَا ابْتَغُوا اِلٰی ذٰی الْعَرْشِ مَسِيلاً) یہ پورا جملہ جواب شرط ہے۔

۴۳ سُبْحَنَهُ :- اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ یہ فعل محذوف اُسْبَحَ کا مفعول مطلق ہے۔

۴۴ تَعْلٰی :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بہت بلند و برتر ہے۔ باب تفاعل سے فعل ماضی معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَعَالٰی ہے۔

۴۵ حِجَاباً مَّسْتُوراً :- چھپا ہوا پردہ۔ (حِجَابٌ) کے معنی پردہ۔ جمع : حُجُبٌ۔ (مَسْتُورٌ)

مَسْرُوع اسم مفعول واحد مذکر ہے باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۶ اَكْنَدَ :- غلاف، پردے۔ اس کا واحد : كِنَانٌ ہے۔

۴۷ وَفَرّاً :- بوجھ بڈاٹ۔ باب ضرب سے مصدر ہے۔ مصدری معنی بوجھل ہونا، بہرا ہونا۔

۴۸ وَحَدَهُ :- اکیلا، تنہا۔ یہ مُنْفَرِدٌ اور مُتَوَحِّدٌ کے معنی میں حال ہے۔

۴۹ وَلَوْ اَعْلٰی اَذْبَارِهِمْ :- وہ لوگ اپنی پیٹھ پھیر کر چل دیتے۔ یہ جواب شرط ہے۔ (وَلَوْ ا)

باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر قَوْلِيَهُ (اَذْبَارٌ) کے معنی پیٹھ

پشت۔ ہر چیز کا پچھلا حصہ۔ اس کا واحد : ذُبُوٌّ ہے۔

۵۰ نَفُوراً :- نفرت کرتے ہوئے۔ نفرت کرنے کی وجہ سے۔ یہ ترکیب میں حال واقع

ہے۔ اور مفعول لہ بنانا بھی درست ہے۔ (اعراب القرآن)۔ (نَفُوراً) باب ضرب اور

نصر سے مصدر ہے۔

۵۱ هُمْ نَجْوٰی :- وہ لوگ سرگوشی کرتے ہیں۔ (نَجْوٰی) باب نصر سے مصدر ہے، اسم فاعل

کے معنی میں ہے۔ یہ لفظ واحد اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ رَجُلًا مَّسْحُورًا :- جاو کیا ہوا شخص، وہ شخص جس پر جاو کر دیا گیا ہو۔ (رَجُلٌ) کے

آیت نمبر معنی مرد۔ جمع: رجال۔ (مَسْخُورٌ) مسخوڑ سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۹ عِظَامًا: ہڈیاں۔ اس کا واحد: عَظْمٌ ہے۔

۴۹ رَفَاتًا: چورا، ریزہ، ہر وہ چیز جو بوسیدہ ہو جائے اور ٹوٹ جائے۔ رَفَاتٌ مصدر سے فعال کے

وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اسم مفعول کے معنی میں ہے، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۱ مَن يُّعِيدُنَا: کون، ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ (مَن) اسم استفہام۔ (يُّعِيدُنَا) باب افعال

سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِنْعَادَہ ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم

مفعول بہ ہے۔

۵۱ فَطَرَكُم: اس نے تم کو پیدا کیا۔ (فَطَرَ) باب نصر اور ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ

واحد مذکر غائب، مصدر فَطَرَ ہے۔ (كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۵۱ سَنُغْضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ: غنقریب وہ لوگ آپ کے سامنے سر ہلائیں گے۔

اب وہ لوگ آپ کے سامنے سر ہونگے۔ (سَنُغْضُوْنَ) فعل مضارع کو مستقبل قریب کے

ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر

غائب، مصدر اِنْغَاضٌ ہے۔ (رُءُوسَهُمْ) کے معنی سر۔ واحد: رَاسٌ ہے۔

۵۲ تَسْتَجِیْبُوْنَ: تم لوگ حکم کی تعمیل کرو گے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف،

صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَجَابَہ ہے۔ معنی جواب دینا، فرماں برداری کرنا۔ اس کا مادہ

جَوَبٌ ہے۔

۵۳ یَسْخَرُ: وہ (شیطان) فساد ڈلوادیتا ہے، وہ فساد کرا دیتا ہے۔ باب فتح سے فعل مضارع

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر سَخَّہ ہے۔

۵۴ وَكَيْلًا: ذمہ دار، وکیل مصدر سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب ضرب سے

استعمال ہوتا ہے۔

۵۵ دَاوُدَ: حضرت داؤد علیہ السلام کے مختصر حالات سورہ بقرہ پارہ (۲) آیت (۲۵۱)

آیت نمبر میں دیکھئے۔

- ۵۵ زُبُوراً: ایک کتاب الہی ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اتری تھی۔ اس کی جمع: زُبُور ہے۔ (زُبُور) زُبُو مصدر سے فعل کے وزن پر اسم مفعول یعنی مَزُوبُور کے معنی میں ہے۔ زُبُو کے معنی لکھنا اور مَزُوبُور کے معنی لکھا ہوا۔ یہ باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔
- ۵۶ زَعَمْتُمْ: تم نے گمان کیا۔ باب فتح اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر زَعَمَ، زُعِمَ، زُعْمٌ ہے۔
- ۵۶ كَشَفَ الضُّرَّ: تکلیف کا دور کرنا۔ (كَشَفَ) باب ضرب سے مصدر ہے معنی دور کرنا، کھول دینا۔ (ضُرٌّ) تکلیف، پریشانی۔ جمع: أَضْرَارٌ ہے۔
- ۵۶ تَحَوَّلَا: بدلنا، تبدیل کرنا۔ باب تفعیل سے مصدر ہے۔
- ۶۷ يَتَعَوَّنَ: وہ لوگ تلاش کرتے ہیں۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِتَّبَعَا اور مَادَهُ بَعِيٌّ ہے۔
- ۵۷ مَحْذُوراً: ڈرنے کی چیز۔ وہ چیز جس سے ڈرا جائے اور پرہیز کیا جائے۔ محذو مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب منع سے استعمال ہوتا ہے۔
- ۵۸ مَسْطُوراً: لکھا ہوا۔ مَسَطَ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
- ۵۹ قُمُودَ: قوم شموود کے حالات سورۃ اعراف پارہ (۸) آیت (۷۳) میں دیکھئے۔
- ۵۹ النَّاقَةُ: اونٹنی۔ اس کی جمع: نَاقٌ، نَوَاقٍ اور نَاقَاتٌ ہے۔
- ۵۹ مُبْصِرَةٌ: واضح، روشن، بصیرت کا درجہ۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، اس کا مصدر ابصار ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
- ۶۰ الرُّءْيَا: دیکھنے کی چیز، نظارہ، مشاہدہ۔ شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ترجمہ ”دکھاوا“ کیا ہے۔ باب فتح سے مصدر ہے۔ (المعجم الوسيط)
- ۶۰ فِتْنَةٌ: آزمائش، آزمائش کا درجہ۔ جمع: فِتَنٌ ہے۔

آیت نمبر ۶۰ الشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ :- لعنت کیا ہوا درخت، وہ درخت جس کی خدمت کی گئی ہو۔ اس سے مراد شجرہ زقوم (سینڈ کا درخت) ہے۔ یہ دوزخ کے ایک درخت کا نام ہے، جو دوزخیوں کا کھانا ہوگا، یہ درخت دوزخ کی جڑ میں اگتا ہے، اس کے خوشے سانپوں کے پھنوں کی طرح ٹوک دار اور تکلیف دہ ہوں گے، اہل دوزخ اس سے اپنا پیٹ بھر س گے، پھر سخت پیاس لگنے پر کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دوزخ اور اس کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

۶۰ طُعِنًا :- سرکشی، یہ فعلان کے وزن پر مصدر ہے، باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۱ خَلَقْتَ طِينًا :- آپ نے مٹی سے پیدا فرمایا۔ (خَلَقْتَ) باب نصر سے فعل ماضی معروف صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر خَلَقَ ہے۔ (طِينٌ) کے معنی مٹی، گارا۔

۶۲ اَرَأَيْتَ :- آپ مجھے بتائیے۔ یہ انجبرنی کے معنی میں ہے، شروع میں ہمزہ استفہام ہے۔ (رَأَيْتَ) رُوْنَةُ مصدر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر ہے، آخر میں کاف خطاب کی تاکید کے لیے ہے۔ (اعراب القرآن)

۶۲ كَرِهْتَ عَلَيَّ :- آپ نے مجھ پر فضیلت عطا فرمائی، آپ نے مجھ پر فوقیت عطا فرمائی۔ (كَرِهْتَ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر كَرِهْتُ ہے۔

۶۲ لَنْ اَخْرُجَنَّ :- اللہ کی قسم اگر آپ مجھ کو مہلت دیں گے۔ شروع میں لام تاکید قسم کی تمہید کے لیے ہے اس کے بعد ان حرف شرط ہے۔ (اَخْرُجْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَخْرَجْتُ ہے۔ (نِی) اس میں نون وقایہ اور یاء متکلم مفعول بہ ہے۔

۶۲ لَا حَتْبَکَ :- میں ضرور قابو میں کر لوں گا۔ باب افتعال سے فعل مضارع معروف، لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَحْتَبَاکَ ہے۔

۶۳ جَزَاءً مَّوْفُورًا :- پورا بدلہ، پوری سزا۔ (جَزَاءً) کے معنی بدلہ، یہ باب ضرب سے مصدر ہے بدلہ دینا۔ (مَوْفُورًا) وَفَرَ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ وَفَرَ باب ضرب سے مصدر ہے اس کے معنی پورا کرنا۔

آیت ۶۴: اَسْتَفِزُّ:۔ تو گھبراتے، تو قدم اکھاڑ دے، باب استفعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر استفزاز ہے۔

۶۴: اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ:۔ تو ان پر جمع کر لے، تو ان پر حملہ کر دے۔ (اَجْلِبْ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَجْلَابٌ ہے۔

۶۴: خَيْلِكَ:۔ تیرے (اپنے) سوار۔ (خَيْلٌ) گھوڑوں کا گروہ۔ مجازاً سواروں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کی جمع: خُيُولٌ اور اَخْيَالٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۶۴: رَجُلِكَ:۔ تیرے (اپنے) پیادے۔ (رَجُلٌ) کے معنی پیدل چلنے والے۔ اس کا واحد: رَجُلٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۶۴: شَارِكُهُمْ:۔ تو ان کے ساتھ شریک ہو جا۔ (شَارِكٌ) باب مقاملۃ سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُشَارَكَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۴: عِنْدَهُمْ:۔ تو ان سے وعدہ کر۔ (عِنْدٌ) باب ضرب سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر وَعْدٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۶۴: غُرُورًا:۔ دھوکا، فریب، باب نصر سے مصدر ہے۔ مصدری معنی دھوکا دینا۔ یہ لفظ یہاں پر مشغول مطلق یا مقبول لہوئے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مشغول مطلق ہونے کی صورت میں اس کی اصل عبارت وَعْدًا غُرُورًا ہے۔ اس میں غرور مصدر کو صفت بنانا مجاز عقلی کے طور پر ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۶۵: سُلْطَنٌ:۔ قدرت، قابو، اختیار۔

۶۵: وَكِيلًا:۔ کارساز۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ہے۔ وکیل مصدر سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۶: يَسْرُجِي:۔ وہ چلاتا ہے۔ باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَزْجَاءٌ اور مَادِرْجُوٌّ ہے۔

۶۶: الْفَلَكُ:۔ کشتی۔ یہ لفظ مذکر و مؤنث اور واحد و جمع سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

آیت نمبر ۶۶ اِسْتَعُوْا:۔ تاکہ تم لوگ تلاش کرو۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (تَسْعُوْا) اصل میں

تَسْعُوْنَ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔ باب افتعال سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اِسْتَعَاوُا اور مادہ بَعَّی ہے۔

۶۶ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ:۔ جب تم کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (اِذَا) حرف شرط ہے۔ (مَسَّ) باب

نصر اور سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسَّ اور مَسَّیْس ہے۔

(كُم) ضمیر جمع مذکر حاضر مفعول بہ ہے۔ (الضُّرُّ) تکلیف، پریشانی، اس کی جمع: اَضْرَارُ

ہے۔

۶۷ كَفُّوْا رَاۤیَ:۔ بڑا ناشکرا، بہت ناشکری کرنے والا۔ كَفُّوْ مصدر سے فاعل کے وزن پر مبالغہ کا

صیغہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۸ اَفَاٰمِنْتُمْ اَنْ یَّخْفِیَ:۔ تو کیا تم اس بات سے مطمئن ہو گئے کہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تم

کو دھسا دے۔ شروع میں ہمزہ، استفہام انکاری کے لیے ہے، اس کے بعد فاء عطف

کے لیے ہے۔ (اٰمِنْتُمْ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اٰمَنُ اور

اٰمَنُ اور اٰمَانٌ ہے۔ (یَخْفِیَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر

غائب، مصدر خَفَّی ہے۔

۶۸ خَاصِبًا:۔ پتھر برسانے والی آندھی۔ جمع: خَوَاصِبٌ ہے۔ خَصَبٌ مصدر سے اسم

فاعل ہے، کنکر مارنا، باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۹ فَاَصْفَا مِنْ الرِّیْحِ:۔ ہوا کا سخت طوفان۔ ایسی تیز ہوا جو ہر اس چیز کو توڑ دے جس پر اس کا

گزر ہو۔ (تفسیر جلالین)۔ (فَاَصْفَا) مصدر سے اسم فاعل ہے، اس کے معنی توڑنا،

باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (رِیْحٌ) کے معنی ہوا۔ جمع: اَرْیَاحٌ اور رِیَاحٌ ہے۔

۶۹ تَبِيعًا:۔ مددگار، پیچھا کرنے والا، پیروی کرنے والا، باز پرس کرنے والا۔ تَبِيعٌ مصدر سے

فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۰ كَسْرُ فَنَآ:۔ ہم نے عزت دی۔ باب تَفْعِیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر

آیت نمبر فکرم ہے۔

۷۰ حَمَلْنَهُمْ :- ہم نے ان کو سوار کیا، ہم نے ان کو سواری دی۔ (حَمَلْنَا) باب ضرب سے فعل

ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَمَلَ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۷۱ اِمَامِهِمْ :- ان کے پیشوا، ان کے نامہ اعمال۔ (اِمَامٌ) کے معنی پیشوا، نامہ اعمال۔ اس کی

جمع: اِمَمَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس آیت کریمہ میں بعض

مفسرین کے نزدیک امام سے مراد پیشوا، اور مقتدا ہے اور بعض حضرات نے نامہ اعمال کو

مراد لیا ہے۔ (تفسیر جلالین و تفسیر مظہری)۔

۷۲ فَيَلَا :- تاگا، دھاگا۔ کھجور کی گٹھلی کے درمیان کاریشہ۔ یہاں اس سے مراد حقیر اور معمولی

چیز ہے، اسی لیے اردو میں اس کا ترجمہ (ذرا بھی) کیا جاتا ہے۔ جیسے آیت کریمہ

(لَا يُظْلَمُونَ فَيَلَا) کا ترجمہ یہ ہے کہ ان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اس کی جمع:

فَيَالٍ یہ ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہے، اس کی اصل عبارت لَا يُظْلَمُونَ ظُلْمًا فَلَا

الْفَيَالُ ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۷۳ اَغْصٰی :- اندھا۔ غصی مصدر سے اُغْل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب مع سے

استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: غَصٰی ہے۔

۷۴ لَيَفْتِنُوْكَ :- (وہ لوگ قریب تھے) کہ آپ کو پھسلا دیں۔ (لَيَفْتِنُوْنَ) شروع میں لام

تاکید ہے۔ باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر فَتَنَ ہے۔

(كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۵ خَلِيْلًا :- خالص دوست۔ خَلَّ مصدر سے فَعِيل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب نصر اور

ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع: اَخِلَاءُ اور خُلَلَاءُ ہے۔

۷۶ لَوْ لَا اَنْ تَبْتَكَ :- اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے۔ (لَوْ لَا) حرف امتناع ہے۔ (اَنْ)

مصدر یہ ہے۔ (تَبَّتَا) باب تَفَعَّل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَبَّتْ ہے

۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (لَوْ لَا اَنْ تَبْتَكَ) لَوْ لَا تَبَّتَا لَكَ کے معنی

آیت نمبر میں ہو کر مبتدا اور خبر ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۷۴ لَقَدْ كَذَبْتَ تَوَكَّنْ إِلَيْهِمْ :- تو آپ ان کی طرف (تھوڑا سا) مائل ہونے کے قریب ہو جاتے، شروع میں لام تاکید لولا کے جواب میں ہے۔ (قَدْ) حرف تحقیق ہے۔ كَذَبْتَ فعل مقارب اور ضمیر مخاطب اس کا اسم ہے ”تَوَكَّنْ إِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيلًا“ فعل مقارب کی خبر ہے۔ (شَيْئًا قَلِيلًا) تَوَكَّنْ کا مفعول مطلق ہے۔ اس کی اصل عبارت شَيْئًا قَلِيلًا مِنْ الرُّكُوعِ ہے۔ (اعراب القرآن)۔ (كَذَبْتَ) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر كَوَّذَ ہے۔ (تَوَكَّنْ) باب فتح اور سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَكَّنَ اور تَوَكَّنُوا ہے۔

۷۶ اِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّوْكَ :- وہ لوگ چاہتے تھے کہ آپ کو گھبرا دیں۔ وہ لوگ قریب تھے کہ آپ کے قدم اکھاڑ دیں۔ (اِنْ) مخففہ ہے۔ (كَادُوا) فعل مقارب اور او جمع اس کا اسم ہے۔ اور (لَيَسْتَفِزُّوْكَ) كَادُوا کی خبر ہے۔ (كَادُوا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر كَوَّذَ ہے۔ (لَيَسْتَفِزُّوْكَ) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اسْتَفِزَّازَ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۷ تَحَوَّلًا :- تغیر تبدیلی۔ باب تفعیل سے مصدر ہے، مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۷۸ اَقِمِ الصَّلَاةَ :- آپ نماز قائم رکھئے، آپ نماز کی پابندی کیجئے۔ (اَقِمِ) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اَقَامَ ہے۔ (الصَّلَاةُ) کے معنی نماز جو ایک مخصوص عبادت ہے، اس کی جمع: صَلَوَاتٌ ہے۔

۷۸ ذُلُوكِ الشَّمْسِ :- سورج کا ڈھلنا، سورج کا زائل ہونا۔ (ذُلُوكِ) باب نصر سے مصدر ہے۔ (شَمْسٌ) کے معنی سورج۔ جمع: شَمُوسٌ ہے۔

۷۸ غَسَقِ اللَّيْلِ :- رات کا اندھیرا۔ (غَسَقِ) باب ضرب سے مصدر ہے۔ معنی تاریک ہونا۔ (لَّيْلٍ) کے معنی رات۔ جمع: لَيَالٍ ہے۔

آیت ۷۸: قُرْآنُ الْفَجْرِ: فجر کا پڑھنا، اس سے مراد فجر کی نماز ہے۔ قُرْآنُ الْفَجْرِ ای صلوٰۃ الصُّبْح۔ (تفسیر جلالین)۔ (قُرْآن) باب فتح سے مصدر ہے، پڑھنا۔ (الْفَجْر) کے معنی صبح کی روشنی۔ باب نصر سے مصدر ہے، معنی طلوع کرنا، ظاہر کرنا۔

۷۸ مشہوداً: حاضر کیا ہوا، حاضر ہونے کا وقت۔ (لفظ مشہود اسم ظرف کے معنی میں ہے۔) یعنی فجر کی نماز میں رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)۔ مشہود مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۹ تَهَجَّدَ: آپ تہجد پڑھئے، باب تفعّل سے فعل امر، حیثہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَهَجَّدَ ہے۔

۷۹ نَافِلَةٌ: زائد۔ نفل مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع: نَوَافِلُ ہے۔

۷۹ اَنْ يَّبْعَكَ: کہ وہ (یعنی آپ کا پروردگار) آپ کو کھڑا کرے گا۔ وہ (یعنی آپ کا پروردگار) آپ کو پہنچائے گا۔ (يَّبْعُ) باب فتح سے فعل مضارع معروف، حیثہ واحد مذکر غائب، مصدر يَّبْعُ۔ (ك) ضمیر واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔

۷۹ مَقَامًا مَّحْمُودًا: مقام محمود، تعریف کی ہوئی جگہ۔ اس سے مراد شفاعت کبریٰ کا مقام ہے، جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگا، شفاعت کبریٰ کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن رحمۃ اللعالمین، امام المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کا حساب و کتاب شروع ہونے کی شفاعت فرمائیں گے، اس کے بعد تمام مخلوق کا حساب و کتاب شروع ہوگا۔ (مَقَامٌ) قیام مصدر سے اسم ظرف واحد مذکر ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (مَّحْمُودٌ) حمد مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب سمع سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۰ مُدْخِلٌ صَدَقٍ: سچائی کا داخل کرنا۔ یعنی آپ مجھ کو اچھی طرح مدینہ منورہ میں داخل فرمائیے۔ (مُدْخِلٌ) باب افعال سے مصدر میمی ہے۔ (صَدَقٌ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی سچ بولنا۔

۸۰ مَخْرَجٌ صَدَقٍ: سچائی کا نکالنا۔ یعنی آپ مجھ کو اچھی طرح مکہ مکرمہ سے نکال لے۔

آیت نمبر (مُخْرَج) باب افعال سے مصدر مبنی ہے۔ (صَدَقَ) باب نصر سے مصدر ہے، معنی سچ بولنا۔
 ۸۰ سُلْطَنًا نَّصِيرًا :- نصرت والا غلبہ۔ یعنی ایسا غلبہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہو۔ سُلْطَانٌ غلبہ، حکومت، قدرت، سلطنت۔ (نَصِيرٌ) نصر مصدر سے فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۱ زَهَقَ الْبَاطِلُ :- باطل مٹ گیا، نکل بھاگا جھوٹ۔ (شاہ عبدالقادر صاحب)۔ (زَهَقَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر زَهُوٌّ ہے۔ (بَاطِلٌ) کے معنی ناحق، جھوٹ۔ اس کی جمع: اَبَاطِلٌ ہے۔

۸۱ زَهُوًّا :- مٹنے والا، نکل بھاگنے والا۔ زَهُوٌّ مصدر سے فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب فتح سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۳ نَابِجَانِيہ :- وہ (انسان) اپنا پہلو پھیر لیتا ہے۔ وہ (انسان) پہلو تکی کر لیتا ہے۔ (نَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نَاجَى ہے۔ (نَا) فعل ماضی (اِذَا) حرف شرط کی جگہ سے مضارع کے معنی میں ہے۔ (جَانِبٌ) کے معنی پہلو، گوشہ، کنارہ جمع: جَوَانِبُ ہے۔ (۵) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع الْاِنْسَانُ ہے۔

۸۳ اِذَا مَسَّ الشَّرُّ :- جب اس (انسان) کو تکلیف پہنچتی ہے۔ (اِذَا) حرف شرط ہے۔ (مَسَّ) باب سمع اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مَسَّ اور مَسَّیْسُ ہے۔ (۵) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ اس کا مرجع الْاِنْسَانُ ہے۔ (الشَّرُّ) تکلیف، پریشانی۔ جمع: شُرُورٌ ہے۔

۸۳ یَسْأَلُ :- ناامید، مایوس۔ یَاسٌ مصدر سے فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع اور حسب سے استعمال ہوتا ہے۔

۸۴ عَلٰی شَاكِلَتِهِ :- اس کے (یعنی اپنے) طریقہ پر، اس کے (یعنی اپنے) ڈھنگ پر۔ (شَاكِلَةٌ) کے معنی ڈھنگ، طریقہ، جمع: شَوَاكِلُ ہے۔ (۵) ضمیر واحد مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۸۵ الرُّوح :- روح، جان۔ جمع: اَرْوَاحٌ ہے۔

آیت نمبر ۸۸ ظہیراً :- مددگار۔ باب فتح سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر ظہر اور ظہور ہے۔

۸۹ لَقَدْ صَرَّفْنَا :- یقیناً ہم نے طرح طرح سے بیان کیا، یقیناً ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا۔ شروع میں لام تاکید قسم کی تمہید کے لیے ہے، اس کی اصل عبارت وَاللّٰہ لَقَدْ ہے۔ (لَقَدْ صَرَّفْنَا) باب تفعیل سے فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تصریف ہے۔

۸۹ ایسی :- اس نے انکار کر دیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِباء ہے۔ یہ لفظ باب فتح سے شاذ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۸۹ کُفُّوراً :- انکار کرنا، ناشکری کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۹۰ تَفْجُورٌ :- (یہاں تک کہ) آپ جاری کروں۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَفْجُورٌ ہے۔ (حتیٰ) ناصبہ کی وجہ سے فعل مضارع منصوب ہے۔

۹۰ یَنْبِیْوْعا :- چشمہ (زمین سے پانی جاری ہونے کی جگہ) اس کی جمع: یَنْبِیْعٌ ہے۔

۹۱ نَجِیْلٌ :- کھجور۔ اس کا واحد نَجِیْلَةٌ ہے۔

۹۱ عَنَبٌ :- انگور۔ اس کی جمع: اَعْنَابٌ ہے۔ انگور کے ایک دانہ کو عنبۃ کہتے ہیں۔

۹۱ تَفْجِیْرٌ :- آپ جاری کروں۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَفْجِیْرٌ ہے۔

۹۲ کَمَا زَعَمْتَ :- جیسا کہ آپ نے گمان کیا، جیسا کہ آپ کا گمان ہے۔ (کَمَا) اس میں کاف حرف تشبیہ اور ما زائدہ ہے۔ (زَعَمْتَ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر زَعَمٌ ہے۔

۹۲ کِسْفًا :- ٹکڑے ٹکڑے۔ اس کا واحد: کِسْفَةٌ ہے۔

۹۲ قَبِیْلًا :- سامنے ہونے کی حالت میں۔ یہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۹۳ زُخْرُفٌ :- سونا۔ اس کی جمع: زُخْرُفٌ ہے۔

۹۳ نَوَاقِی :- آپ چڑھ جائیں۔ باب کسب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر،

آیت نبر مصدر زقی اور زقی ہے اس کے معنی چڑھنا۔

۹۳ لَنْ تُؤْمِنَ لِرُفِيقِكَ: ہم آپ کے چڑھنے کو ہرگز نہیں مانیں گے۔ (لَنْ تُؤْمِنَ) باب افعال سے فعل مضارع معروف نفی تاکید بن صیغہ جمع متکلم مصدر یضاک ہے۔ (لِرُفِيقِكَ) شروع میں لام مکسور

حرف جر ہے۔ (زَقِی) باب سمع سے مصدر مضاف ہے۔ (لَنْ) ضمیر واحد مذکر حاضر مضاف الیہ ہے۔

۹۴ اَبَعَثَ اللّٰهُ: کیا اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ (اَبَعَثَ) ہمزہ استفہام ہے۔ (بَعَثَ) باب فتح سے فعل

ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر بَعَثَ ہے۔

۹۵ مَلٰئِكَتُہٗ: فرشتے، اس کا واحد: مَلٰئِكٌ ہے۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں جو ہر وقت

اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری میں لگے رہتے ہیں، کسی کام میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں

کرتے۔ فرشتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا

اَمْرُہُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔

۹۶ شَہِیدًا: گواہ۔ شَہَادَۃ مصدر سے فاعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال

ہوتا ہے۔ اس کی جمع: شَہِیدَآء ہے۔

۹۷ الْمُہْتَدِی: ہدایت پانے والا، یہ اصل میں الْمُہْتَدِی ہے۔ توقیفی طور پر اس کی یاء حذف

کر دی گئی اور کسرہ باقی رکھا گیا ہے، تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے، باب افعال سے

اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اھتدآء اور ماوہدی ہے۔

۹۸ نَحْشُرُہُمْ: ہم ان لوگوں (یعنی کافروں) کو جمع کریں گے۔ باب نصر سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نحشرو ہے۔ (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۹۹ عُصْمًا: اندھے ہونے کی حالت میں۔ اس کا واحد: اَعْمٰی ہے۔ باب سمع سے فعل کے

وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر عَمٰی ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۰۰ بُکْمًا: گونگے ہونے کی حالت میں۔ اس کا واحد: اَبْکَمٌ ہے۔ باب سمع سے فعل کے

وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر بَکَمٌ ہے، حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۰۱ صُمًّا: بہرے ہونے کی حالت میں۔ اس کا واحد: اَصْمٌ ہے۔ باب سمع سے فعل کے وزن

آیت نمبر پر صفت مشبہ ہے اس کا مصدر ضَمُّ اور ضَمِّم ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۹۷ مَسَاوَاهُمْ :- ان کا ٹھکانا۔ یہ ترکیب اضافی ہے۔ (مَسَاوِی) کے معنی ٹھکانا۔ یہ اُوئی مصدر

سے مفعول کے وزن پر اسم ظرف واحد ہے، اس کی جمع : مَسَاوِی ہے۔ (ہُمْ) ضمیر جمع مذکر

غائب، مضاف الیہ ہے۔

۹۷ کُلَّمَا حَبَيْتُ :- جب وہ بجھنے لگے گی، جب وہ جیسی ہونے لگے گی۔ (کُلَّمَا) اسم ظرف

ہے جو شرط کے معنی کو شامل ہے۔ (حَبَيْتُ) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث

غائب، مصدر خَبَوُ اور خَبُوْتُ ہے اس کے معنی بجھنا، دھیمہ پڑنا۔ یہ پورا جملہ شرط ہے۔

۹۷ مَسْعِرًا :- دہکتی ہوئی آگ۔ مَسْعَر مصدر سے فاعل کے وزن پر ہے۔ باب فتح سے

استعمال ہوتا ہے۔ اس کی جمع : مَسْعَر ہے۔

۹۸ عِظَامًا :- ہڈیاں۔ اس کا واحد : عِظْم ہے۔

۹۸ رَفَاتًا :- چورا چورا، ریزہ ریزہ۔ رَفَتْ مصدر سے فعال کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

باب نصر اور ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ رَفَتْ کے معنی چورا کرنا اور چورا ہونا۔ لازم اور

متحدی دونوں معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ اَبٰی :- اس نے انکار کر دیا۔ باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر

اَبَا ہے۔ یہ لفظ باب فتح سے شاذ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۹۹ کَفُّورًا :- انکار کرنا، ناشکری کرنا۔ باب نصر سے مصدر ہے۔

۱۰۰ لَا مَسْکُتُمْ :- تم ضرور روک لیتے۔ شروع میں لام تاکید اور شرطیہ کے جواب میں واقع ہے۔

(اَمْسَکْتُمْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَمْسَکْ ہے۔

۱۰۰ قُسُورًا :- جھگ، دل، بخیل۔ فَعُول کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال

ہوتا ہے۔ اس کا مصدر قُسِّرَ اور قُسُور ہے۔

۱۰۱ نَسْعَ آيَاتٍ :- نو معجزے، نو نشانیاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو

نو معجزات دیئے گئے تھے، ان کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں

آیت نمبر کہ وہ نوح جرات یہ ہیں۔ (۱) ید۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیان سے اپنا ہاتھ نکالنے کا۔
 وہ روشن ہو جاتا تھا۔ (۲) عصا۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاشی جو مجرہ کے طور پر
 سانپ بن جاتی تھی۔ (۳) طوفان۔ یعنی پانی کا طوفان جو عذاب کے طور پر قبطیوں پر
 مسلط کیا گیا تھا۔ (۴) جراد۔ یعنی مڈیاں قبطیوں کے کھیتوں پر مسلط کر دی گئی تھیں۔
 (۵) قمل۔ یعنی قبطیوں کے غلے میں بہت زیادہ گھن لگ گئے تھے۔ (۶) خفاوح۔ عذاب
 کے طور پر بہت زیادہ مینڈھک پیدا کر دیئے گئے تھے۔ جو چھلانگ لگا کر کھانے اور پینے کی
 چیزوں میں آ جاتے تھے۔ (۷) دم۔ یعنی وہ لوگ جب بھی پانی پینا چاہتے تو وہ خون
 ہو جاتا تھا۔ (۸) سنین۔ یعنی قحط سالی کا عذاب ہے۔ یہ تمام عذاب تھوڑے وقت کے لیے
 ان پر نازل کیے گئے تھے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے یہ عذاب دور ہو جاتے تھے۔
 (۹) کمنس۔ یعنی قبطیوں کے مال و دولت کی ہلاکت ہے۔ جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام
 نے بددعا فرمائی تھی، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے (رَبَّنَا أَطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ) اے
 ہمارے پروردگار! آپ ان کے مالوں کو ہلاک فرمادیجیے۔ (تفسیر جلالین)۔ تفسیر بیضاوی
 اور مظہری میں اس سلسلے میں کچھ دوسرے اقوال بھی ہیں۔

۱۰۱ مَسْخُورًا:۔ جادو کیا ہوا۔ باب فتح سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، اس کا مصدر مَسَخَرٌ ہے۔
 معنی جادو کرنا۔

۱۰۲ بَصَائِرَ:۔ دلائل، نشانیاں، اس کا واحد: بَصِيرَةٌ ہے۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۱۰۲ مَسْجُورًا:۔ ہلاک کیا ہوا، مجروح کیا ہوا۔ تَبَسُّرٌ مصدر سے اسم مفعول واحد مذکر ہے، باب نصر
 سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۳ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ:۔ کہ وہ ان (بنی اسرائیل) کے قدم اکھاڑ دے۔ (يَسْتَفِزُّ) باب استفعال
 سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِسْتَفِزَّ اُز ہے۔

۱۰۴ لَفِيفًا:۔ جمع کرنے کی حالت میں۔ (لَفِيفٌ) کے معنی مختلف قسم کے لوگوں کی جماعت جس
 میں شریف اور رذیل، اچھے اور برے، قوی اور ضعیف، سچی طرح کے لوگ ہوں۔ یہ لَفٌّ

آیت نمبر مصدر سے فاعیل کے وزن پر مفعول کے معنی میں ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۶ قرآننا فرقہ: ہم نے قرآن کو متفرق طور پر نازل کیا یعنی تیس سال کی مدت میں قرآن کریم نازل

ہوا ہے۔ تورات اور انجیل کی طرح یکبارگی نازل نہیں ہوا ہے۔ (قرآن) فعل محذوف کی وجہ سے منصوب

ہے اس کی اصل عبارت (فرقنا قرآننا فرقہ) ہے۔ (فرقنا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع

متکلم، مصدر فرق اور فرقان ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع (قرآن) ہے۔

۱۰۷ علیٰ مکث: ٹھہرنے کی حالت میں، ٹھہر ٹھہر کر۔ یہ ترکیب میں فاعل سے حال ہے۔

(اعراب القرآن)۔ (مکث) باب نصر سے مصدر ہے، معنی ٹھہرنا۔

۱۰۸ یسخرؤن للاذقان: وہ لوگ تھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں۔ (یسخرؤن) باب ضرب

سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر خسر اور خسرور ہے۔ (اذقان) کا

واحد: ذقن ہے۔ اس کے معنی تھوڑی کے ہیں۔

۱۰۹ سجداً: سجدہ کرتے ہوئے۔ یہ حال ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

(سجد) کے معنی سجدہ کرنے والے۔ اس کا واحد: ساجد ہے۔ سجد مصدر سے اسم

فاعل ہے باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۱۰ خشوعاً: عاجزی کے اعتبار سے، انکساری کے اعتبار سے۔ یہ ترکیب میں تمیز واقع

ہے۔ (خشوع) باب فتح سے مصدر ہے۔

۱۱۱ لا تجہرو بصلواتک: آپ اپنی نماز میں بہت پکار کر نہ پڑھئے۔ (لا تجہرو) باب فتح

سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر جہر ہے۔ (صلوات) نماز اس کی جمع: صلوات ہے۔

۱۱۲ لا تخافن بہا: آپ نماز میں بہت آہستہ نہ پڑھئے۔ (لا تخافن) باب مفاعلة سے

فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مخافتہ ہے۔

۱۱۳ تکبیرہ تکبیراً: آپ اس کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) خوب بڑائی بیان کیجئے۔ (تکبیر) باب

تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تکبیر ہے۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب

مفعول بہ ہے۔ (تکبیراً) باب تفعیل سے مصدر ہے، یہ ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سورہ کہف

سورہ کہف قرآن کریم کی اٹھارہویں سورت ہے۔ جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، اس کی عظمت شان کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورہ کہف پوری کی پوری ایک وقت میں نازل ہوئی۔ اور ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ آئے تھے (روح المعانی)۔

سورہ کہف کے شان نزول کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ قریش مکہ نے نضر بن حارث اور عقبہ بن ابومعیط کو مدینہ طیبہ کے علمائے یہود کے پاس بھیجا اور کہا کہ تم لوگ ان کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کچھ اوصاف اور اقوال بتاؤ، پھر ان سے پوچھو کہ وہ لوگ آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں اس لیے کہ وہ لوگ اہل کتاب ہیں اور ان کے پاس انبیاء علیہم السلام کا علم ہے۔ چنانچہ وہ دونوں قاصد علماء یہود کے پاس گئے، اور آپ کے کچھ اوصاف اور اقوال بیان کیے، تو علماء یہود نے ان سے کہا کہ تم لوگ ان سے تین سوالات کرو۔ اگر انہوں نے صحیح جواب دے دیا تو وہ سچے نبی اور رسول ہیں، اور اگر جواب نہ دے سکے تو وہ بات بنانے والے ہیں، یعنی نبوت اور رسالت سے ان کا کوئی تعلق نہیں، پہلے ان نو جوانوں کا واقعہ پوچھو جو قدیم زمانے میں اپنے شہر سے چلے گئے تھے، اس لیے کہ ان کا واقعہ عجیب ہے۔ دوسرے اس شخص کا حال پوچھو، جس نے زمین کی مشرق اور مغرب یعنی پوری دنیا کا سفر کیا، اس کا کیا واقعہ ہے، تیسرے روح کے متعلق سوال کرو کہ وہ کیا چیز ہے۔

چنانچہ وہ دونوں قاصد قریش مکہ کے پاس لوٹ کر آئے اور کہا کہ ہم لوگ ایک فیصلہ کن بات لے کر آئے ہیں، اسی کے ذریعہ تمہارے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا، پھر ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر تینوں سوالات کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کا جواب میں کل دوں گا، اور آپ نے ان شاء اللہ نہیں کہا قریش مکہ واپس چلے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے انتظار میں رہے۔ مگر پندرہ دن تک نہ کوئی وحی

آئی، اور جبریل علیہ السلام آئے۔ مشرکین مکہ نے مذاق اڑانا شروع کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر بہت غم لاحق ہوا۔ پندرہ دن کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام سورۃ کہف لے کر نازل ہوئے، اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تاکید کی گئی کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کا وعدہ کرنا ہو تو انشاء اللہ ضرور کہنا چاہیے۔ اور مشرکین مکہ کے تینوں سوالوں کا تسلی بخش جواب بھی دیا گیا۔ (تفسیر مظہری)۔

اصحاب کہف کا واقعہ اس سورت کے شروع میں ہے، مشرق و مغرب کے سفر کرنے والے ذوالقرنین کی تفصیل اس سورت کے آخر میں ہے، اور روح کے متعلق سوال کا جواب اجمال کے ساتھ دیا گیا ہے جو سورۃ بنی اسرائیل کے آخر میں ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایک سوال کا جواب سورۃ بنی اسرائیل میں ہے، اور دو سوالوں کا جواب سورۃ کہف میں ہے۔ اصحاب کہف کی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ کہف ہے۔

آیت نمبر ۱
انزَلَ :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے کتاب) نازل فرمائی۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر انزَالَ ہے۔
الْكِتَابَ :- کتاب، اس سے مراد قرآن کریم ہے۔ اس کی جمع: کُتُبٌ ہے۔
عَوَجًا :- کجی، ٹیڑھا پن۔ باب کج سے مصدر ہے۔
۲ قِيمًا :- درست، صحیح، ٹھیک۔ فِیْہِمْ مصدر سے صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔
۳ لِنُنْذِرَ :- تاکہ وہ (کتاب یعنی قرآن کریم) ذرا لے۔ اس کے شروع میں لام تعلیل ہے۔ جو فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (يُنْذِرُ) باب افعال سے فعل مضارع، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر انذَرَ ہے۔

۲ بِأَسْأَشَدِّدًا :- سخت عذاب۔ (بَأْسٌ) کے معنی عذاب، اس کی جمع: أَبْوَسٌ ہے۔ (شَدِيدًا) شِدَّةٌ مصدر سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۲ يُبْشِرَ :- (تاکہ وہ) کتاب یعنی قرآن کریم (خوش خبری دے)۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تبشیر ہے۔ اس کا عطف يُنْشِرُ پر ہے۔

آیت نبر لام تعلیل کی وجہ سے منصوب ہے۔

۳ مَسَاكِينٌ :- ٹھہرنے والے۔ مَسْكُٹ مصدر سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد : مَسَاكِيْتُ ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۵ كُبْرَتُ كَلِمَةٍ :- بڑی بات، بڑی بھاری بات۔ (كُبْرَتُ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر كَبَّرَ ہے۔ معنی بڑا ہونا۔ (كَلِمَةٍ) کے معنی بات۔ اس کی جمع : کَلِمَاتٌ ہے۔ کَلِمَةٌ تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶ بَاخِعٌ نَفْسِكَ :- اپنی جان کو ہلاک کرنے والا۔ (بَاخِعٌ) باب فتح سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر بَاخَعٌ ہے۔ (نَفْسٌ) کے معنی جان۔ جمع : أَنْفُسٌ اور نَفُوسٌ ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۶ عَلَى آثَارِهِمْ :- ان کے پیچھے۔ (آثَارٌ) کا واحد : أَثَرٌ اور اِثْرٌ ہے، اس کے معنی پیچھے اور بعد کے ہیں۔

۶ أَسْفَاً :- غم کی وجہ سے غم کرتے ہوئے۔ باب سمع سے مصدر ہے، یہ ترکیب میں مفعول لہ یا حال واقع ہے، حال ہونے کی صورت میں یہ مصدر اسم فاعل آسِفَاً کے معنی میں ہو جائے گا۔

۸ صَعِيدًا جُرُزًا :- چٹیل زمین، چٹیل میدان۔ چٹیل میدان بنانے سے مراد زمین کی تمام چیزوں کو فنا کرنا ہے، یہ موصوف صفت مل کر مفعول بہ ہے۔ (صَعِيدٌ) کے معنی زمین، سطح زمین، زمین کا بلند حصہ۔ صُعُودٌ مصدر سے فعلیل کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ صُعُودٌ کے معنی بلند ہونا، چڑھنا۔ (جُرُزٌ) کے معنی چٹیل میدان، بنجر زمین۔ یہ جُرُزٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ جُرُزٌ کے معنی کاٹنا، جڑ سے اکھاڑنا۔

۹ أَصْحَابُ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ :- غار اور پہاڑ والے۔ (أَصْحَابٌ) کا واحد : صَاحِبٌ ہے۔ (كَهْفٌ) کے معنی غار۔ اس کی جمع : كُهُوفٌ ہے۔ (رَقِیْمٌ) ایک پہاڑ، یا ایک وادی یا ایک

آیت نمبر شہر کا نام ہے۔ اصحاب کہف اور اصحاب رقیم کے بارے میں بعض حضرات نے کہا کہ یہ دو الگ الگ جماعتیں ہیں۔ اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ ”اصحاب کہف“ اور ”اصحاب رقیم“ سے ایک ہی جماعت مراد ہے۔ یہ اسی ایک جماعت کے دو لقب ہیں۔ کہف یعنی غار میں رہنے کی وجہ سے اصحاب کہف کہلاتے ہیں، اور وہ غار جبل رقیم، یا شہر رقیم میں ہونے کی وجہ سے اصحاب رقیم کہلاتے ہیں۔ اصحاب کہف کے شہر کی تعیین کے سلسلے میں مختلف اقوال ہیں، یا قوت حموی نے معجم البلدان میں تصریح کی ہے، کہ صحیح یہی ہے کہ یہ بلا و روم کا واقعہ ہے۔ ابن کثیر نے بھی البدایہ والنہایہ میں اسی طرف رجحان ظاہر کیا ہے، ابو حیان اندلسی کے نزدیک اصحاب کہف کا اندلس میں ہونا زیادہ رائج ہے۔ (لغات القرآن مولانا عبدالرشید نعمانی) اس سلسلے میں مولانا ابوالکلام آزاد کی تحقیق یہ ہے کہ رقیم وہی لفظ ہے، جس کو تورات میں راقیم کہا گیا ہے، یہ فی الحقیقت ایک شہر کا نام ہے، جو آگے چل کر ہیرا کے نام سے مشہور ہوا۔ اہل عرب اسے بطرا کہتے ہیں، جزیرہ نمائے سینا اور خلیج عقبہ سے شمال میں دو پہاڑی سلسلے متوازی شروع ہو جاتے ہیں، اور سطح زمین بلندی کی طرف اٹھنے لگتی ہے، یہ پہلی قبائل کا علاقہ تھا۔ اسی کی ایک پہاڑی سطح پر رقیم نامی شہر آباد تھا۔ (ترجمان القرآن)

اصحاب کہف کا واقعہ رائج قول کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا ہے، اور ان حضرات کی صحیح تعداد سات تھی، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے صراحت کے ساتھ منقول ہے۔

- ۱۰ اَوٰی الْفِتْنَةِ :- نو جوانوں نے پناہ لی۔ (اَوٰی) باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَوٰی ہے۔ (الْفِتْنَةُ) کا واحد: فتنی ہے معنی نو جوان۔
- ۱۰ هَيَّئْ :- آپ تیار کر دیجیے، آپ مہیا کر دیجیے۔ باب تفعیل سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر هَيَّئْ ہے۔

- ۱۰ رَکُّدًا :- درستی، ہدایت۔ باب کسب سے مصدر ہے۔ ترکیب میں مفعول بہ واقع ہے۔

۱۱ ضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ :- پھر تھپک دیئے ہم نے ان کے کان، ہم نے ان کے کانوں پر نیند کا پروہ ڈال دیا۔ (ضَرَبْنَا) فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر ضَرَبْتُ ہے۔ (آذَانُ) کے معنی کان۔ اس کا واحد: أُذُنٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۲ بَعَثْنَاهُمْ :- ہم نے ان کو (نیند سے) اٹھا دیا۔ (بَعَثْنَا) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعَثْتُ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب مفعول بہ ہے۔

۱۲ اُحْصَى :- اس نے شمار کیا، یا زیادہ شمار کرنے والا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِحْصَاءٌ ہے۔ اور بعض حضرات کا قول ہے کہ لفظ اُحْصَى حذف زوائد کے ساتھ (خلاف قیاس) اِحْصَاءٌ مصدر سے اسم تفضیل ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۲ اَمَدًا :- مدت، وقت۔ اس کی جمع: اَمَادٌ ہے۔ یہاں ترکیب میں مفعول بہ یا تمیز ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۱۳ رَٰبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ :- ہم نے ان کے دل مضبوط کر دیئے۔ (رَٰبَطْنَا) باب ضرب اور نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر رَٰبَطٌ ہے۔ (قُلُوبٌ) کا واحد: قَلْبٌ معنی دل۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۱۳ شَطَطًا :- ناحق بات، باب ضرب سے مصدر ہے، معنی حق سے دور ہونا۔

۱۵ إِلَهًا :- بہت سے معبود۔ اس کا واحد: إِلَٰهٌ ہے۔

۱۵ سُلْطٰنٍ بَیِّنٍ :- کھلی دلیل، واضح دلیل۔ (سُلْطٰنٌ) کے معنی دلیل۔

(بَیِّنٌ) کے معنی واضح، ظاہر۔ بیان مصدر سے صفت مشبہ ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۱۶ اَعْتَزَلْتُمُوهُمْ :- تم لوگ ان سے الگ ہو گئے۔ (اَعْتَزَلْتُمُوْهُمْ) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اَعْتَزَلَ ہے۔ اس کے آخر میں میم جمع کے بعد واصلہ

ہے جو فعل کو مفعول وغیرہ کے ساتھ ملانے کے وقت بڑھا دیا جاتا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر

غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۶ فَاوْا:۔ تو تم پناہ لو۔ اس کے شروع میں فائے فصیحہ ہے۔ اس کی اصل عبارت یہ ہے اِنْ شِئْتُمْ النَّجَاةَ بِدِينِكُمْ فَاوْا (اعراب القرآن) فَاوْا میں سے فائے فصیحہ کو الگ کرنے کے بعد (اَوْا) رہ گیا۔ اس میں شروع کا ہمزہ فائے فصیحہ کی وجہ سے ساقط ہو گیا ہے۔ یہ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر اوٹی ہے۔

۱۶ يَنْشُرْ:۔ وہ (یعنی تمہارا پروردگار) پھیلا دے گا۔ باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر نشو ہے۔ جواب امر کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۶ يَهَيِّئْ:۔ وہ (یعنی تمہارا پروردگار) مہیا کر دے گا۔ وہ درست کر دے گا۔ باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تهيئة ہے۔ جواب امر واقع ہونے کی وجہ سے حالت جزم میں ہے۔

۱۶ هَرَفَقَا:۔ آرام، آسانی، ہر وہ چیز جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ باب نصر، کرم اور جمع سے مصدر ہے۔ اور مفعول کے وزن پر اسم آلہ بھی ہے۔

۱۷ تَزَوَّرْ:۔ وہ (دھوپ) بچ کر جاتی ہے۔ یہ اصل میں تنزاور ہے، تخفیف کے لیے اس کے شروع سے ایک تاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔ باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر تزاور ہے۔

۱۷ تَقْرَضُهُمْ:۔ وہ (دھوپ) کتر اجاتی ہے۔ (تقرض) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر قرض ہے۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۷ فُجْوَةٌ:۔ میدان، کشادہ جگہ۔ جمع فجاء اور فجوات ہے۔

۱۷ الْمُهْتَدِ:۔ ہدایت پانے والا۔ باب التعلال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، یہ اصل میں الْمُهْتَدِي ہے، اس کا مصدر اِهْتَدَ آئے ہے۔ تو یعنی طور پر آخر سے یاء کو حذف کر دیا گیا، اور کسرہ کو باقی رکھا گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۱۷ مُرْشِدًا:۔ راہ بتلانے والا، رہنمائی کرنے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر ارشاد ہے۔ ترکیب میں مفعول بہ واقع ہے۔

۱۸ اَبْقَا:۔ جانے والے۔ اس کا واحد: يَقِظُ ہے۔ یہ باب جمع سے فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔ اس کا مصدر يَقِظُ ہے۔

۱۸ رُقُودٌ:۔ سونے والے۔ اس کا واحد: رَاقِدٌ ہے۔ باب نصر سے اسم فاعل ہے۔ اس کا مصدر رَقَدَ، رُقُودًا اور رُقَادٌ ہے۔

۱۸ نُقِلَتْهُمْ:۔ ہم ان کو کروٹ دلاتے ہیں۔ (نُقِلْتُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَقْلِيْبٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۸ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ:۔ (ان کا کتا) اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے۔ (بَاسِطٌ) مصدر سے اسم فاعل، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (ذِرَاعَيْهِ) ذِرَاعٌ کا تثنیہ ذِرَاعَيْنِ حالت نصب میں ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ (ہ) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

۱۸ اَلْوَصِيْدُ:۔ ریلیز، چوکھٹ۔ جمع: وُصْدٌ ہے۔

۱۸ لَوِ اطْلَعْتُ:۔ اگر تو حجامت کر دیکھتا۔ (لَوِ) حرف شرط برائے افتناع ہے۔ (اطْلَعْتُ) باب افتعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اِطْلَاعٌ ہے۔

۱۸ لَوَلِيْتُ:۔ البتہ تو پیٹھ پھیر لیتا، شروع میں لام تاکید لو شرطیہ کے جواب میں ہے۔ (وَلِيْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَوَلَّيْتُ ہے۔

۱۸ لَمَلَيْتُ:۔ البتہ تجھ میں (دہشت) بھر جاتی۔ شروع میں لام تاکید لو شرطیہ کے جواب میں ہے۔ (مَلَيْتُ) باب فتح سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مَلَا ہے۔

۱۹ بَعَثْتُهُمْ:۔ ہم نے ان کو بگا دیا۔ (بَعَثْتُ) باب فتح سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر بَعَثٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۱۹ اَزْ كَى طَعَامًا:۔ زیادہ پاکیزہ کھانا، زیادہ صاف ستھرا کھانا۔ (اَزْ كَى) زَكَاةٌ مصدر سے اسم تفصیل واحد مذکر ہے، باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔ (طَعَامًا) کے معنی کھانا۔ جمع: اَطْعَمَةٌ ہے، تمیز ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔

۱۹ وَلَيْسَ لَطِفٌ:۔ اور وہ خوش تدبیری سے کام کرے، اور وہ حسن تدبیر سے کام لے۔ شروع

آیت نمبر میں واو حرف عطف ہے، اس کے بعد لام ساکن لام امر ہے، جو شروع میں واو عاطفہ کے آنے کی وجہ سے ساکن ہو گیا ہے۔ (لِیَسْلُطْ) یہ باب تفعیل سے فعل امر ہے، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر قَلَطَفَ ہے۔

نوٹ: حروف کی تعداد کے اعتبار سے کلمہ وَلِیَسْلُطْ کے حرف تا تک نصف قرآن ہے۔

۱۹ لَا یُشْعِرُونَ: - وہ خبر نہ ہونے دے۔ باب افعال سے فعل نہی بانون تاکید ثقیلہ، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَشْعَارَ ہے۔

۲۰ اِنْ یُظْهِرُوا: - اگر وہ لوگ خبر پائیں گے، اگر وہ لوگ مطلع ہو جائیں گے۔ (یُظْهِرُوا) باب فتح سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، اس کا مصدر ظْهِرَ ہے۔ ان شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۱ اَعْمَرْنَا: - ہم نے مطلع کر دیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اِعْمَارَ ہے۔

۲۲ یَنْشَازُ عُنُونًا: - وہ لوگ (آپس میں) جھگڑ رہے ہیں (جھگڑ رہے تھے) باب تفاعل سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَنَازَعَ ہے۔

۲۳ اِنۡشَاوْا: - تم لوگ (عمارت) بناؤ۔ باب ضرب سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر بَنَاءُ ہے۔

۲۴ رَجَمًا بِالْغِیْبِ: - بغیر نشانہ دیکھے پتھر چلانا، بے تحقیق بات کرنا، بے سوچے سمجھے بات کہنا۔ (رَجَمَ) باب نصر سے مصدر ہے اس کے معنی سنگسار کرنا، پتھر اڑا کرنا۔ (الْغِیْبِ) کے معنی چھپی ہوئی چیز، یہ باب ضرب سے مصدر ہے معنی غائب ہونا۔

۲۵ لَا تُنۡمَارِ فِیْہِمۡ: - آپ ان کے بارے میں بحث نہ کیجیے، آپ ان کے بارے میں جھگڑانہ کیجیے۔ (لَا تُنۡمَارِ) باب مفاعلة سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر مُنۡمَارَۃٌ ہے۔

۲۶ لَا تَسْتَفِیۡتِ: - آپ نہ پوچھئے۔ باب استفعال سے فعل نہی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر

آیت نمبر استفتاء ہے۔

۲۶ أَبْصُرْ بِهِ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) کیا عجیب دیکھنے والا ہے۔ بَصَاوَرٌ مصدر سے افعِل :-

کے وزن پر فعل تعجب ہے، باب کرم سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۷ أَسْمِعْ :- وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) کیا عجیب سننے والا ہے۔ اس کی اصل عبارت أَسْمِعْ بِهِ ہے۔

پہلے فعل تعجب میں (بہ) مذکور ہے۔ اس لیے دوسرے فعل تعجب سے (بہ) کو حذف کر دیا ہے، یہ

باب کح سے افعِلْ بِهِ کے وزن پر فعل تعجب ہے۔

۲۷ أَقْلْ :- آپ پڑھئے۔ باب نصر سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تِلَاوَةٌ ہے۔

۲۸ مُلْتَحِداً :- جائے پناہ، پناہ کی جگہ۔ باب افعال سے اسم ظرف واحد ہے، اس کا مصدر

الْتِحَادُ ہے۔

۲۸ لَا تَعْذُ غَيْبُكَ :- آپ کی آنکھیں ہٹنے نہ پائیں۔ (لَا تَعْذُ) باب نصر سے فعل نہی، صیغہ

واحد مؤنث غائب، مصدر عَذُوٌّ ہے۔ (غَيْبُكَ) غَيْبٌ کا تثنیہ غَيْبَانِ ہے۔ اضافت کی وجہ

سے نون تثنیہ ساقط ہو گیا ہے۔ (كَ) ضمیر واحد مذکر حاضر، مضاف الیہ ہے۔

۲۸ اِتَّبَعَ هَوَاهُ :- اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی، (اِتَّبَعَ) باب افعال سے فعل ماضی

معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِتَّبَاعٌ ہے۔ (هَوَاهُ) خواہش، جمع: اَهْوَاءُ ہے۔

هَوَىٰ باب سمع سے مصدر بھی ہے، مصدری معنی خواہش کرنا، محبت کرنا۔

۲۸ فَرَطًا :- حد سے گزرا ہوا، حد سے بڑھا ہوا۔ فَرَطٌ مصدر سے فَعْلٌ کے وزن پر صفت مشبہ

ہے (جیسے جُنُبٌ) باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۲۸ اَعْتَدْنَا :- ہم نے تیار کیا۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر

اِعْتَادٌ ہے۔

۲۹ أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا :- اس (آگ) کی قاتوں نے ان (ظالموں) کو گھیر لیا۔ (أَحَاطَ)

باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر احاطَةٌ ہے۔ (سُرَادِقُ)

کے معنی قنات، خیمہ، شامیانہ۔ اس کی جمع سُرَادِقَاتٌ ہے۔ (هَا) ضمیر واحد مؤنث غائب

آیت نمبر، مضاف الیہ ہے اس کا مرجع (ناراً) ہے۔

۲۹ اِنْ يَسْتَغِيثُوا:۔ اگر وہ لوگ فریاد کریں گے۔ (اِنْ) حرف شرط ہے (يَسْتَغِيثُوا) اصل میں

يَسْتَغِيثُونَ ہے۔ باب استفعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر

اِسْتِغَاثَةٌ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے فعل مضارع کے آخر سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۹ يَغَاثُوا:۔ ان لوگوں کی فریادری کی جائے گی۔ (يَغَاثُوا) اصل میں يَغَاثُونَ ہے۔ باب

افعال سے فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِغَاثَةٌ ہے۔ جواب شرط واقع

ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کے آخر سے نون جمع ساقط ہو گیا ہے۔

۲۹ كَالْمُهْلِ:۔ پیپ کی طرح، تیل کی تلچٹ کی طرح، شروع میں کاف حرف تشبیہ ہے۔

(مُهْل) کے معنی پیپ، تیل کی تلچٹ۔

۲۹ يَشْوِي الْوُجُوهُ:۔ وہ (پانی) مونہوں کو بھون ڈالے گا۔ (يَشْوِي) باب ضرب سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر شَوًى ہے۔ (وُجُوهُ) کا واحد: وَجْهٌ معنی چہرہ، منہ۔

۲۹ سَاءَتْ مُرْتَفَقًا:۔ وہ (جہنم) بری جگہ ہے، وہ (جہنم) بری آرام گاہ ہے، جہنم آرام کی

جگہ نہیں ہے؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے حَسَنَتْ مُرْتَفَقًا ارشاد فرمایا ہے، اسی

کے مقابلہ میں (لفظی تقابل کے طور پر) جہنم کے لیے سَاءَتْ مُرْتَفَقًا استعمال

فرمایا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (سَاءَتْ) فعل ماضی معروف، افعال ذم میں سے ہے، اس

میں ضمیر بارزتائے ساکنہ ممیز اور مُرْتَفَقًا تمیز ہے، ممیز اور تمیز مل کر سَاءَتْ فعل ذم کا

فاعل واقع ہے۔ اور مخصوص بالذم (ہی) محذوف ہے۔ (مُرتَفَقٌ) کے معنی جگہ، مقام، آرام

گاہ، آرام کی جگہ۔ یہ اِرتفاق مصدر سے ظرف مکان ہے۔

۳۱ يُخْلَوْنَ:۔ وہ لوگ پہنائے جائیں گے، وہ لوگ آراستہ کیے جائیں گے، باب تفعیل سے

فعل مضارع مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر تَخْلِيَةٌ ہے۔

۳۱ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ:۔ سونے کے کنگن۔ (اَسَاوِرُ) کا واحد: سِوَارٌ ہے۔ اس کے معنی کنگن

کے ہیں۔ (ذَهَبٌ) کے معنی سونا۔ اس کی جمع: اَذْهَابٌ وَ ذَهَوِبٌ ہے۔

۳۱ یَلْبَسُونَ :- وہ لوگ پہنیں گے۔ باب سمع سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب مصدر لبس ہے۔

۳۱ ثِيَابًا خُضْرًا :- سبز کپڑے۔ (ثِيَاب) کے معنی کپڑے، اس کا واحد : ثَوْب ہے۔ (خُضْر) کے معنی سبز۔ اس کا واحد : أَخْضَر ہے جو فعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے۔

۳۱ مُنْذَرِينَ :- باریک ریشم، باریک ریشمی کپڑا۔

۳۱ اِسْتَبْرَقَ :- موٹا ریشم، موٹا ریشمی کپڑا۔

۳۱ مُشْكِبِينَ :- تکیہ لگائے ہوئے، تکیہ لگانے والے۔ باب افتعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے، اس کا مصدر اِتَّكَأ ہے۔ حال واقع ہونے کی وجہ سے حالت نصب میں ہے۔

۳۱ اَلْاَرَائِكَ :- مسہریاں، آراستہ اور مزین تخت۔ اس کا واحد : اَرِيْكَة ہے۔

۳۱ حَسَنَتْ مُرْتَفَقًا :- وہ (جنت) اچھی آرام گاہ ہے، وہ اچھی جگہ ہے۔ (حَسَنَتْ) باب کرم سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر حَسَن ہے۔ (مُرْتَفَق) اِرْتِفَاق مصدر سے اسم ظرف ہے۔ حَسَنَتْ فعل ماضی معروف اس میں ضمیر بارز تائے ساکنہ میسر مرفقاً اس کی تمیز ہے، میسر اپنی تمیز سے مل کر حَسَنَتْ کا فاعل واقع ہے۔

۳۲ جَنَّتَيْنِ مِّنْ اَعْنَابٍ :- انگور کے دو باغ۔ (جَنَّتَيْنِ) تشبیہ حالت نصب میں ہے۔ اس کا واحد : جَنَّة ہے۔ اس کے معنی باغ کے ہیں۔ جمع : جَنَّات ہے۔ (اَعْنَاب) کا واحد : عَنَب ہے۔ اس کے معنی انگور کے ہیں، انگور کے ایک دانہ کو عنبہ کہتے ہیں۔

۳۲ حَفَقْنَهُمَا بِنَخْلٍ :- ہم نے ان دونوں (باغوں) کو کھجور کے درختوں سے گھیر دیا۔ (حَفَقْنَا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر حَفَّ ہے۔ (هُمَا) ضمیر تشبیہ مؤنث غائب ہے، اس کا مرجع جَنَّتَيْنِ ہے۔ (بِنَخْلٍ) کے معنی کھجور کے درخت، اس کا واحد : نَخْلَة ہے۔

۳۳ زُرْعًا :- کھیتی۔ اس کی جمع : زُرُوع ہے۔

۳۳ اَتَتْ اُكْلَهَا :- اس (باغ) نے اپنا پھل دیا۔ (اَتَتْ) باب افعال سے فعل ماضی معروف،

آیت نہر صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ابتداء ہے۔ (اُكْلَ) کے معنی پھل، جمع: اَکَال ہے۔

(هَما) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔ (ایک اشکال اور اس کا جواب) اس سے پہلے دو بانگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اس آیت کریمہ میں فعل اور ضمیر کو مفرد لایا گیا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ بَکَلْنَا الْجَنَّتَيْنِ میں ”بَکَلْنَا“ لفظ کے اعتبار سے مفرد ہے، اس لیے (آتَتْ اُكْلَهَا) میں فعل اور ضمیر کو واحد استعمال کیا گیا ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۳۳ فَجَرُونَا :- ہم نے (نہر) جاری کر دی۔ باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر تَفَجَّرَ ہے۔

۳۳ جَلَلَهُمَا :- ان دونوں (بانگوں) کے درمیان۔ (خَلَّال) کے معنی درمیان۔ (هَما) ضمیر ثنویہ مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع جَنَّتَيْنِ ہے۔

۳۴ هُوَ يُحَاوِرُهُ :- اس سے باتیں کرتے ہوئے، اس حال میں کہ وہ اس سے باتیں کر رہا تھا۔ (يُحَاوِرُ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُحَاوَرَةٌ ہے۔ (هُ) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے، اس کا مرجع: صَاحِبُ ہے جو ماقبل میں مذکور ہے یہ پورا جملہ حال واقع ہے۔

۳۴ اَعَزُّ نَفَرًا :- جماعت کے اعتبار سے زیادہ عزت والا۔ (اَعَزُّ) عَزَّ مصدر سے اسم تفضیل واحد مذکر ہے۔ باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (نَفَرًا) کے معنی گروہ، جماعت، خاندان۔ جمع: اَنْفَارٌ ہے۔ یہ ترکیب میں تمیز واقع ہے۔

۳۵ اَنْ تَبْیَضَ هَذِهِ :- کہ یہ (باغ) برباد ہوگا۔ (تَبْیَضَ) باب ضرب سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر بَيَضَ اور بَيَّضَ ہے۔ (هَذِهِ) اسم اشارہ واحد مؤنث قریب کے لیے ہے، اس کا اشارہ الیہ جَنَّةٌ ہے۔ (هَذِهِ) ترکیب میں فاعل واقع ہے۔

۳۶ مُنْقَلِبًا :- لوٹنا، لوٹنے کی جگہ۔ اِنْقِلَابٌ سے مصدر مہمی یا اسم ظرف ہے، ترکیب میں مفعول بہ ہے۔

۳۷ مَسُوكٌ رَجُلًا :- اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تجھ کو صحیح و سالم آدمی بنا دیا۔ (مَسُوكٌ)

آیت نمبر باب تفعیل سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَسْوِيَةٌ ہے۔ (لک) تَسْوِيَةٌ
 واحد مذکر حاضر، مفعول بہ ہے۔ (رَجُلًا) مشتق نہ ہونے کے باوجود حال واقع ہے
 (اعراب القرآن)۔ رَجُل کے معنی مرد۔ جمع: رَجَال ہے۔

۳۹ اِنْ تَرَوْْنَ: اگر تو مجھ کو دیکھتا ہے۔ اِنْ حرف شرط ہے (تَرَوْْنَ) تو اصل میں تَرَوْنِ ہے۔ فعل
 مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَرَوْنِ ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم
 میں فعل مضارع کے آخر سے یاء گر گئی ہے، اس کے آخر میں نون وقایہ مکسور ہے، یہ اصل
 میں نسی ہے، نون وقایہ کے بعد یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور نون وقایہ پر کسرہ باقی رکھا
 گیا ہے تاکہ یائے محذوفہ پر دلالت کرے۔

۴۰ حُسْبَانًا: عذاب (حضرت قتادہ)۔ آگ (حضرت ابن عباس)۔ بجلی (قاضی بیضاوی)
 ۴۱ صَعِيدًا زَلَقًا: صاف میدان، چٹیل میدان۔ (صَعِيدًا) کے معنی زمین، سطح زمین، زمین
 کا بلند حصہ۔ ضَعُوذٌ مصدر سے تفعیل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، باب سمع سے استعمال
 ہوتا ہے۔ (زَلَقًا) کے معنی پھسلن کی جگہ، چکنی زمین، چٹیل میدان۔ یہ باب سمع سے مصدر
 ہے، مصدری معنی پھسلنا۔ یہاں مصدر کو صفت بنا دیا گیا ہے، یہ مصدر اسم فاعل زَالِقٍ کے
 معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۴۱ يُصْبِحُ مَاءً هَآ غَوْرًا: اس کا پانی زمین میں اتر جائے، اس کا پانی زمین میں خشک
 ہو جائے۔ (يُصْبِحُ) کے معنی وہ ہو جائے۔ افعال ناقصہ میں سے ہے، باب افعال سے
 فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَصْبَحَ ہے۔ اِنْ ناصبہ کے مدخول پر
 عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔ (مَاءً) کے معنی پانی۔ جمع: مِيَاهٌ ہے۔ (غَوْرًا) کے معنی
 گہرائی میں جانا، زمین کے اندر اترنا، زمین میں خشک ہو جانا۔ باب نصر سے مصدر ہے جو
 اسم فاعل غَابِرٍ کے معنی میں ہے۔ (تفسیر مظہری)۔

۴۲ اَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفِّهِ: وہ اپنا ہاتھ ملنے لگا، وہ اپنا ہاتھ ملتا رہ گیا۔ یعنی وہ افسوس کرتا رہ گیا۔
 (اَصْبَحَ) افعال ناقصہ میں سے ہے، باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر

آیت نمبر غائب، مصدر اَضْبَاح ہے۔ (يُضْلِبُ) باب تفعیل سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَقْلِبُ ہے۔ (كَفَّ) کَفَّ کا تثنیہ کَفَّیْن حالت نصب میں ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔ کَفَّ کے معنی ہاتھ یا پتھلی (انگلیوں کے ساتھ) اس کی جمع: اَكْفُ اور كُفُّوْا ہے۔ (ه) ضمیر واحد مذکر غائب مضاف الیہ ہے۔

۴۲ هِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرْوَتِهَا:۔ (وہ) باغ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا تھا۔ (خَاوِيَةٌ) کے معنی گرنے والی، گری ہوئی۔ خَوَّاءُ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔ (عُرْوَتِ) کے معنی ٹٹیاں۔ اس کا واحد عُرْوَةٌ ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے۔

۴۳ مُنْصَرًّا:۔ بدلہ لینے والا۔ باب التعلال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِنْصَارَ ہے۔

۴۴ عُقْبًا:۔ انجام، نتیجہ۔ اس کی جمع اَعْقَاب ہے۔

۴۵ اِخْتَلَطَ:۔ وہ (زمین کا پودا) گنجان ہو گیا۔ باب التعلال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اِخْتِلَاطٌ ہے۔

۴۵ اَصْبَحَ هَشِيمًا:۔ وہ چورا چورا ہو گیا، وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ (اَصْبَحَ) افعال ناقصہ میں سے ہے، فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَضْبَاح ہے۔ (هَشِيمًا) اَصْبَحَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ فاعل کے وزن پر صفت مشبہ ہے، اس کا مصدر هَشِمَ ہے معنی توڑنا، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۴۵ تَلْرُوْهُ الرِّیْحُ:۔ اس کو ہوائیں اڑاتی ہیں۔ یہ پورا جملہ هَشِيمًا کی صفت ہے۔ (تَلْرُوْهُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مؤنث غائب، مصدر ذَرُوْا ہے۔ (ه) ضمیر واحد مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔ (الرِّیْحُ) کے معنی ہوائیں، اس کا واحد رِيْح ہے۔

۴۵ مُقْتَدِرًا:۔ پوری قدرت رکھنے والا۔ باب التعلال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے، اس کا مصدر اِقْتَدَرَ ہے۔

۴۶ اَلْبَقِیَّتُ الصَّالِحٰتُ:۔ باقی رہنے والی نیکیاں۔ (بَاقِیَاتُ) بقاء مصدر سے اسم فاعل جمع،

آیت نبر مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: باقیۃ ہے۔ باب جمع سے استعمال ہوتا ہے۔ (صالحات)

صلاَح مصدر سے اسم فاعل جمع مؤنث سالم ہے، اس کا واحد: صالِحۃ ہے۔ باب کرم

سے استعمال ہوتا ہے۔ "الْبَقِيَّةُ الصَّالِحَةُ" موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ،

اللہ اکبر باقیات صالحات ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ باقیات

صالحات سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا

دوسرا قول یہ ہے کہ باقیات صالحات نیک اعمال ہیں۔ (تفسیر مظہری)۔ اور دونوں

روایتوں میں کوئی تعارض نہیں، کیوں کہ باقیات صالحات میں وہ تمام اعمال صالحہ داخل ہیں

جن کا ثواب انسان کے لیے باقی رہے، امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ "الصحيح انها

کل عبادة يقصد بها وجه الله" صحیح بات یہ ہے کہ باقیات صالحات ہر وہ عبادت

ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہو۔

۴۶ خَيْرٌ اَمَلًا: - امید کے اعتبار سے زیادہ اچھا۔ (خَيْرٌ) کے معنی زیادہ اچھا، یہ اسم تفضیل

اَخِيْرٌ کا مخفف ہے۔ (اَمَلٌ) کے معنی امید۔ جمع: اَمَالٌ ہے۔

۴۷ نُسِيْرُ الْجِبَالِ: - ہم پہاڑوں کو چلائیں گے۔ (نُسِيْرٌ) باب تفعیل سے فعل مضارع

معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر نُسِيْرٌ ہے۔ (الْجِبَالُ) کا واحد: جَبَلٌ معنی پہاڑ۔

۴۸ بَارِزَةٌ: - کھلی ہوئی ہونے کی حالت میں، یعنی اس وقت زمین پر کوئی درخت، پہاڑ اور عمارت

نہیں ہوگی۔ بَرُوْزٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث ہے۔ باب نھر سے استعمال ہوتا ہے،

حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۴۹ حَشَرْنَاْهُمْ: - ہم نے لوگوں کو جمع کیا۔ (حَشَرْنَاْ) باب نصر سے فعل ماضی معروف،

صیغہ جمع متکلم، مصدر حَشَرٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۰ لَمْ نَغَادِرْ: - ہم نے نہیں چھوڑا۔ باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ

جمع متکلم، مصدر مَغَادِرَةٌ ہے۔

۳۸ غُرُضُوا:۔ وہ لوگ پیش کیے جائیں گے (یہ مستقبل کے معنی میں ہے)۔ فعل ماضی مجہول،

صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر غرض ہے۔

۳۸ زَعَمْتُمْ:۔ تم نے گمان کیا۔ باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر

زَعَمَ، زَعَمَ و زَعَمَ ہے۔

۳۹ مُشْفِقِينَ:۔ ڈرنے والے، ڈرتے ہوئے۔ باب افعال سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے،

حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا واحد: مُشْفِقٌ اور مصدر اشفق ہے۔

۳۹ لَا يُغَادِرُ:۔ وہ (نامہ اعمال) چھوڑنا نہیں ہے۔ باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف،

صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر مُغَادِرَةٌ ہے۔

۳۹ أَحْصَاهَا:۔ اس (نامہ اعمال) نے ان (تمام باتوں) کا احاطہ کر لیا۔ (أَحْصَى) باب

افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر اَحْصَا ہے۔ (ہا) ضمیر واحد

مؤنث غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ مَا أَشْهَدُتُّهُمْ:۔ میں نے ان کو نہیں حاضر کیا، میں نے ان کو نہیں بلایا۔ (مَا) حرف نفی

ہے۔ (أَشْهَدْتُ) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَشْهَدُ

ہے۔ (ہم) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۱ مُتَّخِذَ:۔ بنانے والا۔ باب افعال سے اسم فاعل واحد مذکر ہے۔ اس کا مصدر اِتَّخَذَ اور

مادہ اَخَذَ ہے۔

۵۱ عَصُدًا:۔ دھواں۔ اس کی جمع: اَعْصَادٌ ہے۔

۵۲ نَادُوا شُرَكَاءَی:۔ تم لوگ میرے شریکوں کو پکارو۔ یعنی جن کو تم شریک سمجھتے تھے۔

(نَادُوا) باب مفاعلة سے فعل امر، صیغہ جمع مذکر حاضر، مصدر مُنَادَاةٌ ہے۔ (شُرَكَاءَ) کے

معنی شریک ہونے والے، ساجھی ہونے والے۔ اس کا واحد: شَرِیکٌ ہے۔ آخر میں

یائے متکلم مضاف الیہ ہے۔

۵۲ دَعَوْهُمْ:۔ وہ لوگ ان کو پکاریں۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے، اس لیے کہ اس

آیت نمبر کا وقوع قیامت کے دن ہوگا۔ اس کے یقینی ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کی جگہ پر فعل ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ (دَعُوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر دَعَاء ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۲ لَمْ يَسْتَجِيبُوا:۔ وہ لوگ جواب نہیں دیں گے۔ یہ مستقبل کے معنی میں ہے، اس لیے کہ اس کا وقوع قیامت کے دن ہوگا، اس کے یقینی ہونے کی وجہ سے فعل مضارع کی جگہ پر نفی جحد بہ لم کو استعمال کیا گیا ہے۔ (لَمْ يَسْتَجِيبُوا) باب استعمال سے فعل مضارع معروف، نفی جحد بہ لم، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر استجابة ہے۔

۵۲ مَوْثِقًا:۔ ہلاکت کی جگہ (حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ)۔ جہنم میں ایک وادی ہے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما)۔ کھولتے ہوئے پانی کی ایک وادی ہے (حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ)۔ (مَوْثِقًا) کے معنی ہلاکت کی جگہ، قید خانہ، ہر وہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو۔ مَوْثِق مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب اور حسب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۲ ظَنُّوا:۔ وہ لوگ یقین کریں گے۔ یہ فعل ماضی، مضارع کے معنی میں ہے، یقینی ہونے کی وجہ سے مضارع کی جگہ پر ماضی کو استعمال کیا گیا ہے۔ (ظَنُّوا) باب نصر سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر ظن ہے۔ یہاں پر (ظن) یقین کے معنی میں ہے۔

۵۳ مُوَافِقُوها:۔ اس (آگ) میں گرنے والے۔ (مُوَافِقُونَ) اصل میں مُوَافِقُونَ ہے۔ باب مفاعلة سے اسم فاعل جمع مذکر سالم ہے۔ اضافت کی وجہ سے نون جمع گر گیا ہے۔ (ہا) ضمیر واحد مؤنث غائب، مضاف الیہ ہے، اس کا مرجع النار ہے۔

۵۳ مَضْرُفًا:۔ بچنے کی جگہ، لوٹنے کی جگہ۔ صَرْف مصدر سے اسم ظرف ہے، باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۵۳ لَقَدْ صَرَفْنَا:۔ البتہ ہم نے پھیر پھیر کر سمجھایا، یقیناً ہم نے طرح طرح سے بیان کیا۔ (لَقَدْ صَرَفْنَا) اس کے شروع میں لام تاکید ہے۔ اس کے بعد ”لَقَدْ صَرَفْنَا“ فعل ماضی قریب، صیغہ جمع متکلم، مصدر تصريف ہے۔

۵۴ جَدَلًا:۔ جھگڑنا، جھگڑنے کے اعتبار سے۔ باب سمع سے مصدر ہے، تمیز ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔

۵۵ قُبُلًا:۔ سامنے ہونے کی حالت میں۔ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ غَذَابِ یا هُمْ ضمیر سے حال ہے۔ (تفسیر مظہری اور اعراب القرآن)۔ عذاب سے حال ہو تو مقابلہ کے معنی میں ہے اور اگر هُمْ ضمیر سے حال ہو تو مقابلین کے معنی میں ہے۔

۵۶ لِيَذْجُضُوا:۔ تاکہ وہ لوگ پھسلادیں، تاکہ وہ لوگ زائل کر دیں۔ شروع میں لام تعلیل ہے۔ (يَذْجُضُوا) باب افعال سے فعل مضارع معروف، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اِذْخَاضَ ہے۔ لام تعلیل کی وجہ سے حالت نصب میں نون جمع گر گیا ہے۔

۵۶ اَنْذِرُوا:۔ وہ لوگ ڈرائے گئے۔ باب افعال سے فعل ماضی مجہول، صیغہ جمع مذکر غائب، مصدر اَنْذَرَ ہے۔

۵۷ ذُكِّرَ:۔ وہ نصیحت کیا گیا۔ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر تَذَكَّرَ ہے۔

۵۷ مَا قَدَّمْتُ يَدَايَ:۔ جو اس کے ہاتھوں نے پہلے بھیج دیا۔ یعنی جو گناہ پہلے کر چکا ہے۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (قَدَّمْتُ) فعل ماضی معروف۔ (يَدَايَ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر فاعل ہے، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ ہے، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر نیسی کا مفعول بہ ہے۔ ”يَدَايَ“ اصل میں يَدَانِ تثنیہ ہے، اس کا واحد: يَدٌ ہے۔ نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا ہے۔

۵۷ اِكْنُةٌ:۔ پردے، غلاف۔ اس کا واحد: كِنَانٌ ہے۔

۵۷ وَقُرْأَ:۔ بوجھ، ثقل، بہر اپن۔ باب ضرب اور سمع سے مصدر ہے، مصدری معنی بہرا ہونا، کم سننا۔

۵۷ اِنْ تَذْعُوهُمْ:۔ اگر آپ ان کو (ہدایت کی طرف) بلائیں۔ (اِنْ) حرف شرط ہے۔ (تَذْعُ) باب نصر سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ذَعَّاء ہے۔ تَذْعُ اصل میں تَذْعُو ہے۔ اِنْ شرطیہ کی وجہ سے حالت جزم میں واؤ گر گیا ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر

آیت نمبر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۸ لَوِیُواْخِذْهُمْ :- اگر وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ان کی پکڑ فرماتے۔ (لَوِی) حرف شرط برائے امتناع

ہے۔ (لَوِیُواْخِذْ) باب مفاعلة سے فعل مضارع معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، مصدر

مُواخِذَةٌ ہے۔ (هُمْ) ضمیر جمع مذکر غائب، مفعول بہ ہے۔

۵۸ مَوْلًى :- پناہ کی جگہ، نجات کی جگہ، لوٹنے کی جگہ۔ وَآلٌ مصدر سے ظرف مکان ہے۔

باب ضرب سے استعمال ہوتا ہے۔

۶۰ لَا اَبْرَاحَ :- میں نہیں، بٹوں گا، میں نہیں جدا ہوں گا۔ یعنی میں برابر چلتا رہوں گا۔ باب سمع

سے فعل مضارع منفی، صیغہ واحد متکلم، مصدر بَرَّحَ اور بَرَّاحَ ہے۔

۶۰ مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ :- دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

مجمع البحرین سے بحر فارس اور بحر روم کے ملنے کی جگہ مراد ہے۔ (تفسیر مظہری)۔ (مَجْمَعُ)

کے معنی ملنے کی جگہ الْبَحْرَيْنِ کے معنی دو دریا۔ بَحْرٌ کا تشبیہ حالت جر میں ہے، اس کی جمع:

اَبْحُرٌ، بِحَارٌ و بُحُورٌ ہے۔

۶۰ اَفْصَى حُقْبًا :- میں زمانہ دراز تک چلتا رہوں گا۔ (اَفْصَى) باب ضرب سے فعل

مضارع معروف، صیغہ واحد متکلم، مصدر اَفْصَى ہے۔ (حُقْبًا) کے معنی زمانہ دراز، طویل

مدت۔ ایک سال یا بہت سال۔ اس کی جمع: اَحْقَابٌ ہے۔

۶۱ نَسِیَا حُوتَهُمَا :- وہ دونوں اپنی مچھلی بھول گئے۔ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت

یوشع علیہ السلام اپنی مچھلی بھول گئے۔ (نَسِیَا) باب سمع سے فعل ماضی معروف، صیغہ تشبیہ

مذکر غائب، مصدر نَسِیَا ہے۔ (حُوتٌ) کے معنی مچھلی، اس کی جمع: حِیْتَانٌ ہے۔ (هُمَا)

ضمیر تشبیہ مذکر غائب، مضاف الیہ ہے۔

۶۱ سَرَبًا :- سرنگ، راستہ۔ جمع نَسْرَابٌ ہے۔

۶۱ جَاوَزَا :- وہ دونوں آگے بڑھ گئے۔ باب مفاعلة سے فعل ماضی معروف، صیغہ تشبیہ مذکر

غائب، مصدر مُجَاوِزَةٌ ہے۔

۶۱ آتِنَا غَدَاةَ نَا:۔ تم ہم کو ہمارا کھانا دو۔ (آت) باب افعال سے فعل امر، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ایتاء ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم، یہ مفعول بہ اول ہے۔ (غَدَاةَ) کے معنی کھانا۔ یہ مضاف ہے۔ (نَا) ضمیر جمع متکلم مضاف الیہ ہے۔ (غَدَاةَ نَا) یہ مفعول بہ ثانی ہے۔

۶۲ نَصَبًا:۔ تکلیف، مشقت، تنگی، باب سمع سے مصدر ہے۔ معنی تنگی۔ مفعول بہ ہوئے کی وجہ سے منصوب ہے۔

۶۳ اَوَيْنَا:۔ ہم لوگ ٹھہرے۔ باب ضرب سے فعل ماضی معروف، صیغہ جمع متکلم، مصدر اویئ ہے۔

۶۴ كُنَّا بَعًا:۔ ہم لوگ چاہتے تھے۔ بَع اصل میں نبغی ہے۔ خلاف قیاس یاء کو حذف کر دیا گیا ہے۔ باب ضرب سے فعل ماضی استمراری، صیغہ جمع متکلم، مصدر بُغِيَہ ہے معنی طلب کرنا، خواہش کرنا، چاہنا۔

۶۵ اِرْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا:۔ وہ دونوں اپنے نشان قدم پر واپس ہوئے۔ (اِرْتَدَّا) باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ تثنیہ مذکر غائب، مصدر اِرْتَدَاہ معنی لوٹنا۔ (آثَارُ) کے معنی نشانات۔ اس کا واحد: اَثَر ہے۔

۶۶ قَصَصًا:۔ پیروی کرنا، تابع داری کرنا، پیروی کرتے ہوئے، تابع داری کرتے ہوئے۔ باب نصر سے مصدر ہے، ترکیب میں مفعول مطلق یا حال ہے، مفعول مطلق ہونے کی صورت میں اصل عبارت بِقُصَّانٍ قَصَصًا ہے۔ اور حال ہونے کی صورت میں اصل عبارت مُقْتَصِرِينَ ہے۔ (اعراب القرآن)۔

۶۷ عِبَادًا مِّنْ عِبَادِنَا:۔ ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ۔ یہاں بندہ سے مراد حضرت خضر ہیں۔

۶۸ مَا عَلِمْتُ رُشْدًا:۔ جو بھلی بات آپ کو سکھلائی گئی۔ (مَا) اسم موصول ہے۔ (عَلِمْتُ) باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر تَعْلِيم ہے۔ (رُشْدًا) کے معنی بھلائی، ہدایت۔ باب نصر سے مصدر ہے۔ (عَلِمْتُ رُشْدًا) فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول سے مل کر اسم موصول کا صلہ ہے، اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ ہے۔

آیت ۶۸ مَالَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا :- جس کا آپ نے احاطہ نہیں کیا واقف ہونے کے اعتبار سے۔
یعنی جو آپ کے احاطہ واقفیت سے باہر ہے۔ (مَالَمْ) اسم موصول ہے۔ (لَمْ تُحِطْ) باب
افعال سے فعل مضارع معروف، نفی، جحد بہ لم، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر احاطة ہے۔
(خُبْرًا) باب فتح اور کرم سے مصدر ہے اس کے معنی واقف ہونا، تمیز ہونے کی وجہ سے
منصوب ہے۔

۷۰ حَتَّىٰ اُخْدِتْ :- یہاں تک کہ میں شروع کروں۔ (اُخْدِتْ) باب افعال سے فعل
مضارع معروف منصوب، صیغہ واحد متکلم، مصدر اخذت ہے۔ اس کے معنی پیدا کرنا
، ایجاد کرنا، نئے سرے سے شروع کرنا۔

۷۱ اِنْطَلَقَا :- وہ دونوں چلے۔ باب افعال سے فعل ماضی معروف، صیغہ ثنیہ مذکر غائب،
مصدر انطلاق ہے۔

۷۲ اَخْرَجْتَهَا :- کیا آپ نے اس (کشتی کو) پھاڑ ڈالا، کیا آپ نے اس کو توڑ ڈالا۔ یعنی اس
کشتی کا ایک تختہ نکال دیا۔ (اَخْرَجْتَهَا) ہمزہ استفہام۔ (اَخْرَجْتَهَا) باب ضرب سے فعل ماضی
معروف، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر اخرج ہے۔ (هَآ) ضمیر واحد مؤنث غائب، مفعول بہ
ہے۔ اس کا مرجع: السَّفِينَةُ ہے۔

۷۳ شَيْئًا اِمْرًا :- بہت بھاری چیز۔ یعنی بہت خطرہ والی چیز۔ (اِمْرًا) کے معنی چیز۔ جمع:
اَشْيَاءُ ہے۔ (اِمْرًا) کے معنی بھاری اور عجیب بات، ایسی بات جو عقل سلیم اور شرع کے
خلاف ہو۔

۷۴ لَا تُرْهِقْنِي :- آپ مجھ پر (تنگی) نہ ڈالئے، آپ مجھ کو (تنگی میں) مبتلا نہ کیجیے۔ (لَا
تُرْهِقْنِي) باب افعال سے فعل نفی، صیغہ واحد مذکر حاضر، مصدر ارهاق ہے۔ (لِي) اس میں
نون وقایہ ہے اور یائے متکلم مفعول بہ ہے۔

۷۵ نَفْسًا زَكِيَّةً :- بے گناہ جان۔ اس سے مراد نابالغ بچہ ہے جس کو حضرت خضر نے قتل
کیا تھا۔ (نَفْسًا) کے معنی جان۔ اس کی جمع: اَنْفُسٌ و نَفُوسٌ ہے۔ (زَكِيَّةً) کے معنی

آیت نمبر پاک و صاف، نیک و صالح۔ زکوٰۃ اور زکاۃ مصدر سے صفت مشبہ مؤنث ہے۔ باب نصر سے استعمال ہوتا ہے۔

۷۴ شَيْئًا نُّكْرًا: نامعقول چیز، ناپسندیدہ چیز، بہت بُری چیز۔ (شئ) کے معنی چیز۔ جمع: أَشْيَاءُ ہے۔ (نکر) کے معنی برا کام، بہت برا کام۔ باب مع سے مصدر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے۔ کہ منتخب لغات القرآن کی پہلی جلد مکمل ہو گئی ہے۔ الحمد للہ دوسری جلد کا کام جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے اس مبارک کام کو جلدی مکمل فرمادیں اور قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔
(آمین یا رب العالمین)

۱۴/۱۲/۱۴۲۵ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منتخب لغات القرآن ایک نظر میں

☆ یہ قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب کے مطابق ایک مستند لغت ہے۔

جو عام فہم زبان میں قیمتی مضامین پر مشتمل ہے۔

☆ یہ ایک علمی اور تحقیقی کتاب ہے جو تفسیر کی معتبر کتابوں کے حوالوں سے آراستہ اور شائقین علوم قرآن کے لئے بہت نفع بخش ہے۔

☆ اس کتاب میں الفاظ قرآن کی عمدہ تشریح اور لغوی و صرفی تحقیق بھی ہے۔

☆ حل لغات کے ساتھ نحوی ترکیب کا ایک مختصر ذخیرہ اور حسب ضرورت تفسیری مباحث کا گلدستہ بھی ہے۔

☆ حضرات انبیاء علیہم السلام کے مبارک حالات بھی اس کتاب کے لئے باعث زینت ہیں۔

☆ یہ کتاب اپنی امتیازی خصوصیات کی وجہ سے فہم قرآن کے شائقین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔

مکتبہ دعوت القرآن دیوبند ضلع سہارنپور یوپی

فون نمبر 221672-01336

مریض سے متعلق مسائل پر مشتمل انسائیکلو پیڈیا

مریض کے شرعی احکام

اس کتاب میں مریض سے متعلق بنیادی اور اکثر و بیشتر پیش آنے والے شرعی مسائل کو عام فہم انداز میں جمع کیا گیا ہے، یہ کتاب ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے حالت مرض میں شرعی راہ نما کی حیثیت رکھتی ہے، ہر گھر میں اس کا ہونا ضروری ہے

تالیف

مفتی محمد رفیع الرحمن قاسمی صاحب

استاذ حدیث دارالعلوم عالی پور بکرات ہند

تقریب

حضرت مولانا مفتی ظفر الدین صاحب دامت برکاتہم

مفتی دارالعلوم دیوبند

دارالہدی

صرف پانچ منٹ کا مدرسہ

قرآن و حدیث کی روشنی میں

حصہ دوم
رَجَبُ الْمُرَجَّبِ تَاذِي الْحَجَّةِ

حصہ اول
مُحَرَّمُ الْحَرَامِ تَاِجْمَادِي الثَّانِيَةِ

مُرتَّب
اہم چیئر ٹیبل ٹرسٹ

دَارُالْهُدٰی

جدید ایڈیشن

والدین تلپتی دھوپ میں ٹھنڈی چھاؤں ہیں
والدین ایسی نعمت ہیں جن کا بدل نہیں

والدین کی قدر کیجیے

اولاد کے لئے انمول اور بیش قیمت تحفہ

اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں حقوق والدین کو واضح کیا گیا ہے اور ۱۰۰ سے زائد سبق آموز... پُر اثر... نکتے واقعات کو بھی آسان انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے پڑھنے سے والدین کی خدمت کرنے... ان کو راحت پہنچانے کا جذبہ پیدا ہوگا اور والدین کی نافرمانی... ایذا رسانی کے نتیجہ میں دنیا و آخرت کے وبال اور بُرے انجام کا ڈر پیدا ہوگا۔

پسند فرمودہ

حضرت مولانا حسن جان صاحب مدظلہم
حضرت مفتی محمود شرف صاحب مدظلہم
شیخ الحدیث جامعہ امداد العلوم پشاور نائب مفتی و استاذ حدیث دارالعلوم کراچی

حضرت مفتی عمام زکی صاحب مدظلہم
استاذ جامعہ العلوم اسلامیہ عملى نائن

تالیف

محمد حنیف عبد المجید

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوریہ لاہور

دارالہدی

پریشان حال بے بس اور مصیبت زدہ لوگوں کیلئے
چھٹی صدی ہجری کے ایک بزرگ علامہ ابن ندوی جلیل القلم کا حسیہ اور قصیدہ

تسلی کا سامان

المعروف بہ
مَصَائِبُ كَامِدَاوَا

اس قصیدہ کے مطالعہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ کٹھن حالات و مشکلات میں بھی اللہ تعالیٰ
کی رحمت کی امید پیدا ہوگی اور مایوسی و ناامیدی کے بجائے ضایا القضا کی کیفیت صاف ہوگی۔

مقدمہ

حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ و شرح

حضرت مولانا عبد اللہ عباس ندوی صاحب

ترتیب جدید و مخونات

محمد حنیف عبد المجید

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

دارالہدی

دکھی لوگوں کیلئے اُن مول ٹحفہ

پریشان رہنا چھوڑ دیجئے

☆ پریشانیوں میں گھرے لوگوں کیلئے اُمید کی کرن ☆ غم و مصیبت کے ستارے ہوئے لوگوں کیلئے نویدِ راحت
☆ دل کی گھبراہٹ... خوف... اور بے چینی کا علاج ☆ ذہنی اُفکشن... ٹینشن... ڈپریشن... اور کشمکش کا حل
اپنے موضوع پر ایک منفرد و مستند کتاب جس کا مطالعہ ہر شخص کے لئے بہت مفید ہوگا۔
ایک ایسی کتاب جو تمام لوگوں کے لئے اِن شاء اللہ تعالیٰ نعوشی کا پیغام ثابت ہوگی۔

پسند فرموانا

حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدُ الرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث و مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ، غفرلہ، سوری ٹاؤن کراچی

تالیف
محمد حنیف عبد المجید
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ، غفرلہ، سوری ٹاؤن

دارالہدیٰ

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی کی تعمیل ارشاد میں
اعمال اور ادعائیہ کی اہمیت و فضیلت پر لکھی ہوئی کتاب

الْأَجَابَةُ الْمُنْتَجِبَةُ

کا اردو ترجمہ

منتخب ابواب

تالیف: حضرت خلیفۃ المسیح ثالث مولانا محمد نعیم اکبر صاحب کاندھلوی

جلد اول

نظر ثانی:

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب الدین لکھنؤ
استاذ مدرسہ دارالعلوم دہلی

مترجم:

حضرت مولانا محمد نعیم صاحب مظاہری
فرزند حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی

دارالہدی